

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۱	سوار	سوار	۳۰۵	۲۰	قائم کرنے کے لئے	قائم کرنے کے لئے
۲۸۸	۱۲	اُسکو خیمے میں	اُسکے خیمے میں	۳۱۹	۱۰	وقت طلب	وقت طلب
۲۹۳	۱	سرواران	سرواران	۳۲۸	۱۲	دون	دونوں
۲۹۳	۱۸	جو اس	جو اس	۳۳۳	۱۷	واقعت	واقعت
۲۹۴	۱۹	ہوسکتے والا	ہوسکتے والا	۳۳۷	۲۲	اُس سے پوچھا	اُس سے پوچھا
۳۰۵	۸	وہ	وہ	۳۴۹	۲۲	جرنلی	جرنلی
				۳۵۰	۶	جرنلی	جرنلی



صحت نامہ کتاب سوانح ٹیلی میکس موسومہ اپالیتو شائہ زادگان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۱	شعائون	شعاعون	۱۸	۱۳۸	لوکریا	لوکریا
۲۴	۱۹	فینیشیہ	فینیشیہ	۶	۱۵۰	سیلینٹم	سیلینٹم کے
۳۱	۱۸	جزیرہ	جزیرہ	۱۱	۱۵۹	بزرگی رعایا	بزرگ رعایا
۴۳	۸	صحبہ	صحبہ	۴	۱۶۰	کرتی ہی	کرتی ہین
۴۵	۱۵	ہیجاڈل	ہیجاڈل	۷	۱۶۱	پالیمینیکا	پالیمینیکا
۵۱	۲	جہار	جہاز	۲۱	۱۶۸	اسیقد	اسیقد
۶۰	۱۸	توکرٹ مین	کرٹ مین	۱۶	۱۸۱	جانناستھا کہ اکثر	جانناستھا اور جانناستھا کہ
۶۲	۱۲	ایڈوینٹس	ایڈوینٹس	۱۴	۱۹۷	ممنون ہو	ممنون ہو
۷۳	۴	خون	خوب	۱	۲۰۷	کچھ نہیں	کچھ شک نہیں
۸۷	۲	کہہ سکتا تھا	کہہ سکتا تھا	۲۳	۲۲۰	لائیک کے واسطے	لائیک کے واسطے
۹۱	۲۱	مین شکار	مین بھی شکار	۲۱	۲۳۵	جو	جو
۱۰۳	۱۳	ٹیر مین ری	ٹیر ہی مین ری	۲۲	۲۳۷	بادشاہ کو	بادشاہ کو
۱۰۹	۷	حاکم	حکم	۴	۲۳۸	آنکھوں میں	آنکھوں سے
۱۲۶	۱۹	عمارت	عمارات	۲۳	۲۳۸	بادشاہ کو	بادشاہ کو
۱۲۹	۱	طاقت جسم	مکان جسم	۱۴	۲۴۲	سنے	سنے
۱۳۱	۳	ٹیلی میکس	ٹیلی میکس	۱۶	۲۴۴	دیکھتا ہی	دیکھا ہی
۱۳۳	۲۱	بچھلانے	بچھلانے	۱۰	۲۶۶	بار ایک	باریک
۱۳۵	۱	ٹراے	ٹراے	۱۳	۲۶۶	اہتمام	احساس
۱۳۶	۳	کرٹ	کرٹ	۴	۲۶۷	تھوڑے	یہ تھوڑے
۱۳۷	۱۶	تعاقت	تعاقت	۲۳	۲۸۴	ہیلینس	ہیلینس

ان دونوں کی مبارکی میں سب جال کیا شک ہی حضرت ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی اور پنجاہ سالہ حکمرانی کی خوشی سے تمام ہندوستان خوش ہو کر آج تک کسی نے نہ لکھا ہی نہ پڑھا ہی نہ سنا ہی کہ کسی بادشاہ یا شاہنشاہ نے اس امن وامان کے ساتھ کہیں یا کبھی اتنے سال حکومت اور سلطنت کی ہو اور اپنی رعایا کو اپنی داد و پیش سے یہ راحت و فراغت یا اپنے نظم و نسق سے یہ امنیت و عافیت دی ہو اللہ تعالیٰ اپنے اس سایہ عاطفت کو تمام ہندوستانیوں کے سر پر اسی روز افزون جہ و جلال کے ساتھ اور کئی پنجاہ سال قائم رکھے اور انکو اسکے سایہ ملاطفت میں اپنی عنایت و ہدایت سے ہر طرح خیر خواہ اور خیر گاہ اور خیر وقت سے فارغ بال اور ہر ایک راحت سے خوشحال ایم اور جناب کرنیل صاحب مدوح کے ان منصب جلیلہ بحیثیت گورنر جنرلی پر رونق افزا ہونے سے تمام راجستان خوش ہو کہ یہ بیاتکے وسط و چار اطراف میں ۵۵۵۵ سے مختلف خدایات پر تشریف فرما ہیں اور دل جان سچ جمیع رؤسا اور رعایا کی تکلیف کے تخفیف فرمایہ سبکی بیہودی چاہتے ہیں اور سب انکی خوشنودی خدا سے بزرگ و برتر انکو اور انکے خیر خواہوں کو ہر زمان خیرم رکھے اور انکے بدخواہوں کو اگر کہیں ہوں جاودان پر غم اور تہ عظم گدہ کے اسکول اور بنارس کے بریج اسکول اور کالج اور چھاؤنی اور باسٹھوین ہندوستانی پبیل پلٹن کی منشی گری اور بھرتپور کی نایب وکیل اور ايجنٹی راجپوتانہ کی ایک منشی گری اور ملک کچھ کی یوانی کرنیکے بعد انہی کی مختارانہ پولیٹیکل ايجنٹی کے عہد میں اس عہدہ وکالت پر سرفراز ہوا ہی اور اب اپنی پیری و ضعیفی کی بیشتر سالہ عمر میں اس طرح سرکار دولتدار کی اور راج بھرتپور کی شتاون سال تک ایما ندارانہ خدمت کرنیکے بعد انہی کی ايجنٹی گورنر جنرلی کے وقت مبارک میں اسی سال فرخندہ فال کی خوشی میں عطا سے سند خطاب راو بہادری سے معزز و ممتاز اسکا شکریہ بھی واجب ہو جس قدر ہو سکے مناسب ہی اسلئے بے پس و پیش اس سالگرہ مبارک کی خوشی کے دربار میں انکے حضور جا اور اس خوشی متواترہ و متوافرہ کے لئے یہ تحفہ ناوڑہ انکو نذر و کھلا ضرور نظر قدر دانی سے منظور فرمائینگے اور اشر فیض رسائی سے منصور تب یہ اپنی قد پر سندیگی بلند پائیگا اور ہر ایک اونکی واعلیٰ کو پسند آئیگا اسوئے آج اس دربار شرف بار میں حاضر آیا ہوں اور بامید منظور سی و منصوری یہ نذر ناوڑہ لایا ہوں بیت گریسند آئیے قدر دانی ہی چہ حسن اخلاق خسروانی ہی چہ زیادہ حداد و بعمود دولت متزاید ہو روز و شب فقط

الراق

راو بہادر دیوان جانی بہاری لال بیج سردار وکیل راج بھرتپور
متعینہ محکمہ ايجنٹی راجستان مقام آجہو محرزہ چارم می ۱۸۸۵ء

دہشت کو اپنے دل کا حاکم بنا آسکو اپنے سینے میں محفوظ رکھ جیسے اپنے سب سے پیارے خزانے کو محفوظ رکھتا ہو
کیونکہ اُسکے وسیلے سے تو عقل اور عدل اور راحت اور فرحت پاک خوشی اور مہلی آزادی پر راحت
ثروت اور بے عیب عظمت پائیگا۔

اب اگر پولیسز کے بیٹے میں تجھے چھوڑتی ہوں لیکن جب تک تو میری عقل کا محتاج رہیگا تب تک
میری عقل تیرے ساتھ رہیگی اب وقت ہے کہ تو اپنی عقل کی روشنی سے چلے میں تجھ سے مصرعین اور
سیلینڈر میں اسلئے وور ہوئی تھی کہ تجھ کو بتا دیر سچ اس امداد اور تسکین کی کمی پر عادی کروں جو میں
تجھ کو دیتی آتھی جیسے ماہب اپنے بچے کو دودھ پلانے کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ سخت تر خوراک سے
اپنی پرورش کر سکتا ہے تب اپنی پستان سے الگ کرتی ہو۔

تیلیفیکس کو سزا کی اخیر نصیحت ایسی تھی اب تک اُسکی آواز اُسکے کان میں جا رہی تھی کہ اُسنے آسکو
زلزلن سے آہستہ آہستہ اور پر باتے دیکھا اور وہ ایک لمبے ہوئے نیلے اور سنہری رنگ کے بادل سے
معمور ہو کے غائب ہو گئی تیلیفیکس ایک لحظہ سیم اور متعلق سا کھڑا رہا پھر آہ بھر کے اُسنے زمین پر سجدہ کیا اور
اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے یہ تعلیم داکرنے کے بعد اُسنے اپنے رفیق کو بیدار کیا اور چلنے کی جلدی
کی ایجتھا کہ میں پہنچا اور پولیسز سے اُسکے وفادار ملازم ایجوکیشنز کی دوستانہ چھت کے تلے ملا فقط

خاتمہ کتاب از سرجم

جب اس نسخہ سوانح تیلیفیکس نے انگریزی سے کسوت اُردو پنکے اکبر آباد کے مطبع اعجاز محمدی سے زیور انطباع تاک
پایا تب عقل کی یونانی دیوی متروا سے جو شاہزادہ تیلیفیکس کی اتالیق تھی کایک مجھ کو یہ مشرودہ انتفاع عام آیا کہ آفرین
ہی تیری اس پیری و غیبی کی بہت پر اور تحسین ہی تیری اس سب سے فائدہ کی خدمت پر مگر جب تک یہ نسخہ پسند حکام
والا مقام نہوگا تب تک جیسا چاہئے ہرگز مفید خاص و عام نہوگا الا بیت شکر پروردگار و واجب ہی ہر ایک کی جانہزار
واجب ہی ہر ایک یہ نسخہ اس سال کے ماہ مے میں چھپکر تیار ہونے سے تیرے واسطے اور تیرے اس نسخہ کے ہر ایک پڑھنے و
کیا اسلئے نہایت تنہیت اور غایت مبارکی کی فائدا کا حیدہ و پندیدہ سے ایک بارہ اور بہت عمدہ قال ہی کیونکہ یہ ماہ حضرت ملکہ اعظمہ
قیمہ زندگی سالگرہ کا مبارک ماہ اور یہ سال انکی پنجاہ سالہ عمرانی کی خوشی کا اور تیرے آقا کے نامدار کے مرنے و معاون
جناب کرنیل سنی کے ایم والٹر صاحب بہادر کی پچھنٹ گورنر جنرل کی مبارک سال ہی جیسا یہ ماہ و سیاہ سال مبارک ہی

پولیسیز

سینلینڈم

ٹیلیفیکس

مینار

ٹیلیفیکس

اڈھا کا

پولیسیز

ایو مینیج

میں رکھیو اور بے تامل اسکی تعظیم کجیو اور اپنی نظیر سے سبک ادنی رعایا کو با کام سکھائیو وہ ایشیو پٹی کو
 تیری خواہش کے مطابق تجھکو دیگا اس نسبت میں تیرا مطلب اسکی لایقی ہو خوبصورتی اور یہ تجھکو مبارک
 ہوگی جب تو اختیار بادشاہی پائے تب صرف یہ خیال رکھیو کہ زمانہ راستبائی بحال ہو اپنے کان سبکے
 واسطے کھلے رکھیو لیکن اعتبار تھوڑوں پر کجیو بے تاملانہ اپنی نیکی پر یا اپنی غل پر اعتماد نہ رکھیو فریب کھانے
 سے ڈر ہو مگر دوسرے تجھکو فریب میں آیا ہوا سمجھیں اس سے نہ ڈر یا اپنی رعایا بہ محبت رکھیو انہیں اپنی محبت
 پیدا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑو جو محبت کے تابع نہوں انکو دہشت سے تاج کجیو لیکن یہ ایک
 سخت اور خطرناک تدبیر ہی سو ہمیشہ چاہ کے نہ کجیو جس کام کا دور ترین انجام سو چاہ ہو اسکو اختیار نہ کجیو
 اپنی نظر استقلالہ آئندہ پر ڈالو کیسی ہی آفتیں اس سے پیدا ہوں کیونکہ ہر صادقہ آگاہ روکنے اور ضروری
 خطر کو حقیر سمجھنے میں ہی حوا راوۃ خطرے کو رو برو نہیں دیکھتا ہی سو جب خطرہ بر و آتا ہی تہہ چھپاتا ہی
 وہی شخص عاقل اور شجاع ہی جو خوشی سے سبکو دیکھتا ہی جو دیکھے جاسکتے ہر ورسکو دور کرتا ہی جو دور
 کئے جاسکتے ہیں اور جو لا علاج ہی اس سے استقلالہ مقابلہ کرتا ہی عیاشی اور فحل خرچی اور شہمت سے
 احتراز کجیو اور سادگی میں اپنی عظمت سمجھو اپنی نیکی کو اپنے جسم اور محل کی بیش سمجھو ان سبکو جو
 اب تیرے گرد ہیں اپنا محافظ جانو اور اپنی نظیر سے دنیا کو وہ بات سکھائیو جو عزت ہی اپنے دل میں
 ہمیشہ یہ خیال رکھیو کہ بادشاہ اپنی عظمت کے واسطے نہیں بلکہ اپنی رعایا کی بہوی کے واسطے بادشاہت
 کرتے ہیں بادشاہوں کی نیکیاں اور بدیاں آدیوں کو دور دور کی پشت تک باعث خوشی و غماری
 ہوتی ہیں اور خراب بادشاہت کبھی کبھی مدت تک آفت پیدا کرتی ہی با اینہما استزاج کی محافظت کجیو یہ
 طبیعت کی وہ خاصیت ہی جو نہ جوش کے تابع ہی نہ عقل کے اور آدمی اکا دوسرے سے اسی سے
 پہچانے جاتے ہیں جو ہر دم بدلنے والی اہل ہی جو باعث حقارت و محبت و نفرت ہیں ہی اور موجب قبول
 و رد و خواص شے کے مطابق بلکہ ترغیب و دل کے موافق یہ مزاج دشمن سینہ ہسکو ہر ایک آدمی اپنے
 ساتھ اپنی قبر میں لیجاتا ہی یہ سب صلتوں میں تیرے ساتھ رہیگا اور اگر تو اسکا خطر کریگا تو بالتحقیق
 آن سبکو روکیگا اور تجھکو فائدے کے موقعوں سے استفادہ نہ کرنے دیگا جسم بدلے سایہ کو پسند کریگا
 اور ضروری معاملات کو بیضروری خیالات قرار دیگا یہ عقل کو اندھا اور بہت کست کرتا ہی اور آدمی
 کو کمزور اور بیقرار اور مکر وہ اور محقر کرتا ہی دشمن کے سامنے ہمیشہ ہوشیار رہو یہ یلیگیس دیوتاؤں کی

اور نوریز دانی سی چکنے لگیں اسکی ڈاڑھی جو کرای اور بڑی تھی بالکل دور ہو گئی ٹیلی میکس کی نظر
 اُس نئی صورت سے جو ایک سلیمہ ملائم اور صیب اور ذرا با اور عظمت نہ تھی چندھیا گئی اُس نے ایک عورت
 کی صورت دیکھی ایسی ملائم اور رک جیسے برگہاے گل جو آفتاب نکلنے پر کھلتے ہیں اور چنبیلی اور گلاب کے
 رنگوں سے چمکتے ہیں وہ مشابہ کی دائمی لابیان خوبی اور عظمت اصلی کی بے تکلیف بزرگی سے ممتاز
 تھی اُس کے موی جنبان ہو اکو شبوی لافانی سے معطر کرتے تھے اور اُس کے کپڑے مختلف اور تاب دار
 بہرہ رک سے ایسے دکتے تھے جیسے آسمان کے بادل چمکتے ہیں جنکو آفتاب اپنی اولین روشنی سے رنگارنگ
 اور پر نور کرتا ہی یہ وہی پھر نہیں پر ہٹھمری ہو اپرشل پر دار اڑنے لگی اُس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تابان
 تھا جس سے لوگ کانپتے تھے ار اس بھی ڈرتا تھا اسکی آواز شیریں اور ملائم تھی لیکن پراثر اور زوردار
 اُس کے الفاظ ٹیلی میکس کے دل میں تیر آتشیں سے گزے اور ایک طرح کے خوشگوار درد سے باعث اضطراب
 ہوئے اُس کے خود پر اچھینس کتنائی پسند چڑیا تھی اور اُسکی صیب ڈھال اُسکی چھاتی پر چمکتی تھی ان
 علامتوں سے ٹیلی میکس نے جان پا کہ یہ منرواہی۔

مارس

ٹیلی مেকس

ریٹینس

ٹیلی مেকس

مینو

یولیسیز

اُس نے کہا اسی ویسی کیا ہوا ہی ہے جس نے اُس محبت سے جو یولیسیز سے رکھتی ہی اُس کے بیٹے کو ہدایت کی ہو اور
 پناہ دی ہو وہ کچھ اور سمجھ لیا چاہتا تھا لیکن اُسکی آواز نے کام نہ دیا اور جو خیالات اُس کے دل سے زور
 شور کے ساتھ اُٹھے اُنکے ہمار میں اُسکی زبان نے بیفادہ کوشش کی وہ اُس میں کو دیکھ لیا اس پر
 ہوا جیسا کوئی شخص خواب میں دم رک جانے سے بیدار ہو ناچو اور اگرچہ بولا چاہتا ہی اور کچھ نہیں بول سکتا
 آخر اُس وہی نے اُسویے کلام کہے اسی یولیسیز کے بیٹے تو مجھ سے بے اخیر کلمات سن میں اب تک کسی
 فانی شخص کو ایسی نصیحت میں دی جیسی شجھو دی ہونا معلوم ملکوں میں اور جہاز کی تباہی میں اور
 لڑائی اور ہر ایک خطر اور تکلیف کے وقت میں جنہیں آدمی کے دل کا امتحان ہوتا ہی میں تیری
 پناہ رہی ہوں میں نے تیرے لئے حکومت کے تمام قواعد باطلہ و صاوقہ تجربہ بیان کئے ہیں اور میں نے صرف
 تیری مصیبتوں سے بلکہ تیری غلطیوں سے تیری عقل کو ترقی دی ہو کون حکومت کر سکتا ہے جسے کبھی تکلیف
 نہیں اٹھانی ہو اور کون غلطی سے بچ سکتا ہے جس نے اُسکی تصدیق نہیں پائی ہو تو نے اپنے باپ کی طرح زمین
 اور دریا کو پُراخت و اتون سے بھرا ہی اور اب تو اُس کے ساتھ اٹھتا کہ کو جانے لایق ہوا ہی جہان وہ
 اس وقت پہنچا ہی اور جہان کو تیرا راستہ نہان سے بہت کوتاہ اور پُر زفاہ ہو جنگ میں اپنی جا اُس کے پہلو

بڑا کا

اسکی پھیر ہی زیادہ تر ہلک ہوتی ہے وہ کسی کا انتظار نہیں رکھتا غور سے نفرت کرتا ہی اور تمام چیزوں کو
 آندھی کی مانند کھڑا چاہتا ہی اسکی ہر ایک تحصیل میں سختی اور تعدی رہتی ہے وہ کہنے سے پہلے پھل توڑنے
 کے لئے ڈالیوں کو توڑتا ہی اور کھولنے کا انتظار کرنے کے پہلے دروازے کو ڈھکیلتا ہی جب ہوشیار کا شکار
 تخم ریزی کرتا ہی تب وہ کشت درو کیا چاہتا ہی اسکے سب کام جلد بازی اور جھٹکی کے ہوتے ہیں اسلئے
 جو کچھ وہ کرتا ہی سو اسکی خواہشوں کی مانند بے ترتیب اور ناکارہ اور ناپائدار ہوتا ہی اس آدمی کے
 فضول خیالات ایسے ہوتے ہیں جو مغرورانہ سمجھتا ہی کہ میں سب کام کر سکتا ہوں اور خود کو ہر ایک ایسی
 بیصبرانہ خواہش کا مطیع رکھتا ہی جس سے وہ اپنی طاقت کو خراب کرتا ہی ای میرے عزیز ٹیلیفیکس اس طرح تیرے
 صبر کا امتحان لیا گیا ہی تاکہ تو صابر ہونا سکھے اور اس واسطے دیوتاؤں نے تجھ کو نصیب کی بے ثباتی کے
 حوالے کیا ہی اور تجھ کو جسکو تمام اشیاء بے تحقیق ہیں اب تک آوارہ ہونے دیا ہی جیسے خواب کی جلد غائب ہونیوالی
 صورتیں رات کی غنودگی دور ہو جانے پر جاتی رہتی ہیں ویسے تیری امید کی ہر ایک شے تجھے اس بات
 سے مطلع کرنے کے لئے کبھی عیان اور کبھی نہان ہوتی رہی ہے کہ جو نعمتیں ہم اپنے ہاتھ میں سمجھتے ہیں بھوک
 بہکاتی ہیں اور دفعۃً غائب ہو جاتی ہیں وانا یولیسز کی بہترین نصیحت بھی تجھ کو اتنا نہیں سمجھا سکتی جتنا
 اسکی غائبی اور وے مصیبتیں جبکہ اسکی تلاش میں تو متحمل ہوا ہی سکھا سکتی ہیں۔

پھر مینٹر نے ٹیلیفیکس کے صبر کا ایک اور طرح سے امتحان چاہا جو امتحان ہاے گذشتہ سے زیادہ سخت
 تھا اسلئے جو وقت وہ بہادر جوان ملا حوٹو بلا توقف روانگی کی تاکید کر رہا تھا اسوقت مینٹر نے اسکو
 یکایک روکا اور کہا کہ اس کنارے پر منتر واکو قربانی چڑھانی چاہئے ٹیلیفیکس نے بلا عرض حالت یا شکایت
 منظوری دی فوراً گھاس کی دو محرابیں تیار کیں خوشبو میں جلا میں اور قربانیوں کا خون بہایا
 اس نوجوان نے ایک محبت اور عقیدت کی آہ کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھا اور اس دیوی کی قوی
 پناہ کا شکریہ ادا کیا۔

جب یہ قربانی آخر ہو چکی وہ مینٹر کے ساتھ قریب کے جنگل کے ایک تاریک تر مقام میں گیا اور
 وہاں اسنے اپنے دوست کو دیکھا اسنے نئی صورت اختیار کی اسکے بدن کی جھڑیاں ایسی دور
 یوین جیسے رات کے سایے دور ہوتے ہیں جب صبح کی گلزنگ انگلیاں شرق کے دروازے کھولتی ہیں
 اور دن کی شعاعوں سے افق کو چمکاتی ہیں اسکی آنکھیں جوتیز اور عمیق تھیں آسمانی نیلگوں ہو گئیں

ہینے تھ

بہنی لوب

بلیسیج

بڈھا کا

ہیگی مین

میسوی میندر

بڈھا کا

مندر ہیلی مین

بد نصیب رہو ننگا کیا دیوتا اپنے غصے سے مجھ کو ٹپٹلس کی عقوبتوں میں ڈالینگے جسکے جلتے ہوئے لبوں میں ایک
 پرنزب دھار ہمیشہ آتی ہو اور جاتی ہو ای میرے باپ کیا تو مجھ سے ہمیشہ کو دور ہوا ہی شاید میں تجھ کو پھر نہ دیکھو
 شاید پینیلوپ کے مدعی تجھ کو اس جال میں پھنسانینگے جو آنکھوں نے میرے واسطے بچھایا تھا اچھا ہوتا میں
 تیرے ساتھ چلتا تب اگر زیت سے ہکوا نکار ہوتا تو کم سے کم ایک ساتھ تو مرتے ای نوکیسز اگر تو پھر جہاز کی
 تباہی سے بچیکا اگر چہ نصیب کے متعاقبانہ کینے سے ایسی امید شکوک ہی تو مجھے اندیشہ ہو کہ شاید تو اٹیکھا کہ میں
 ویسا ہی خراب حال دیکھیکا جیسا اگیمنین نے نیسیبی میں دیکھا ہی لیکن ای میرے عزیز میٹر تو نے میری خوش بینی
 پر کیون رشک کھایا میں اپنے باپ سے ابھی کیون نہیں ملنے پایا میں بندر اٹیکھا کہ میں اُسکے ساتھ کیون
 نہیں گیا اور اُسکے ہم پہلو ہو کے کیون نہیں لڑا اور اُسکے دشمنوں کو مارنے میں کیون نہیں فخریاب ہوا۔
 میٹر نے سکر کے کہا ای میرے عزیز ٹیلیکس اب میں تجھ کو تجھ سے واقف اور اس طرح تجھے آدمی کی
 کمزوری سے آگاہ کرتا ہوں آج تو بیکراہ ہی کیونکہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا اور پچانا نہیں لیکن اگر تو کل
 جانتا کہ وہ مردہ نہیں ہو تو کیا دیتا آج تیری آنکھوں نے تجھ کو یقین کرایا کہ وہ زندہ ہو اور یہ یقین جو رحمت
 سے تجھ کو مست کرتا ہی حیرت سے پست کرتا ہی اس طرح آدمی اپنی طبیعت کی سرکشانہ خرابی سے جس چیز کو نہایت
 چاہتے ہیں اُس کو جب دستیاب ہو جاتی ہی بقدر سمجھتے ہیں اور جو انکی دست رس سے باہر ہو اُسکے واسطے
 نحو اہشما سے بے فائدہ سے تکلیف پاتے ہیں دیوتا تجھ کو صبر سکھاتے ہیں اسلئے تجھ کو التوا میں ڈالتے ہیں تو
 اس وقت کو ضایع سمجھتا ہی لیکن یقین کر کہ یہ وقت وقت کا سیابی سے بہتر ہی یہ تکلیف جو تو اب اٹھاتا ہی تجھ کو
 استعمال نیکی سکھائیگی سو اُنکے واسطے جو حاکمی کے لئے پیدا ہوئے ہیں دوسری تمام ضروریات سے زیادہ تر
 ضرور ہی بلا صبر نہ تو اپنا نہ دوسرے کا مالک بن سکتا ہی بے صبری جو روح کی قوت اور طاقت معلوم ہوتی
 ہی فی الحقیقت ایک کمزوری یعنی تکلیف اٹھانے میں مضبوطی کی کمی ہو نیکی یا بدی کا انتظار کرنا نہیں
 جانتا ہی سو ویسی ہی کمزوری کا تابع ہی جیسی کا وہ ہو جو اپنا راز نہیں چھپا سکتا یہ دونوں شخص اُس طاقت
 کے محتاج ہیں جو دیکے اولیٰ صدمے کو روکنے کیواسطے ضرور ہی اور اُس رستہ بان کی مانند ہیں جسکے ہاتھ
 اپنے بیصبر گھوڑوں کو وقت جولان روکنے کی طاقت نہیں رکھتے وے گھوڑے لگام کو نہیں مانتے اور نامغلوب
 غصے سے دوڑتے ہیں رستہ الٹ جاتا ہی اور وہ کمزور مانگنے والا اُسکے پیوں کے تلے کچل جاتا ہی اس طرح یہ صبر
 آدمی اپنی نامغلوب اور تند خواہش کی سختی سے تباہی میں جاتا ہی جس قدر اُس کا درجہ بلندی پر ہوتا ہی سیکھا

مریدوں کو ہوتا ہی جب وہ شاخ انگور اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہیں اور انکی دیوانگی کی بک تہرس کے کناروں سے اور سمارس اور رڈوپ کی خلاؤں سے گونجتی ہے۔

لیکن آخر اسکی ہوشی گھٹی اور وہ ہوش میں آیا تو پھر اشکبار ہوا مینٹر نے کہا ای میرے عزیز ٹیلیکس میں تجھکو روتا ہوا دیکھ کر تعجب نہیں کرتا کیونکہ تیری تکلیف کا سبب اگرچہ تو اس راز سے واقف نہیں ہے مجھکو معلوم ہی طبیعت ایک دینی ہی جو تیرے اندر بولتی ہے یہہ اسکی تاثیر ہی جو تجھکو معلوم ہوتی ہے اور اس کے اثر سے تیرا دل آئند آیا ہے ایک اجنبی شخص نے تیرے سینے میں جوش پیدا کیا ہے یہہ اجنبی شخص بڑا یو لیسز ہے جو کچھ فیثیہ والوں نے اسکی نسبت کلیو مینٹر کے نام سے تجھکو کہا ہے سو صرف ایک بناوٹ ہے جو اس نے ایتھا کہ کو واپس جانا چھپانیکے واسطے ایجاد کی ہے جہاں وہ اب جاتا ہے اور جو مناظر ایک مدت سے مطلوب تھے سو آخر کار دیکھنے میں آئے تو نے جیسا ایک دفعہ اقرار ہوا تھا اسکو دیکھ لیا لیکن اسکو نہیں پہچانا اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ تو اسکو پھر دیکھ گیا اور وہ تجھکو پہچان گیا لیکن دیوتا اس بات کی اجازت صرف ایتھا کہ میں دینگے اس کے دل کو تیرے دل سے کم اضطراب نہیں ہے لیکن وہ اتنا عقلمند ہے کہ کیونکہ اپنے راز سے محرم نہیں کرتا تاکہ وہ پتیلیوپ کے مدیون کے تھک اور فریب میں نہ پڑے تیرا باب یو لیسز سب آدمیوں سے زیادہ دانا ہے اسکا دل ایک دیوتا ہے جس کے دل کی ژرفی بے انتہا ہے اسکا راز خط حیلہ و فریب باہر ہی وہ رہتا ہے کا دوست ہے جھوٹہ نہیں بولتا اور جب اسکی ضرورت ہوتی ہے تب راستی کو چھپاتا ہے اسکی عقل گویا اس کے لبوں کے واسطے ایک مہر ہے جو ضروری مطلب کے سوا کبھی نہیں ٹوٹتی اس نے تجھکو دیکھا اور تجھ سے کلام کیا تب بھی خود کو تجھ سے چھپایا اس نے خود سے کیسا مقابلہ کیا ہو گا اور اسکو کیسا رنج ہوا ہو گا اسکی دلگیری اور غموں پر کون تعجب کر سکتا ہے۔

اس گفتگو کے درمیان ٹیلیکس متحیر کھڑا رہا اور آخر اشکبار ہوا اسکی حیرت شفیقانہ اور دلگیر رنج سے شامل ہوئی اور دیر تک آہوں نے جو اس کے سینے سے مقابلہ کرتی تھیں اسکو جواب کی اجازت نہ دی آخر وہ پکارا ای عزیز مینٹر فی الحقیقت اس اجنبی میں کوئی بات ایسی تھی جو میرے دل پر مختار تھی اور جس نے مجھکو ایسے پر زور جذب سے مجذوب اور ملایم کیا کہ بیان نہیں کر سکتا لیکن اگر تو نے اسکو پہچانا تو اسکی روانگی سے پہلے مجھکو کیوں نہیں جتایا کہ یہہ یو لیسز ہی اور تو نے خود اس سے کیوں نہیں کلام کیا اور اسکو کیوں نہیں یہہ پیام دیا کہ تو مجھ سے چھپا نہیں ہے ان رازوں میں کیا راز ہے کیا یہہ ہی کہ میں ہمیشہ

ہندس

سوارس

مینٹر

ٹیلی میکس

یو لیسز

پری اشیا

اشیا کا

اشیا کا

پتیلیوپ

یو لیسز

ٹیلی میکس

مینٹر

یو لیسز

چلے جائینگے پھر وہ جہاز پر دوڑا ملاح جہاز پر چڑھے اور ایک ملا ہوا شورایا ہوا کہ ساحل گونج اٹھا۔
 وہ اجنبی جسکو گلیو مینیز کہتے تھے اس جزیرے کے بیچ میں چلا گیا اور اس نے بہت سی چٹانوں کی بلندی
 پر چڑھ کے اپنے اس پاس مستقل اندوگین نظر سے پانی کا ایک بے انتہا پھیلاؤ دیکھا ٹیلیمیکس کی آنکھیں
 اب تک اسپر لگی ہوئی تھیں وہ اسکو ہر ایک حال میں بڑے تفہم سے دیکھتا تھا کیونکہ اسکا دل ایسے آدمی
 کے واسطے رحم سے گھملا تھا جو اگرچہ نیک تھا مگر بد نصیب اور بیمار تھا اگرچہ بڑے کاموں کے واسطے پیدا
 ہوا تھا لیکن قسمت کا کھیل بن رہا تھا اور اپنے ملک سے بیگانہ تھا اس نے اپنے دل میں کہا کہ شاید میں پھر
 آیتھا کہ کو دیکھوں لیکن اس گلیو مینیز کا پھر فریجیہ کو جاننا ناممکن ہی اسطرح ٹیلیمیکس نے اس آپ سے زیادہ
 تہہ نصیب آدمی کی تکلیف پر خیال کرنے سے تسلی پائی۔

یہ اجنبی جہاز کو روانگی کے واسطے تیار دیکھتے ہی اس چٹان کی ٹاپہ وار اطراف سے جلد ایسی
 چالاک اور سرعت سے آتراجیہ آیا کہ اپنے چاندی سے بالوں کو اپنے پیچھے جوڑا باندھ کے لیسہ کے جنگلوں
 میں بلندی سے بلندی پر جاتا ہی اور ان ہرنون اور سوآرون کے پیچھے دوڑتا ہی جو اسکی کمان
 کی دہشت سے بیفائدہ بھاگتے ہیں جب یہ اجنبی جہاز پر آیا اور جہاز لہر و نگو چرتا ہوا آہستہ آہستہ
 کنارے سے دور ہوا تب ٹیلیمیکس کا دل اپنے اندر ہی مگر گیا اسکو نہایت سخت تکلیف ہوئی مگر سبب نہیں
 معلوم ہوا اشک اسکی آنکھوں سے ہمراہت گرے اور اسکو رونے کے برابر کوئی چیز خوش نہ لگی۔
 اس عرصے میں ٹیلیمیکس کے ملاح مکان سے عاجز ہو کے کنارے کے پاس گھاس پر خواب سے مغلوب
 پڑے تھے ایک شیرین بیہوشی انکی رگ میں سمائی ہوئی تھی اور منہ واک کی پوشیدہ اور طاقتور تاثیر
 نے روز روشن میں رات کا شبہ کو کنارہ پر چھڑکا تھا ٹیلیمیکس ٹیلیمیکس والون کو خواب سے ایسا مست
 اور نیشہ والون کو جو ہمیشہ چست و چالاک ہیں ہوا سے مستفید دیکھ کے متعجب ہوا تب بھی اپنے ملاحوں کو جگا
 انکے کام پر لگانے کی نسبت انکا جہاز دیکھنے پر زیادہ متوجہ رہا ہوا اس کی نظر سے آفت میں غائب ہوتا
 تھا تعجب اور تعلق کی ایک پوشیدہ اور ہمراہم واقفیت نے اسکی آنکھیں اس جہاز پر قائم رکھیں جو
 اس جزیرے سے روانہ ہوا تھا اور جبکہ صرناہا وہاں دیکھنے میں آتے تھے اور جو اپنی سفیدی سے
 دریا کے نیلے رنگ میں بچانے جاتے تھے پتھر نے اسکو آواز دی لیکن وہ اس آواز پر بہرہا اسکی
 قوی ہجرت تھیں جیسی بیہوشی میں ہوتی ہیں اور اسکو خود پرانا بھی اختیار تھا جتنا ٹیکس کے دیوانہ

آجیو مینیز

ٹیلیمیکس

آجیو مینیز

فریجیہ

ٹیلیمیکس

رے پالو ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

سے لینڈم

مینوا

ٹیلیمیکس

سے لینڈم

فریجیہ

نہر

بیکار

میں بیعلوم ہوئے نہیں رہتا اسکی لیاقت اسکے واسطے باعث نصیبی ہی اسکے باعث سے جہاں جاتا ہی چھپانا جاتا ہی اور باعث و پشت ہوتا ہی جہاں رہا چاہتا ہی رہنے نہیں پاتا یہ اسکے نصیب کی بات ہی کہ ہر کہیں اسکی قدر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اور رہتے ہیں اور پھر بھی زمین پر تمام اچھی صحبتوں سے خارج رہتا ہی۔ اب یہ عمر میں زیادہ ہو گیا ہی اور تب بھی اب تک کوئی ایشیا یا یونان میں ایسا ضلع نہیں پاسکا جہاں خلوت میں بیزاحمت رہ سکے وہ ظاہر کچھ ہوس نہیں رکھتا اور نہ کچھ عزت اور نہ دولت کی کچھ خواہش رکھتا ہی اور اگر الہام سے اسکو اقرار بادشاہت نہوتا تو وہ آپکو سب آدمیوں میں زیادہ خوش نصیب سمجھتا وہ اپنے ملک اور اپنے وطن کو لوٹنے کی امید نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہی کہ وہاں اسکا جانا ہر ایک خاندان میں باعث ماتم اور اشکباری ہو گا خود بادشاہت بھی جسکے واسطے وہ تکلیف پاتا ہی اسکے نزدیک پسندیدہ نہیں ہی وہ صرف اُس شرط کو پورا کیا چاہتا ہی جس پر وہ حاصل ہو نیوالی ہی وہ اپنی مرضی کے خلاف اور ناخوش نصیبانہ آفت سے مجبور ہو کے اسکا ملک بلکہ تعاقب کرتا ہی اور وہ ایک خوشنا خیال کی طرح اسکے آگے بھاگتی ہی گویا اسکی تکلیف سے کھیلتی ہی اور ہاتھ نہیں آتی اور اسکی زبست اسی سبب سے بیقرار ہوتی جاتی ہی دیوتاؤں نے کیسی مسکن بخشش اسکے واسطے ٹھہرائی جو اپنے اسکے اوقات کو جو خوشی سے بسر ہوتے کیسل تلخ کر رکھا ہی اور جب تھکی ہوئی طبیعت آرام کی خواہاں ہی تب اسکی عمر کی کمزوریوں کو کس قدر زیادہ کر رکھا ہی۔

پھر اُس پیر مرنے کہا کہ وہ اب تھریس کو بعض بے تعلیم اور بیقاعدہ جنگیوں کی تلاش کو جاتا ہی تاکہ انکو فراہم کر کے تربیت اور کچھ روز اپنی حکمرانی کرے اس طرح وہ کلام غیبی تمام ہو اور اسکو اچھی حالت میں بلاؤت بارے اگر اس ارادے پر وہ کامیاب ہو گا تو فوراً کیریا کے ایک گانویں جا کر رہیگا اور خود کو اپنے مرغوب پیشہ زراعت میں مصروف رکھیگا وہ ایک دانا آدمی ہی اسکی خواہشیں اعتدال کے ساتھ ہیں وہ دیوتاؤں سے ڈرتا ہی اور آدمیوں کو جانتا ہی اور اگرچہ انکو قابل اعتبار نہیں سمجھتا تو بھی انکے ساتھ صلح سے رہ سکتا ہی اس مسافر کا جسکی نسبت تو پوچھتا ہی ایسا حال ہی جو بیٹے شہابی۔

ٹیلیمیکس نے یہ بیان سنتے ہوئے بارہا اپنی آنکھیں دریا کی طرف متوجہ کیں جواب پر آشوب ہونے لگا ہوا سے اسکی سطح پھول کے لہروں میں آئی جو چٹانوں سے ٹکر کے جھاگوں سے سفید ہوتی تھیں اُس شخص نے یہ حال دیکھا اور ٹیلیمیکس سے متوجہ ہو کر کہا کہ اب میں جاؤں گا ورنہ میرے رفیق میرے بغیر

پیرس

کیریا

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

نیکی سے اپنی محنت کا پھل پاتا ہی یا وہ اپنی نا اسیدی سے اپنے واسطے اور دیوتاؤں کے واسطے بہت سی طمانیت پیدا کرتا ہی۔

مینیٹر
مینیٹر

مینیٹر
مینیٹر

مینیٹر

مینیٹر

مینیٹر

مینیٹر

مینیٹر

مینیٹر

جیونہی مینیٹر کے کلام کہ چاکلی میکس فور انیشیہ والون کی طرف بڑھا جکا جہاز ساحل کے پاس ٹھہرا
اُسے اُنکے درمیان ایک پیر مرد دیکھا اور اُس سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو اور تم
یو کیسز کو تو نہیں دیکھا اُس پیر مرد نے کہا کہ ہم اپنے جزیرہ کا ریسرے آتے ہیں اور تجارت کے واسطے اُس
کو جاتے ہیں یو کیسز جیسا تو نے ابھی سنا ہی ہمارے ملک میں آیا تھا اور اب وہاں سے روانہ ہو گیا ہی۔
ٹیلی میکس نے پوچھا وہ کون ہی کہ جہاز کی روانگی کا منظر ہی اور اپنی مصیبت کے خیال میں مبتلا معلوم
ہوتا ہی اور صحبت سے دور اس جزیرے کے گوشہ تنہائی میں چلا گیا ہی اُس پیر مرد نے جواب دیا کہ وہ
ایک مسافر ہی جس سے ہم واقف نہیں ہیں کہتے ہیں کہ اُس کا نام کلیو مینیٹر ہی وہ فرجیہ کا باشندہ ہی اور
اُسکی پیدائش سے پہلے اُسکی ماکو الہام دریافت ہوا تھا کہ اگر وہ اپنے ملک سے چلا جائیگا تو بادشاہ ہوگا
لیکن اگر وہاں رہیگا تو دیوتا فرجیہ والون میں واپس چلا کے اپنا غضب اُنپر لائیکے۔

اُسکے والدین نے اُسکو پیدا ہوتے ہی بعض ملاحوں کے حوالے کیا جنہوں نے اُسکو جزیرہ
تیس باس میں پہنچایا وہاں اُسے بطور خانگی اپنے ملک والون کے خرچ سے تعلیم پائی جو اُسکو دور رکھنے
میں اتنا بڑا فائدہ سمجھتے تھے جیسے وہ قد میں بڑھتا گیا ویسے اُس کا بدن خوشنما اور توانا ہوتا گیا اُس نے
سب ورزشوں میں جو بدن کو درست اور صحت رکھتی ہیں فضیلت پائی اور بڑے شوق اور ذوق
سے علم اور فنون اخلاق میں بھی لیاقت ہم پہنچائی مگر لوگ اُسکو اپنے درمیان رہنے نہیں دیتے الہاماً
جو پیشگوئی اُسکی نسبت ہوئی ہی سو عموماً معلوم ہو گئی ہی اور وہ جہاں گیا ہی وہاں پہچانا گیا ہی ہر کہیں
بادشاہ اُسکے حاسد ہیں کہ مبادا اُنکو تخت سے اُٹھائے اور اس طرح اپنی جوانی سے مفرورانہ ملک بھاگ وارہ
پھرتا ہی اور ایسی کوئی جگہ نہیں پاتا جہاں رہنے پائے وہ دور دور کی اقوام میں گیا ہی مگر اُسکی
پیدائش کی پوشیدہ حقیقت اور اُسکی نسبت پیشگوئی اُسکے پہنچتے ہی ظاہر ہو گئی ہی وہ جہاں جاتا ہی خود
کو گنا مانہ زینت سے چھپا پاتا ہی مگر اپنی جنگی لیاقت اور عذات اور حکومت کی بزرگی سے جلد ظاہر ہو جاتا
ہی جو کوشش انھیں پر بھی رونق نامزد احمانہ کے ساتھ بے ظاہر ہوتے نہیں رہتی ہر ایک ملک میں بے شان و
گمان کوئی ایسی بات وقوع میں آتی ہی کہ وہ اپنی لیاقتوں کے استعمال سے گھبراتا ہی جکے باعث عوام

ٹیلیفون جس کا دل نہایت مضطرب اور بیقرار تھا اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ ان اصول کو اگرچہ انکو مدت سے اچھی طرح سمجھا تھا اور بار بار دوسروں کو سمجھایا تھا بالکل نہیں سمجھاتے مزاجی سے جو اکثر اضطراب باطنی کا نتیجہ ہی اپنے خیالات کے برعکس ان صدائقوں کی تردید پر جو میٹر نے بیان کی تھیں مدعیانہ اختلافات اور مخالفانہ اعتراضات کرنے لگا منجملہ دوسرے اعتراضوں کے ایک اعتراض آدمی کی ناشکری پر کیا اور کہا کیا زندگی ان لوگوں کی محبت حاصل کرنے کے واسطے صرف کرنی چاہئے جو شاید ہمارے برخلاف قصد کریں اور ان بدوین کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے جو غالباً اسکو ہماری بربادی کا وسیلہ کریں۔

میٹر نے بڑی تسلی کے ساتھ جواب دیا کہ ناسپاسی آدمی سے ہو سکتی ہے لیکن اگرچہ آدمی ناسپاس ہوں تو بھی ہوا کی طرح غلطی کے واسطے کمزور لیکن اطاعت دیوتاؤں کے واسطے زیادہ کرنی چاہئے جو ہوا کا حکم دیتے ہیں جو نیکی کرتا ہی سو بھی صنایع نہیں جاتی اگر آدمی اسکو فراموش کرتا ہی تو دیوتا اسکی یاد کرتے ہیں اور اسکو جزا دیتے ہیں علاوہ اسکے اگر بہت سے ناسپاس ہوتے ہیں تو ہمیشہ نیک بھی ہوتے ہیں جو نیکی کے ساتھ عزت و محبت سے پیش آتے ہیں اور وے ناسپاس بھی کیسے ہی بیقرار اور بے اعتبار ہوتے ہیں جلدی سے یا دیری سے ضرور اسکی قدر جانتے ہیں لیکن اگر تو آدمیوں کی ناسپاسی روکا جا رہا ہی تو انکو ایسے نواید ستارے جو عام کی نظر میں سب سے زیادہ قیمتی ہیں اور انکو طاقتور اور مالدار بنکر اور انکو طاقتور یا فرشتہ دوسروں کے لئے باعث دہشت یا حسد نہ بنایہ عظمت اور یہ کثرت اور یہ فرحت انکو خراب کرے گی بلکہ وے زیادہ تر بد اور آخر زیادہ تر ناسپاس بن جائینگے اسلئے انکو ملک بخشش اور زہری لذت دینے کے بدلے انکے اخلاق کے درست کرنے میں اور انکو عدل اور راستبازی اور دیوتاؤں کی دہشت اور آدمیت اور وفاداری اور اعتدال اور بیغرضی سکھانے میں کوشش کرانے دل میں نیکی جمانے سے تو ناسپاسی کو نکال لیا جائے تو نیکی کرتا ہی تب تو ایک پایدار اور استوار نیکی کرتا ہی اور نیکی جتنے ساتھ کیجاتی ہے انکو کر نیوالے کے ساتھ ہمیشہ درست بناتی ہے اس طرح اصلی نواید دینے سے تو عوض میں اصلی نواید پائیگا اور تیرہ بخشش خود ناسپاسی کو ناممکن کرے گی کیا تعجب ہے کہ آدمی ان بادشاہوں کے ساتھ ناسپاس ہوں جنہوں نے انکو سوا بے انصافی اور طمع داری کے اور کچھ تربیت نہیں کی ہے اور انکو صرف حاسدی اور مغزوری اور فاسدی اور ظالمی سکھائی ہے ہر ایک بادشاہ لوگوں سے اپنے ساتھ ایسے سلوک کی امید رکھتا ہی جیسا سلوک دوسروں کے ساتھ کرنا انکو سکھاتا ہی اگر وہ انکو اپنی نظیر اور حکومت سے نیک کرتا ہی تو انکی

میٹر

اثری کا

مکلف پاتے ہوئے دیکھو تو تو کتنا زیادہ رحم آنہر لا ریگا تو بھی اسی تھا کہ کے لوگ جنگو دیوتا تیری حفاظت میں رکھیں گے جیسا گلے کو گلہ بان کی حفاظت میں رکھتے ہیں شاید تیری ہوس سے یا فضول خرچی سے یا بوقونی سے مکلف پائینگے کیونکہ رعایا صرت اپنے بادشاہوں کے تصور سے مکلف باقی ہی جنگو واجب ہی کہ محافظ دیوتاؤں کی طرح نیکی کیواسطے انکی حفاظت رکھیں۔

تھیلی مہکس
مہندر

ٹیلی میکس نے قیصر کی اس تقریر کو حیف اور رنج سے سنا اور آخر کو کچھ جوش میں آ کے جواب دیا کہ اگر یہ حالات درست ہیں تو بادشاہت سب حالتوں سے زیادہ خراب ہی بادشاہ ان لوگوں کا غلام ہی جن پر وہ حکمرانی کرتا ہی اسکی رعایا اس کے تابع نہیں ہی بلکہ وہ ان کا تابع ہی اسکی سب طاقتوں اور لیاقتوں کے مرتبہ در حقیقت وہ سے ہیں وہ صرت ایک جماعت کا خادم نہیں ہی بلکہ ہر ایک شخص کا اسکو ضرور ہی کہ انکی خواہشوں کو بر لائے اور غور کو انکی ہر ایک کمزوری کے لایق بنائے انکی بد بیان درست کرے انکو عقل سکھائے اور انکو راحت بخشے جو اختیار وہ رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہی سو اسکا نہیں ہی اسکو یہ آزادی نہیں ہی کہ اس اختیار کو اپنی عظمت کے یا اپنی فزت کے کام میں لاسکے حقیقت میں وہ اختیار قوانین کا ہو جسکا وہ آپ شل نظیر دوسروں کے واسطے تابع رہتا ہی پس قوانین حاکم ہیں اور وہ انکی حکومت کا محافظ ہی انکے واسطے ضرور ہی کہ رات کو بیداری میں کاٹیں اور دن کو محنت میں اسکو اپنی حکومت کے ہر ایک آدمی سے کتر آزادی اور راحت حاصل ہی کیونکہ اسکو اپنی آزادی راحت عوام کی آزادی اور فزت کے واسطے تصدیق کرنی پڑتی ہی۔

مہندر

تھیلی مہکس

قیصر نے جواب دیا یہ بات صحیح ہی کہ بادشاہ صرت اس واسطے ہوتا ہی کہ وہ اپنی رعایا کی واسطے ایسا ہو جیسا گلہ بان اپنے گلے کے واسطے یا والد اپنے قبیلے کے واسطے لیکن ای میرے عزیز ٹیلی میکس کیا تو سوچتا ہی کہ جو بادشاہ بتوں کو خوش رکھنے میں مصروف رہتا ہی سو خود رنجیدہ رہتا ہی وہ بد و نکو سزا سے درست کرتا ہی اور نیکو کو بڑا سے تقویت دیتا ہی وہ دنیا کو نیکی کی واسطے ایک ظاہری دیوتا یعنی آسمانی دیوتاؤں کا نائب بناتا ہی پس کیا قوانین کو شکستگی سے بچانا عظمت کافی نہیں ہی اور انکے اختیار سے باہر چلنا تحصیل عظمت نہیں ہی بلکہ مرجع حقارت و نفرت ہوتا ہی بادشاہ اگر بہرہ یقینی اس حقیقت خوار ہوگا کیونکہ اسکی خدمت اور اسکی شہوت اسکو دائمی اضطراب اور اضطراب میں رکھیں گی لیکن اگر وہ نیک ہی تو نیکی بڑھانے اور دیوتاؤں سے اسکی تلافی دایمی چاہنے سے سب پاک اور اعلیٰ خوشی حاصل کرے گا۔

اتفاقاً یہ شخص جس سے اسے سوال کیا تھا اہل فیثیہ تھا ایک مسافر تھا جس کا ملک معلوم نہ تھا اُسکی وثر بزرگانہ تھی لیکن اندوہ گین اور افسردہ دل معلوم ہوتا تھا جب اُس سے پوچھا تب وہ خیال میں ڈوبا اور ایسا معلوم ہوا کہ جو سوال اُس کو چھتا تھا سو اُس نے نہیں سنا لیکن پھر پوچھنے کے اُس نے جلد یا تو سوچا ہی کہ یوکیسینر جزیرہ فیثیہ میں گیا تھا اُس میں تیری غلطی نہیں ہو اُس کا ایلسیناس کے محل سے جہان دیوتاؤں کی تعظیم رکھتے ہیں اور فرایض مہمانی ادا کرتے ہیں استقبال ہوا تھا لیکن وہ جلد ہی وہاں سے چلا گیا اب تو اُس کو وہاں نہیں پایا گیا وہ اس ارادے سے وہاں گیا ہی کہ اگر دیوتا اپنا غصہ بھولیں اور مہربانی کریں تو ایک بار پھر ایتھا کہ میں جا کے اپنے خانگی دیوتاؤں کی تعظیم ادا کرے۔

یہ مسافر یہ الفاظ ایک اندوہ گین آواز سے کہے جلد ایک پہاڑ کے اوپر ایک گہرے جنگل میں دوڑ گیا وہاں اپنی آنکھیں دریا کی طرف کر کے تنہائی کا خواستگار اور روانگی کے واسطے بے اصطبار معلوم ہوا ٹیکسکس نے بڑے خیال سے اُس کو دیکھا اور جس قدر اُس کو دیکھا اُس قدر اُس کا جوش و تعجب زیادہ ہوا اُس نے نیز سے کہا کہ اس مسافر کا جواب ایسے غمزہ شخص کا سا ہی جو بیرونی اشیاء سے کچھ خبر نہیں رکھتا ہو مصیبت زدہ پر مجھ کو رحم آتا ہی کیونکہ میں خود مصیبت زدہ ہوں اور اُس شخص کے واسطے میں بالخصوصیت متاثر ہوں اور نہیں جانتا کہ اس واسطے ہوں وہ مجھ سے خلوت سے پیش نہیں آیا اور جو میں نے کہا اُس پر تو جو بھی نہیں معلوم ہوا اور اُس نے مجھ کو جواب بھی پورا نہیں دیا تو بھی میں چاہتا ہوں کہ اُس کے مصائب دور ہوں۔

پھر نیز نے سکر کے کہا دیکھ زندگی کی آفتوں سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہی دے غور بزرگی کو ہٹاتے ہیں اور ناواقفیت کو رحم پر لاتے ہیں جو بادشاہ اقبال و داعی کے واسطے سراپے جاتے ہیں سو آپ کو دیوتا سمجھتے ہیں اگر وہ اپنی خواہش ہی وہ وہ کا بر لانا چاہتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ پہاڑ غرق ہو جائے اور دریا خالی ہو جائیں وہ آدمی کو ناچیز سمجھتے ہیں اور تمام مخلوقات کو اپنی خوشی کے واسطے صرف ایک وسیلہ جانتے ہیں جب وہ مصیبت کا مذکور سنتے ہیں تب وہ اُس کا نام بھی نہیں سمجھتے اُنکی مصیبت ایک خواب ہی اور وہ نیکی اور بدی میں فرق نہیں جانتے صرف تکلیف آنکو رحم سکھاتی ہی اور اُنکے سینے میں الماس کو دل آدمی بنا سکتی ہی جب وہ تکلیف پاتے ہیں تب واقف ہوتے ہیں کہ ہم بھی دوسروں کی سی طبیعت رکھتے ہیں اسلئے جو راحت ہم چاہتے ہیں سو اُن کو دینی چاہئے اگر اس بیگانہ نے تجھ کو رحم سے ایسا متاثر کیا ہی تو اُس کا سبب یہ ہی کہ تیری طرح یہ بھی ساحل پر آوارہ رہا ہی اگر اب سے آگے تو ایتھا کہ کے لوگوں کو

کویشیا

دستی سیز

کویشیا

ہلسیناس

بھیاکا

تہلی مہکس

مہنر

مہنر

بھیاکا

मैन्टर

اگرچہ اچھی خدمت کرتے ہیں تو سچی باعث بدنامی ہوتی ہے۔

لیکن بادشاہ کو اتنا ہی سچا ہے کہ اچھے آدمی تلاش کرے بلکہ چاہئے کہ وہ اچھے آدمی بنائے ٹیلیفون
کہا کہ یہ ایک مشکل کام ہی ہے مگر نے جواب دیا کہ کچھ مشکل نہیں ہے خود نیکی اور لیاقت کی تلاش ہی انکو پیدا
کرے گی کیونکہ اگر اچھا انعام دیا جائیگا تو وہ عوام میں شوق بہتری پیدا کرے گا کتنے آدمی سستی اور تاریکی
میں پڑے ہیں سو اگر اسید خوش نصیبی سے محنت کی ترغیب پائیں گے تو کیا امتیاز حاصل نہ کرینگے اور کتنے
آدمی جو نیکی سے امید ترقی نہیں رکھتے کیا بدی سے مفلسی کی تکلیف پر غالب آنے میں کوشش نہ کرینگے
اگر تو عقل اور نیکی کا انعام اور عزت سے امتیاز کرے گا تو تیری رعایا دونوں باتوں میں اپنی خوشی
خواہ اور توانا کوشش سے فضیلت حاصل کرے گی اور تو اس فضیلت کو رفتہ رفتہ اس لیاقت کی واسطے
جو اس طرح انھوں نے حاصل کی ہوگی انکی قدردانی کرے انکو جس عام اور ضروری کام کے لائق ہو
اونی سے اعلیٰ درجے تک ترقی دینے سے کس قدر زیادہ کرے گا تو انکی مختلف لیاقتوں سے کام لے گا اور انکے
فہم کی وسعت اور انکی نیکی کی صفائی کو امتحان پر لائیگا جو زیادت کے بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ہونگے
سو اونی عہدوں پر تیری آنکھ کے تلے تربیت پائیں گے اور تو انکو درجہ بدرجہ سرفرازی دیگا اور انکو
نہ انکی دعوی داری سے نہ تنہا کارگزاری سے بلکہ انکے رویہ کی واقفیت نامہ سے تجویز کرے گا۔

मैन्डर
फ्री एडिशन
टेलीमेकस

جب قیصر اور ٹیلیکس اس گفتگو میں مشغول تھے اُنھوں نے ایک فیئیشیہ کا جواز دیکھا جو ایک چھوٹے جزیرے میں اتر اتر استھا جو بالکل ویران تھا اور ایک بے انداز بلندی کے نشیب و فراز سے گھرا ہوا تھا جبہ وقت ایسے مردگانہ آرام کا تھا کہ ہوانے اپنا دم رو کا تھا اور دریا کا تمام سطح بلا شور و غل صاف اور شفاف تھا بادبان جو ستول سے لپٹے ہوئے تھے جہاز کو اُسکے راستے میں چلا سکتے تھے اور جہاز کے چلانے والے محنت سے ایسے تھک گئے تھے کہ ہوا کی کمی کو عبث فریغ کیا جاتے تھے اسلئے مطلقاً ضرور ہوا کہ اُس جزیرے کے کنارے پر جائیں جو دریا میں ایک پہاڑ تھا آدمیوں کا مسکن تھا اور اگر ایسا وقت نہوتا تو نہایت خطرہ اٹھانے کا سبب ہو سکتا تھا یہ والے جو وہاں ہوا کے منتظر تھے سیلینٹ کے ملاحوں سے جو ٹیلیکس اور قیصر کے ہمراہ تھے توقف کے سبب کمتر بصیر نہ تھے جو نہی ٹیلیکس کنارے پر آیا تو اُس ناہموار بلندی پر اُن لوگوں کی طرف گیا جو پہلے سے وہاں اترے ہوئے تھے اور انہیں سے جو شخص پہلے ملا اُس پوچھا کہ تو نے اُلتھا کا کئے بادشاہ یو لکیز کو ایسیناس کے محل میں دیکھا ہی یا نہیں۔

फ्रीएशिया

सैलेन्डम

दैनिकी मेकस

मैन्टल टैला मेकस

अथ यान्त

यूलोमीज्

रेल्सीनास

اعتبار ہی دوسروں سے بھی واقف ہو سکتا ہی جن تک اسکی خاص نظر نہیں پہنچ سکتی۔
 ٹیلیمیکس نے کہا میں بارہا سنایا ہے کہ اگرچہ نیکی نہ رکھتے ہوں تو بھی لیاقت کے آدمیوں کو رکھنا چاہئے۔
 نے جواب دیا کہ ایسے آدمیوں کی خدمت کبھی ضروری ہوتی ہی جب کوئی قوم ابتری اور بے انتظامی
 کی حالت میں ہوتی ہی تب اختیار اکثر بدکار اور بکار آدمیوں کے ہاتھ میں دیکھا ہی جو ضروری کاموں
 پر رہتے ہیں اور جھٹ پٹ دور نہیں ہو سکتے اور ایسے اختیار والے آدمیوں کا اعتبار حاصل کر لیتے ہیں
 کہ نہ یکا یک اٹھا مقابلہ ہو سکتا ہی نہ انکا کہ مبادا سب کاموں کو لا علاج ابتری میں ڈالیں ایسے آدمیوں کو
 تھوڑے عرصے کے واسطے رکھنا چاہئے لیکن بتدریج انکی ضرورت کی کمی کا برابر احتیاط رہے اور جب کام
 پر مامور ہوں تب بھی اٹھا اعتبار نہ رکھنا چاہئے جو انکو اپنی رازداری کا اعتبار دیتا ہی سو انکو اسکی خرابی
 کا اختیار دیتا ہی اور پھر اٹھا غلام ہو کے رہتا ہی اس رازداری سے جیسے زنجیر سے وہ اسکو اپنی خوشی
 کے مطابق چلاتا ہی اور اس قید سے وہ کتنا ہی سمجھتا ہی مگر رہائی نہیں پاتا چاہئے کہ ان سے بالائی
 کام لے اور انپر توجہ اور مہربانی رکھے انکو انکی ہوس کے ساتھ بھی کام پر مصروف کرے کیونکہ وہ صرف
 ہوس کے ساتھ مصروف رہ سکتے ہیں مگر انکو اپنے مخفی اور ضروری خیالات میں کبھی دخل نہ دے کوئی
 ایسا بیچ ہمیشہ تیار رکھنا چاہئے کہ جب ان سے کام لینے کی ضرورت ہو تب اس سے انکو کام پر لگا سکیں
 لیکن بادشاہ کو چاہئے کہ کبھی اپنے دل کی باریاست کی کلید انکو نہ سوئے جب عام فساد رقع ہوا اور
 حکومت ایسے آدمیوں سے انتظام پائے جنگی راستی اور عقل پسند ہو تب یہ ہر ذات جنگی خدمت بادشاہ
 کو اسوقت میں ضرورتی رفتہ رفتہ آپ بی ضرورت اور نا چیز ہو جائیگے لیکن تب بھی انکے ساتھ اچھی طرح
 پیش آنا چاہئے کیونکہ بدوین کے ساتھ بھی ناشکرہ ہونا بدوین سا ہونا ہی جو مہربانیاں ایسے آدمیوں پر
 کی جائیں ان سب میں انکی درستی ملحوظ رہے انکے بعض قصور ضعف انسانی کے نتائج سمجھ کر نظر انداز کئے
 جائیں لیکن بادشاہی اختیار بتدریج بحالی پر لایا جائے اور وہ خرابیاں روکی جائیں جنکو کرنے سے
 وہ بے روکے باز نہیں رہتے مگر اس بات کا اقرار واجب ہی کہ باوصف ان سب باتوں کے خراب آدمیوں
 کو نیک کام کرنے کا وسیلہ کرنا بد نصیبی سے خالی نہیں ہی اور اگرچہ ایسا کرنا کبھی ضرور ہوتا ہی تو بھی وسیع
 اسکا علاج چاہئے جو عاقل بادشاہ عدل اور انتظام کے سوا کچھ نہیں چاہتا سو اپنے ارادوں کی تعمیل کے
 واسطے کافی لیاقت کے ایماندار آدمی جلد پاسکتا ہی اور دغا باز اور بکار آدمیوں کو بلا سکتا ہی جنگی عادت

پاتا ہی اور ہر ایک راز کو تحقیق کرتا ہی لیکن وہ جو سب کا ایسا جانا ہوا ہی کیونکہ نہیں جانتا ہی خود طلبی بد معاش جو
 اسکے پاس سب سے بہت بہت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ اسکے پاس کوئی باریاب نہیں ہو سکتا جس بادشاہ
 کے پاس آدمی نہیں جاسکتے اسکے پاس نیکی بھی نہیں جاسکتی جو اسکی نابینائی سے استفادہ کرتے ہیں
 سو جو اسکی آنکھیں دکھایا جاتے ہیں ان سب کو مستم اور ملک بدر کرنے میں مصروف رہتے ہیں وہ ایک
 طرح کی پُر وحشت اور بے صحت عینیت میں رہتا ہی اور ہمیشہ ایسے قریب کا مطیع ہوتا ہی جس سے وہ ڈرتا ہی
 اور جب کا وہ سستی ہی جو صرف چند آدمیوں کے ساتھ گفتگو رکھتا ہی سو اکثر بالضرورت انکے تخیلات اور توہمات
 اختیار کرتا ہی اور تخیلات اور توہمات سے سب سے اچھے آدمی بھی آزاد نہیں ہوتے ہیں وہ اپنی واقعی
 بھی اطلاع سے حاصل کرتا ہی اور اسلئے ساعی اور رن نام کے رحم کا محتاج رہتا ہی ہر ایک طرح کے حقیر اور
 ذلیل آدمی ہوتے ہیں اور ایسا زہر دیتے ہیں جو دوسروں کو تباہ کرتا ہی اور جو اندک کو بسیار کرتے
 ہیں اور بھگم کو مجرم ٹھہراتے ہیں اور جو بدی نہیں بتاتے بلکہ بدی سکھاتے ہیں اور جو اپنا مطلب حاصل
 کرنے کے لئے کمر اور حاسد بادشاہ کے بے سبب شک اور نالایق شوق کے ساتھ بازی کرتے ہیں
 اسلئے اسی میرے عزیز ٹیلیفیکس تو اپنے علم سے بڑا مقصود آدمی سمجھ اسکو آزما ایک کی رائے دوسروں
 کی نسبت سن بدترجیح انکا امتحان کر بے تامل کسی کا اعتبار نہ کر اپنے تجربے سے فائدہ پا جب تو اپنی تجویز
 میں دھوکہ پائے جیسا بیشک کبھی کبھی ہوتا ہی کیونکہ بد ذات آدمی خود کو اتنا چھپاتے ہیں کہ ہمیشہ دریا
 نہیں ہو سکتے اسلئے دوسروں کی نسبت احتیاط سے اپنی رائے قائم کر جلد مت سمجھ لے کہ وہ بد ہیں
 یا نیک کیونکہ دونوں حالت میں غلطی کرنی خطر سے خالی نہیں ہی اور اس طرح غلطی سے بھی تو عقل
 سیکھ سکا جب تو کوئی نیکی اور لیاقت کا آدمی پائے تب تو اسکو صرف کام پر نہ لگا بلکہ اسکا اعتبار کر کیونکہ
 ایسے آدمی چاہتے ہیں کہ دوسرے انکی لیاقت سے واقف ہوں اور نقد انعامات کی نسبت اپنے اعتبار
 اور عزت کی زیادہ قدر سمجھتے ہیں لیکن انکو زیادہ اختیار دیکے انکی نیکی کو خطرے میں نہ ڈال کیونکہ
 بہت سے آدمی جو طمع ہائے عامہ پر غالب رہے ہیں پیچیدہ اختیار اور بے انتہا دولت پانے سے اپنی نیکی کو
 سخت تر امتحان پر لاتے ہیں اور مغلوب ہوتے ہیں جو بادشاہ دیوتاؤں کی مہربانی سے دیو یا تین ایسے
 آدمی پاتا ہی جو اپنی عقل اور نیکی سے اسکی دوستی کے لائق ہوتے ہیں سو انکے وسیلے سے اس طرح کے
 دوسرے آدمی اپنے چھوٹے شیروں کے واسطے پاتا ہی اور اس طرح ان چند آدمیوں سے بہت زیادہ اسکو

فی الحقیقت وہ خوشنما نام ہیں لیکن بہت سے انکی تکرار میں فخر رکھتے ہیں اور انکے معنی سے ناواقف
 ہیں عدل اور عقل اور نیکی کو ایک طرح کے اصول سمجھنا چاہئے پہلے اس سے کہ تجویز کریں کہ کون
 عادل اور عاقل اور نیک ہی پہلے عاقلانہ اور اچھے انتظام کے قواعد کا جاننا چاہئے پھر انکے عاملوں کو
 ان سے پہچاننا چاہئے جو انکے بدلے جھوٹی صفائی اور مدبرانہ و انائی قائم کرتے ہیں مختلف اجسام
 کی جسامت دریافت کرنے کے واسطے ہمو واجب ہی کہ کوئی خاص پیمانہ رکھیں اور خاصیت اور عادت
 کی تجویز کے واسطے ہمو مناسب ہی کہ کچھ ایسے مقرر اور نامتبدل اصول رکھیں جنسے وہ متعلق
 ہو سکیں ہمو بالتحقیق یہ جاننا فرض ہی کہ انسانی ریت کا مطلب غلط کیا ہی اور کس حد تک آدمی
 کی حکومت ہونی چاہئے تمام حکومت کی غایت واحدہ آدمی کو نیک اور خوش کرنا ہی اور اس بزرگ
 غایت کے ساتھ یہ خیال بالکل نامطابق ہی کہ بادشاہ بادشاہی اقتدار اور اختیار اپنی خاطر رکھتا
 ہی یہ خیال ظالم کو باعث فخر ہی نیک بادشاہ صرف اپنی رعایا کے واسطے جیتا ہی اور اپنی راحت اور
 فرحت انکے فائدے کے واسطے تصدق کرتا ہی جسکی نظر برابر اس غایت غلط یعنی نواید عامہ پر نہیں
 قائم ہی سوا اگر اسکو حاصل کرتا ہی تو اتفاقاً حاصل کرتا ہی وہ وقت کے سیل میں بہتا ہی جیسے ہمارے
 دریائیں بلا ملاح اور بلا انجم اور بلا سوا حل ایسی حالت میں تباہی جہاز سے بچنا کب ممکن ہی۔

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ بادشاہ اسکو نہیں جانتے جس میں نیکی ہی اور اسلئے نہیں جانتے کہ آدمی میں
 کیا دیکھنا چاہئے وہ زبردستی سمجھتے ہیں اس سے ناخوش ہوتے ہیں کیونکہ اس میں نہ رحمت پائیں نہ نافرمانی
 اسلئے دہشت اور نفرت سے متاثر ہو کے دفعۃً اس سے منحرف ہو کے خوشامد پر مایل ہوتے ہیں پھر نیکی
 اور راستی نظر نہیں آتی بادشاہ غفلت باطلہ کے خیال پر سبھوتا ہی اور اس سے راستبازی کے لایوت
 نہیں رہتا سمجھتا ہی کہ نیکی زمین پر نالو ہو ہی کیونکہ اگرچہ نیک بد کو پہچان سکتے ہیں لیکن بد نیک کو نہیں پہچان
 سکتے اور جسکو دیکھتے نہیں پہچانتے اسکو سمجھتے ہیں کہ نالو ہو ہی وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ خود کو شکنی کریں
 اس سے زیادہ نہیں جانتے اسلئے سب پر یکساں شک کرتے ہیں وہ چشم عام سے احتراز کرتے ہیں اور
 اسلئے خود کو محل میں قید رکھتے ہیں وہ اتفاقی ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو بندش اور سازش ٹھہراتے ہیں
 وہ آدمی کو باعث دہشت ہوتے ہیں اور آدمی انکو باعث وحشت وہ تاریکی پسند کرتے ہیں اور
 اپنی عادت چھپاتے ہیں مگر وہ اچھی طرح معلوم رہتے ہیں انکی رعایا کا بد اندیشانہ شوق ہر ایک بدی کو

جیسے ہولاسے نئی خلقت درجہ بدرجہ ظاہر ہوتی جاتی ہی کیونکہ روشنی معلوم پڑھتے بڑھتے آس بخار کو پٹائی
ہی جو انکے آس پاس رہتا ہی اور انکی اصلی صورت دکھاتی ہی اور انہر رنگ واجب چڑھاتی ہی میں سمجھتا
ہوں کہ حکومت کا بڑا راز یہ ہی کہ آدمیوں کی مختلف خصلتوں کو پہچانے اور انکو مختلف کاموں کے واسطے
چنے اور ہر ایک کو جو کام اسکی لیاقت اور فراست کے لایق ہو اسپر مقرر کرے لیکن پھر بھی یہ بات جانتا
چاہتا ہوں کہ خصلتوں کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔

میں

میں نے کہا کہ آدمیوں کو جانتا انکے حالات سے واقف ہونا ہی اور انکے حالات سے واقف ہونے
کے واسطے ضرور یہ کہ ان سے اکثر ملاقات کریں اور بات کریں بادشا ہوں کو چاہئے کہ اپنی رعایا کے ساتھ
بات کریں اور انکی رائے سنیں اور ان سے صلاح لین چاہئے کہ کوئی چھوٹا کام بھی انکے حوالے کریں اور
دیکھیں کہ کس طرح اسکو انجام دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ وہ زیادہ تر ضروری خدمت کے لایق ہیں یا
نہیں ای میرے عزیز ٹیلیفیکس تو نے کن وسیلوں سے گھوڑوں کا علم حاصل کیا ہی کیا بار بار انکو دیکھنے
سے اور تجربہ کار آدمیوں کے ساتھ انکے حسن و قبح کی گفتگو کرنے سے نہیں چل کیا تھا اس طرح جو دانہ
اور نیک آدمی انسانی طبیعت کی تحصیل میں پیر ہوئے ہیں ان سے انکے عیبوں اور ہنروں کی نسبت گفت
شنید کر اس طرح خصلت کی تحقیق اچھی کر گیا اور ہر ایک کو دیکھتے ہی جان لیگا کہ یہ کیا کام دیکھتا ہی
تو نے شعر کہنے والوں اور شعر کہنے والوں کا امتیاز کس طرح سیکھا ہی صرف اس طرح کہ بار بار انکے کلام پڑھے
ہیں اور انکی نسبت ان لوگوں سے جو علم شاعری میں کمال رکھتے ہیں گفتگو کی ہی اور علم موسیقی سے
بھی اس طرح آگاہی پائی ہی کہ انکے مضمون سے اشتغال رکھا ہی کب ممکن ہی کہ جن لوگوں سے اچھی طرح
واقف نہیں انہر درستی سے حکومت ہو سکے اور آدمیوں سے واقفیت جب تک انہیں نہ ہیں کیسے ہو سکتی
ہی انہیں رہنے سے یہ مراد نہیں ہی کہ انکو عوام میں دیکھیں جہاں وہ بغیر ضابطہ کلام کرتے ہیں اور
اصل خیال جو رکھتے ہیں نہیں ظاہر کرتے چاہئے کہ انکے دیکے نہان خانہ کے مخفی خیالات جاننے کے واسطے
ان سے خلوت میں ملاقات کریں اور ہر طرح پر انکے سب نشیب و فراز دیکھیں اور آزمائیں اور انکے مہول
عمل دریافت کریں لیکن آدمیوں کی درست تجویز کے واسطے خصوصاً یہ جانتا ضرور ہی کہ انکو کیا ہونا
چاہئے اور انکی اصلی لیاقت کیا ہی اور کتنی ہی اور یہ لیاقت کون سے رکھتے ہیں اور کون سے نہیں
رکھتے آدمی اکثر نیکی اور لیاقت کا ذکر کرتے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ انکے معنی کیا ہیں

تہلی مہک

باب بست و چہارم

ٹیلیمیکس کا سفر دریا میں مینٹر سے علم حکومت میں کمی مشکلات کا علی الخصوص لوگوں کے چال چلن دریافت کرنے کی مشکلات کا پوچھنا جس سے ٹیک آدمی کام پر رکھے جائیں اور بد آدمی سے دھوکہ نہ پائیں اس گفتگو کے درمیان ایک جزیرے پر آرام کے لئے ٹھہرنا جہان تو کیسے نہیں سے گیا تھا اور ٹیلیمیکس کا اسکو دیکھنا اور پہچانے بغیر اس سے گفتگو کرنا لیکن اسکو دیکھنے کے بعد اسکا جہاز پر سوار ہونا اور اندرونی بے قرار محسوس کرنا اور اسکا باعث نجان سکنا اور مینٹر کا اسکو سمجھانا اور تسلی دینا اور یقین کرانا کہ وہ اپنے باپ سے اب جلد ملیگا اور اسکی صبور سی اور پاکی کا امتحان لینے کے لئے مقرر ہوا کا قربانی چڑھانے کے واسطے اسکو روکنا اور جو دیہی مینٹر کی صورت میں مخفی تھی اسکا اپنی صورت اختیار کرنا اور ٹیلیمیکس کا اسکو جانتا اور ماننا اور اس دیہی کا اسکو اپنی اخیر نصائح دینا اور غائب ہو جانا اور ٹیلیمیکس کا اکتھا کہ میں پہچنا اور اپنے باپ سے اسکے وفادار ملازم ایپو مینٹر کے مکان میں ملنا ہے

اب بادبان ہوا سے پھولنے لگے اور ساحل پہنچے بھاگنے لگا ملاح نے تھوڑے فاصلے پر لیو کیٹی کی نوک زمین دیکھی جسکی بلندی سفید بخارات سے ڈھکی رہتی ہی جو اسکے گرد و باغ سے چکراتے رہتے ہیں اور ایک وسیع ایریا والے پہاڑ دیکھے جو اگرچہ جو کے آلہ رعد کی ضرب سے تپتے ہیں تب بھی اپنی مغرورانہ ابر و آسمان کی طرف اٹھاتے رہتے ہیں۔

اس سفر میں ٹیلیمیکس نے مینٹر سے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ اب میں حکومت کے قواعد جو تو نے بتلائے ہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں وے خواب کے خیالات پیچیدہ سے معلوم ہوتے تھے لیکن رفتہ رفتہ صاف اور واضح ہوتے گئے اس طرح سب اشیاء وقت آغاز صبح تیرہ و تا نظر آتی ہیں لیکن آج کو

ٹیلیمیکس
مینٹر

ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس

مینٹر

مینٹر

مینٹر

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
بھیاکا

ایپو مینٹر

لیو کیٹی

ٹیلیمیکس
مینٹر

ٹیلیمیکس
مینٹر

جیسے ہیو لاسے نئی خلقت درجہ بدرجہ ظاہر ہوتی جاتی ہے کیونکہ روشنی ہی معلوم پڑھتے پڑھتے آس بخار کو ہٹاتی ہے جو اُنکے آس پاس رہتا ہے اور اُنکی اصلی صورت دکھاتی ہے اور انہر رنگ واجب چڑھاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا بڑا راز یہ ہے کہ آدمیوں کی مختلف خصلتوں کو پہچانے اور اُنکو مختلف کاموں کے واسطے چنے اور ہر ایک کو جو کام اُسکی لیاقت اور فراست کے لایق ہو اُسپر مقرر کرے لیکن پھر بھی یہ بات جاننا چاہتا ہوں کہ خصلتوں کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔

میں

تجربہ کرنے کا کہ آدمیوں کو جاننا اُنکے حالات سے واقف ہونا ہے اور اُنکے حالات سے واقف ہونے کے واسطے ضرور یہ ہے کہ اُنسے اکثر ملاقات کریں اور بات کریں باوفا ہوں کو چاہئے کہ اپنی رعایا کے ساتھ بات کریں اور اُنکی رائے سنیں اور اُنسے صلاح لین چاہئے کہ کوئی چھوٹا کام بھی اُنکے حوالے کریں اور دیکھیں کہ سطح اُسکو انجام دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ وہ زیادہ تر ضروری خدمت کے لایق ہیں یا نہیں ای میرے عزیز ٹیلیفون سے گھوڑوں کا علم حاصل کیا ہے کیا بار بار اُنکو دیکھنے سے اور تجربہ کار آدمیوں کے ساتھ اُنکے حسنِ وقع کی گفتگو کرنے سے نہیں چل کیا تھا اس طرح جو دانہ سے اور نیک آدمی انسانی طبیعت کی تحصیل میں پیر ہوئے ہیں اُن سے اُنکے عیبوں اور ہنر و نمکی نسبت گفت اور نیک آدمی انسانی طبیعت کی تحصیل میں پیر ہوئے ہیں اُن سے اُنکے عیبوں اور ہنر و نمکی نسبت گفت شنید کر اس طرح خصلت کی تحقیق اچھی کر گیا اور ہر ایک کو دیکھتے ہی جان لیگا کہ یہ کیا کام دیکھتا ہے تو نے شعر کہنے والوں اور شعر کہنے والوں کا امتیاز سطح سیکھا ہے صرف اس طرح کہ بار بار اُنکے کلام پڑھے ہیں اور اُنکی نسبت اُن لوگوں سے جو علم شاعری میں کمال رکھتے ہیں گفتگو کی ہے اور علم موسیقی سے بھی اس طرح آگاہی پائی ہے کہ اُنکے مضمون سے اشتغال رکھا ہے کب ممکن ہے کہ جن لوگوں سے اچھی طرح واقف نہیں اُنپر درستی سے حکومت ہو سکے اور آدمیوں سے واقفیت جب تک اُنہیں نہ ہیں کیسے ہو سکتی ہے اُنہیں رہنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُنکو عوام میں دیکھیں جہاں وہ بیغِ مضامہ کلام کرتے ہیں اور اصل خیال جو رکھتے ہیں نہیں ظاہر کرتے چاہئے کہ اُنکے دیکھے نہان خانہ کے مخفی خیالات جاننے کے واسطے اُنسے خلوت میں ملاقات کریں اور ہر طرح پر اُنکے سبب نشیب و فراز دیکھیں اور آزمائیں اور اُنکے اصول علی دریافت کریں لیکن آدمیوں کی درست تجویز کے واسطے خصوصاً یہ جانتا ضرور ہے کہ اُنکو کیا ہونا چاہئے اور اُنکی اصلی لیاقت کیا ہے اور کتنی ہے اور یہ لیاقت کون سے رکھتے ہیں اور کون سے نہیں رکھتے آدمی اکثر نیکی اور لیاقت کا ذکر کرتے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ اُنکے معنی کیا ہیں

باب بست و چہارم

ٹیلیمیکس کا سفر دریا میں بیٹھنے سے علم حکومت میں کمی مشکلات کا اعلیٰ انخصوص لوگوں کے چال چلن دریافت کرنے کی مشکلات کا پوچھنا جس سے نیک آدمی کام پر رکھے جائیں اور بد آدمی سے دھوکہ نہ پائیں اس گفتگو کے درمیان ایک جزیرے پر آرام کے لئے ٹھہرنا جہان پولیسز پہلے سے گیا تھا اور ٹیلیمیکس کا اسکو دیکھنا اور پہچانے بغیر اس سے گفتگو کرنا لیکن اسکو دیکھنے کے بعد اسکا جہاز پر سوار ہونا اور اندرونی بے قرار محسوس کرنا اور اسکا باعث نجان سکنا اور بیٹھنے کا اسکو سمجھانا اور تسلی دینا اور یقین کرانا کہ وہ اپنے باپ اب جلد ملیگا اور اسکی صبری اور پاکی کا امتحان لینے کے لئے منتر واکا قربانی چڑھانے کے واسطے اسکو روکنا اور جو دیہی بیٹھنے کی صورت میں مخفی تھی اسکا اپنی صورت اختیار کرنا اور ٹیلیمیکس کا اسکو جانتا اور ماننا اور اس دیہی کا اسکو اپنی اخیر نصایح دینا اور غایب ہو جانا اور ٹیلیمیکس کا اگتھا کہ میں پہنچنا اور اپنے باپ سے اسکے وفادار ملازم ایپو سینیز کے مکان میں ملنا ہے

اب بادبان ہوا سے پھولنے لگے اور ساحل پہنچے بھاگنے لگا ملاح نے تھوڑے فاصلے پر لیو کیٹی کی نوک زمین دیکھی جسکی بلندی سفید بخارات سے ڈھکی رہی تھی جو اسکے گرد بست گرد باد سے چلائے رہتے ہیں اور ایک وسیع پیمانے والے پہاڑ دیکھے جو اگرچہ جو وکے آلہ رعد کی ضرب سے تھکتے ہیں تب بھی اپنی مغرورانہ ابر و آسمان کی طرف اٹھائے رہتے ہیں۔

اس سفر میں ٹیلیمیکس نے بیٹھنے سے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ اب میں حکومت کے قواعد جو تو نے بتلائے ہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں وے خواب کے خیالات پیچیدہ سے معلوم ہوتے تھے لیکن رفتہ رفتہ صاف اور واضح ہوتے گئے اس طرح سب اشیاء وقت آغاز صبح تیرہ و تار نظر آتی ہیں لیکن آخر کو

ٹیلیمیکس
مہندر

یولیسیز
ٹیلیمیکس

مہندر

مینور

مہندر

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
بڈیا کا

ہیڈو مینیجر

لکھو کدی

ہیڈو سیرنیا
جیو

ٹیلیمیکس
مہندر

تب لہریں آسودگی سے اور آندھی نابودگی سے تبدیل باقی ہیں اب شفیقانہ رقت کے سوا کچھ باقی نہ رہا سوا ایک طرح کا ملایم اور خوشنما سچ تھا غم جانگزا انتہا اور رحمت اور امید اور نیکی اور دیوتاؤں کی عقیدت نے پھر اسکے سپنے میں ظہور کیا۔

پھر اس نے کہا ای عزیز بیشتر خیر میں سب چھوڑا اور راضی ہوا مگر مجھ کو اپنے دل میں حاضر رکھو جب تو آیتھا کہ میں داخل ہوا اور عقل کے انعام میں تیری مراد حاصل ہو یا ذکر کہ سیلینڈم تیرا بنایا ہوا ہے اور آئیڈوینٹس تیرے نقصان سے پھر تیری واپسی کے سوا کسی میں امید نہیں رکھنا ای پولیسیر کے بیٹے تو اچھی طرح جا میرے بندر تھکوز یا وہ نہیں ٹھہرائیگے دیوتاؤں خزانے کو واپس چاہتے ہیں جو انہوں نے عاریتہ دیا تھا اور انکی اطاعت مجھ پر فرض ہی ایڈیٹر تو غیرت سے جا اگر جیسی فضیلت تجھ میں ہی ویسی ہماری قدرت کی حدود میں ہی اور تو ایک دیوتا نہیں ہے جسے ناطاقتی سے طاقت اور سادگی سے حکمت پیدا کرنے کے واسطے آدمی کی صورت اختیار کی ہو تو تو آدمیوں میں سب سے بڑا اور دانا ہے پھر بھی ٹیلیکس کا رہنا اور محافظ ہو وہ جس قدر خوش نصیب تیری حفاظت سے ہی اس قدر آئیدوینٹس کو فتح کرنے سے نہیں ہی میں تم دونوں کو وداع کرتا ہوں اور اپنے کلام کو روکتا ہوں میری آہیں بے اختیار نہ ہیں اور اسلئے قابل معافی جاؤ زیت میں زیت کرو ساتھ میں خوش رہو میرے پاس کچھ نہیں رہا سوا اس یاد کے کہ میں بھی ایک دفعہ تمہاری راحت میں شریک تھا وے طلحائی وقت گزر گئے اور میں نے انکی قیمت نہیں جانی افسوس وے جلد چلے گئے اور کبھی واپس نہیں آنے کے میں شکور رکھتا ہوں مگر خوشی نہیں رہی میں شکور دیکھتا ہوں مگر کبھی نہیں دیکھو گا۔ بیشتر یہ موقع پاکے روانہ ہوا فلاکلیر سے ملا جو اسکا بار ہوا اور بول نہ سکا ٹیلیکس نے چاہا کہ بیشتر کا ہاتھ پکڑے تاکہ وہ آئیڈوینٹس کا ہاتھ چھوڑے کیونکہ آئیڈوینٹس ان دونوں کیچ میں آئے بندر کی طرف چلا وہ بار بار انپر نظر کرتا تھا اور آہیں بھرتا تھا اور بار بار بولنا چاہتا تھا لیکن اسکی آواز سہکاتی تھی اور بات ناتما رہ جاتی تھی۔

اب انہوں نے ایک طرح کی مختلط بڑبڑاہٹ یعنی ملاعون کی آواز سنی جو کنارے پر فراہم تھے رستہ کھینچا اور بادبان چڑھائے ہوئے موافق چلی ٹیلیکس اور بیشتر نے آنکھوں میں اشک بھر کے بادشاہ سے رخصت لی جس نے بہت دیر تک آنکھوں کے لگایا اور نظروں سے جب تک آنکھ دیکھ سکا انکی ہر ای کی۔

مئندر

اڈیپاکا
سینلینڈم

یولیسیز

سڈوہومینیس

مئندر

ٹیلیمکس

ایڈاسٹس

مئندر

فیلیکس

ٹیلیمکس

مئندر

اڈوہومینیس

اڈوہومینیس

ٹیلیمکس

مئندر

نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دے تو بھی تسلی یاب ہوا اور چونکہ بول نہ سکا اپنی تکلیف کے آثار اور انفاق سے استدعی رحم ہوا۔

اس وقت اس نے مینٹر کو دیکھا وہ رعب دار آواز سے بلا سختی بولا غم نا واجب کو اپنے دل میں جان دے ہم تجھے چھوڑتے ہیں لیکن ایسی عقل کے ساتھ چھوڑتے ہیں جو دیوتاؤں کی مجلس میں رہنا ہی شکر کے ساتھ یاد رکھ کہ ہم اس عقل کی ہدایت سے یہاں تیری غلطیاں درست کرنے کو اور تیری ریاست بچانے کو آئے تھے فلا کلیئر تجھ کو سچ دیا ہی اور وہ وفاداری سے تیری خدمت کرے گا دیوتاؤں کی تعظیم نیکی کی خوشی اور لوگوں کی محبت اور تکلیف زدوں کی رحمت ہمیشہ اس کے سینے میں غالب رہے گی اس کی صلاح سنو اور بلا حسد یا بے اعتباری اس سے کام لے جو سب زیادہ ضروری خدمت جو وہ تیرے واسطے کر سکتا ہے یہ ہے کہ تیرے عیب تجھ کو سچ سچ اور بے کم و کاست بتائیگا اسلئے اول یہ خدمت اس سے لے جو اچھا بادشاہ نہایت عمدہ استقلال سے ممتاز ہوتا ہے وہ نہ دوست کو ناصح دیکھ کر تھرتھاتا ہے اور نہ اپنے عیبوں کو دیکھ کر شرماتا ہے اگر تو اس استقلال سے بہرہ یاب ہی تو تجھ کو میری غیر حاضری سے کچھ خوف نہیں ہے تیری زیست کی راحت محفوظ رہے گی لیکن اگر خوشامد جسکی رفتار مثل بارہ چدار ہی ایک بار پھر تیرے دل میں دخل پائیگی اور تجھ کو بغیر ضامنہ نصیحت پر شکی کرے گی تو تو آخر ہی غم کی خوشی خواہ اطاعت میں مت افسردہ ہو بلکہ اپنے دل کی غایت کوشش کے ساتھ نیکی کا پیرورہ مینے فلا کلیئر کو سمجھا دیا ہے وہ تیرے تفکرات کو گھٹائیگا اور تیرے اعتبار کا ستم نہ رہے گا اور اسکی راستبازی کا میں جوابدہ رہوں گا دیوتاؤں نے اسے تجھ کو دیا ہے جیسے آنھوں نے مجھے ٹیلی میکس کو دیا ہے جو کام آنھوں نے ہمارے واسطے مقرر کیا ہے سو تجھ کو دلیرانہ کرنا فرض ہے اس میں افسوس بیفائدہ ہے اگر میری مدد کی ضرورت ہوگی تو ٹیلی میکس کو اس کے باپ کے پاس اور اس کے ملک میں پہنچانے کے بعد میں پھر آؤں گا اور اس سے زیادہ تجھ کو کیا خوشی ہوگی میں اپنے واسطے نہ دولت چاہتا ہوں نہ طاقت صرف دوسروں کو تلاش عدل و نیکی میں مدد دیا چاہتا ہوں میں تیرے ساتھ ایک خاص محبت رکھتا ہوں کیونکہ تیری دوستی کا فیاضانہ اعتبار کبھی نہیں فراموش ہونے کا۔

مینٹر

فیلانلیج

فیلانلیج

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

مینٹر

جب مینٹر نے یہ کہاتے ہوئے مینٹس کو یکایک ایک طرح کی ناگہانی اور فرح بخش تدبیر معلوم ہوئی اسے دیکھا کہ میرے جوش تسکین سے تبدیل پاتے ہیں جیسے بزرگ دریا جب اپنا ترسول اٹھاتا ہے

دلکو مجھ پر فو لا دسا نکرا اور مجھ سے کجنت پر رحم لانے میں انکار نہ کر آہ پھر بھی تو خاموش ہو اور دیوتا بے رحم ہیں
انکی بے رحمی اتنی کریٹ میں نہ کیھی تھی جتنی سپلیٹم میں دیکھتا ہوں اور میں اپنے بیٹے کی ہلاکت سے اتنا
مجرع نہوا تھا جتنا ٹیلی میکس کے نقصان سے ہوتا ہوں۔

ٹیلی میکس نے ایک تھر تھراتی اور پھلاتی ہوئی آواز سے کہا کہ میرا سپلیٹم سے جانا خوشی سے نہیں ہو
قسمت سے ہی مجھ کو دیوتاؤں نے آیتھا کہ کے جانے کا حکم دیا ہی انھوں نے اپنی راے میٹر کو ظاہر کی ہو اور
میٹر آئیکے نام سے میری روانگی کے واسطے تقاضی ہی پھر میں کیا کروں کیا میں اپنے باپ کو اور ما کو اور
ملک کو جو آن دونوں سے زیادہ عزیز ہی چھوڑ دوں چونکہ میں بادشاہت کے واسطے پیدا ہوا ہوں
نہ زیست راحت و فرحت میرا نصیب ہی اور میری خواہش میری رہنمائی بادشاہت سے مجھ کو اتنی طاقت
اور دولت ملیگی جتنی اپنے باپ کی بادشاہت سے نہیں ملیگی لیکن مجھ کو مناسب ہی کہ جو دیوتاؤں نے میرے
واسطے مقرر کیا ہی اسکو اسپر پسند کروں جو بجائے اسکے تیری فیاضی مجھ کو دیتی ہو اگر انٹیلیوپی میری بانو
ہو تو میں تیری بادشاہت پانے سے نہایت خوش ہوں لیکن اسواسطے کہ انٹیلیوپی کو پانے کا ستم ہوں
مجھے وہاں جانا ضرور ہی جہان میرا کام مجھ کو لجاتا ہی اور اسکو میرا باپ میرے واسطے تجھ سے مانگیا گیا تو نے
مجھ سے آیتھا کہ کو واپس پہنچانے کا اقرار نہیں کیا تھا اور کیا اسی اقرار پر میں مددگار بادشاہوں کی
فوج کے ساتھ تیرے دشمن آئیڈراسٹس سے لڑنے کو نہیں گیا تھا اور کیا اب وہ وقت نہیں پہنچا ہی
کہ میں اپنے فائدے پر نظر رکھوں اور اپنے خاندان کے مصائب دور کرنے میں کوشش کروں جن
دیوتاؤں نے مجھ کو تینڑ دیا ہی انھوں نے ہی یوکیسینر کا بیٹا میٹر کی پھر دیا ہی تاکہ وہ اسکی ہدایت سے
آٹکا منشا پورا کرے پھر تو میٹر کو مجھ سے جدا کیا جاتا ہی اگر میٹر میرے ساتھ نہیں رہا تو کچھ میرے ساتھ
نہیں رہا اب میرے پاس نہ بحر فہا ہی نہ جاے پناہ نہ پدر ہی نہ ملک ہی صرت ایک آدمی ہی جو نیکی اور
عقل کے واسطے ممتاز ہی اور یہ فی الحقیقت جو کی بڑی بیش بہا عنایت ہی پھر انصاف کر کہ میں ایسی
بخشش کو چھوڑ سکتا ہوں اور بالکل مردود اور مترک ہونے پر راضی ہو سکتا ہوں میں ایسی سستی
سے بے ہستی ہونا پسند کرتا ہوں دوست سے میری زیست کم قدر ہی میری زیست لے لیکن میٹر کو
مجھ سے نہ لے۔

جب ٹیلی میکس بولتا تھا اسکی آواز زور پر آئی اور اسکی دہشت رو بفرار لائی آئیڈ وینیس

کریٹ
سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

سپلیٹم

بخشنے والا ہی کیا یہی دانا یو لیسز کا بیٹا ہی جو یونانی الہام غیبی کے مطابق اُسکے تخت پر بیٹھے گا اور اُس پر بیٹھنے سے نہیں کہہ سکتا کہ میں اب اپنے ملک کو واپس جانے میں زیادہ توقف نہیں کر سکتا جہاں مجھ کو امید ہو کہ ایک دفعہ پھر اپنے باپ کے گلے لگوں گا ای بد نصیب ایتھنا کہ اگر تو کسی روز ایسے بادشاہ کا محکوم ہو گا جو خود نالایق شرم کا غلام ہو اور ایسی ادنیٰ بات پر کمزوری کی تسلی کے واسطے اپنے نہایت ضروری فائدے کو تصدق کرتا ہو تو تیری بد نصیبی کتنی بھاری ہوگی اب وہ تفاوت پہچان جو خلوت کی قرار بخش مضبوطی اور معرکے کی پُر آشوب بہت کے درمیان واقع ہو تو اڈیر اسٹس کے ہتھیاروں سے نہیں ڈرا اور اڈیر اسٹس کے افسوس سے ڈرتا ہی یہ نہ انصافی اکثر ان بادشاہوں پر بدنامی لاتی ہے جو عمدہ ترین تحصیلات سے ممتاز ہوئے ہیں معرکہ میں بہادر مشہور ہونے کے بعد عام معاملات میں ان آدمیوں سے کمتر ہیں جو انہیں مستقل اور قائم رہتے ہیں۔

ٹیلیکیس ان صدائقوں کے زور سے ستاڑا اور جو ملاست انہیں تھی اُسکے نیش سے متحمل ہو کے یکایک واپس ہوا اور اپنے دل سے بھی شجاعت ہوا لیکن جب وہ اُس مقام پر پہنچا جہاں اڈیر اسٹس زرو اور پروردہ بیٹھا تھا اُسکی آنکھیں زمین پر گر پڑیں اور اُسکا دل غم سے پڑ ہوا وہ دونوں ایک لحظے میں ایک دوسرے سے ڈرنے لگے اور ایک دوسرے پر نظر نہ کر سکے اور ان کے خیال بے زبان ظاہر ہوئے دونوں بولنے سے خون کھاتے تھے اس پروردہ حالت میں اشکبار ہوئے آخر اڈیر اسٹس غم کی زیادتی سے اُکتا کے بولا کہ جب نیکی کے سلاشی ایسی تکلیف پاتے ہیں پھر ہم تلاش نیکی کیسے کرتے ہیں میں اپنی کمزوری سے واقف ہوا ہوں اور اُسکی تکلیفیں اُسٹھار ہا ہوں ایسا ہو کہ میری زیست کی آفات ماضیہ واپس آئیں میں اچھی حکمرانی کا حال زیادہ نہیں سنا چاہتا میں اُسکا علم نہیں جانتا اور اُسکی محنت سے تنگ آیا ہوں لیکن اگر ٹیلیکیس تو کہاں جائیگا شجاعت تیرے باپ کی تلاش عبت ہی کیونکہ وہ زندوں میں نہیں ملیگا ایتھنا کہ تیرے دشمنوں کے قبضے میں ہی سو بھگو تیری واپسی پر تباہ کرینگے اور انہیں سے ایک فی الحقیقت اب تیری ماکا خاوند ہی اسلے تسلیم نہم پر قناعت کر میری بیٹی تیری بانو ہوگی اور میری بادشاہت تیری میراث یہاں تیرا اختیار میری زیست میں بھی مطلق رہیگا اور میرا اعتبار تجھ پر بے انتہا اگر یہ فواید تیری پذیرائی کے قابل نہیں ہیں تو بیٹر کو تو میرے پاس چھوڑ جا تیرے میری اخیر تسلی ہی بول اور مجھے جواب دے اپنے

یولیسیز
ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

ایڈو مینیٹس

اس کام کی واسطے مقرر کرتے ہیں آپ اپنی خواہش ایسی ملائی اور مستقل سے ظاہر نہیں کر سکتے کہ بلا
 دشمنی اطاعت پیدا کرے وے ایسے دیتے ہیں کہ نہایت نامناسب مہربانیاں کرتے ہیں اور اپنے نہایت
 ضروری کام بگاڑتے ہیں جو ہمیشہ پاس رہتے ہیں انکی رائے کے خلاف اپنے حق میں کچھ تجویز نہیں
 کر سکتے یہ کمزوری باسانی ظاہر ہوتی ہے اور ہر ایک اس سے استفادہ کرتا ہے ہر ایک درخواست
 تاثیر ایک دعویٰ بنجاتی ہے اور نہایت بے ادبانه اور مکلفانہ تقاضہ سے جا ہی جاتی ہے اور اس خیال
 سے منظور کی جاتی ہے کہ تقاضہ پھر باعث تکلیف نہ ہو بادشاہ سے اول درخواست خوشاد سے کرتے ہیں
 اس کے وسیلے سے خود مطلب خوشامدی لوگ خود کو مورد مہربانی کرتے ہیں مگر اتنا اعتبار پیدا ہوتے ہی
 کہ خدمت کرنے لگیں حکومت کرنے لگتے ہیں وے اپنے مالک پر جو اختیار اس سے پاتے ہیں اسی اختیار
 سے حکم چلاتے ہیں اپنی لگام اس کے منہ میں رکھتے ہیں اور اپنا جو اس کے کاندھوں پر وہ اس کے تلے آہ
 بھرتا ہے اور کبھی اس کو سچھیننے کا ارادہ کرتا ہے لیکن یہ ارادہ جلد جاتا رہتا ہے اور وہ اس جوئے کو اپنی
 قبر میں ساتھ لیجاتا ہے وہ محکومی کی صورت سے ڈرتا ہے تو بھی بزدلی سے اس حقیقت کو ہٹا ہے حقیقت میں
 ایسے بادشاہوں کا محکوم رہنا ضروری ہے کیونکہ وے ایسے ہیں جیسے انگور کی کڑور ڈالیاں جو خود کو
 نہیں اٹھا سکتیں اور ہمیشہ کسی پاس کے درخت کے تنہ پر لپٹی ہیں ایسی ٹیکمیکس میں سمجھو اس کمزوری
 کی حالت میں نہیں پڑنے دوںگا یہ سمجھو بالکل حکومت کے لایق نہ کیگی اگرچہ تو آئیڈوینیس سے بولنے
 کی جرات نہیں رکھتا کہ شاید تیرے دلوں میں پہنچے تو بھی جب بلیٹم کے دروازے تیرے پیچھے رہیں گے
 تو اس کے رنج سے واقف نہ ہو گا اب بھی جس قدر تکلیف سمجھو اس کے رو بہ جانے میں معلوم ہوتی ہے اس قدر اس کے
 رنج سے نہیں معلوم ہوتی اسلئے جا اور خود اپنے واسطے اس سے کہ اس موقع پر ملائی اور سختی کا
 شامل کرنا سیکھ اسے دکھا کہ تو اس کو انیسوس کے ساتھ چھوڑتا ہے لیکن اس کو چھوڑنے پر آمادہ ہو
 ٹیکمیکس نہ پیشہ کو روک سکتا تھا نہ آئیڈوینیس کے رو بہ جاسکتا تھا وہ اپنی بزدلی سے شرماتا
 تھا اور تب بھی اس پر غالب نہ آسکتا تھا وہ پس و پیش کرتا تھا کبھی چند قدم آگے جاتا تھا اور کبھی پیڑ
 کے پاس توقف کے واسطے کسی نئے بہانے کے ساتھ واپس آتا تھا چاہتا تھا کہ ظاہر کرے لیکن میٹر
 کی طرف دیکھتے ہی وہ طاقت اس میں نہ رہتی تھی اور جو کہا جاتا تھا اس سے خاموشانہ دل ہی میں
 قابل ہو جاتا تھا تب میٹر نے منفرانہ تبسم سے کہا کیا یہی ڈانیا والوں کو فتح کریں والا اور پیہر بکرا ہائی

ٹیلی فون

مڈ ڈومینیشن

سینٹر

ٹیلی فون

مڈ ڈومینیشن

سینٹر

سینٹر

ڈانیا

ہیٹیا

ٹیلیمیکس اسکے رنج سے دردندانہ متاثر تھا مگر اس سے بولنے کی جرأت نہ رکھتا تھا روزروانگی سے ڈرتا تھا ہمیشہ توقف کے واسطے کچھ بہانہ ڈھونڈتا تھا لیکن آخر اسکو تینہڑنے اس پریشانی اور حیرانی کی حالت سے یہ کہلے رہائی بخشی کہ میں تیرے مزاج میں یہ تبدیل دیکھ کے خوش ہوتا ہوں تو طبیعت سخت اور متکبر تھا اور صرف اپنی راحت اور منفعت سے آگاہ تھا مگر اب تو آدمیت سے ملایم ہوا ہے اور اپنی مصیبتوں سے دوسرے کی تکلیفوں پر رحم کھانا سیکھا ہے بغیر دلسوزی نہ نیکی ہی نہ خوبی اور نہ لیاقت حکمرانی لیکن یہ بھی اسقدر رنج ہے کہ حد سے باہر ہوا اور ملائمت زمانہ ظاہر میں خود تیری رخصت کے واسطے آئیڈ وینیس سے کتا اور تجھکو اس پرورد ملائمت کی تکلیف سے بچاتا لیکن میں نہیں چاہتا کہ شرم باطلہ اور دہشت نامزدانہ تیرے سینے میں غالب ہو تجھکو چاہیے کہ استقلال اور بہت کو دوستانہ ملائمت اور واقفیت سے شامل کرے اور میسروری تکلیف کی دہشت عادت سے بچے جب تو کسی کے لئے رنج کرنے پر مجبور ہو تب اسکے غم کا شریک ہو اور اس صدمے کو سبک کر جسکو تو روک نہیں سکتا ٹیلیمیکس نے کہا یہ واقعی صدمہ اسی طرح ہلکا ہو سکتا ہے کہ اپنی روانگی سے آئیڈ وینیس کو میں مطلع نہ کروں تو کرے۔

ٹیلیمیکس

میسٹر

ڈی ایم ۱۲۸

ٹیلیمیکس
آئیڈ وینیسمیسٹر
ٹیلیمیکس

تینہڑنے کہا اسی میرے عزیز ٹیلیمیکس تو اپنا مطلب غلط سمجھتا ہے تو بادشاہت کے سب دوسرے کون سا ہی جنگی طبیعت کے جوش سراپے گئے ہیں اور جنگی خواہشیں نو جوانی میں روکی گئی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک بات کا انتظام ہماری خواہش کے مطابق ہو اور قوانین قدرت ہماری مرضی کے تابع رہیں تو کبھی کسی آدمی سے اسکے روبرو مقابلہ کی جرأت نہیں رکھتے وہ دوسروں کے ساتھ نہ شفقت سے اور نہ قاعدہ رحمت سے کہ تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں بلکہ اپنی راحت و فراغت کے خیال سے اعتراض کرتے ہیں وہ اپنے آس پاس مغلوب اور ناخوش صورتیں نہیں دیکھ سکتے اور آدمیوں کی تکلیفات سے صرف اسلئے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ انکی آنکھوں کو بے لگتے ہیں وہ مصیبت کا حال اسلئے نہیں سنتے کہ اسکا مضمون انکو ناگوار لگتا ہے اور شاید اس سے انکے دل کو تکلیف پہنچے وہ سنا چاہتے ہیں کہ سب طرح خیر و عافیت ہی وہ فرحتوں سے محصور رہتے ہیں اور ایسی کوئی شے نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں جس سے انکی فرحت میں نقص واقع ہو اگر بد چلتی کے واسطے کسیکو دھمکانا یا غلطی پر نہانا یا تقاضہ دینا یا جھوٹے دعویٰ روکنا یا کوئی فتنہ انگیز فساد رنج کرنا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ کسی دوسرے شخص کو

ڈیلی میگزین
پولیسی
رینسپو

کی طرف دیکھنے لگی ٹیلیکس اسکی پریشانی دیکھ کر صرف یہ جواب دے سکا یو لیسز کا بیٹا ایسی عزیز جان بچا
سے کیسا خوش ہوا تو اگر اسکو اپنی جان کے ساتھ ملا سکیگا تو کیسا خوش ہوگا ایٹھویں نے کچھ جواب نہ دیا
مگر اپنی جوان خواہو نہیں گئی اور اپنے گھوڑے پر چڑھی۔

ایڈو مینیجر
ڈیلی میگزین

سینئر

ایڈو مینیجر

ڈیلی میگزین

سینئر

ایڈو مینیجر
ڈیلی میگزین
سینئر

ایڈو مینیجر اس وقت اپنی رڈ کی ٹیلیکس کو دینے کا اقرار کرتا لیکن اسنے امید کی کہ حالت
بے اطمینانی میں اسکا عشق اور بھی بڑھیکے اور اسکے ساتھ شادی کرنے کی امید اسکو سیلینٹم سے
جانے میں روکیگی ایسے اصول پر ایڈو مینیجر نے تجویز کی لیکن دیوتا آدمیوں کی راے پر ہنٹے ہیں
اور اسکو بے اثر کرتے ہیں اسی تجویز نے جو ٹیلیکس کو روکنے کے واسطے لگی تھی اسکی روانگی کو
مدد دی جو عشق اور امید اور ہم کا غلبہ اسکے دل میں پیدا ہوا اسنے اب اسکو اپنے ارادے پر بے اعتبار
کیا مینٹر نے دو چند محنت سے ایتھا کہ کو واپس جانے کی خواہش تازہ کی اور جہاز تیار ہو جانے سے
آس نے ایڈو مینیجر کو بھی اپنی روانگی کی اجازت کے واسطے دیا یا اس طرح ٹیلیکس کی جان مینٹر
کی دانائی سے اسکی عظمت کی تکمیل کے واسطے ہر لحاظ درست پر آئی اور ہر جگہ جس قدر اسکی نیکی اور
واقعیت کی ترقی کے واسطے ضرورت تھا اس سے زیادہ ٹھہرنے پایا۔

سینئر
ڈیلی میگزین
ایڈو مینیجر

مینٹر نے ٹیلیکس کے واپس آنے ہی حکم دیا تھا کہ ایک جہاز تیار رہے ایڈو مینیجر نے اسکی تیاری ایسی
پیشانی سے دیکھی کہ جب کا بیان نہیں ہو سکتا اور جب اسنے دیکھا کہ جن مہانوں سے میں نے ایسے بیشمار
اور ضروری فائدے پائے ہیں سو اب زیادہ نہیں روکے جاسکتے اسنے خود کو غم اور یاس کے حوالے
کیا وہ اپنے محل کے سب اندر کے کرون میں گیا اور آہ وزاری و اشکباری سے اپنا رنج گھٹانے لگا
بھول گیا کہ یہ طبیعت غذا سے مدد پاتی ہے اور نوبت راحت خواب سے ہاتھ آتی ہے اسکی تندرستی و جسم
گھٹنے لگی اور اسکے دل کی پوشیدہ بیکاری اسکو ضعیف کرنے لگی وہ ایک عظیم الشان درخت کی طرح خشک
ہوا ہوا اپنے سایہ سے زمین کو ڈھکتا ہے مگر جسکی جڑ کو کیرا چباتا ہے ہوا اپنے غصے میں اچھڑ بھانڈا حملہ لاتی
ہو اور زمین اسکو خوشی سے پالتی ہے اور گھلاڑی تغلیما اسکو بچا سکتی ہے لیکن اگر وہ اندرونی بیماری
نظا ہر نہیں ہوتی تو وہ گھلا تا ہی اسکے پتے جو اسکی شان و شوکت ہیں خاک پر گرتے ہیں اور اسکا تنہ
اور صرف گدے پھٹے اور سوکھے رہ جاتے ہیں ایڈو مینیجر صورت میں ایسا رہ گیا اور ناتسلی باب
افسوس کی قربانی بن گیا۔

اور وہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی ٹوئینا اپنی پر یون کے ساتھ بادشاہ اسکے ساتھ تھا اور برابر اسپر
نظر رکھتا تھا اور جب اسکو دیکھتا تھا تب اپنی زیت کے مصائب باخیزہ بھولتا تھا ٹیلی میکس کی آنکھیں بھی
اس طرف لگی ہوئی تھیں وہ جس قدر اسکی بدنی خوبیوں اور سیدانی حسیوں پر شیفہ تھا اس سے زیادہ اسکی
حیا پر فریفتہ تھا۔

کتون نے ایک بڑے قد کے جنگلی سوار پر ایک حملہ کیا وہ کیلیڈن کے سواروں سے زیادہ غضبناک
تھا اسکی پیٹھ کے بال بڑے سے سخت تھے اور تیرے تیز اور لمبے اسکی آنکھیں آگ سی شعل اور غوریز
تھیں اسکا دم دور سے ایسا سنائی پڑتا تھا کہ جب آئیولس نافرمانبردار ہوا دن کو آندھی روکنے کے
لئے اپنی غار میں بلاتا ہو تب انکی سخت آواز سنائی جاتی ہیں اسکے لمبے دانت درانتی سے قڑے ہوئے
تھے انکے آگے جنگل کے درخت قائم نہ رہ سکتے تھے جو گتے اسکے پاس آتے تھے انکو دانتوں سے چھیدتا تھا
اور سب سے زیادہ دلیر شکاری اسکے پاس جاتے ہوئے ڈرتے تھے تو بھی اینٹیوپی جو دوڑنے میں ہوا
سے زیادہ تر تھی اسکے پاس گئی اور اسپر حملہ آور ہوئی اسنے ایک برچھا اسپر پھینکا جس سے وہ کا ندھے
پر زخمی ہوا خون دھار سا بہ نکلا اور وہ خصہ تازہ سے اپنے مخالف پر ٹوٹا اینٹیوپی کا گھوڑا کیسا ہی دلیر
اور دلاور تھا کانپا اور پیچھے ہٹا تب وہ حیوان اسپر لپکا اور اسکا صدرہ ایک بھاری کل کا ساتھ جو
سنگم شہر کی برجوں کو اٹاتا ہو گھوڑا اسکا متحمل نہو سکا اور گر پڑا اینٹیوپی اب زمین پر ایسی حالت میں
تھی کہ اس غضبناک جاندار کے دانتوں سے جسکو اسنے بھڑکایا تھا بچنے کی تاب نہ رکھتی تھی لیکن ٹیلی میکس
جسکا خیال اس خطر سے بھرا ہوا تھا پہلے سے زمین پر تھا اور ایسی سرعت سے کہ برق سے کم تھی خود اسکے
اور اس سوار کے جو اپنے زخم کا بدلہ لینے پر جھاگ ڈالتا تھا بچ میں پڑا اسنے اپنی شکاری برچھی اسکے
جسم پر ماری وہ خوفناک دیوگرا اور زمین پر غصے سے بیہوش ہوا۔

ٹیلی میکس نے اسکا سر کاٹا جسکو دیکھ کر شکاری حیران ہوئے یہ سرتربے دیکھنے پر مہیب معلوم ہوتا تھا
اسنے فوراً اینٹیوپی کی نذر کیا جسے شرماکرا اپنے باپ کی طرف دیکھا کہ کیا کرے آئیڈوینیس نے جو اسکے
خطرے پر ڈرا تھا اور اب اسکے بچ جانے سے خوشی سے بھرا اسکو اشارہ کیا کہ اس نذر کو قبول کر اسلئے اسنے
اسکو دلربا نہ اقبال سے لیا اور کہا میں اسکو جو زیادہ تر قیمتی بخشش ہی تجھ سے شاکرا نہ لیتی ہوں
اور اپنی زندگی کے واسطے تیری ممنون ہوں اسقدر بولکے ڈری کہ میں نے بہت کہا اور زمین

ڈیوینا

ٹیلی میکس

کلیڈن

ایولیوس

اینٹیوپی

اینٹیوپی

اینٹیوپی

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

اینٹیوپی

ایڈوینیس

فریقین باہم رضامندی ظاہر کرتے ہیں باوجود اسکے اگر بادشاہ کے اعتراض کرنے پر بھی لڑائی واقع ہوتی ہے تو عقل نیک اسکی گواہ ہوگی اور مہارے اسکو اچھا سمجھیں گے اور دیوتا اسکو بچائیکے آئیڈوینیٹس اس تقریر کے زور سے متاثر ہو کے راضی ہوا کہ سپانٹیا والے اسکے اور سیسیریا والوں کے بیچ میں ٹان بنیں۔

بادشاہ نے ان دونوں سافروں کی روانگی روکنے کی لیے تدبیریں بے اثر دیکھ کے انکو زیادہ مضبوط بند سے روکنے کے واسطے کوشش کی اسکو ایتھینوں کی ساتھ ٹیلیمیکس کی محبت معلوم ہو گئی تھی اور امید کی کہ اسکی مضبوطی سے مطلب حاصل ہوگا اسلئے جب اسنے ایک ضیافت دی تب اسنے اکثر اپنی بیٹی کو گانے کیواسلئے حکم دیا اسنے فرض سمجھا اطاعت کی لیکن ایسی غیرت و حیرت سے کہ اس اطاعت سے جو اسکو تکلیف ہوئی ہر آسانی ظاہر ہوئی آئیڈوینیٹس نے اپنی خواہش کے اظہار کے واسطے بیان تک کوشش کی کہ اسکے گیت کا مضمون وہ فتح ہووے جو اسنے ڈانیا والوں اور ایڈرسٹس پر حاصل کی تھی لیکن اس سے ٹیلیمیکس کی تعریف گوانہ سکا اسنے شرم آگین تعظیم سے انکار کیا اور اسکے باپ نے بھی اصرار مناسب نہ سمجھا اسکی آواز میں کچھ ایسی ملامتی اور شیرینی تھی کہ بیان سے باہر ہی ٹیلیمیکس اسکی اس تمام طاقت سے متاثر ہوا اور اسکی طبیعت کو ایسا جوش ہوا کہ چھپانہ سکا آئیڈوینیٹس یہ دیکھ کر خوش ہوا لیکن ٹیلیمیکس اسکا راز دریافت نہ کر سکا وہ غلبہ عشق کو دیا نہ سکا لیکن عقل نے اسکے آثار کو روکا اب وہ ٹیلیمیکس نہ سمجھا جسکو سنگدل عشق نے ایک بار جزیرہ کیکیسو میں مقید کیا تھا جب ایتھینوں کی گاتی تھی وہ خاموش رہتا تھا اور جب وہ گا چکتی تھی تب وہ گفتگو کو دوسرے مضمون پر لے آتا تھا۔

بادشاہ نے پھر مایوس ہو کے اپنی بیٹی کو ایک بڑی شکار بازی سے تفریح کی اجازت دی اسنے اس بازی سے انکار کیا اور آنکھوں میں اشک بھر کے عجز سے بچھے رہنا چاہا لیکن آئیڈوینیٹس کے احکام قابل تنبیہ نہ تھے اسلئے اسکو اطاعت کرنی پڑی وہ ایک آتش مزاج گھوڑے پر چڑھی جو ان گھوڑوں کی طرح جنگو کا سرنے لڑائی کے واسطے درست کیا تھا زمین کو خقیق جانتا تھا اور لگام کا بیصبر تھا تو بھی اسنے راحت آمیز غافل سے اسکو مطیع رکھا وہ اسکی خواہش کے پوشیدہ اشارے پر چلنا تھا کنواری لڑکیوں کی ایک قطار ایسے شوق سے جس سے جوانی کی عزت و فرحت ظاہر تھی اسکے ہمراہ تھی

اڈڈو مینیٹس

سوانتیا
سیدیریا

رینڈیوپی
تیلیمیکس

اڈڈو مینیٹس

ڈانیا
ریدراسٹس

تیلیمیکس

تیلیمیکس

اڈڈو مینیٹس

تیلیمیکس

تیلیمیکس
کلیسیو

رینڈیوپی

اڈڈو مینیٹس

کاسٹر

مختلف ہونے سے اس اختلاف کا فیصلہ یا ثالث مقبولہ طرفین سے ہو گا یا زور و سلاح سے دوسری گولی تدبیر نہیں ہو اگر تو ایسے ملک میں جائے جو ایسے آدمیوں سے معمور ہو جو نہ جج رکھتے ہیں نہ مجسٹریٹ اور جنہیں ہر ایک قبیلہ دار اپنے ہجوار قبیلہ دار کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کر نیکا اختیار رکھتا ہو تو کیا تو انکی بد نصیبی پر افسوس نہ کرے گا اور کیا اس مہیب پریشانی کو نفرت سے نہ دیکھے گا جو اپنے ہمسایے کے ساتھ ہر ایک آدمی کے مسلح ہونے سے پیدا ہوگی پس کیا تو یقین کر سکتا ہو کہ اس زمین پر جسکے سب باشندے ایک قوم سمجھے جاتے ہیں اگر ہر ایک قوم جو قبیلہ داروں کی ایک جماعت ہو ہجوار قوم کے ساتھ زبردستی اختلاف تجویز کرنے کا اختیار حاصل کر لے گی تو کیا دیوتا اسکو نفرت سے نہ دیکھیں گے جو شخص اپنا کھیت اپنے بزرگوں سے میراث پاتا ہو سو اپنے حق کی حفاظت کو اختیار قوانین پر یا تجویز مجسٹریٹ پر بالکل منحصر سمجھتا ہو اور اگر وہ جو کچھ استحقاق ملا ہو زبردستی رکھنا چاہتا ہو مثل مفسد سخت سزا پاتا ہو پھر تو یقین کرتا ہو کہ بادشاہ اپنے دعووں کا زبردستی تصفیہ کر سکتے ہیں بغیر اسکے کہ پہلے انکا تصفیہ ایسی تدبیروں سے چاہیں جو عقل اور انسانیت کے لائق ہیں جب انصاف کشت مزرعہ سے علاقہ رکھتا ہو تب ایک شخص مفرد کو بھی مثل نیکی خاص واجب اور ضرور ہو پس جب وہ تمام اقوام سے علاقہ رکھتا ہو تب کیا بادشاہوں کو مثل وصف عام واجب تر اور ضرور تر نہیں ہو کیا وہ بد ذات اور قزاق ہی جو تھوڑے نیچے زمین چھینتا ہو اور کیا وہ منصف اور بہادر ہی جو قابضین کے ضلع کے ضلع چھینتا ہو اگر آدمی خالگی حقیقت کے ادنیٰ معاملوں میں وہم اور طر فدار نہ ہو اور غلطی کے تابع رہتے ہیں تو کیا ممکن ہو کہ وہ سرکاری معاملوں میں ایسی باتوں سے کم متاثر ہونگے کیا بکواسی تجویز پر جب غالباً غلطی پر مبنی ہو اعتبار کرنا چاہئے اور کیا غلطی سے جو اسکا نتیجہ نہایت مہلک ہو نہ ڈرنا چاہئے اپنے دعویٰ کی نسبت بادشاہ کی غلطی تباہی اور قحط اور قتل کا باعث ہوتی ہو اور اولاد حال کو نقصان کا اور طریقوں کی ایسی خرابی کا جس سے انتہائے وقت تک آفت برپا رہے بادشاہ جانتا ہو کہ میں ہمیشہ خوشامد گویوں سے محصور رہتا ہوں اسلئے کیا وہ نہیں سمجھے گا کہ ایسے موقعوں پر لوگ خوشامد کر گئے اگر وہ اپنے اختلافوں کا تصفیہ ثالثوں پر چھوڑتا ہو تو خود کو صان اور نصف اور بے غضب ظاہر کرتا ہو وہ دے وجوہات بتاتا ہو جنہر اسکا دعویٰ مبنی ہو اور ثالث ایک دوست طرفین ہو نہ سخت منصف ہو اور اگر چہ اسکی تجویز کی جھٹ پٹ تعمیل نہیں ہوتی تاہم اسکی تعلیم نہایت واجب ہو وہ مثل حاکم اپنا حکم نہیں دیتا جسکے حکم کی اپیل نہیں ہو سکتی لیکن وہ تجویز بتلاتا ہو اور اسکی صلاح سے صلح کی حفاظت کیواسلئے

شادی چاہتے ہیں اور مجھ کو اپنے واسطے دست اندازی کے متواتر تقاضہ سے تنگ کرتے ہیں اور میرا ایک لفظ آنکی کامیابی کو کافی ہے۔

میں نے کہا یہ درست ہے کہ تیرا ایک لفظ کافی ہے لیکن وہ ایک لفظ تیرے واسطے بہت بھاری نقصان کا باعث ہے کیا تو والدین کو اپنا داماد پسند کرنے کی آزادی اور طمانیت سے محروم کرے گا اور اس سبب آنکے وارثوں کو بھی یہ بات فی الحقیقت آنکو نہایت سخت اور کمینگانہ غلامی میں ڈالے گی اور مجھ کو تیری رعایا کی تمام خانگی برائیوں کا جواب دہ کرے گی شادی بدرجہ بہترین فرحت نامعلومہ کا پلنگ ہے تو آپہنئے کانٹے کیونکہ کھیر تالہ ہے اگر تو اپنے وفادار ملازمین کو انعام دیا چاہتا ہے تو آنکو زمین افتادہ بانٹ دے علاوہ اسکے آنکی لیاقت اور حالت کے مطابق آنکو درجہ اور عزت بخش اور اگر کچھ بھی کچھ زیادہ دینا ضرور سمجھے تو اپنے خزانہ سے کچھ نقد انعام دے اور اس نقصان کو اپنا خرچ کم کرنے سے پورا کر لیکن اپنے قرضوں کو دوسروں کے مال سے ادا کرنے کا خیال کبھی مت کر اور جو مال حقوق مقدمہ کی تخریب سے یعنی بلارضامندی والدین آنکی لڑکی شادی میں دلانے سے ہاتھ لگے اس سے تو اور بھی زیادہ احتیاط رکھ۔

بھڑڈو مینیکس
سیبیریا
سے لے لے م

آئیڈینیس نے یہ مشکل حل ہونے پر ایک دوسری مشکل ظاہر کی اور کہا کہ سیبیریا والے نالش کرتے ہیں کہ بعض اضلاع جو تھے بطور زمین افتادہ ان پر دیویوں کو دئے ہیں جنکو سیلینٹم میں آباؤ کیا ہے ہمارے ہیں کیا انکا یہ دعوی منظور کرنا ضرور ہے اور اگر منظور کر دے گا تو کیا دوسرے لوگ امیری حدود پر دعوی کرنے کی طاقت نہ پائیں گے۔

میں نے
سیبیریا
بھڑڈو مینیکس
میں نے

میں نے جواب دیا کہ سیبیریا والوں کو آنکے دعوی میں بے تامل درست نہ ماننا چاہئے اور نہ بے تامل خود کو اپنے دعوی میں درست جانتا چاہئے آئیڈینیس نے پوچھا پھر کسی گواہی پر اعتبار کرنا چاہئے میں نے جواب دیا کہ کسی ایسے ہمسایے کی قوم کو جس پر سیکوٹ فذاری کا ٹک نو مقرر کرنا چاہئے جو تم دونوں کے درمیان تجویز کرے سپانیا والے ایسے ہیں کہ اپنا اور دوسرے کا فائدہ برابر سمجھتے ہیں آئیڈینیس نے کہا تو کیا میں بادشاہ نہیں ہوں جو ثالث مقرر کروں اور کیا بادشاہ کو غیروں کے تصفیے کے واسطے اپنی حدود کی وسعت چھوڑنی واجب ہے۔

سپانیا
بھڑڈو مینیکس

میں نے
سیبیریا

میں نے کہا کہ اگر تو اراضی مذکورہ رکھا چاہتا ہے تو تو سمجھتا ہے کہ تیرا دعوی اسکی نسبت درست ہے اور سیبیریا والے اسکی بازیافت پر مصر ہیں تو دے سمجھتے ہیں کہ انکا حق بے تکرار ہے اس طرح تمھاری راہ

جو مرغونکی پرواز سے اور قربانیوں کی انترویوں سے لئے جاتے ہیں میٹر نے کہا تو خود کو پاک کاموں میں کیوں ڈالتا ہے تو مذہبی سوالات کا تصفیہ ایٹروریہ والوں پر چھوڑ جو روایت بہت قدیم سے کلامات غیبی کے محافظ رہے ہیں اور جو وسیلہ الہام آدمیوں کو دیوتاؤں کے مترجم ہیں اپنے اختیار کا صرف شروع میں ان مشکلات کو روکنے میں استعمال کر جب تک وہ قائم ہیں بالکل مثالاً نہ عمل کر اور جب فیصلہ ہو جائے تب اسکی تعمیل پر قناعت کر یاد رکھ کہ بادشاہ کو مذہب کا تابع رہنا چاہئے نہ اسکو بنانا مذہب دیوتاؤں سے ہے اور بادشاہی اختیار سے بالاتر ہے اگر بادشاہ مذہب میں دست اندازی کرتے ہیں تو اسکو قانون یزدانی سے محفوظ نہیں رکھ سکتے اور اسکو صرف اپنی حکومت کا وسیلہ کرتے ہیں بادشاہ کی طاقت اتنی زیادہ ہے اور دوسروں کی اتنی کم کہ اگر بادشاہ مذہبی دستوروں اور کاموں کے کسی مسئلہ کی تجویز اختیار کرے گا تو مذہب جیسا درست بادشاہ اسکو رکھا جائیگا ویسا نہ سکیگا پس ایسے سوالات کا تصفیہ بلا تامل دیوتاؤں کے دوستوں پر چھوڑا اور اپنے اختیار کو صرف ان لوگوں کے برخلاف عمل میں لا جو انکی تجویز کو ہو جانے پر نہ مابین۔

پھر آئیڈوینیس نے اس دشواری کی شکایت کی جو اسکے بہت سے مقدمات میں معلوم ہوتی تھی جو خاص آدمیوں کے درمیان واقع تھے اور جبکہ تصفیہ کے واسطے وہ نہایت متقاضی تھے فیصلہ نے کہا جو حقوق کے نئے سوالات ہیں جنہے قانون کی عام اصل قائم ہووے جو قوانین پہلے سے جاری ہیں انکی تصریح کے واسطے کوئی دلیل حاصل ہووے ان سب کو فیصل کر لیکن خانگی حقیقت کے سبب سوالات کی تجویز اپنے ذمہ پر لےوے اپنے اختلاف اور تعداد سے بھکو مضطرب اور شوش رکھیں گے ضرور تیرے تنہا فیصلہ کرنے سے انصاف میں دیر لگیگی اور تیرے تحت کے سبب نصف بیکار رہینگے تو گھر اجا بیگا اور تھک جائیگا خفیف مقدمات کے انتظام سے ضرورت کے کام کے لئے نہ بھکو وقت رہیگا نہ خیال اور باوصف اسکے خفیف مقدمات کا انتظام نہ ہو سکیگا اسلئے ایسی پردت اور بے منفعت حالت سے احتراز رکھ خانگی تنازعات ماتحت منصفوں کے سپرد کر اور تو سوا اسکے جو دوسرے تیرے واسطے نہ کر سکیں کچھ مت کرتب اور تب ہی تو بادشاہ کے کام کر سکیگا پھر آئیڈوینیس نے کہا کہ بہت سے شخص اچھے خاندان کے میرے پاس ہیں جو مصیبت میں میرے شریک رہے ہیں اور میری خدمت میں بہت نقصانوں کے واسطے متحمل ہوئے ہیں یہ اپنے نقصانوں کے واسطے کچھ تلافی یعنی بعض مالدار جو ان عورتوں کے ساتھ

میں
رہتا ہے

آئیڈوینیس

میں

۱۹۲۱

آسکو چاہئے کہ دیوتاؤں کی تعظیم رکھے اور آدیوں کا ہر ایک حق ادا کرے مینے دیکھا ہی اور تو نے بھی کیا
 ہوگا کہ تیرے ہم پر جانے کے پہلے سے کہہ کر نظر آتی ہو اور اسکی آنکھیں زمین پر گڑی رہتی ہیں وہ تیری
 لڑائی کی ناموری سے ناواقف نہیں ہی تیری پیدائش اور تیرے سوانح سے آگاہ ہی جو انعام تجھ کو دیتا تو
 نے بخشے ہیں سو اس سے پوشیدہ نہیں ہیں اس واقفیت سے آسکو زیادہ استقلال حاصل ہی پس
 ایتھا کہ کوروانہ ہو جب میں تجھ کو تیرے باپ سے ملاؤں گا اور تجھے ایسی حالت میں رکھوں گا کہ تو ایسی عورت
 پائے جو تیرے لئے ست جگہ یعنی زمان راستبازی کی خوشی بڑھائے تب سمجھو گا کہ میرا مطلب تیری امداد
 ہی سو پورا ہوا اگر شہزادی اینٹیوپی سیلینٹم کے بادشاہ آئیڈ وینیس کی بیٹی کوہ آلیمیڈس کی نا آباد
 چوٹی پر بھیڑیوں کی گلہ بان ہوتی تاہم اس سے شادی کرنا باعث فحش و عزت ہوتا ہے

باب بست و سوم

ٹیلیمیس کا اپنے مہمانوں کی روانگی سے ڈر کر میٹر سے کسی وقت طلب کام تجویز
 کرنا اور یقین کرنا کہ تیری مدد بغیر انکی درستی دشواری اور میٹر کا اسکی خاطر کئی عام
 قواعد مقرر کرنا مگر ٹیلیمیس کے ساتھ ایتھا کہ جانے کے ارادے پر قائم رہنا اور آئیڈ وینیس
 کا آنکھ روکنے کے واسطے دوسری تدبیر کرنا اور اینٹیوپی کے واسطے ٹیلیمیس کے عشق کو
 تقویت دینا اور اسکو اور میٹر کو اپنی لڑکی کے ساتھ شکار پر لیجانا اور اس لڑکی کا
 ایک جنگلی سوار کے ساتھ خطرے میں آنا لیکن ٹیلیمیس کے ہاتھ سے بچا یا جانا اور میٹر
 کا اس سے علیحدگی نہ چاہنا اور آئیڈ وینیس سے رخصت لینے کی ہمت نہ کرنا مگر میٹر کے وہانے
 سے اسکا اپنی مشکلات پر غالب آنا اور اپنے ملک کے واسطے جہاز پر سوار ہونا ہے
 آئیڈ وینیس نے جو ٹیلیمیس اور میٹر کی روانگی سے ڈرتا تھا آنکھ روکنے کے واسطے کئی بہانے
 کئے اسنے میٹر سے کہا کہ میں تیری مدد بغیر ایک تکرار کا تصفیہ نہیں کر سکتا جو جو پیر محافظ کے پوجاری
 دیو فینیز اور ایپالو کے پوجاری ہیلیوڈورس کے درمیان آن شکونون کی بابت واقع ہوئی ہے

ابھیاکا

ہینڈیوپی

سینلینڈم

ابھڈو مینیس

ہینڈیوپی

ہینڈیوپی

مینٹر

مینٹر

ہینڈیوپی

ابھڈو مینیس

ہینڈیوپی

ہینڈیوپی

مینٹر

ہینڈیوپی

ہینڈیوپی

ابھڈو مینیس

مینٹر

ابھڈو مینیس

ہینڈیوپی

مینٹر

مینٹر، جیوپیٹر

ہینڈیوپی

ہینڈیوپی

ہینڈیوپی

ہدایت درستی اور صفائی سے کرتی ہو اور ایسا کوئی حکم نہیں دیتی جسکی تعمیل نہو سکے اسکے دھمکانے میں بھی ایک طرح کی مہربانی پائی جاتی ہو وہ بد عادت کے لئے ملامت کرتی ہو لیکن درستی کے لئے تقویت بھی دیتی ہو وہ اپنے باپ کو محنت و فکر میں باعث تسلی ہو وہ اپنے باپ کی جاے راحت ہی جیسے موسم گرما کی دھوپ سے جلتے ہوئے مسافر کو سایہ شجرستان اور اسکے تلے کافر ش سبزہ جاے راحت ہوتا ہو فی الحقیقت اینٹینوپلی ایک خزانہ ہی جو زیادہ دور اور پر محنت تلاش کی تلافی کر سکتا ہو زیبا پیش جیسی اسکے بدن کو اس سے زیادہ اسکے دکو بری لگتی ہو اسکا خیال زور آور ہو لیکن نامطیع نہیں ہو وہ صرف تب بولتی ہو جب نہ بولنا نا واجب ہو اور اسکی بولی میں ایک طرح کی خولی اور ایک ملائم لیکن ہمیز احم ترغیب ہو سب خاموشی سے سنتے ہیں اور وہ حیرت سے شرماتی ہو اسکی بات کو اس تعظیم اور توجہ سے سنتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہا چاہتی ہو سو کہنے میں اسکو شرم سے شکل پیش آتی ہو ہم نے اسکو بات کرتے سنا ہی مگر بہت کم اور جب کسی موقع پر اسکو ایک بار بولتے سنا ہی تو پھر بھول نہیں سکتے اسکے بانیے ایک دفعہ جب وہ کسی غلام کو دوسرے غلاموں کی عبرت کے واسطے سمجھتی کے ساتھ سزا دیا چاہتا تھا اسکو بلایا تب وہ شرم سے سر نیچا کئے ہوئے اور پھرے پر ایک لمبا برقع ڈالے ہوئے آئی اور بولی لیکن صرف اسقدر جسقدر اسکا غصہ دبائے کو کافی تھا اول وہ اسکے غصے میں شامل نظر آئی پھر نامعلوم تدبیر سے ملائم ہوئی اور آخر کو اس نے اس مجرم کے لئے معذرت کی اور غصہ زائدہ کے مہلک اثر سے اس بادشاہ کو مجروح کئے بغیر اسکے سینے میں عدل اور رحم کے خیالات کا نور پیدا کیا اسکے دل کا زور و شور باسانی ہمیز احم تاثیر سے کم ہوا جیسے اپنی بیٹی تھیلس کے ملائم نازوں سے سفید موثریٹس کے تسلی باب ہونے سے فرمانبردار لہرون کی لطیفانی کم ہوتی ہو اسطرح جیسے بانسی جب وہ اسکو اپنی ملائم آواز سے بیدار کرتی ہو تب اسکے احساس پر جواب دیتی ہو ویسے ہی اگرچہ وہ اپنے اختیار کو عمل میں نہیں لاتی اور اپنے نازوں سے استفادہ نہیں کرتی تو بھی شوہر کا دل ایک روز اسکی خواہش کے مطابق ہو گا حقیقت میں اینٹینوپلی تیری محبت کے لایق ہو اور دیوتاؤں نے اسکو تیرے واسطے تجویز کیا ہی لیکن اگرچہ اسکے واسطے تیرا عشق عقلاً واجب ہو تو بھی جب تک اسکو یو لیسیز پیر حوالے نہ کرے تب تک تجھکو انتظار کرنا چاہئے تجھکو میں اپنا خیال چھپانے کے واسطے شاباشی دیتا ہوں اور اب تجھ سے کہتا ہوں کہ اگر تو اینٹینوپلی سے کچھ بھی درخواست کرتا تو وہ نا منظور ہوتی اور تو اسکی نظر سے گرجاتا وہ اقرار نہیں کرتی اپنا سب اختیار اپنے باپ کے ہاتھ میں رکھتی ہو جو اسکا خاوند بنا چاہتا ہو

رینڈیوپی

ڈورس

نیریشس

رینڈیوپی

یولیسیز

رینڈیوپی

مینو

اپنی ندر پیش کرتی ہو اور دیوتاؤں کو مناتی ہو اور جب وہ اپنے ہاتھ میں طلائی سوئی لیکے اپنے ساتھ
کی کنواری لڑکیوں میں نظر آتی ہو تو یقین ہوتا ہے کہ نر و آدمی کی صورت اختیار کر کے زمین پر آئی ہو
اور آدم زاد کو علوم آراستگی سکھاتی ہو وہ اپنی نظیر سے دوسروں کو محنت پر لگاتی ہو جب وہ دیوتاؤں
کے مخفی حالات گاتی ہو تب وہ اپنی آواز کے الحان سے محنت کو مٹاتی ہو اور مکان کو ہٹاتی ہو اور غول
نر و دوزی میں اچھے اچھے مصوروں پر سبقت لیجاتی ہو وہ مرد کیسا خوش نصیب ہو گا جسکے ہاتھ میں یہ بین
یعنی ملک النکاح اسکا نازک ہاتھ رکھیگا وہ اسکے نقصان کے سوا کیا نقصان اٹھا سکتا ہو اور اسکے بعد
جینے کے سوا کیا خوف پاسکتا ہو۔

مینو
رینڈیوپی

ابھاکا

لیکن ای عزیز میٹر میں دیوتاؤں کو گواہ کر کے کتا ہوں کہ میں چلنے کو تیار ہوں میں اینٹیوپی کو
ہمیشہ پیار کروں گا لیکن وہ مجھ کو اٹھاتا کہ واپس جانے میں ایک لمحہ نہ روکیگی اگر کوئی دوسرا اسکو پانگے تو
میں بد نصیب ہو گا تاہم میں اسے چھوڑ کر چلوں گا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اپنی غیر حاضری سے میں اسکو ہاتھ
سے کھوؤں گا تو بھی میں اپنی محبت نہ اس سے نہ اسکے باپ سے ظاہر کروں گا کیونکہ مجھ کو چاہئے کہ جب دیو کیسے واپس
آکر اپنے تخت پر بیٹھے اور مجھ کو اسکے اظہار کی اجازت دے تب تک اسکو تیرے سوا کسی دوسرے سے
ظاہر نہ کروں پس ای عزیز میٹر انصاف کر کہ اینٹیوپی کے واسطے میری محبت اس جوش سے کیسی مختلف
ہو جو بین یوچیرس کے واسطے رکھتا تھا جس سے مجھ کو یاد ہو کہ میری عقل اور نیکی دونوں برباد ہوئے
والی تھیں۔

مینو
رینڈیوپی

میٹر نے کہا کہ میں اس اختلاف سے واقف ہوں اینٹیوپی بالکل نزاکت اور فراست اور سادگی رکھتی
ہو اسکے ہاتھ محنت کے دشمن نہیں ہیں وہ دورانہ دنیا کیاست سے استقبال کو دیکھتی ہو اتفاقات کا تدارک
کرتی ہو ضروری کاموں کو خاموشانہ جلدی سے انجام دیتی ہو ہمیشہ مصروف رہتی ہو مگر کبھی نہیں گھبراتی
کیونکہ ہر ایک کام کو واجب زمان اور مکان پر رکھتی ہو اسکے باپ کے گھر کا عمدہ انتظام اسکی بزرگی کا
باعث ہو اور اسکے شباب و حسن سے زیادہ امتیاز کا سبب ہو اگرچہ کل اسکے انتظام کے تابع ہیں اور
وہمکا نام نہ کرنا یا درگزرنا اسکا کام ہو جس سے دوسری ہر ایک عورت باعث نفرت ہو جاتی ہو تو بھی وہ
تمام گھر کی پیاری رہتی ہو کیونکہ نہ وہ غصہ رکھتی ہو نہ سختی نہ ملایمی نہ طبع جو عورتوں میں اکثر داخل عیوب
ہو اسکی آنکھوں کی نظر حکم کافی ہو اور ہر ایک شخص خوشی سے کہ ناخوش نہ ہو جائے اطاعت کرتا ہو وہ خاص

ہیں لیکن اٹنڈ وینیس نے ہماری روانگی کے واسطے اب ایک جہاز تیار کیا ہے اور وقت ہے کہ ہم ہتھیار
کے کناروں کو چھوڑنے کا خیال کریں۔

ٹیلیمیکس نے اپنی روانگی کے ذکر پر اپنے دوست سے اُس محبت کا راز ظاہر کیا جس سے اُسکا سلیمنٹ
کو چھوڑنا بلا افسوس نہ تھا اور کہا کہ اس افشاے راز سے مجھ کو رنج ہے کہ شاید تو مجھ کو جن ملکوں میں ہو کر
گذرتا ہوں انہیں باسانی مغلوب عشق ہونے سے بُرا سمجھیں گا لیکن اگر میں تجھ سے جو اضطراب میں آئی ہو
کی بیٹی اینٹیٹوپلی کے واسطے رکھتا ہوں چھپاؤنگا تو ہمیشہ اپنے دل سے طعنہ سنو گا اسی عزیز عزیز یہ ایسی
نا بینا یا نہ خواہش نہیں ہے جیسی خواہش پر تو نے مجھ کو کیلپسو کے جزیرے میں غالب آنا سکھا یا تھا میں
جانتا ہوں کہ جو زخم میرے دل نے یوچیرس کے ہاتھ سے پایا ہے سو ایسا گہرا ہے کہ اُسکی صورت کو نہ زما
میرے دل سے دور کرے گا نہ میرا اُس سے دور رہنا دور کر سکیگا اور اب بھی میں اُسکا نام بے جوش طبیعت
نہیں لے سکتا اپنے ضعف کی ایسے امتحان کے بعد میں خود سے شرماتا ہوں تو بھی جو اضطراب اینٹیٹوپلی
کے واسطے پاتا ہوں سو اُس سے بالکل مخالف ہے جو میں نے یوچیرس کی واسطے پایا ہے یہ طبیعت کا فتنہ
انگیز جوش نہیں ہے بلکہ عقل کی تسلی بخش رعایت ہے اور شفیقانہ اجابت اور عنایت میں اُسکو شل ہمشیر ہوج
چاہتا ہوں اور شل دوست و رفیق جان اور اگر دیوتا کبھی میرے باپ کو مجھ سے ملائیگے اور مجھے اجازت
پسند ہوگی تو میری اور اینٹیٹوپلی کی قسمت ایک ہوگی جن خوبیوں نے مجھ کو اینٹیٹوپلی پر مایل کیا ہے سو یہ
ہیں اُسکے چہرے کی شرم آگین تاب داری اور خاموشانہ بے اعتباری اور شیریں ناز اور نقش کاری
یا زرد وزی یاد دہندہ کوئی سفید اور نفیس شغل پر اُسکی توجہ دائمی اور اپنی مالکی وفات کے وقت
سے اپنے باپ کے خانگی انتظام میں اُسکی تنہی اور اپنے حسن سے بالکل فراموشی جب وہ اٹنڈ وینیس
کے حکم سے کریٹ کے خوبصورتوں کے ساتھ بانسلی کی ملائم آواز پر ناچتی ہے تب ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا
وینس یعنی ملکہ حسن اپنی خوبصورتوں کی صف کے ساتھ ناچ رہی ہے اور جب وہ اُسکو اپنے ساتھ شکار
کو لیجاتا ہے تب وہ کمانداری کی ایسی اسلوبی اور رفتار کی ایسی خوبی دکھاتی ہے جیسی دیکھنا اپنی
پر یون کے درمیان اس بزرگی سے وہ خود نا واقف رہتی ہے مگر ہر ایک کی آنکھ اُسکو حیرت سے
دیکھتی ہے جب وہ کسی مندر میں دیوتا کی پاک نذر لیکے جاتی ہے تب خود اُس مندر کی دیوتا بھی جاتی
ہے جب کسی گناہ سے توبہ یا کسی ملک شگون سے حفظ ضرور ہوتا ہے تب وہ کیسی تعظیم اور درشت سے

اڈو مینیٹ
ہیسٹیا

تیلو یوکس
سے لے لے

اڈو مینیٹ

رینڈیو پی
میں

کلیٹو

یوچیرس

رینڈیو پی

یوچیرس

رینڈیو پی

رینڈیو پی

اڈو مینیٹ

کریٹ

وینس

ڈیڑنا

راست باز پر شک لاتے ہیں جو صداقت سے انکا مقابلہ کرتا ہی نہ دغا باز پر جو خوشامد سے انکو بہکاتا ہی نہ بلان
 اسکے جو حکومت کے اصول جانتے ہیں اور آدمیوں کی عادت پہچانتے ہیں سو جانتے ہیں کہ انے کیا امید کر
 اور وہ کیسے حاصل ہو سکتی ہی کم سے کم وے جانتے ہیں کہ جن آدمیوں کو ہم کام پر رکھتے ہیں عموماً ہمارے
 ارادوں کی تعمیل کے درست وسیلے ہیں یا نہیں اور ہمارے مطلوبوں کو انکی تعمیل کی کافی لیاقت اور دستی
 کے ساتھ سمجھتے ہیں اور سجالاتے ہیں یا نہیں علاوہ اسکے انکا خیال پیچیدہ امور ات سے ہوتا نہیں اور
 اپنا مطلب اعلیٰ استقلالہ نظر میں رکھتے ہیں اور ہمیشہ تجویز کر سکتے ہیں کہ اس سے دور جاتے ہیں یا اسکے
 نزدیک آتے ہیں اگر وے کبھی دھوکہ کھاتے ہیں تو اتفاقی اور خفیف معاملات میں کھاتے ہیں جو خاص
 ارادے کو ضروری نہیں ہی وے چھوٹے چھوٹے حدود کے بھی پابند نہیں ہوتے جو ہمیشہ تنگ دلی
 اور پست ہمتی کے نشان ہیں وے جانتے ہیں کہ بڑے معاملوں میں بعض بعض باتوں میں ہم دھوکہ
 کھائینگے کیونکہ انکو آدمیوں سے کام لینا پڑتا ہی اور آدمی اکثر دغا باز ہوتے ہیں اور تعویق اور بے
 استقلالی سے جو ان لوگوں پر جنسے کام لیتے ہیں کم اعتبار رکھنے میں پیدا ہوتی ہی اتنا زیادہ نقصان
 ہوتا ہی جتنا ان چھوٹے فریبوں سے نہیں ہو سکتا جو اس اعتبار میں عاید ہوتے ہیں بالمقابلہ وہ شخص
 خوش رہتا ہی جو صرف کم ضرورت کے کاموں میں مایوس ہوتا ہی اور جسکا بڑا کام کامیابی سے چل سکتا ہی
 اور صرف اسی کام کے واسطے بڑے آدمی کو فکر رکھنی چاہئے فریب کی واسطے جب ظاہر ہونی الحقیقت سخت
 سزا کرنی چاہئے لیکن جو بڑے کاموں میں فریب نہیں کھاتا اور چھوٹے کاموں میں کھاتا ہی اسکو فریب
 کھانے پر صبر رکھنا چاہئے ایک کارگر اپنے کارخانے میں ہر ایک چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہی اور ہر ایک
 کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی لیکن ایک بادشاہ جو ایک بڑی قوم پر حکمران ہی نہ سب دیکھ سکتا ہی نہ سب کر سکتا
 ہی حقیقت میں اسکو چاہئے کہ وہ خود کچھ کام نہ کرے مگر صرف وہ کام کرے جو اسکے زیر حکم دوسرا نہیں کر سکتا
 اور کچھ نہ دیکھے جو کسی بڑی ضرورت کے کام میں ضروری نہ ہو۔

پھر تینٹرنے کہا ای ٹیلی میکس تو دیوتاؤں کا پیارا ہی اور وے چاہتے ہیں کہ تو عقل سے بادشاہت کر کے
 ممتاز ہو بیان جو کچھ کیا ہی سو جتنا تیری تعلیم کے واسطے کیا ہی اتنا آئیڈ وینیس کی بزرگی کے واسطے
 نہیں کیا اور اگر تیری نیکیاں آسمانی ارادے کے ساتھ مطابق ہیں تو یے عاقلانہ قوانین جنکو تو سبیلینٹ
 میں سراہتا ہی سو آئے مقابلے میں جو تو ایک روز ایتھا کہ میں جاری کرے گا اصل نہیں ہیں اسکے پر تو

میسٹر
 ٹیلی میکس

مڈ ڈومینیس

سینٹنٹ

مڈ پاکا

ہی اور اجزائے متناسب دیکھتا ہی اور سبکو ترتیب دیتا ہی اور اتفاقات آئندہ کا تدارک کرتا ہی اور نصیب کے ساتھ لڑنے کو ہمیشہ تیار رہتا ہی جیسا پیر اک جو طوفان کے ساتھ لڑتا ہی اور جب کا دل رات اور دن اس تلاش میں رہتا ہی کہ سب باتوں کو پہلے جان لے اور کوئی باقی نہ رہ جائے۔

تیلیمیکس

ای میرے عزیز ٹیلیمیکس کیا تو سوچتا ہی کہ ایک بڑا مصوٰر اسلئے متواتر محنت کرتا ہی کہ اس کا کام جلد تر تمام ہو ایسی محنت و مشقت اس کے خیال کی آتش کو نہیں بجھا سکتی اس کی عقل زیادہ کام نہیں دیتی کیونکہ عقل خیال کی قوتوں سے دبی ہوئی ناگمانی اور زبردست لیکن نادرست پرواز سے کام دیتی ہی کیا عقل اس کے رنگ پیستی ہی یا اس کے قلم بناتی ہی بلکہ ایسے کام جو اس کے علم کے ابتدائی اصول ہیں وہ دوسروں سے لیتا ہی خود دل کی محنتوں کو انصرام دیتا ہی اپنے خیالوں کو کچھ جرات اور جدت کے صد ہوں سے امتحان پر لاتا ہی جو اس کی تصویروں کو ایک طرح کی رونق بخشتا ہی اور زندہ کرتا ہی نہ صرف جان سے بلکہ جوش سے اس کا دل جن بہادریوں کو ظاہر کرتا ہی ان کے خیالات اور تصورات سے بھر جاتا ہی ان بے قوتوں میں جاتا ہی جن میں وہ زندہ تھے اور ان حالتوں میں آتا ہی جن میں وہ رہے تھے لیکن اس گرجو جوش کے ساتھ کچھ نظر انصاف بھی رکھتا ہی جو اس کو روکتی ہی اور درستی پر لاتی ہی ایسا کہ اس کا تمام کام کیا ہی دلیری اور جان داری کا ہو کمال درستی و راستی سے مطابقت ہوتا ہی اور کیا ایسا خیال کر سکتے ہیں کہ اچھے مصوٰر کی نسبت ایک بڑے بادشاہ کو عقل کی کمر بلندی اور خیال کی کمر کوشش چاہئے اسلئے ہم کو سمجھنا چاہئے کہ بادشاہ کا کام سوچنا اور بڑے ارادوں کا تجویز کرنا اور ایسے آدمیوں کا پسند کرنا ہی جو درستی سے ان کی تعمیل کے لائق ہوتے ہیں۔

تیلیمیکس

مینٹر

ٹیلیمیکس نے کہا میں سوچتا ہوں کہ میں تیرا مطلب خوب سمجھتا ہوں لیکن فی الحقیقت جو بادشاہ اس کا عہدہ دوسروں سے کراتے ہیں سو اکثر دھوکہ کھاتے ہونگے مینٹر نے جواب دیا کہ تو خود دھوکہ کھاتا ہی حکومت کی واقفیت عام ہمیشہ ان کو دھوکے سے محفوظ رکھتی ہی جو ابتدائی اصول سے واقف نہیں ہیں ان کو آدمیوں کی لیاقتوں اور عادتوں کی دریافت کرنے کی فراست نہیں رکھتے سو ہمیشہ ان آدمیوں کی طرح جو تاریکی میں ہیں اپنا راستہ ڈھونڈتے ہیں فی الحقیقت اگر یہ فریب سمجھتے ہیں تو اتفاق سے بچتے ہیں کیونکہ یہ جو کچھ ڈھونڈتے ہیں اس کی صاف اور کامل واقفیت نہیں رکھتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس طرف اس کی تلاش کے واسطے جانا چاہئے ان کی واقفیت واجباً اشتباہ پیدا کرنے کو کافی ہی بلکہ یہ

قبول کرتا ہی سو بال طبیعت مسکرتا ہی اور جب تک بہت کام نہ ہو تو نہ سوچیں اور ایک کو دوسرے سے نہ ملائیں اور انکو ایک احاطہ سلسلہ میں ترتیب ندین جس سے آنکھی ضرورت متناسبہ معلوم ہو تب تک کسی کام کو اچھی طرح تجویز کرنا ناممکن ہو جو بادشاہ حکومت میں اس قاعدے کو چھوڑتا ہی سو اس مطرب سا ہی جو سرلی آوازیں چل کرتا ہی اور کبھی انکو باہم مطابق اور موافق کر کے سرود میں نہیں لاتا جس سے نہ صرف اسکے کان کو خوشی ہو بلکہ اسکے دل پر اثر ہو یا اس معمار سا ہی جو اپنے علم کی قوی کو بڑے بڑے ستون کو عجیب و غریب نقش و نگار کے سنگ ہم پہنچانے میں صرف کرتا ہی اور اپنی عمارت کے اندازے اور آرائش کی ترتیب پر خیال نہیں رکھتا ایسا معمار جب کوئی مکان بناتا ہی خیال نہیں کرتا کہ آسمان ایک موافق زیر نہ رکھنا چاہئے اور جب اس مکان کے جسم پر مصروف ہوتا ہی تب بھول جاتا ہی کہ آسمان صحن اور دروازہ چاہئے اسلئے اسکا کام صرف ایسے اجزا کا ایک بے ترتیب مجمع ہوتا ہی جو ایک دوسرے سے نامطابق اور کل کی بناوٹ میں ناموافق ہوتے ہیں ایسا کام اسکو باعث معجزتی ہی نہیں ہوتا بلکہ معجزتی دوائی کا یادگار ہوتا ہی اور دکھاتا ہی کہ اپنے کام کے سب اجزاؤں کو ایک ساتھ ملانے میں اسکے خیال کی ترتیب کامل نہ تھی اور اسکا دل تنگ تھا اور اسکی عقل تابع جزو کیونکہ جو صرف جزو کو دیکھتا ہی سو صرف دوسرے کے ارادوں کی تعمیل کے لایق ہوتا ہی ای میرے عزیز ٹیلیسٹس یقین کر کہ بادشاہت کی حکومت سرود کی سی موافقت متناسبہ اور عمارت کی سی مناسبت واجبہ چاہتی ہی۔

تیلیسٹس

اگر تو مجھ کو اجازت دے تو ان دونوں علموں کو اور حکومت کی مساویت کو بھی ظاہر کروں میں تب مجھ کو یہ آسانی سمجھا سکتا ہوں کہ جو حکومت کا انتظام بطور جزو کرتے ہیں بطور کل نہیں کرتے سو کترہ درجے کے ہیں جو شخص خاص اجزا کو ایک ساتھ گاتا ہی سو کیسا ہی زیادہ علم رکھتا ہی اور کسی ہی آواز نہیں رکھتا ہی پھر بھی ایک گویا ہی ہی اور جو شخص کل اجزا کو درست کرتا ہی اور کل پر عامل ہی سو علم موسیقی کا استاد ہی ایسے ہی جو شخص ستون بناتا ہی اور عمارت کی دیوار کو اٹھاتا ہی سو صرف ایک معمار ہی لیکن جو شخص کل کو سمجھتا ہی اور جبکا دل ایک جھٹکے کی دوسرے کے ساتھ مناسبت جانتا ہی تو علم معماری کا استاد ہی اسلئے میں اسلئے ادنی کارگیروں کے برابر ہیں لیکن اعلیٰ درجے کا حاکم جبکی عقل ریاست کا انتظام رکھتی ہی وہ ہی جو کوئی کام نہیں کرتا اور سب کام کرتا ہی جو خیال کرتا ہی اور تجویز کرتا ہی جو مستقبل اور ماضی پر نظر رکھتا

اور پابدار رہ سکتی ہے ایسی ٹیلیفونکس دیوتا تجھ سے اسٹڈ مینٹس کی نسبت بہت زیادہ کام چاہتے ہیں کیونکہ
تجھ کو رہنمائی سے وقت طفولیت سے آگاہ کیا ہے اور کبھی بے اشتباہ اقبال کے فریب میں نہیں آنے دیا
پھر مقرر کیا کہ اسٹڈ مینٹس کیاست اور فراست میں کیسی طرح کم نہیں ہے لیکن وہ اپنی لیاقتوں کو
چھوٹے چھوٹے کاموں میں خرچ کرتا ہے وہ کل سمجھنے کے لئے جزوین کا زیادہ تر اہتمام رکھتا ہے اور سلسلہ دریا
کرنے کے لئے اسکے ٹکڑوں پر زیادہ انتظام رکھتا ہے بادشاہ کو دوسروں کا حاکم اعلیٰ ہونے کی لیاقتوں کی
یہ دلیل نہیں ہے کہ ہر ایک کام کو آپ کرے ایسا ارادہ ایک خیال خام ہے اور ایسا خیال کہ دوست رفیقین کے لئے
کہ ایسا ہو سکتا ہے ایک اسٹڈ باطل ہے حکومت میں بادشاہ کو جسم نہیں بلکہ روح بننا چاہئے اسکی اشارت سے
اور اسکی ہدایت سے ہاتھ بٹینگے اور پانچ لینگے وہ سوچے کہ کیا کرتا ہے لیکن جو کرتا ہے سو دوسروں سے
کرائے اسکی لیاقتیں اپنے ارادوں کو سوچنے اور انکے وسیلے پسند کرنے میں ظاہر ہونگی نہ وہ انکے کام پر
مائل ہو اور نہ انکو اپنے کام کی آرزو کرنے دے اور نہ ان پر بے اختیارانہ اعتبار رکھے چاہئے کہ انکے کاموں کو
سنبھالے انکی تجویز یا ترتیب میں غلطی نکالے وہ اچھی حکومت کرتا ہے جو لوگوں کی مختلف عادتوں اور
لیاقتوں کو دریافت کرتا ہے اور اپنی حکومت میں انکو ایسے کاموں پر دیکھتا ہے جو ٹھیک انکی لیاقتوں کے
لائق ہیں حاکم اعلیٰ کی کالمی حکام ماتحت کی حکومت پر موقوف ہے جو لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جو
دوسروں پر حکومت کرتا ہے اسکو چاہئے کہ انکو دیکھے اور روکے اور درست کرے اور انکو تقویت دے
اور ترقی اور تبدیل اور تغیر کرے اور ہمیشہ انکو نظر میں اور اپنے ہاتھ میں رکھے لیکن اپنے ماتحت حاکموں
کے ادنیٰ ادنیٰ کام کو آپ کرنا مظہر کمینگی و بدگمانی ہوتا ہے اور دلو ادنیٰ فکروں سے پریشان رکھتا ہے
جسے ان کاموں کے کرنے کی نہ فرصت نہ رخصت پاتا ہے جو اسکی بادشاہانہ توجہ کے لائق ہیں بڑے کاموں
کی تجویزوں میں ہر طرح کی فراغت اور راحت درکار ہے کام کی کیسی طرح کی پیچیدگیان مزاحمت اور وقت
نہ لائیں اور کوئی چھوٹے امور اسکی توجہ کی تقسیم نہ چاہیں جو داغ چھوٹے چھوٹے کاموں سے خالی ہو جاتا
ہے سو درو شراب سے مشابہ ہے جس میں نہ لذت ہے نہ طاقت اور جو بادشاہ اپنے ملازموں کا کام کرنے میں خود
کو مصروف رکھتا ہے سو ہمیشہ امورات حال میں مصروف رہتا ہے امورات استقبال پر ہمیشہ نظر نہیں کر سکتا
وہ صرف اس دن کے کام میں مصروف ہے جو گذر رہا ہے اور یہ کام اسکا مقصد واحد ہونے سے محروم
غیر واجبہ حاصل کرتا ہے سو اگر دوسرے مقصدوں سے مقابلہ کیا جائے تو کھو جائے جو دل ایک بار ایک شے کو

پائے سے خوش ہوں۔

تھیلی مہکس

ٹیلی میکس نے جب یہ بات سنی تب اپنے دل کے خیالات کو ایسا غایب پایا جیسا وہ آدمی جو خواب جاگتا ہو اب وہ راستی سے آگاہ ہوا اور اس کا دل اس کی صورت بنگیا جیسا سنگ مر مر سنگ تراش کے خیال کی جیسا وہ اس کو صورت حالت اور زیت کی اکثر ملائیت دیتا ہی اول اس نے کچھ جواب نہیں دیا لیکن جب اس نے جو کچھ سنا تھا یا دیکھا تب غور سے ان تبدیلات کو دیکھا جو شہر میں کی گئی تھیں۔

مہندر
بھڑو مینیشس

آخر اس نے مینٹر سے کہا کہ تو نے اٹلیڈ وینیس کوزمین پر جب عادل بادشاہ بنایا ہی اب میں نہ اس کو پہچان سکتا ہوں نہ اس کی رعایا کو اور یقین کرتا ہوں کہ تو نے جو تحصیلات یہاں کی ہیں سو ان تحصیلات سے بڑھ کر ہیں جو پہنچے میدان میں حاصل کی ہیں جنگ کی فتح زیادہ ترقی طاقت اور اتفاق کا نتیجہ ہی اور جنگی حاکم ہمیشہ بزرگی فتح میں اپنے سپاہیوں کے ساتھ شریک رہتا ہی لیکن تیرا کام واجباً اور خارجاً تیرا ہی کام ہی تو نے تنہا ایک تمام قوم کا اور اس کے بادشاہ کا مقابلہ کیا ہی اور دونوں کے سلیقے اور طریقے درست کئے ہیں جنگ کی فتح ہمیشہ ممکن اور مصیب ہوتی ہی لیکن یہاں یہ سب عقل آسانی کے کام ہیں اور ملائگی اور پاکی اور دلبری کے مقام اور ایسے اقتدار کے مظہر ہیں کہ انسانی اختیار سے برتر ہی جب آدمی عظمت چاہتا ہی تب اس کو ایسی نیکی کے کاموں سے جیسے یہ ہیں کیوں نہیں تلاش کرتا ہی افسوس ان کے خیال کیسے باطل ہیں جو اس کو زمین کی ویرانی اور آدم زاد کی پریشانی سے حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں ٹیلی میکس کے اس اظہار پر مینٹر نے اپنے دل میں ایک خوشی پائی جو اس کی صورت پر نظر آئی کیونکہ اس کو یقین ہوا کہ میرے شاگرد نے فتح و فیروزی کی قدر اس عمر میں درجہ واجب پر سمجھی ہی جب طبیعت مزور تھا کہ جو عظمت اس نے حاصل کی ہی اس کی قدر زیادہ سمجھتا۔

تھیلی مہکس
مہندر

مہندر
بھڑو مینیشس

مینٹر نے بعد کچھ توقف کے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ اٹلیڈ وینیس نے یہاں سب کام درست کئے ہیں اور حقوق آفرین ہی لیکن ان سے بھی بہتر کر سکتا ہی اس نے اب اپنے جو شاہے طبیعت کو اپنا تابع کیا ہی اور خود کو اپنی رعایا کی حکومت پر نصفانہ اصول سے مصروف رکھتا ہی لیکن اس میں بڑے نقص ہیں سو نقصانے ماضیہ کی نسل سے معلوم ہوتے ہیں جب ہم استعمالی بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تب وہ ہمارے درپر آتی معلوم ہوتی ہیں خراب عادت اور دلی سستی اور سخت غلطیاں اور مضبوط واہات مدتوں تک رہتے ہیں دے بہت خوش نصیب ہیں جو غلطی میں کبھی نہیں پڑے کیونکہ صرف انہی کی راستبازی کی

اسکی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔

دوسری لاعلاج خرابی عیاشی ہے جب بادشاہ زیادتی طاقت سے خراب ہوتا ہے سب لوگ عیاشی سے خراب ہوتے ہیں فی الحقیقت ایسا کہا ہے کہ زیادتی یعنی عیاشی غریب کو مالدار کے خرچ سے پالتی ہے لیکن غریب بالتحقیق پیشہ سنیہ سے مل سکتے ہیں اگر وہ زمین کی پیداوار بڑھانے میں مصروف ہونگے تو وہ مالداروں کو نفاس زیادتی سے خراب کر نیکی ضرورت نہ رکھیں گے کبھی کبھی سادگی طبیعت سے اخراج ایسا عام ہو جاتا ہے کہ سب لوگ ادنیٰ فضولیوں کو ضروریات زیست سمجھتے ہیں یہ فتنہ انگیز ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور لوگ بے آن چیزوں کے رہ نہیں سکتے جن کا تیس برس پیشتر کبھی وجود نہ تھا یہ زیادتی لذت اور صلاحیت اور ضرورت کمالاتی ہے اور اگرچہ وہ ایک بدی ہے جو دوسری ہر ایک بدی پیدا کرتی ہے لوگ اسکو مثل نیکی سمجھتے ہیں اور سراہتے ہیں اسکی وہ بادشاہ سے ادنیٰ آدمیوں تک پہنچتی ہے اولاد بادشاہی بادشاہ کی پیروی کرتی ہے اور امرا اولاد بادشاہی کی اور متوسط درجے والے امرا کی کیونکہ ایسا کون ہے جو اپنی قدر واجب جانے اور غریب آنکی پیروی کرتے ہیں جو اُسے بڑھکر ہیں غرض ہر ایک شخص اپنی حالت سے بڑھکر رہتا ہے بعض اپنی دولت کی افزائش کی نمائش کے واسطے اور بعض شرم باطلہ سے اپنے افلاس کے اخفا کے واسطے وہ بھی جو اس حماقت عامہ کے نقصان سے واقف ہیں اصلاح کی نظیر بننے میں استقلال کے محتاج رہتے ہیں سب شرائط اتر ہو جاتی ہیں اور لوگ بدتر اس کا ملانہ خرچ کی امداد کے واسطے خواہش آمد رفتہ رفتہ پاک ترین دلوں کو خراب کرتی ہے اور مطلب اس خواہش کا صرف دولت ہے اور مفلسی صرف علامت بی عزتی تم علم اور عقل اور نیکی رکھتے ہو علم پھیلا سکتے ہو اور ایمان جیت سکتے ہو اپنے ملک کو بچا سکتے ہو اپنا فائدہ چھوڑ سکتے ہو باوجود اسکے اگر تمہاری لیاقت وضع دارانہ خرچ کی چمک سے نہیں جھلکی تو تم تاریکی اور حقارت میں پڑو گے وہ بھی جو دولت نہیں رکھتے اسکی خواہش ظاہر نہیں کرینگے اور ایسا خرچ رکھیں گے گو یا دولت رکھتے ہیں وہ فرض لینگے فریب دینگے بلکہ اسکے حاصل کرنے کے واسطے ہزار ہا بد معاشیان کرینگے اور ان خرابیوں کو کون رفع کریگا نئے قوانین بنانے پڑینگے اور سب لوگوں کی طبیعت اور عادت بدلنی پڑگی اور ایسی مہم کے قابل کون ہے سوا اسکے جو حکیم بھی ہو اور بادشاہ بھی ہو جو اپنی درست وضعی اور سیانہ روی سے ان بیوقوفوں کو شرمائے جو زیبا پیش اور نمایاں کے شایق ہیں اور ان داناؤں کا دل بڑھا سکے جو اپنی دیانت دارانہ کفایت شعاری میں تقویت

کر دئے ہیں جو غریبوں کو زراعت سے ضروریات زیت پیدا کرنے میں بہکاتے تھے اور دولت مندوں کو فرحت اور سخوت کی اشیاں فضولہ دینے سے خراب کرتے تھے مگر ہم نے اچھے بہتر و نیکو نقصان نہیں پہنچایا اور نہ ان لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے جو انکی تحصیل کا شوق صادق رکھتے ہیں اس طرح انڈی وینیس جیسا تھا اس سے زیادہ طاقتور ہو گیا ہے تب تو اسکی عظمت کو سراہتا تھا سو ایک جھوٹھی رونق تھی جو آنکھوں کو چندھیا کے ایسی کمزوری اور غماری کو نظر نہ آنے دیتی تھی جو تھوڑے عرصے میں اسکی بادشاہت کو تہ و بالا کر دیتی اب وہ اپنی رعیت کا شمار آگے سے زیادہ رکھتا ہے اور زیادہ آسانی سے انکی پرورش کر سکتا ہے یہ لوگ محنت اور شقت کے عادی ہیں اور زیت کی عیاشانہ اور شائقانہ محبت سے دور اور جسکی حکومت میں رہتے ہیں انکے مافلانہ قوانین سے ہمیشہ اس ملک کی حفاظت میں اپنے کے واسطے آمادہ ہیں جسکو آنکھوں نے اپنے ہاتھ سے مڑوے بنا یا ہے اور یہ حالت جسکو تو ویرانی سمجھتا ہے تھوڑے عرصے میں بیسپہرہ کو باعث حیرانی ہوگی۔

ای میرے بیٹے یاد رکھ کہ حکمرانی میں دو خرابی ہیں جو لاعلاج ہیں ایک بادشاہ کا ظالمانہ اور غالبانہ تمنا و وسوسہ لوگوں کے طریقوں کی عیاشانہ خرابی جو بادشاہ صرف اپنی خوشی کو قانون سمجھتے ہیں اور اپنے نیالائت کی نگام ڈھیلی رکھتے ہیں سو ہر ایک کام کر سکتے ہیں لیکن انکے ہر ایک کام کرنے کی طاقت بالضرورت اپنی زیادتی سے آپ گھٹ جاتی ہے وے بقواعد اور بقانون حکمرانی کرنے میں سب ان سے ڈرتے ہیں اور خوشامد کرتے ہیں اور غلام سے بن جاتے ہیں اور ان غلاموں کی تعداد ہمیشہ گھٹتی جاتی ہے انکو راستگوئی سے کون ناخوش کرتا ہے یہ سبیل تباہی جو حد سے باہر ہوتا ہے کون سہا ہی دانا انکے آگے بھاگتے ہیں اور پوشیدہ اپنے ملک کی تباہی پر روتے ہیں صرف کوئی ناگہانی اور سخت انقلاب اس بے انتہا طاقت کو حد و واجب میں لاسکتا ہے اور اکثر وہی اسکو روک سکتا ہے اور دفع کر سکتا ہے لاعلاج بربادی کوئی خاص ایسا شگون نہیں ہے جیسا حد سے زائد اختیار یہ نسل اس کمان کی ہے جو حد سے زیادہ جھکائی جاتی ہے اور جو ڈھیلی نہیں کی جاتی تو یکایک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اسکو ڈھیلہ کرنے کی کون بہت رکھتا ہے یہ حد سے زائد اور ملک اور خود پسند اختیار ایک بار انڈی وینیس کو باعث بربادی ہو چکا ہے اسنے اسکو فریب دیا تھا اور بے سخت کیا تھا اور اگر دیوتا جھوٹا بیان اسکی آزادی کے واسطے دیکھتے اور بائینہ واقعات نسل اعجاز واقع ہوئے اسکی آنکھیں نہ کھولتے تو وہ اب تک اس اختیار پر فریفتہ رہتا جو آدمی کے واسطے پیدا نہیں ہوا ہے اسواسطے

अइडोमिनिअस

हैसिया

अइडोमिनिअस

فاعل تھا صرف وسیلہ تھا کیا وہ اُن طاقتوں سے نہیں کئے گئے ہیں جو جھکوا باہر سے دیکھی تھیں اور کیا وہ تیری جلد بازی اور بے امتیازی سے اکثر خطرے میں نہیں آگئی تھیں کیا تو بالکل آگاہ نہیں ہو کہ نر وانے جھکوا ایسی طبیعت دی تھی جو تیری طبیعت سے بزرگتر تھی اور کیا صرف اس تبدیل سے تو اُن کاموں کے لایق نہیں ہوا ہی جو تو نے کئے ہیں نر وانے تیرے جو شو نگور و کا ہی جیسے پتھریوں پر مہم کو خاموش کر کے تلاطم امواج کو روکتا ہی۔

مینار

مینار
نہ پھوٹ

ایڈو مینٹس

کوہ

نہ پھوٹ
مینار

سہلے ندر

مینار

نہ پھوٹ

مینار

ایڈو مینٹس

سہلے ندر

جب ائیڈو مینٹس کریٹ والوں سے جو اس جنگ سے ٹیلی میکس کے ساتھ واپس آئے تھے طرح طرح کے سوالات کر کے اپنے شوق کو تسلی دے رہا تھا تب ٹیلی میکس میٹر کی نصیحت سن رہا تھا آخر حیرت سے اپنے آس پاس نظر کر کے اُس نے کہا کہ میں یہاں بہت سی تبدیلیاں دیکھتا ہوں انکا باعث سمجھ میں نہیں آتا کیا میری غیر حاضری میں سیلینٹم پر کچھ آفت آئی ہو وہ غولی اور رونق جو میں چھوڑ گیا تھا اب نہیں رہی نہ میں چاندی دیکھتا ہوں نہ سونا نہ جو اہرات یہاں کے باشندوں کی چال ساہوہ ہو اور عمارتیں آگے سے چھوٹی ہیں اور بے زیب و بے ہنر نہیں رہے اور شہر ویرانہ سا ہو گیا۔

میٹر نے سکر کے جواب دیا کیا تو نے آس پاس کے ملک کی صورت دیکھی ہو ٹیلی میکس نے کہا ہاں دیکھی ہو زراعت ایک پیشہ معزز ہو گئی ہو اور کوئی کشت نامز روعہ نہیں رہا میٹر نے پوچھا پھر کیا بہتر ہو ایک خوشنما شہر سنگ مرمر اور نقرہ اور طلا سے معمور ایک خشک اور بے زراعت ملک کے ساتھ یا ایک ملک ایک اچھی زراعت کا بار دار جیسا باغ ایک شہر کے ساتھ جہیں احتشام کی جا انتظام ہو ایک بڑا شہر ایسے کاریگروں سے معمور جو فضولیات عیاشی بہم پہنچا کے صرف بخیر عادت میں مصروف رہتے ہیں اور ایک مفلس اور نامز روعہ ملک سے محصور ایک دیوانہ کی مانند ہو جسکا سر بہت بڑا ہوا اور جسکا بدن کمزور اور ڈبلا بلا خولی بلا طاقت یا بلا اندازہ ہو بادشاہت کی اصلی قوت اور حقیقی ثروت بقدا و مردم اور کثرت معیشت پر منحصر ہو اور اب بیشمار آدمی ائیڈو مینٹس کی تمام حدود پر آباد ہیں اور آسکوا اپنی نامنظوب محنت و مشقت سے کاشت کرتے ہیں انکی حدود کو ایک شہر سمجھنا چاہیے جسکا مرکز سیلینٹم ہو کیونکہ جو لوگ کھیتوں میں کم تھے اور شہر میں زیادہ تھے انکو ہم نے شہر سے کھیتوں میں رکھا ہی بلکہ بہت سے باہر کے بھی ملک کے آباد کئے ہیں اور چونکہ زمین کی پیداوار ہمیشہ اُن آدمیوں کے شمار کے موافق ہوتی ہو جو آسکو کاشت کرتے ہیں اسلئے یہ صلح اور سلالت سے رہنے والے لوگ ایک نئے ملک مفتوحہ سے زیادہ ترجیحی ہیں ہم نے نئے ہنرمو قوت

سبب بتانا اور جو خاص اسباب قومی بہتری کو روکتے ہیں انکا جتنا نا اور نظیراً
 ایڈوینیٹس کی عادت و حکومت کا سمجھانا اور ٹیلیمیکس کا میٹر کو ایڈوینیٹس کی
 دختر ایڈیٹوپی کے ساتھ اپنی شادی کی خواہش ظاہر کرنا اور میٹر کا اسکی اس خواہش
 کو پسند کرنا اور یقین کرانا کہ اسکو دیوتاؤں نے تیرے ہی واسطے پیدا کیا ہے لیکن بالفعل
 تجھ کو صرف ایتھا کہ کے واپس جانیکا اور پینیلوپ کو اس کے امیدواروں کے چھڑانیکا خیال ہے
 اب ٹیلیمیکس سیلینٹم میں میٹر سے ملنے کو اور وہاں سے ایتھا کہ کیواسطے جان اسید تھی کہ اسکا باب
 اس سے پہلے آگیا ہو گا جہاز پر بمیرا نہ سوار ہوا جب وہ شہر کے قریب پہنچا تو دیکھ کر تعجب ہوا کہ اس پاس
 کا ملک جسکو وہ ویرانہ چھوڑ گیا تھا اب زراعت کی بہترین حالت میں تھا اور اطفال محنت و مشقت سے
 مکھی کے چھتہ کی طرح چھار ہاتھابہ تبدیل اسے میٹر کی عقل سے متعلق سمجھی لیکن جب وہ شہر کے اندر داخل
 ہوا اور دیکھا کہ اسکی صورت آگے سے کم رونق پہی اور زیست کی راحت و فراغت میں کمتر آدمی
 مصروف ہیں تو ناغوش ہوا کیونکہ وہ بالطبیعت زیب و رونق کا شایق تھا مگر اسکی ناغوشی جلد دوسرے
 خیالات سے مبدل ہوئی اسے تھوڑے فاصلے پر ایڈوینیٹس اور میٹر کو آپسے ملنے کو آتے ہوئے
 دیکھا اور اسکا دل فوراً فرحت و محبت سے متاثر ہوا لیکن اس میں کچھ آمیزش اضطراب بھی تھی کیونکہ لکڑی
 سے فتحیاب ہونے پر بھی اسکو شک تھا کہ بائینہ میرا روٹھ میٹر کو پسند آئیگا یا نہیں اور اسلئے جب آگے
 بڑھا تب اسکی آنکھوں سے اس کے خیال دریافت کرنے چاہے۔

ایڈوینیٹس نے ٹیلیمیکس کو محبت پرانہ سے گلے لگایا اور ٹیلیمیکس جب اس سے بل چکات میٹر
 کے گلے سے لپٹا اور اشکبار ہوا میٹر نے کہا میں خوش ہوں فی الحقیقت تو نے بڑی غلطیان کی ہیں
 لیکن انھوں نے تجھ کو تیری کمزوری اور خود اعتباری سے آگاہ کیا ہے کبھی کامیابی کی نسبت ناکامیابی
 سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے بڑی تھیلوں سے اکثر حقارت قابل بیفائدہ عظمت اور پرخطر سخوت
 پیدا ہوتی ہے لیکن بد عادت سے جو ناکامیابی ہوتی ہے سو آدمی کو اپنا عیب میں کرتی ہے اور اس کی
 عقل کو بحال جو کامیابی سے جاتی رہتی ہے تجھ کو آدمیوں سے تعریف چاہنی نہیں چاہئے لیکن عاجزانہ
 اسکو دیوتاؤں کی نذر کرنا چاہئے حقیقت میں تو نے اچھے کام کئے ہیں لیکن تجھ کو جانتا چاہئے کہ تو ان کا

ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس
 ایڈوینیٹس

ہی اور ایسے ہمسایوں کا رکھنا پسندیدہ ہی جو اپنی آبادی کے واسطے تمھارے ممنون رہیں اور تم کو ایسے بادشاہ کی مصیبت سے ناواقف رہنا نہیں چاہئے جو اپنے ملک کو کبھی واپس نہیں جاسکتا اس میں اور پالیڈیماس میں اصول راستی اور نیکی پر کہ انہی اصول پر ہر ایک اتفاق قائم رہ سکتا ہی جلد ایک اتفاق قائم ہو جائے اسلئے تم صلح کی سب برکات اپنے واسطے محفوظ رکھو گے اور اس پاس کی ریاستوں کو ایسے مہیب رہو گے کہ انہیں سے کوئی ایسی بزرگی اور طاقت کی تحصیل کا قصد نہ کرے گا جو دوسروں کو باعث خطر ہو چونکہ ہم نے تمھارے ملک کو اور تمھاری رعایا کو ایک بادشاہ دیا ہے جو دونوں کے واسطے بہتری اور بزرگی کا اعلیٰ درجہ حاصل کریگا اسلئے ہماری درخواست پر اپنی فیاضی سے اس بادشاہ کو جو بیشک تم سے مدد کا دعویٰ رکھتا ہے وہ ملک و حکومت نہیں جوتے ہو۔

ڈانیا والوں نے جواب دیا کہ ہم ٹیلیمیکس کو کسی چیز کے واسطے انکار نہیں کر سکتے جسے پالیڈیماس کو ہمارا بادشاہ کیا ہے اور وہ فوراً اسکے ویرانے میں گئے تاکہ اسکو لاکے تخت پر بٹھائیں مگر پہلے انھوں نے اس پاس کی زرخیز زمین نئی بادشاہت کے واسطے ڈائیومیڈی کو بخشی انکی یہ بخشش مددگار بادشاہوں کو نہایت پسند آئی کیونکہ ڈانیا والے اگر آئندہ کبھی اپنے ہمسایوں کی ریاستوں پر غصب کا ارادہ کیا چاہیں جسکا ایڈراسٹس ایک خراب نمونہ بن چکا تھا تو انکو روکنے میں یونانیوں کی یہ نئی آبادی بڑی قوت کے ساتھ انکی معاون ہو سکے۔

معاونت کے تمام مطلب پورے ہو جانے پر ان بادشاہوں نے اپنی اپنی فوج علیحدہ کی اور ٹیلیمیکس نے اول اپنے عمدہ دوست ڈائیومیڈی سے اور پھر ٹیسٹس سے جو اپنے بیٹے کے نقصان سے تنگ بے تسلی تھا اور پھر فلاکیٹیز سے جو ہر کیولیز کے تیر رکھتا تھا اور انکاستی تھا لکے اپنے کریٹ والوں کے ساتھ کوچ کیا۔

باب بست و دوم

ٹیلیمیکس کا سیلینٹم کو واپس آنے پر اس ملک کو ایسا مزروحہ اور اس شہر کی صورت عظمت اس قدر کم دیکھ کر تعجب ہونا اور ٹیسٹس کا اسکو ان تبدیلات کی واسطے

ڈانیا
ٹیلیمیکس
پالیڈیماس

شارپس
ڈائیومیڈی
ڈانیا
ایڈراسٹس

ٹیلیمیکس
ڈائیومیڈی
ٹیسٹس
فلاکیٹیز
ہر کیولیز
کریٹ

ٹیلیمیکس
سیلینٹم

مینٹر

ہر ایک شے کو دوسرے کی آنکھوں سے دیکھنا ہی خواہ وہ کوئی موردِ مہربانی متلون مزاج ہوتا ہی خواہ وہ کوئی وزیرِ مفسد اور حوصلہ ور اسلئے وہ ہمیشہ بلا مزاحمت لڑائی میں مصروف رہتا ہی اور تم بالتحقیق اسکا کچھ اعتبار نہیں رکھ سکتے جو بلا تامل دوسروں کی ہدایت پر عمل رکھتا ہی امید نہیں ہی کہ اسکے اقرارِ قائم رہیں اور تم تھوڑے عرصے میں سوار اسکے دوسرا انجام نہ دیکھو گے کہ خواہ تم اسکو خواہ وہ شکوہ شاہ کرے اسلئے کیا یہ بات زیادہ تر پُرانات اور پُرسلالت بلکہ زیادہ تر منصفانہ اور فیاضانہ نہیں ہی کہ تم ایمانداری سے اس اعتبار کو پورا کرو جو ڈانیا والوں نے تم پر رکھا ہی اور انکو ایسا بادشاہ دو جو ان کے ملک کے لالیت ہو۔

ڈانیا

پالیڈیہ ماس
ڈانیا
پالیڈیہ ماس

اس تقریر سے سب شکوک بالکل رفع ہو جانے پر پالیڈیہ ماس ڈانیا والوں کے لئے تجویز ہوا وہ اہالی مجلس کی تجویز کے نہایت بے قرارانہ منتظر تھے جو مہنی آنکھوں نے پالیڈیہ ماس کا نام سنا تو بولے بدوگا اور کیا قوتوں کا آدمی تجویز کرنے سے صلح و وامی کی ایک ضمانت دی ہی اگر تم کوئی سبے نیکی اور بے ہمت اور بی علم آدمی تجویز کرتے تو ہم سمجھتے کہ تم ہماری بادشاہت کو خراب کر کے ہمکو ضعیف و حقیر کیا چاہتے ہو یہ قریب ظالمانہ ہوتا جسکی قبیل ہم بلا پوشیدہ اور سخت عداوت ہرگز نہیں دیکھ سکتے پالیڈیہ ماس کو پسند کرنا حقیقت میں عمدہ اصول کی ایک دلیل ہی کیونکہ جب تم نے ہمکو ایسا بادشاہ دیا ہی جو ہماری ریاست کی عزت اور آزادی کے خلاف کوئی بات نہیں کرنے کا تب ظاہر ہی کہ تم کوئی ایسی بات نہیں چاہتے جس سے ہماری حقیر ہو یا ہم پر ظلم ہو اور ہم اپنی طرف سے دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ جب تک دریا اپنے مخزج کو نہ لوٹیں گے تب تک ہم انکی محبت نہیں چھوڑینگے جنھوں نے ہمارے ساتھ ایسی عمدہ نیکی سے سلوک کیا ہی جب تک زمانہ آخر نہ تو تب تک ہماری اولاد ان فواید کو یاد رکھیو جو آج تم نے ہمکو بخشے ہیں اور نسلاً بعد نسل ہمیں یہ صلح کا طمانی زمانہ تازہ ہو۔

پالیڈیہ ماس

ہیسیو
ہیسیو
ڈانیا
ڈانیا

ٹیلی میکس نے ڈانیا والوں سے کہا کہ آ رہا اس کے میدان ایک نئی آبادی قائم کرنے لئے ڈانیا میڈی کو دویے نو آباد لوگ بیخارج تمہارے ممنون رہیں گے اس ملک میں تم نہیں رہتے جس میں دے آباد ہونگے تو بھی دے رہا آباد ہونگے واسطے تمہارے ممنون ہونگے یا ذکر کو کہ حسب آدمیوں کو روابط محبت سے مربوط ہونا چاہئے زمین زیادہ تر وسیع ہی اس سے کہ دے آباد کر سکتے ہیں ہمایوں کا رکھنا ضروری

مصیبت پر افسوس کھاتا تھا جبکہ ان کے بادشاہ کا دیوانگانہ حوصلہ تباہی میں رکھتا ہی وہ ہر روز انتظار کرتا تھا کہ دیوتا جو اگرچہ متحل ہیں عادل ہیں اپڈراسٹس کے ظلم کو آخر کرینگے اور سوچتا تھا کہ دیکھتا ہوں کہ ظالم جسقدر اقبال میں دو لتور ہوتا ہی اسقدر زوال سے نزدیک تر ہوتا ہی کیونکہ کامیاب بے احتیاطی اور مطلق العنان ذی اختیاری نہایت ترقی کی حالت میں بادشاہوں اور بادشاہتوں کے واسطے تباہی کی پیش رو ہیں تاہم جب اس نے اپڈراسٹس کی شکست و وفات کا حال سنا تب پہلے سے اس کی تباہی کی آگاہی سے یا اس کے ظلم سے رہائی پانے سے خوشی ظاہر نہ کی صرف اپنے ملک کی واسطے متفکر تھا اور ڈرتا تھا کہ فتح کر نیوالے گھٹائے گھٹاتے حالت غلامی میں رکھیں گے۔

ہیڈاٹس

ہیڈاٹس

ٹیلیمیکس
ڈانیاٹیلیمیکس
میندر

یہ ایسا شخص تھا جسکو ٹیلیمیکس نے ڈانیا والوں کو بجائے بادشاہ دینا تجویز کیا تھا وہ کسی وقت اس کی لیاقتوں اور نیکیوں سے واقف ہو گیا تھا کیونکہ ٹیلیمیکس جیسی اسکو بیشتر کی صلاح تھی خود کو تباہی محنت سے ان سب لوگوں کی نیک و بد عادت سے واقفیت حاصل کرنے میں مصروف رکھتا تھا جو کسیقدر قابل خیال اعتبار رکھتے تھے خواہ ان مددگار بادشاہوں کے ساتھ جتنے ساتھ وہ خود لڑائی میں شامل تھا خواہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اور اس کے خاص کاموں میں سے ایک یہ تھا کہ ہر ایک جگہ ایسے آدمیوں کو جب کبھی مل سکتے تھے دریافت اور تحقیق کرتا تھا جو خاص فراست اور لیاقت سے ممتاز تھے۔

مددگار بادشاہ اول پالیڈیماس کو بادشاہت دینے میں کسیقدر ناخوش ہوئے اور بولے کہ ہم نے امتحان ملکہ سے سیکھا ہی کہ ڈانیا والوں کا جو بادشاہ جنگی طبیعت اور جنگی علم رکھتا ہی سواپے مہنہ انکو نہایت خوفناک ہی پالیڈیماس بڑا حاکم جنگی ہی اور یہ بہت بڑے خطرے میں ڈال سکتا ہی ٹیلیمیکس نے کہا کہ یہ سچ ہی کہ پالیڈیماس جنگ سے واقف ہی لیکن یہ بھی سچ ہی کہ وہ صلح کا دوست ہی بے دونوں وصف نکلے ایک ایسا وصف بنتے ہیں کہ ہمارے فائدے کو ضرور ہی جس شخص نے لڑائی کی مشکلات اور خطرات اور آفات اٹھائی ہیں سو ان سے اعراض کرنا اس سے بہتر جانتا ہی جو ان سے صرف اطلاع ہو ہی پالیڈیماس راحت کی برکتوں کی لذت اور قدر پاچکا ہی وہ اپڈراسٹس کے ارادوں کو آگے سے بڑا سمجھتا تھا اور جو تباہی ان سے ہو نیوالی تھی سو پہلے سے جانتا تھا کہ کوکر و بادشاہ سے جو بے علم اور بے تجربہ ہی اس سے زیادہ خطرہ ہی جو سب دیکھتا ہی اور سب اپنی خوشی سے تجویز کرتا ہی بے زور اور بعلم بادشاہ

پالیڈیماس
ڈانیاپالیڈیماس
ٹیلیمیکس
پالیڈیماسپالیڈیماس
ہیڈاٹس

آگے صلاح دی کہ آس پاس کا ملک ڈائمیوٹیڈی کو دیا جائے اور پالیڈیاس ڈائمیوالون کا بادشاہ
 کیا جائے پالیڈیاس انکا سموطن ایک سپاہی تھا جسکی بزرگانہ لیاقتوں کا ایڈراسٹس حاسد تھا اور
 اسلئے آسکو کبھی فیکر نہ کرتا تھا کہ مبادا وہ فتحیابی کی بزرگی میں شریک ہو جسکو وہ صرت اپنے واسطے چاہتا
 تھا پالیڈیاس نے اکثر تنبیہ میں آسکو کہا تھا کہ اتوام متفقہ سے لڑنے میں آسکی جان کو اور عوام کی
 امان کو بہت بھاری نقصان ہو اور صلاح دی تھی کہ ہمایون کی ریاستوں کے ساتھ عدل
 اور انصاف سے سلوک رکھ لیکن جو آدمی راستی سے نافرین سو ان سے بھی نافرین جو راستی
 کہنے کی جرات رکھتے ہیں وہ انکی جھٹپائی اور سرگرمی اور بغیر ضعیف سے متاثر نہیں ہوتے فریب نما
 اقبالندی نے ایڈراسٹس کے دل کو سخت کر دیا تھا صلاح نیکی نہیں سنا تھا اور اس غفلت سے ہر
 روز نئی فتح پاتا تھا کیونکہ دغا بازی اور تند مزاجی سے تمام دشمنوں پر غالب آتا تھا جو مصائب
 پالیڈیاس نے ظاہر کئے سو ظہور میں نہیں آئے ایڈراسٹس نے آسکی دہشت انگیز صلاح سے نفرت
 کی حسین صرت دشواری اور تکلیف عیان تھی آخر پالیڈیاس مجبور ہوا اور اپنے سب عہدوں سے
 محروم اور فلسفی اور تنہائی میں مبتلا رہا۔

پالیڈیاس اول اپنے نصیب کے انقلاب سے رنجیدہ ہوا لیکن آخر اسنے وہ بات حاصل کی
 جو نہ تھی یعنی بزرگی بیرونی کی بے تحقیقی سے آگاہی پس آپ ہی اپنی کوشش سے عاقل ہوا اور
 مصیبت اٹھانے سے خوش ہوا رفتہ رفتہ اسنے تھوڑے پرگزر کرنا اور راستی پر راحت سے محفوظ
 ہونا اور زیست کی تنہائی کی نیکیاں ہم پہنچانا جو ان خوبیوں سے زیادہ قابل غور ہیں جو عام کی
 آگے کو اچھی لگتی ہیں اور اپنی آسائش کے واسطے آدمزاد کا پابند نہونا سیکھا وہ ایک ویرانے میں
 کوہ گارگینس کے پانچ کے پاس جا رہا جہاں ایک چٹان میں ایک بھدی سی غار تھی سو آسکو موسم سے
 جاے پناہ بھی ایک چشمہ اس پہاڑ سے جاری تھا سو آسکی پیاس بجھاتا تھا اور آس پاس کے درختوں
 کے پھل آسکی بھوکہ کو ہٹاتے تھے آسکے پاس دو غلام تھے جنکو آسنے زمین کا ایک چھوٹا ٹکڑا جو تنے میں
 لگایا اور اپنے ہاتھوں سے بھی آکے کاموں میں مدد دی زمین نے آسکی محنت زیادہ فائدے کے
 ساتھ ادا کی اور وہ کسی چیز کا محتاج نہ رہا وہ صرت بار اور نبات اور بیج ہی کثرت سے رکھتا تھا
 بلکہ ہر ایک قسم کے سبب زیادہ خوشبودار بچوں بھی رکھتا تھا اس گوشہ عزلت میں وہ ان لوگوں کی

پالیڈیاس
 ڈائمیوالون
 پالیڈیاس
 ریڈاسٹس

پالیڈیاس

ریڈاسٹس

پالیڈیاس
 ریڈاسٹس

پالیڈیاس

پالیڈیاس

پالیڈیاس

پالیڈیاس

ایہیں فائدہ ہی اس ملک میں میں خود ایک بیگانہ ہوں اور میں نے ٹلفلی سے اپنے ملک میں کمی طرح کی تکلیف اٹھائی ہو تب بھی ای تو انا ڈائیومیڈی اس بزرگی سے واقف نہیں تھا جو تو نے حاصل کی ہو اور بیان بھی ای ہمت اور طاقت میں ایکلیئر کے ثانی ایسا نہیں ہوں کہ تجھ کو ہر دونوں یہ بادشاہ جنکو تو اس مجلس میں دیکھتا ہو اوسیت سے نا آشنا نہیں ہیں یہ جانتے ہیں کہ بے اسکے دیکھی ہو نہ ہمت نہ عزت جو حقیقت میں بزرگ ہیں سو مصیبت سے زیادہ تر ناحی ہوتے ہیں بے مصیبت انگلی ناموری میں کس قدر کمی رہتی ہو وے نہ اصطبار کی نہ استقلال کی نظیر میں سکتے ہیں جب نیک گولیف پہنچتی ہو تب ہر ایک کا دل اگر نیکی سے نا آشنا نہیں ہو تاثر ہوتا ہی پس بالیقین اپنا کام ہم پر چھوڑ چکے پاس دیوتاؤں نے تجھ کو پہنچا یا ہی ہم تجھ کو انکے ہاتھوں سے بطور بخشش پاتے ہیں اور اسکے تیری تخفیف تکلیف کی طاقت رکھنے سے خود کو خوش نصیب سمجھتے ہیں۔

ڈائیومیڈی نے جو کچھ سنا اس سے تعجب ہو کر اپنی آنکھیں ٹیلی میکس پر متوجہ کیں اور اپنے دل سے تحریک پائی وے دونوں اس طرح لے گویا مدت سے دلی دوست تھے اُسے کہا ای وانا یو کیسز کے بیٹے تو ایسے باپ کے کس قدر لایق ہو تو ویسی ہی عزت و جہرہ اور ویسی ہی خوبی لہجہ اور طاقت جھٹکا اور بلندی راے اور درستی خیال رکھتا ہو۔

فلا کیٹیز بھی اُس سے ملا اور دونوں نے باہم اپنی اپنی مصیبت کے واقعات بیان کئے فلا کیٹیز نے کہا یقین ہو کہ تجھ کو نیسٹر سے پھر ملاقات کرنے میں خوشی ہوگی اُسکا ایک بیٹا بڑا سڑیٹس جھٹکا تھا سو اب مارا گیا اور اُسکو اب یہ دنیا ایک وادی اشک ہو اور رہنا ہے قبر میرے ساتھ چل اُسکو تسلی و مصیبت زدہ دوست ممکن ہو کہ اُسکی تکلیف میں اُسکو دوسروں سے زیادہ تسلی دے سکے۔

یہ فوراً اُسکے غم کو گئے لیکن غم سے اُسکے ہوش و فہم ایسے متاثر تھے کہ اُسے ڈائیومیڈی کو شکر سے پہچانا ڈائیومیڈی پہلے اُسکے ساتھ رہا اور اُس پر نے اپنے افسوس کو اُسکی ملاقات سے زیادہ پایا مگر اپنے دوست کی موجودگی سے اُسکا رنج اور تکلیف کم ہوا اور باسانی معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی مصیبت کا احساس کس قدر اُنکے بیان کرنے کی اور جو کچھ ڈائیومیڈی پر واقعات گزرے تھے اُنکے سننے کی خوشی سے کس قدر تخفیف پذیر ہوا۔

اس عرصے میں اُن مجمع بادشاہوں نے ٹیلی میکس کے ساتھ مشورت کی کہ کیا کرنا واجب ہو ٹیلی میکس نے

ڈائیومیڈی

پیکلیوز

ڈائیومیڈی

ٹیلی میکس

پیکلیوز

فلا کیٹیز

فلا کیٹیز

نیسٹر

پیکلیوز

ڈائیومیڈی

ڈائیومیڈی

ڈائیومیڈی

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

وینس

ہر ایک چٹان پر بہار کی تباہی اٹھائی ہی ہر رحم و غنیمت نے مجھ کو اپنی بادشاہت کو واپس جانے کی یا اپنے قبیلے کو اپنی چھاتی سے لگانے کی کوئی امید باقی نہیں رکھی جس ملک میں میں نے اول نور دیکھا ہی اسکو پھر نہیں دیکھ سکتا جو کچھ مجھ کو عزیز ہی اس سے ہمیشہ کی واسطے جدا کیا گیا ہوں اپنے جہاز کی سب تباہیوں کے بعد اس کنارے پر صرف راحت اور سلامت چاہتا ہوں خود جو پہر ساز کا محافظ دیوتا ہی اسلئے اگر تم دیوتاؤں کی کچھ تعظیم رکھتے ہو اور رحم کی اپنے دل میں کچھ جا پاتے ہو تو اس وسیع ملک کا کوئی حصہ آفتادہ یا کوئی زمین شورہ یا کوئی ناپائمال دریا نہ یا کوئی ریگستانی میدان یا کوئی اونچا نیچا پہاڑ بناؤ بہان میں اپنے ہر ایسوں کے ساتھ اپنی مصیبت سے پناہ پاؤں اور ایک چھوٹا شہر جو ملک کھویا ہی اسکا یادگار بناؤں ہم ایک چھوٹا قطعہ ایسی زمین کا چاہتے ہیں جو تمہارے کام نہیں آتی ہم تمہارے صلح دار ہم ایسے مستقل اور معاون رہیں گے ہم تمہارے دشمن اور دوست کے سوا کسی کو دشمن اور دوست نہیں رکھتے اور ہم آسکے سوا کچھ امتیاز اور اختصاص نہیں چاہتے کہ اپنے قابو کے مطابق آزاد رہیں۔

ڈاڈیو مئیڈی
ہی لیمیکس

جب ڈاڈیو مئیڈی کلام کرتا تھا تب ٹیلیکس کی آنکھیں اسپر متوجہ تھیں اور جوش طبیعت کے تمام اثر نوبت بنوٹ اسکی صورت سے عیاں تھے جب اس بہادر نے اوک اپنی مدت کی مصیبت کا ذکر کیا تب اسنے اس بزرگانہ ساز کو اپنا باپ سمجھا اور اسکی صورت اسید سے رونق پر آئی اور جب اسنے خود کو ڈاڈیو مئیڈی بتایا تب مرجھا گئی جیسے پھول شمالی سرد ہوا سے مرجھا تا ہی اور جب اسنے اس بہر جانہ غصے اور ناخوش دہی کی شکایت کی تب ٹیلیکس کا دل اس مصیبت کی یاد سے پھلکا جو اسکے باپ نے اور اسنے اس سبب سے اٹھائی تھی اس حالت کا زیادہ تحمل نہوسکا افسوس اور خوشی سے روٹھا اور ڈاڈیو مئیڈی کے گلے سے لپٹا اور اس سے ملا۔

ڈاڈیو مئیڈی
ہی لیمیکس

ڈاڈیو مئیڈی

ڈاڈیو مئیڈی
ہی لیمیکس

ہی لیمیکس

ڈاڈیو مئیڈی

اسنے کہا میں پوٹیسیر کا بیٹا ہوں جو تیرے ساتھ لڑائی میں شریک تھا اور جو جب تو رقیس کے گھوڑے لیگیا تھا سست نہ تھا دیوتاؤں نے اسکے ساتھ بہر جانہ سختی سے سلوک کیا ہی جیسا تیرے ساتھ اگر اتریں گے الہام پر اعتبار کریں تو وہ ابھی زندہ ہی لیکن افسوس یہ کہ وہ میرے واسطے نہیں رہے ہی میں اسکی تلاش میں آیتھا کہ چھوڑا ہی اور اب میں اسکو اور اپنے ملک کو ہمیشہ کے واسطے کھویا ہی میرے مصائب سے تجویز کر کہ مجھ کو تیرے مصائب پر کس قدر رحم ہی کیونکہ مصیبت رحم کو پیدا کرنے والی ہی اور یہی

کہ کبھی اخیر نہ دیکھی گئی کیا انصاف اور کیا اعتدال کے ساتھ صلح میں بیٹھنا ہوس کی پیروی کرنے سے بہتر نہیں ہے؟ حسین تمام آشوب اور آفت اور خطر ہیں کیا کامل راحت اور بے عیب فرحت اور زرخیز ملک اور دوستانہ ہمسایہ وہ عظمت نہیں رکھتے جو انصاف سے جدا نہیں ہو اور کیا وہ اختیار جو راستبازی کا نتیجہ ہو اور جس سے بیرونی اقوام اپنے تصفیے کے واسطے صلاح چاہتی ہیں ببقاعدہ صلح کی سستی انگیز نخواست سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہو ای بادشاہوں میں بغیر ضامنہ کتا ہوں اور تمھاری رائے سے خلاف رہتا ہوں کیونکہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں اور اگرچہ تمھاری ناخوشی سے ڈرتا ہوں تو بھی سچ کہتا ہوں کہ جو صلاح راستی سے دی ہو سو کیا قابل ترک ہو جب ٹیلیفیکس تازہ اور ہمیز احم اختیار سے اسطرح کہہ سکتا تھا اور وہ بادشاہ اسکی صلاح کی خوبی کو تعجب اور تحیر سے سراہ رہے تھے ناگاہ ایک گھبراہٹ کا غل لشکر میں اٹھا اور آخر اس جگہ تک پہنچا جہاں وہ سب مجتمع تھے کہتے تھے کہ ایک اجنبی اپنے مسلح آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنارے پر وارد ہوا ہے اسکا قد بلند ہے اور جنگی بزرگی اسکی شان و شوکت سے عیان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اسنے سخت آفت کا مقابلہ کیا ہے اور اپنی مصیبت پر غالب آیا ہے جو سپاہی کنارے کی حفاظت پر تشریف تھے سو اسکو بطور دشمن اپنے ملک پر حملہ آور سمجھ کر بٹانے پر آمادہ ہوئے تو اسنے ناخائفانہ طرز سے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ اگر مجھے حملہ کر دے تو میں خود کو بچاؤ لگا لیکن میں من مصلحت اور مسامحت چاہتا ہوں پھر اسنے ملتانہ ایک شاخ زیتون اٹھائی اور کہا کہ مجھکو آنکے آگے بھیجاؤ جو اس کنارے کے حاکم ہیں اسلئے اسکو اس بادشاہی مجلس میں لے آئے۔

دیلی مہکس

اس خبر کے پہنچنے سے ایک لحظے کے بعد وہ مسافر آیا اسکی بزرگانہ صورت سے سب اہالی جمع ہتھ ہوئے وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا ملک الحرب جب تھریس کے پہاڑوں پر اپنے خونریز گرد و ہونکو بلاتا ہے اور اس نے بادشاہوں سے بے کلام کہے۔

پیس

فی الحقیقت میں آدمزاد کے محافظوں کو آنکے ملک کی پاسبانی اور داؤ گسترانی کے واسطے جمع دیکھتا ہوں پس بیان میں جو اپنے نصیب سے آفت زدہ ہوں امید سماعت رکھتا ہوں دیوتا تمکو ایسی آفت سے محفوظ رکھیں میں ڈائمیو میڈی ایٹولہ کا بادشاہ ہوں جس نے تیرے کے محاصرے پر ویش کو مجروح کیا تھا اسکا انتقام جہاں کہیں میں جاتا ہوں میرے پیچھے پڑا ہے نینٹون نے جو دریا کی وشر قادرہ سے کسی بات کا انکار نہیں کر سکتا ہے جھکو ہواؤن اور لہو کے غضب میں ڈالا ہے اور میں نے

ڈاھو مہڈی

ہیروسیا
ڈاھو مہڈی

نیشون

ڈانیا

ریڈاسٹس

کھتا ہوں سنو اگر تم ڈانیا والوں کو ایک نصف بادشاہ دو گے تو وہ آنکو نصف کرے گا وہ آنکو و فادار
 رہنے کا اور اپنے ہمسایوں کی حد و پر حملہ آور نہونے کا فائدہ سکھائیگا یہ سبق دے ناپاک ایڈراسٹس
 کے زیر حکم بھی نہیں سیکھ سکے ان لوگوں سے جب تک یہ ایک عاقل اور نیک بادشاہ کی ہدایت میں
 رہیں گے تو کچھ خوف نہ ہوگا اگر تم ایسا بادشاہ آنکو دو گے تو پے اسکے واسطے تمہارے ممنون رہیں گے
 اور جو آرام اور بہتری اسکی حکومت میں پے پائیں گے اسکے واسطے تمہارے مرہون رہیں گے تم پر
 حملہ آور ہونیکے بدلے پے تمکو دعا دیگے اور دونوں بادشاہ اور رعایا کو تمہارے ہاتھ کے بنائے ہوئے
 ہونگے مگر بخلاف اسکے اگر تم انکے ملک کو آپس میں تقسیم کرو گے تو یہ خرابی جو تم پیدا کرتے ہو بیشک وقوع میں آئیگی
 ڈانیا والے مایوس ہو گے از سر نو لڑیں گے اور پے حق منصفانہ یعنی حق آزادی کے واسطے لڑیں گے اور دیوتا
 جو ظلم سے نافرہیں انکے واسطے لڑیں گے اگر دیوتا انکے ساتھ تمہارے خدان ہونگے تو اول یا آخر تم پریشان ہو گے
 اور تمہاری اقبال مندی من بنجار پڑان اور گریزان ہوگی تمہارے سرداروں سے مشورت اور
 صلاح اور تمہاری فوج سے بہت اور تمہارے ملک سے افراط جاتی رہیگی تمہاری امید مغرورانہ ہوگی
 اور تمہاری ہم جلد بازانہ تم آنکو خاموش کرو گے جو تمکو تمہارے خطرے سے آگاہ کریں گے اور تمہاری تباہی
 ناگمانی اور لاعلاج ہوگی تب لوگ ایسا کہیں گے کیا دے پے تو انا اقوام ہیں جو دنیا کو قوانین سکھاتی تھیں
 جواب مجبور اور مغلوب اور خاک میں پال ہو رہی ہیں بے شرع اور مغرور اور ظالم کی ایسی سزا ہو اور
 آسمان سے ایسی راستبازانہ سکافات ہی۔

یہ بھی سوچو کہ اگر تم اپنی فتح کی تقسیم اختیار کرو گے تو سب آس پاس کی اقوام کو اپنے برخلاف متفق کر گے
 تمہارا اتفاق جو ایڈراسٹس کی زیادتیوں سے ہنسپیر کی تمام آزادی کی حفاظت کیواسطے ہوا تھا
 ٹوٹ جائیگا اور تم خود واجباً عام ظلم چاہنے کے شہم ہو گے لیکن فرض کرو کہ تم ڈانیا والوں پر اور دوسری
 ہر ایک قوم پر فتیاب ہو گے تو تمہاری فتیابی ضرور تمہاری تباہی کا باعث ہوگی اس تجویز سے تم متفرق
 ہو جاؤ گے اور یہ ان قوانین کی شکستگی بغیر نہیں ہو سکتی صرف جبکہ وسیلے سے تم اپنا دعویٰ درست کر سکتے
 ہو اس سے انصاف کے بدلے طاقت کام میں لانی پڑیگی اور اسلئے تم میں سے ہر ایک اپنی طاقت کو
 اپنے دعویٰ کا وسیلہ سمجھیں گے تم میں سے کوئی مال عامہ کی صلح آمیز تقسیم کے واسطے دوسروں پر اختیار
 کافی نہ رکھیں گے اور اس طرح ایک نہی جنگ واقع ہوگی جسکا ہماری اولاد جو ابھی پیدا نہیں ہوئی اغلب ہی

ریڈاسٹس
ہائیسریا

ڈانیا

کی نوک زمین کے پاس ڈوبا دیا ہو اور اپنی ماکا بھی خیال نہ رکھ جسے تیری غیر حاضری میں اپنے اسید واروں کی اطاعت کر لی ہوگی اور اپنے ملک کا بھی خیال نہ رکھ جسکو دیوتاؤں نے اس سے بہتر نہیں کیا جو اب تجھکو دیا جاتا ہو۔

تیلی میکس
یہی تیلی
پریس
یولیسیز

ٹیلی میکس نے انکے کلام صابرانہ سے لیکن تھمیلی اور تھریس کے پہاڑ مایوس محبت کی شکایت پر ایسے برے اور سخت تھے جیسا یولیسیز کا بیٹا ان اقراروں پر تھا اسنے کہا میں نہ کثرت چاہتا ہوں نہ ثروت پھر زیادہ تر وسعت کا ملک کیوں رکھوں اور زیادہ تر آدمیوں پر کیوں حکومت کروں کیونکہ اس میں صرف تکلیف زیادہ ہی اور آزادی کم جو آدمی سب سے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ معتدل خواہشیں رکھتے ہیں سو دوسروں پر کہہ بیقرار اور بے ضبط زبان کار اور رکار اور ناشکر گذار ہوتے ہیں حکومت نہیں رکھتے تو بھی اس دولت کو پر تکلیف پاتے ہیں جو دوسروں پر اپنی خاطر صرف اپنے اعتبار اور خوشی اور افتخار کے واسطے بے کسی دوسرے مطلب کے حکمرانی چاہتا ہی سو ظالم اور دیوتاؤں کا دشمن اور آدمیوں کو باعث عقوبت ہی اور جو آدمیوں پر عدل اور انصاف سے صرف انکے فائدے کے واسطے حکمران ہی سو بجاے حاکم انکا محافظ ہی اسکی تکلیف خیال میں آسکنے کے قابل نہیں ہی اور وہ اپنا اختیار بڑھا کے اسکو بڑھا نہیں چاہتا جو گلہ بان اپنے گلے کا گوشت نہیں کھاتا اور انکو اپنی جان کو آفت میں ڈالنے کے خطرے سے بچاتا ہی اور انکو سب بہتر چراگاہ میں لیجاتا ہی اور رات اور دن نگہبانی کرتا ہی سو اپنی بھیڑ بونگا شہا بڑھانے کی یا اپنے مہیاے کی بھیڑ بان چھیننے کی خواہش نہیں رکھتا کیونکہ انکے بڑھنے سے صرف اسکی تکلیف بڑھتی ہی اگرچہ میں نے کبھی حکمرانی نہیں کی لیکن میں نے قوانین دیکھے ہیں اور ان حکیموں سے سنا ہی جنہوں نے قوانین بنائے ہیں کہ حکومت ایک فکر اور محنت کا کام ہی اور اسنے اٹھتا کہ پرگو کیا ہی صغیر اور حقیر ہی قناعت کرتا ہوں اور اگر میں وہاں استقلال عدل اور پرہیزگاری سے حکومت کرونگا تو زیادہ تر حکومت کا یا زیادہ تر بزرگی کا محتاج نہ ہونگا کافی حقیقت میری حکومت شروع ہو لیکن جلد ہی نہیں دیوتا ایسی مہربانی کریں کہ میرا باپ لہرونکے غضب سے بچکے اچھے آدمی کی دراز ترین عمر تک خود حکمرانی کرے اور میں اسکے سایہ میں اپنے نفس امارے کو محکوم کرنا سیکھوں جب تک اپنی رعایا کے نفع امارے کو دبانے کے قابل نہوں۔

آدیاکا

پھر ٹیلی میکس نے اس جلسے کی طرف اس طرح خطاب کیا ای بادشاہو میں تمہارے فائدے کے واسطے جو

تیلی میکس

اور اگر تم یقین کرتے ہو کہ بن لیاقت رکھتا ہوں تو یہ بھی یقین کرو کہ میں عاجزی بھی پسند کرتا ہوں اور شکہ ہونے سے ڈرتا ہوں پس اگر تم مجھ کو اچھا سمجھتے ہو تو معاف کرو اور جو جانتے ہو کہ تعریف میرے کانوں کو اچھی لگیگی تو میری تعریف است کرو۔

ٹیلی میکس نے اپنے دل کے خیالات اس طرح ظاہر کر کے پھر انکی طرف توجہ ملی جو پھر بھی تعریف کے ببالغہ میں بلند آواز تھے اور اسکی بے توجہی نے جلد انکو خاموش کیا کیونکہ وہ ڈر گئے کہ مبادا ہمارے شوق سے پھر ناغوش ہو جائے اسلئے تعریف ختم پر آئی اور حیرت نے ترقی پائی کیونکہ جس شفقت سے وہ پرنسٹن کے ساتھ پیش آیا تھا اور جس شفیقاۃ محبت سے اسے اسکے ساتھ فرائض دوستی ادا کئے تھے سو سبکو معلوم تھے اور تمام اہالی فوج جس قدر اسکی عقل اور محبت کے بزرگ کاموں سے جنھوں نے اسکے کام کو رونق لانا ہی بخشی تھی تبھی تعجب تھے اس سے زیادہ اسکی ملاجی اور نکوئی کی شہادتوں سے متاثر ہو گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ دانا ہی اور شجاع اور دیوتاؤں کا پیارا اور اپنے وقت کا بہادر لانا ہی یا آدمی سے اعلیٰ ہو مگر یہ عجیب تر بات ہے کہ اس سے غیرت نہیں حیرت پیدا ہوتی یہ علاوہ اسکے وہ ٹیک ہے اور رحیم با وفا ہے اور علیم شفیق ہے اور کریم مہربان ہے اور قادر دان عموماً سب کا جو لائق ہیں اب اس میں بغیر غرضی اور کفر و رسی کی علامت نہیں ہے یہ آدم زاد کو صرف باعث حیرت ہی نہیں بلکہ باعث بہجت ہی یہ منفعت آمیز اور محبت انگیز فضیلت سے اور ایسی ایسی خاصیت سے ممتاز ہے جو دلوں کو ملائم اور متاثر کرتی ہے اور ہم سے اسکی نیکی کا اقبال ہی نہیں بلکہ احساس کراتی ہے بلکہ اس بات پر لاتی ہے کہ اپنی جان سے اسکی جان کو بچائیں۔

یہ بادشاہ اس طرح اپنی قدردانی اور حیرانی کا اظہار کر کے ڈانیا والوں کے واسطے ایک بادشاہ تجویز کرنے پر مصروف تھے انہیں بہتوں کی بیہ راہی تھی کہ اپنی اسٹس کی حد و د چونکہ ملک مفتوح ہے اور اس پر تقسیم کر لیجائے اور ٹیلی میکس کو اسکے حصے کے واسطے صرف آرباس کا زرخیز ملک دینا چاہا جہاں سرسبز اپنا طلائی آخراۃ بخشی ہے اور ایکس مزہ دار سیوجات دیتا ہے اور زینوں مقدسہ منز و اسال میں وود فہ اپنا خراج سبزہ ادا کرتا ہے انھوں نے کہا یہ ملک چاہئے کہ تیری یاد سے ایتھا کہ دور کرے جہاں زمین اوسر ہو جو نہ پڑے ولد رسی ہیں ڈو کیلیہم کے ہاڑ خوفناک ہیں اور زینت شخص کے جنگل بے ترتیب ہیں اپنے باپ کا زیادہ خیال نہ رکھ جسکو بیشک ناپلیکس کے انتقام نے اور پٹیوں کے غضب نے دریا میں کیٹیر

ڈانیا

رے ڈاسٹس

رے لیمکس

آپاس

میریون

بیکس

مینوا

اڈھا

ڈو کیلیہم

ڈو کیلیہم

ڈو کیلیہم

ڈو کیلیہم

ڈو کیلیہم

ان شفقت اور رقت کے اظہار و ن کے بعد ٹیلی میکس نے پڑ سٹرٹس کے زخمی پہلو سے خون کو دھواوا
اور اس کے جسم کو سرخ جنازے پر لٹایا اس بستر مرگ پر اسکا سر پڑا تھا اور اسکا چہرہ زرد تھا وہ اس
جوان درخت کی مانند معلوم ہوتا تھا جو زمین کو اپنے سایہ سے ڈھانک کے اور اپنی ڈالیوں کو آسمان تک
پہنچا کے تیر کے ناگہانی صدرے سے کٹتا ہی اور دفعۃً اپنی جڑ سے اور اس زمین سے جو کثیر الا ولا وہی اور
اپنے بچوں کو اپنے سینے میں پالتی ہی جدا ہوتا ہی اسکی شاخیں مچھلتی ہیں اور سبزی اڑ جاتی ہی پھر خود
سے مدد نہیں پاتا ہی اور زمین پر گر جاتا ہی اور اسکی طاقت بالیدگی جو اسکو آسمان تک پہنچاتی ہی
پڑ مروہ اور افسردہ ہو کر خاک میں مل جاتی ہی پھر وہ درخت نہیں رہتا تہ بیجان ہو جاتا ہی وہ آرزو
رکھتا ہی مگر پھر خوشنما نہیں ہو سکتا اس طرح پڑے ہوئے اور بدلے ہوئے پڑ سٹرٹس کو چتا پر لگے پٹیلیا والوں
کی ایک جماعت اس کے ہمراہ تھی سو آہستہ آہستہ اپنے قدم سے چلتی تھی انکے ہتھیار اوندھے نہھے اور
آنکی آنکھیں اشکبار زمین سے لگی ہوئی تھیں اور اب شعلے چکر کھاتے ہوئے آسمان کو چڑھے جسم
جھٹ پٹ جل گیا اور اسکی راکھ ایک طلائی کوزے میں بھری ٹیلی میکس نے جو اس سب کام پر اہتمام رکھتا
تھا اس کوزہ بے ہا کو جس میں اسکی راکھ بھری تھی کیلی میکس کی سپرد کیا جسکو نیسٹر نے ایک دفعہ اپنا یہ
بیٹا سپرد کیا تھا اور کہا کہ جسکو تو محبت سے چاہتا تھا اس کے اس مائی اور قیمتی بقیہ کو اس کے باپ کیلے
نگاہ رکھ لیکن جب تک اسکو اس کے مانگنے کی توانائی کافی نہو تب تک اسکو ست دے تاکہ جو ایک دفعہ غم
بڑھا سکا سو دوسری دفعہ اسکو ہٹا سکا۔

پینٹریس
پٹیلیا

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
نیسٹر

ٹیلی میکس اس طرح اپنے دوست کے حقوق اخیرہ ادا کر کے ان بدو گار بادشاہوں کے جلسے میں
گیا جو اسکو دیکھتے ہی تعظیم سے خاموش ہوئے وہ آنکی اس تعظیم سے شرمایا اور کچھ بول نہ سکا پھر جو
کلام ہوئے حیرانی کے باعث عام ہوئے اسنے خود کو چھپانا چاہا اور کچھ تھقل اور مضطرب سا معلوم
و یا آخر التماس کیا کہ مہربانی فرما کے میری زیادہ تعریف نہ کرو اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ مبادا مجھکو یہ
حد سے زیادہ خوش کرے تعریف آدمیوں کو نہایت خراب کر نیوالی ہی وہ آنکو متکبر اور مغرور اور خود
کر دیتی ہی چاہئے کہ اس سے برابر مستحق اور محتر ز رہیں تعریف صادقہ ایسی نہیں ہی جیسی خوشامد ہی
جو ظالم سپاہیوں سے زیادہ بد ہوتے ہیں سو سب زیادہ مورد تعریف ہوتے ہیں اور یہ ایسی
نظیر سے کیا خوشی پاسکتا ہوں اگر میں تعریف صادقہ کا مستحق ہوں تو وہ میری غیبت میں ادا ہو سکتی

ٹیلی میکس

ملفین کا جواب غم کا صرف ناصاف اظہار تھا تاہم کبھی کبھی اس کے منہ سے فقط یہ کلمات اندر و گہن نکلتے تھے ایڑ سٹریش ایڑ سٹریش تو مجھے بلاتا ہی اور میں تیرے ساتھ آؤنگا تو نے موت کو مبارک کیا مجھے سوا اسکے کچھ خواہش نہیں ہے کہ ایک بار تجھ کو پھر شکس کے کناروں پر دیکھوں افسوس! یہ اظہار کے بعد وہ گنگنٹون تک خاموش رہتا تھا مگر اس کے ہاتھ اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھتے تھے اور منہ سے بے اختیار آہ و نالے نکلتے تھے۔

اس عرصے میں جو بادشاہ مجتمع ہوئے تھے سولیمیکس کے واسطے بیقرارانہ منتظر تھے وہ اب تک پڑ سٹریش کی لاش کے پاس تھا اس پر عمدہ خوشبو جلاتا اور فیاضانہ ہاتھ سے پھول برساتا اور اس خوشبودار بھڑی کے ساتھ اپنے اشک ملاتا ہوا کہتا تھا ای میرے عزیز رفیق کیا پیلاس میں پہلے پہل ملنا اور سپارٹہ کو اپنا سفر کرنا اور پیسیر یہ کے ساحل پر اپنا پھر ملاقی ہونا فراموش ہو سکتا ہی میں تیرا کتنی مہربانیوں کے واسطے ممنون ہوں میں تجھ کو کیسی درد مندی سے چاہتا تھا اور تو میرے ساتھ کس وفاداری سے پیش آتا تھا میں تیری شجاعت سے واقف تھا وہ تجھ کو یونان کے بڑے بڑے بہادروں میں بسم کر تے مگر افسوس کہ اسے تجھ کو تباہ کیا فی الحقیقت اسے تیرے نام کو مقدم کیا ہی مگر دنیا کو مفلس ہم ان نیکیوں سے محروم ہو گئے جو تیرے باپ کی نیکیوں کے ساتھ برابر ہو تیں اور تو دوسرا تیسرا جاسکی کیا ست اور فصاحت ایام آئندہ میں یونان کی حیرت و شجاعت کا باعث ہو تیں تیرے لبوں سے پہلے ہی وہ ملائم ترغیب تھی جو تیسرے بولنے پر ہمیز احم ہی اور وہ اصلی سادگی اور راستی اور وہ ملائم تقریر جو غضب کو صلح کے ساتھ بدلتی ہی اور وہ طاقت جس سے بالضرورت سنجیدگی اور دانشمندی حاصل ہوتی ہی پہلے سے تجھ میں پائی جاتی تھیں تیری آواز پر ہر ایک کان مایل تھا اور تیری تجویز پسند کرنے پر ہر ایک دل متوجہ تھا تیرے صاف اور سادہ الفاظ دل پر ایسے جا گہر ہوتے تھے جیسے شبنم آسمان سبزہ زار کے سبزہ زار پر ایک دلکش کشتی پر کشتی تھوڑے عرصے میں موجود تھیں اور تیرے ساتھ کتنی برکتیں ہمیشہ کو ہم سے مفقود ہوئیں جس پڑ سٹریش کو کل میں نے چھاتی سے لگا یا تھا سو آج میری دوستی سے ناواقف ہی اور اب صرف اسکی ایک اندر و گہن یاد ہی جو باقی ہے اگر مجھے تیری آنکھیں بند کی ہیں ویسے اگر تو تیسرے کی آنکھیں بند کرتا تو دیوتا اسکو اس تکلیف اور سنج سے بچاتے اور وہ والدوں میں ایسا بی مثال آفت سے جیسا نہ ہوتا۔

پینیسٹریس

ستیکس

ٹیلی مے کس
پینیسٹریس

پیلئاس

سپارٹہ
ہی لپیو

نیکسٹر

نیکسٹر

پینیسٹریس

نیکسٹر

ڈوآنیا والون نے مجتمع ہونے کے واسطے صرن یہ شرط چاہی کہ ہم آپ اپنے واسطے ایک بادشاہ اپنی قوم کا پسند کریں جسکی نیکیاں جو بدنامی ہماری بادشاہت پر لایا ہی اسکو دور کریں دے اسکے قتل کے واسطے دیوتاؤں کے شکر گزار ہونے اور ٹیلیکس کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے واسطے جوق جوق فراہم آئے جسکو دے عدل یزدانی کا وسیلہ سمجھتے تھے اور اپنی شکست کو فتح سمجھنے لگے اس طرح وہ اقتدار جس سے تمام پیسپیریہ لرزان تھا اور اقوام متفقہ ترسان تھیں بالکل ہمیشہ کے واسطے پست ہوا اس سطح زمین جو آہستہ آہستہ تلے سے کھودی جاتی ہی ظاہر اپنی مضبوطی رکھتی ہی اور تلے کے آہستہ آہستہ کھدنے پر کچھ خیال نہیں کیا جاتا اور ناپیز سمجھا جاتا ہی کچھ پلٹا ہی نہ کچھ ٹوٹا ہی اور ظاہر میں نہ کچھ کمزور ہوتا ہی تاہم وہ اعانت پوشیدہ بالتحقیق اور معلوم کھتی جاتی ہی اور آخر وہ وقت آتا ہی جب سب کی سب ایک ساتھ گر پڑتی ہی اور سوا ایک غار کے کچھ نہیں باقی رہتا جس میں اسکی سطح اور جو کچھ آسیر ہی سب غرق ہو جاتا ہی ناجائز اختیار کیسی ہی بنیاد رکھتا ہو ظلم اور فریب سے رفتہ رفتہ برباد ہو جاتا ہی ہر ایک اسکو حیرت و دہشت سے دیکھتا ہی اور اسکے آگے تھر تھرا تا ہی جب تک وہ پستی میں سماتا ہی وہ اپنے بوجھ سے آپ گرتا ہی اور پھر نہیں اٹھ سکتا کیونکہ اسکی مدد صرف ہستی ہی نہیں بلکہ نیت ہو جاتی ہی عدالت اور صداقت سے محروم ہی کہ صرن اسی سے عقیدت اور محبت پیدا ہوتی ہی۔

ڈانیا

تیلیکس

ہیسپریا

دوسرے روز لشکر کے سردار ڈوآنیا والون کو ایک بادشاہ دینے کے واسطے جمع ہوئے تب دونوں لشکر کو ایک ناگمانی اور زنا تر قہ محبت سے باہم متفق اور دونوں فوج کو غایت خوشی سے ایسا متحد دیکھا کہ گویا ایک تھے فی الحقیقت پیسپیریہ حاضر ہو سکا کیونکہ اسکو اپنے لڑکے کی وفات اپنی عمر کی کمزوری سے زیادہ شاق تھی اٹھ نہیں سکا نریت کے وقت زوال میں اس مصیبت کے تلے ایسا دبا جیسے شام کی جھڑپی میں وہ پھول دیتا ہی جو علی الصباح وقت نور کشت زار کی خوبی تھا اسکی آنکھوں سے اشکو نہکانہ خالی ہو سکتے والا چشمہ برابر جاری تھا خواب کے ملایم ہاتھ نے پھر آنکو بند نہ کیا اور امید کا تسلی بخش انتظار کہ اسی سے خواری میں خوشی پاتے ہیں منقطع ہوا ہر ایک طعام اسکے تالو میں تلخی آمیز تھا اور روشنی اسکی آنکھوں میں درد انگیز اسکو سوا اسکے کچھ خواہش تھی کہ زندگی سے دور ہو اور تاریکی دوائی کے پردے میں مستور آواز دوستی اسکو بیفائدہ تلقین اور تسکین کرتی تھی کیونکہ مر بانی سے بھی وہ ایسا متنفر تھا جیسا بیمار اچھی نعمتوں سے متنفر ہوتا ہی شفیقاہ نسکین اور خلیقاہ

ڈانیا

نہتر

بیٹے کے نقصان سے بے قرار ہو کے سرداروں کی مجلس سے چلا جانا اور اس سرورازان
محفل کا ارضی مفتوحہ کو باہم تقسیم کر نیکی اور ٹیلیکس کو علاقہ آرپی تفویض کرنے کی را
وینا لیکن ٹیلیکس کا اس رائے کو ناپسند کرنا اور سمجھانا کہ پاکیزہ پاس کو ڈانیا والوں
کا بادشاہ بنانے میں اور انہی کو اسکے ملک پر قابض رکھنے میں سب کو فائدہ ہی اور
پھر ڈانیا والوں کو علاقہ آرپی ڈیوٹی کو جو اتفاقاً آکے اس ساحل پر وارد ہوا
تھا دینے پر آمادہ کرنا اور تکرار رفع ہونے پر سب مددگاروں کا علیحدہ ہونا اور
اپنے ملک کو جاننا

ایڈریسٹس کے مرتے ہی ڈانیا والوں نے اپنے بادشاہ کے نقصان پر افسوس کھانے کے
بہلے اظہار خوشی کیا اور ایک مصالحت اور موافقت کی علامت کے طور پر ان مددگاروں کو اپنا
ہاتھ دیا ایڈریسٹس کا بیٹا میٹر وڈورس جسکو اس ظالم نے فریب اور بے انصافی اور ظلم کے اصول
سکھائے تھے نامردی سے بھاگا لیکن ایک غلام نے جو اسکی بدیوں کا ہراز اور ہماز تھا اور جسکو اپنے
آزاد اور نواہ سے شاد اور اپنی گریز کے وقت جاے اعتماد کیا تھا اس موقع سے صرف اپنے واسطے
استفادے کا خیال کیا اس واسطے جب وہ بھاگا تب اس پر حملہ آور ہوا اور اسکا سر کاٹ کر مددگاروں
کے لشکر میں لایا اس اسید سے کہ اس گناہ پر بڑا انعام ملیگا کیونکہ اس سے جنگ کا اختتام ہو کر ان
مددگاروں نے اسکے اس فعل سے متحیر ہو کے اس دغا باز کو ہلاک کیا۔

جب ٹیلیکس نے میٹر وڈورس کا سر دیکھا جو ایک جوان تھا نہایت خوب اور لیاقت کا لگژور
عیاشی اور ذوق بد معاشی سے خراب ہو گیا تھا تب وہ بے اشکباری نہرہ سکا اور بولا کہ جوان
بادشاہ کے لئے خوشحالی کی خرابی کیسی نظیر ہے جس قدر اسکی بلندی درجہ اور تیزی جو اس زیادہ تر
ہوتی ہے اس قدر اسکا نیکی سے بہکنا زیادہ آسان اور زیادہ محقق ہوتا ہے اگر میں دیوتاؤں کی
حیرانی سے اور جلد آنیوالی مصیبتوں سے اور میٹر کی صلاح سے ستفیض نہوتا تو شاید ایسا ہی حال
میرا ہوتا جیسا میٹر وڈورس کا ہوا ہے۔

ٹیلیمیکس
ناپو
ٹیلیمیکس
پالیڈیماس
ڈانیا

ڈانیا
ناپو، ڈیوہیڈو

ایڈریسٹس
ڈانیا

ایڈریسٹس
میتروڈورس

ٹیلیمیکس
میتروڈورس

مینر

میتروڈورس

ہمان قایم کر اب سے آگے نیکی اور راستی کا مہم ہو کے رہا اور اپنی شکست سے نصیحت لے کہ دیوتا نصف
ہین اور بدکار خوار ہین ظلم اور فریب میں خوشی کو تلاش کرنا ناامیدی لاتا ہے کوئی سبابت ایسی نہیں
ہو جیسی راستی اور نیکی کی مدد است ہر اتنی صفائی کے ثبوت کے لئے ہکوا اپنا بیٹا میٹر و ڈورس اور
بارہ اپنی قوم کے دو سر دار صامن دے۔

پھر ٹیلی میکس نے ایڈر اسٹس کو اٹھنے دیا اور اسکی ناصانی کا خیال نہ کر کے اسکو اپنا ہاتھ دیا لیکن اس
ظالم نے اس نامحفوظی کے وقت میں دغا بازی سے ایک برچھا اسپر چلا یا جو اب تک اسے چھپا رکھا تھا یہ جڑ
ایسا نیز تھا اور ایسی طاقت اور چالاکی سے پھینکا تھا کہ اگر امداد غیبی نہ ہوتی تو وہ ٹیلی میکس کے بستر سے پار
ہو جاتا اور ایڈر اسٹس اب بے سلاح ہونے سے بچاؤ کے واسطے ایک درخت کے پیچھے جا چھپا تب ٹیلی میکس
پکارا ای وڈا نیا والو گواہ رہو کہ فتح ہماری ہے تمہارے بادشاہ کی جان فحندی سے میرے ہاتھ میں تھی
اور اب دغا بازی سے جاتی ہو وہ جو دیوتاؤں سے ڈرتا ہی موت سے نہیں ڈرتا یوں کہتے ہوئے وہ
وڈا نیا والون کی طرف بڑھا اور اپنے آدیونکو اشارہ کیا جو اس درخت کی اس طرف تھے جگہ پیچھا ایڈر اسٹس
نے پناہ لی تھی کہ اسکا راستہ روکین وہ ظالم اپنی حالت دیکھ کے کریٹ والون کے درمیان ہو کر
سکھنے کی دلیہ اندہ کوشش کرتا لیکن ٹیلی میکس نے مثل آکر وہ جو دیوتاؤں کے بزرگ اولمپس کے اوپر سے
گندگار کو تباہ کرنے کے واسطے گرتے ہیں جھپٹ کے اپنے فتیاب ہاتھ سے اسکو جالیا اور خاک پر گرا دیا
جیسے شمالی صحران کھیتونکو گراتی ہے جو اب تک درانتی سے کاٹنے کے قابل نہیں پکے اگرچہ اس دغا باز
ظالم نے پھر اپنے دل کی نیکی کی مذمت میں کوشش کی لیکن اس فتیاب نے اسکی عاجزی پر کان
نہ دیا اور اپنی تلوار اسکی چھاتی پر ماری اور اسکی روح کو شعلہ ہاسے ووزخ میں روانہ کیا جو اس کے
گناہ کے واسطے سزا ہے واجب تھی ۛ

باب ست ویم

ایڈر اسٹس کے مارے جانے پر وڈا نیا والون کا مددگار بادشاہوں سے درخواست
صلح چاہنا اور انہی میں سے ایک کو انکا بادشاہ بنانیکی درخواست کرنا اور میٹر کا اپنے

میتروڈورس

تیلی میکس
ہیڈا سٹس

تیلی میکس

ہیڈا سٹس
تیلی میکس
ڈانیاڈانیا
ہیڈا سٹس
کیرتیلی میکس
پولیمپسہیڈا سٹس
ڈانیا

میترو

وہ آدمی ادا کی سزا کے واسطے دیوتاؤں کے انصاف کا وسیلہ ضروری تھا۔

فلاکیٹیز جس وقت ایڈراسٹس کے مقابلے میں اس تیر کو درست کر رہا تھا خود ایک بھالے سے زخمی ہوا یہ زخم آسکو لیوکیٹیا کے ایک جوان ایفیکس نے لگایا جو نریس سے زیادہ خوبصورت تھا اس سے لڑنے کے محاصرے کے سب ماکون میں صرف ایکلیز کے سوا اور کوئی زیادہ خوبصورت تھا یہ زخم لگتے ہی فلاکیٹیز نے وہ تیر ایفیکس پر چلا یا سو جا کے اسکے دل میں لگا آسکی آنکھوں کی چمک جو خوبصورتی کے ساتھ سیاہ تھیں مٹ گئی اور آہر موت کی تاریکی چھا گئی اور اسکے لبوں کا رنگ آڑ گیا جبکہ مقابلے میں وہ گل سرخ زرد تھے جنکو صبح افق میں کھیرتی ہو اسکا چہرہ جو شگفتہ اور دلربا تھا ہولناک اور بد نما ہو گیا فلاکیٹیز خود رحم سے متاثر ہوا اور جب اسکا بدن خون میں تر ہو گیا اور اسکی زلفیں جھپٹ کر اسیالو کی زلفوں کا شبہ ہو تا تھا خاک میں گھسٹی تھیں اسکے گرنے پر ہر ایک شخص روتا تھا۔

فلاکیٹیز کو ایفیکس کے قتل کے بعد مڑ کر سے واپس آنا پڑا وہ نقصان خون سے کمزور ہوا اور اس نے اس جنگ میں ایسی کوشش کی تھی کہ اسکا پرانا زخم درد کرنے لگا اور اسے نوپھٹنے پر آمادہ ہو ا کیونکہ ایسکیو لپس کے لڑکوں کے اعجازِ نما علم سے بھی اسکا علاج کامل نہ ہوا تھا اس طرح سے عاجز اور آن مردوں کے ڈھیروں پر جو اس پاس جمع تھے گرنے والا تھا کہ آرگیدیماس جو چستی اور بہت میں سب اوبیلیا والوں سے جنکو پیتیلیا شہر کی بنیاد ڈالنے کے واسطے وہ اپنے ہمراہ لایا افضل تھا اسکو جب آئیں تو آسانی اپنے قدموں پر مثل مردہ گرا سکتا تھا اٹھا کے لے گیا اور اب اس ظالم نے کسیونین دیکھا جو اسکے ساتھ مقابلہ کی بہت کرے یا اسکی فتح کو روکے اسکے تمام دشمن مار گئے یا بھاگ گئے اور وہ اس سیلابِ مشابہ تھا جو اپنی حدود سے پر شور تندی کے ساتھ باہر نکلتا ہو اور کھیتوں اور گلوں کو مع گلہ بانوں اور گانوں کے صاف کرتا ہوا چلتا ہو۔

ٹیلیکیس نے دور سے آن فتمندوں کا غل سنا اور اپنے آدیون کو ایڈراسٹس کے مقابلے میں آگے بے ترتیبی اور نامتلا نہ جلدی سے آن ڈرے ہوئے جانوروں کی طرح بھاگتے ہوئے دیکھا جو شکاری کے مقابلے سے میدانوں پر پھرتے ہیں جنگلوں میں جاتے ہیں اور بلند یوں کو بچاندتے ہیں اور پانی میں ڈوبتے ہیں اسکے سینے سے ایک نعرہ نکلا اور اسکی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں اسنے اس مقام کو چھوڑا جہاں اب تک اتنے خطرے اور بزرگی کے ساتھ لڑتا تھا اپنے آدیون کی امداد کو چلا

سوار کی شکار کرتا تھا یا دریا میں کالکس کی مہم پر جاتا تھا یا ٹراسے کے اول مقابلے پر خطرے سے
مقابل تھا تب میں بزرگی کے ساتھ مڑتا اور یہی اٹلجی مرگ نوش نکرتا اب میں عمر اور غم سے باطل ہوں
اور نقابت و حقارت سے غافل صحن تکلیف پانے کو جیتا ہوں اور صحن افسوس کھانے کو بیوش
رکھتا ہوں ای میرے پیارے بیٹے پڑسٹرٹس جب تیرا بھائی ایشیلو کس تجھ سے دور ہوا تھا تب
تو باعث تسلی میرے حضور تھا لیکن اب تو بھی نہیں رہا میرے پاس کچھ نہیں رہا اور میں کچھ
تسلی نہیں پاسکتا میرے ساتھ سب آخر ہی اور اسید میں بھی جو آدمی کو باعث تشفی ہی میں کچھ
نصیب نہیں رکھتا ای میرے بچو ایشیلو کس اور پڑسٹرٹس میں آج ایسا دیکھتا ہوں کہ تم دونوں
آج مجھ سے گم ہوئے ہو اور میرے دل کا وہ پہلا زخم اب تازہ خون بہاتا ہو افسوس اب میں ٹکوپہ بیکو
جب میں مرد لگتا تب میری آنکھیں کون بند کر گیا اور کوزے کے واسطے میری راکھ کون سمیٹ گیا
ای میرے پیارے پڑسٹرٹس تو نے اپنے بھائی کی طرح ایک بہادرانہ موت پائی ہو اور صحن جھکوتا
نہیں آتی اور نہیں آئی ہو۔

اس افسوس کی حالت میں وہ خود کو ایک برجھی سے جو آسکے ہاتھ میں تھی ہلاک کرتا لیکن جو
پاس کھڑے تھے سو مانع ہوئے انھوں نے آسکے ہاتھوں سے آسکے لڑکے کی لاش چھین لی اور اس
مقابلے میں ہار کے بیوش ہو گیا آسکو بیوشی کی حالت میں آسکو خیمے میں لینگے وہاں سے پھر ہوش
میں آتے ہی اگر ملائمانہ زور سے روکا نہ جاتا تو پھر اس جنگ میں واپس آتا۔

اس عرصے میں ایڈراسٹس اور فلاکیٹینز باہم ایک دوسرے کی تلاش میں تھے آنکلی آنکھیں ان
پلنگوں اور غیر ونگی سی جگہ تھیں جو دریائے کیسٹر سے سیراب میدانوں میں اڑتے ہیں آنکلی
نظر میں وحشیانہ اور جنگ جو یا نہ غضب اور کینہ کشانہ انتقام کی مظہر تھیں جو بھالے وے چلاتے
تھے سو حملہ تھے اور آس پاس کے پہلوان آنکلی طرف دہشت سے نگران تھے آخر ان دونوں
کی آنکھیں مقابل ہوئیں اور فلاکیٹینز نے ان خوفناک تیروں سے ایک تیر اپنی کمان پر چڑھایا
سو آسکے ہاتھ سے چل کر کبھی نشان نہیں چوکتا تھا اور ایسا زخم کرتا تھا کہ کسی وواسے اچھا نہیں
ہو سکتا تھا لیکن مارٹس نے جو ایڈراسٹس کے بیخوفانہ ظلم پر مہربان تھا ابھی نہیں چاہا کہ وہ ہزار
پائے اس دیوتا کی خوشی تھی کہ لڑائی کے خطرات زیادہ ہوں اور مردوں کا شمار افزون آوے

ہڈپوئیس
ڈیڑیلاس
نئسٹرا
ہیکلیون
ہیکلیون

ہڈاسٹس

نئسٹرا
ہڈاسٹس

ہیکلیون

نئسٹرا
ہیکلیون
ہڈاسٹس
ڈانیا

ہڈاسٹس

ہیکلیون

ہیکلیون
نئسٹرا
ہڈاسٹس

ہیکلیون

شکار بازی میں ہیکلیون سے بڑھ کر تھا اور ہیکلیون کو جو نیسٹر کے ساتھ ٹرائے کے محاصرے پر گیا تھا اور اپنی طاقت اور توانائی کے واسطے ایکلیون کا پیارا تھا اور اسی طرح جو جین کو جسے دریائے ایکلیون میں نہا کے کہتے ہیں کہ اس دریائے جیسی صورت چاہتا تھا ویسی صورت پانے کی طاقت پائی تھی اور جو فی الحقیقت ایسی ہلاکی اور جیتی رکھتا تھا کہ سب زور آور کی گرفت میں نہ آسکتا تھا لیکن ایڈراسٹس نے اپنے بھالے کی ایک ضرب سے اسکو ہمیشہ کے واسطے بھرت کیا اور اسکی روح اس کے زخم سے اس کے خون کے ساتھ نکل گئی۔

نیسٹر جس نے اپنے حاکموں سے سب زیادہ بہادر کو ایڈراسٹس کے ظالمانہ ہاتھ کے تلے اس طرح کرتا ہوا دیکھا جس طرح اناج کی بالین جو بک کر سنہری ہو جاتی ہیں اور کاٹنے والے کی درانتی کے تلے گرتی ہیں اس خطرے کو بھولا جہیں وہ عمر سے ناتوان اور لرزان بیفائدہ پڑا تھا اسکا خیال بالکل اپنے بیٹے پرنسٹریٹس پر متوجہ تھا جو اپنے باپ کی محافظ جماعت کو بہادرانہ مدد دے رہا تھا لیکن اب وہ ملک وقت آپہنچا تھا جہیں نیسٹر کو ایک دفعہ پھر زیادہ جینے کی بے چینی دیکھنی پڑی۔

پرنسٹریٹس نے اپنے بھالے سے ایڈراسٹس پر ایک ایسا سخت وار کیا کہ اگر وہ ڈانیا والا اس سے احتراز نہ کرتا تو وہ بہت ملک ہوتا وہ حملہ آور اپنے وار میں چوک کے اپنے زور سے لڑھکھڑایا اور ابھی خود کو سنبھال نہ سکا تھا کہ ایڈراسٹس نے اپنی برجھی سے اس کے پیٹ میں زخم لگا بائگی اور تیریاں خون کی دھار میں اس حربہ کے ساتھ باہر آئیں اسکا رنگ اڑ گیا جیسا اس بھول کا اڑتا ہے جو اپنی جڑ سے کٹ جاتا ہے اسکی آنکھیں دھندھلائیں اور اسکی آواز ہکلائی ایسی سر نے جو اسکا حاکم تھا اور اس کے پاس لڑا تھا اسکو گرتے ہی اٹھایا اور اسکو اس کے باپ کی آغوش میں رکھا ہی تھا کہ وہ مر گیا اسنے اوپر دیکھا اور اپنی محبت کی اخیر علامت ظاہر کرنے کا قصد کیا لیکن چونکہ واسطے منہ کھولتے ہی اسکی روح اس کے دم کے ساتھ نکل گئی۔

نیسٹر نے اب فلاکیٹیر کی مدد سے ایڈراسٹس سے جو اس کے پاس خونریزی اور خطر انگیزی کا باعث ہو رہا تھا پھر اپنے بیٹے کی لاش کو سنبھالا اور حالت نزع میں اپنی چھاتی سے لگا یا روشنی اب اسکی آنکھ کو بڑی لگی اور اسکا جوش نالہ اور فغان بکے بکلا اور بولا ای بدبخت تو باپ بکے اتنے روز تک زندہ رہا ای میر جم نصیب تو نے میری جان کو واسطے نہیں لی جب میں کیلیڈونیا کے

سے اسکی تلاش کو کیا اسنے اسکو فتح کرنا آسان سمجھا تھا کیونکہ اب تک اسنے مرو کی سی پوری طاقت نہ پائی تھی مگر اس ظالم نے صرف اس فائدے پر ہی اکتفا کیا بلکہ عجیب دلیری اور ہمتی اور طاقت کے تیس ڈوانیا والوں کو بھی اپنے ساتھ لیا جنکو اسنے کس طرح ٹیلی میکس کے مارنے کے واسطے بڑا انعام دینے کا اقرار کیا تھا اگر اسوقت میں مقابلہ ہوتا اور وہ تیس ڈوانیا والے اس جوان شجاع کے ساتھ کو گھیر لیتے تو ایڈر اسٹس جسے اسپر سامنے سے حملہ کیا تھا بلا وقت ضرور اسکو ہلاک کرتا لیکن منروانے اس مہیب گروہ کو ایک دوسری طرف متوجہ کر دیا۔

ایڈر اسٹس اپنے والوں کی ایک جماعت میں جو ایک پہاڑ کے تلے چھوٹی خلا میں لڑ رہی تھی ٹیلی میکس کی آواز اور صورت پہچانکے اس مقام پر جھپٹ کے گیا تاکہ اپنا انتقام لے لیکن وہاں ٹیلی میکس کے بدلے اسنے نیسٹر پایا جو اپنے ناتوانا ہاتھ سے بے شست تیر پھینک رہا تھا جو کچھ کارگر نہیں ہوتے تھے ایڈر اسٹس مایوسانہ غضب سے اگر پتلیا والوں کی فوج اپنے بادشاہ کے گرد نہوتی تو اسکو قتل کرتا اور اب بہت سے تیروں نے دنگو تارک کیا اور لڑنیوالی فوج کو شل ابر چھالیا موت کی پکار اور جو بخت کرتے تھے انکی جھٹکار کے سوا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا زمین مقتولوں کے پہاڑوں سے دب رہی تھی اور انکے خون کے دریا سے بھیگ رہی تھیں اور بیلکونا دوزخی سودا کیوں کو ساتھ لئے ہوئے اور خون سے تر جامہ پہنے ہوئے اس لڑائی کے خطر و نگو دیکھتے تھے اور لڑنیوالوں کو غصہ تازہ تیز کرتے تھے ان کینہ کش دیوتاؤں سے جو آدیوں کے دشمن ہیں رحم اور مروانہ طاقت اور آدمیانہ اودیت میدان جنگ سے نکالے گئے تھے اور قتل اور انتقام اور پاس اور ظلم اس آشوب کے درمیان بلا غضب میں آ رہے تھے حائل و زنا مغلوبی قابل منروا تھم تھرائی اور اس نظر گاہ سے دہشت کے ساتھ باہر آئی۔

اس عرصے میں فلا کیٹینز اگرچہ نہر کیو کیمر کے تیروں کے ساتھ مشکل سے چل سکتا تھا اپنی تمام توانائی سے نیسٹر کی مدد کو لنگراتا ہوا گیا ایڈر اسٹس نے پتلیا والے محافظوں کے درمیان جو اسکے پاس تھے جانکی طاقت نہا کے انہیں سے بہتوں کو خاک پر شلایا اسنے ایٹیسلا کو ہلاک کیا جو ایسا سبک پاتا تھا کہ اسکے نقش پاریتے پر کم ابھرتے تھے اور جسے اپنے ملک میں دریاے یور وٹاس اور ایلکیس کی تیز رولہروں کو اپنے پیچھے چھوڑا تھا اسنے یوٹرن کو بھی گرایا جو خوبصورتی میں ہیلکاس سے اور

ڈانیا
ٹیلی میکس

ڈانیا

ایڈر اسٹس
مینوایڈر اسٹس
ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

نیسٹر

ایڈر اسٹس
پتلیامارم
بیلکونا

مینو

فیلادیلیا
ہکولیون
نیسٹر
ایڈر اسٹس
پتلیا
ایٹیسلایور وٹاس
ایلکیس
یوٹرن
ہیلکاس

پہلے تھے جو دریائے آئیندس سے سیراب ہوتے ہیں اور جو سورج کے گھوڑوں سے کچھ ہی کم تھے وہ کمپوز
جوتسلی میں آریکس کے ساتھ مشیت زنی کی لڑائی میں اکثر برابر تھا اور کرپٹر کو جو تیر کیولیئر کا مینر
اور دوست رہا تھا جب وہ لیکس کو بد معاشری کی مزادینے کے واسطے پیسپیر یہ مین گیا تھا اور ٹینیکرٹین
کو جو کشتی بازی میں بالکس کا ہمسرہ تھا اور سیلیپیہ والے بچوں کو جو گھوڑے کو فرمانبردار کرنے
میں کاسٹر کی سی چالاکی اور خوبی رکھتا تھا اور یوریکٹیز بہادر شکاری کو جو ہمیشہ رچھون کے او
جنگلی سوروں کے خون سے جنگو وہ کو ہمارے اینٹین کی بیخ دار بلندی پر مارتا تھا تیر رہتا تھا
اور جو ٹوٹیمینا کا اتنا بڑا پیارا سمجھا جاتا تھا کہ اسنے اسکو علم کمان کشی اپنے ہاتھ سے سکھایا تھا اور
نیکاسٹرٹس کو جسے کوہ گارگینس کی چٹانوں میں ایک دیو کو فتح کیا تھا جو آگ اگلتا تھا اور
ایلیٹینٹس کو جو فو کوئی سے منسوب ہوا تھا وہ اس دیوتا کی ایک خوبصورت جوان لڑکی تھی
جو کوزے سے دریائے لیرس کو گرتا ہی۔

اس لڑکی کو اسکے باپ نے اس شخص کو دیا کیا تھا جو اسکو ایک پروار افنی سے بجائے جو اس
مذہبی کے کنارے پر رہتا تھا اور جو الہا یاد ریافت ہوا تھا کہ بعد چند روز کے اسکو کہا جائیگا ایلیٹینٹس
فولونی کے عشق میں اس ظالم کو مارنے کا ارادہ کرے گا سیاب ہو لیکن اسکی قسمت نے نہیں چاہا کہ
اپنی فتح کا پھل پائے اور ابھی فولونی اسکے ساتھ شادی کا تہیہ اور ناز کا نہ اور خائفانہ خوشی کے
ساتھ اسکی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کہ اسے سنا کہ وہ آپڈرسٹس کے ساتھ لڑائی میں گیا
تھا اور وہاں ضربناگمانی سے اسکا رشتہ زندگی منقطع ہوا اسکے نالے اس پاس کے جنگوں او
پہاڑوں پر پہنچے ہر ایک ہوا کے جھوکے پر اسکی آنکھوں سے آنسو بہے اور پھول جیسے ہار بنا رہی تھی
جہاں کے تھان پڑے رہے اس غم سے بقراری میں دیوتاؤں کو نامضفی کا اہتمام دیا لیکن دیوتاؤ
نے اس پر رحم کیا اور اسکے باپ کی دعا قبول کر کے اسکی تکلیف آخر کی اسکے آنسو اس کثرت سے بہے کہ
وہ ایک چشمہ بن گئے اور آخر اپنے پدیری دریائے لیرس میں آسکا پانی اب تک کھاری ہو اور اسکے
کنارے کی طرح کئی گھاس اور پھول نہیں لاتے نہ کوئی پتھر اگتا ہی لیکن سہ و آنپراپنا سا یہ
ڈالے ہیں۔

اس عرصے میں ایڈرسٹس جس نے سنا کہ ٹیلیپکس ہر طرف وشت پھیلا رہا ہے نہایت گرمی اور بھری

ڈالتے ہیں اس دشمن کے ساتھ بھی کیسا ہی ظالم بیوفا اور ناپارسا ہی ہم عداوت نہیں رکھتے اسلئے
ہمارے اور اس کے درمیان انصاف کرا کر ہکومرنا ہی تو تیرا ہاتھ ہے جسے زندگی دی ہو واپس لے گا اگر تیرے
کو آزادی اور اس ظالم کو بربادی پانی ہو تو یہ تیری توانائی ہو اور ترنوا کی دانائی جو ہکو فتح
بخشگی یہ بزرگی تجھ کو واجب ہے کیونکہ قسمت جنگ تیری ترازو میں تولی جاتی ہے ہم تیری طرف سے
لڑتے ہیں کیونکہ تو پاک ہو اور اسلئے ایڈراسٹس اتنا ہمارا دشمن نہیں ہے جتنا تیرا ہے اگر تیری طرف
سے ہم جیتیں گے تو ان سب قربانیوں کے خون کا دھوان تیری محرابوں پر اٹھیکاپہلے اس سے کہ
یہ دن آخر ہو۔

ہیسپیا

مینرکا

ریڈاسٹس

پھر اپنے رتھ کے آگ جھاڑتے ہوئے اور جھاگ ڈالتے ہوئے گھوڑوں کی لگام اٹھا کے دشمنوں کی
سب گہری صف کے درمیان گیا جو پہلے اس کے مقابل آیا سو لو کر یا والا پیریمینڈ رتھا وہ ایک شیر کا چمڑا
پہنے ہوئے تھا جسکو اس نے ٹیلیسیہ میں سفر کرتے ہوئے مارا تھا اور نہر کیوینز کی مانند ایک بڑے بھاری
سوٹے سے مسلح تھا فاست و طاقت میں ایک دیوتا ٹیلیمیکس کو دیکھتے ہی اس نے اس کی جوانی اور اس کی
خوبصورتی سے نفرت کی اور کہا ای نام واپس کے تو ہی ہو جو ہمارے ساتھ سلاح بازی میں بزرگی چاہتا
ہو بیان سے جا اور اپنے باپ کو حذو و مردگان میں تلاش کر اسے یہ کہا اور اپنا گھیللا اور بھاری
گرز اُسپر اٹھایا اُس میں آہنی کیلے لگے تھے اور اس کی صورت ستول کی سی تھی جو نزدیک تھے سو سب
اس کے گرنے سے کانپ اٹھے لیکن ٹیلیمیکس اس ضرب سے بچ کر عقاب کی سی سرعت کے ساتھ اپنے دشمن
پر چھپا اُس گرنے ایک رتھ پر جو اس کے قریب تھا کر کے اس کے پیٹھ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور ہنوز
پیریمینڈر اسکو اٹھانے نہ پایا کہ ٹیلیمیکس نے اس کی گردن پر بھالا مارا اس خون سے جو اس کے زخم سے
ندی سا بہا اس کی آواز رکی اور اس کا سر جھکا اور اس کے گھوڑے لگام گردن پر گرنے سے بے اختیار
غصے سے دوڑ اٹھے وہ رتھ سے گرا اس کی آنکھیں تاریکی و اجمی سے چھا گئیں اور اس کا چہرہ زرد
اور بد نما اور درد مرگ سے متاثر ہوا ٹیلیمیکس نے یہ حال دیکھ کر رحم کیا اور فوراً اس کا جسم اٹھا کے
اس کے لازموں کو دیا مگر وہ شیر کا چمڑا اور گرز اپنے واسطے شل علامت فتح مند ہی رکھ لیا۔
پھر اسے کثرت جنگ میں ایڈراسٹس سے مقابلہ کیا اور اپنے راستے میں بہت سے بہادروں
کو زیر و زبر کیا یعنی ہیلینس کو جس نے اپنے رتھ میں دو گھوڑے جوئے تھے جو ان میدانوں میں

لیکریا
پیریونڈرتیلیسیا
ہکپولیڈ
تیلیمیکس

تیلیمیکس

پیریونڈر
تیلیمیکس

تیلیمیکس

ریڈاسٹس

تیلیمیکس

اشارے سے قائدہ چٹا لیکن نہایت چستی اور دور بینی اور بیدار مغزی بھی دکھاتا تھا واقعات آئندہ کا انتظام کرتا تھا نہ خود مضطرب رہتا تھا نہ دوسروں کو مضطرب رکھتا تھا سب غلطیاں معاف کرتا تھا اور سب نا درستیاں صاف اور مشکلات کو مع اسباب وقوع پانے سے پہلے دور کرتا تھا یہ وقت کسی سے کام نہیں لیتا تھا اور ہر ایک آدمی کو آزاد رکھتا تھا اور ہر ایک آدمی کا اعتبار حاصل رکھتا تھا جب کوئی حکم دیتا تھا تب نہایت صراحت اور سلاست سے ظاہر کرتا تھا اور جنگوں کی تفصیل کرنی تھی انکے فہم اور حافظے کی مدد کے واسطے اسکو دہراتا تھا جب کہتا تھا تب انکی آنکھوں کو دیکھتا تھا کہ سمجھے یا نہیں بلکہ اپنے حکموں کا مطلب انکی زبان سے کہلاتا تھا جب اسنے ان شخصوں کی لیاقت سے اطمینان پایا جنگوں کو مقرر کیا اور جانا کہہ دیکھ لیا ہی تو پھر کبھی انکو بے قدری یا بے اعتباری سے دور نہیں کیا اسلئے ہر ایک جو اسکے ارادوں کی تعمیل پر مامور تھا ایسی محبت سے انجام دیتا تھا کہ محکوم کو اپنے حاکم کے ساتھ ہوتی ہی جکو وہ سب زیادہ خوش کیا جاتا ہی اس خوف سے کہ اگر غلطی ہوگی تو آنت آئیگی کوئی اپنی کارگزاری سے باز نہ رہتا تھا کیونکہ اگر اسکو انکے ارادے نیک معلوم ہوتے تھے تو غلطی ہونے پر وہ انکو نا کامیابی کے واسطے شرم نہیں کرتا تھا۔

اب آفتاب کی اول شعاعوں نے افق کو ایک رونق دار رنگ سے رنگا اور نکلتے ہوئے دن کے انوار سکو سننے دریا کو چمکا یا میدان آدیون اور ہتھیاروں سے چھایا گھوڑے اور رستہ ادھر ادھر پھرنے لگے مختلف آوازوں کا ایسا بلند اور سخت شور ہوا جیسا دریا کا ہوتا ہی جب نیپٹون یعنی ملک المار کے حکم سے کوئی طوفان تو انا عالم آبی کو تہ و بالا کرتا ہی اور مارس یعنی مریخ جسکے سلاخوں اور مہیب آلاتوں کی صدا سے تخم قہر ہر ایک کے سینے میں بکھیرتے لگا برچھیاں میدان میدان میں ایسی کھڑی ہوئیں جیسا غلہ کھیت میں کھڑا ہوتا ہی اور فصل خریف میں ہل کے شگافوں کو چھپاتا ہی غبار کا بادل ہوا پڑا اٹھا جسے رفتہ رفتہ آسمان کو آدیون کی نظر سے چھپا دیا اور سخت ہلاکت پریشانی اور حیرانی اور ویرانی کی فوج ساتھ لیکر غلبہ لائی۔

جسوقت ادھر سے اول تیز چلے ٹیلی میکس اپنے ہاتھ اور آنکھ آسمان کی طرف اٹھا کے یہ کلمات بولا ای جو پیر اور ای دیوتاؤں اور آدیون کے بزرگ تو دیکھتا ہی کہ عدل اور صلح ہماری طرف ہی ہم انکی تلاش میں شرمندہ نہیں ہیں ہم تمہارا خلاف مرضی نکالتے ہیں اور آدیون کا خون زمین کا

نہایت
ماتہ

دستی مہکس

جھپٹ

ہیں اور دیوتاؤں کے بھی کیونکہ دیوتا نصف ہیں۔
 مطابق اسکے ڈیاس کورس کو ایڈر اسٹس کے پاس بھیجا جو اپنا خطرہ دیکھ کر کانپا اور دشمنوں کی
 فیاضی پر اس قدر متحیر ہوا کہ بیان سے باہر ہی کیونکہ بد ذات بیغضانہ نیکی کا کچھ خیال نہیں رکھتے جو ظہور
 میں آیا تھا اُس پر اس نے حیرت اور پوشیدہ اور بے اختیارانہ مدحیت سے خیال کیا مگر یہ سمجھ کے کہ میری ہتک
 ہوگی ظاہر اُس کو سراہ نہ سکا جو جفا اور دغا اس نے کی تھی سو گناہ اور شرم کے درد آمیز احساس سے
 یاد کی اس نے اُس نیکی کو خود سے منسوب کرنا چاہا نہ دشمنوں سے حالانکہ اُس کے لایق تھا اور خود کو اپنی جان
 کے واسطے اُنکا ممنون پانے پر بلا افسوس ناسپاسی کا خیال نہ کر سکا لیکن جو بالعات بد ہوتے ہیں
 اُنکی پشیمانی تھوڑی پائنداری رکھتی ہے۔

ایڈر اسٹس نے جسے ان مددگاروں کی نیکنامی متواتر ترقی پر دیکھی فوراً کچھ ضروری اور اُنکے
 برعکس کرنا نہایت ضروری سمجھا چونکہ اُس نے دیکھا کہ وہ نیکی میں تجھ کو داغ لگائیں گے صرف ہتھیاروں
 سے آپر کامیابی کی امید ہو اسلئے بلا و رنگ جنگ کے واسطے تیار ہوا۔

روز جنگ نزدیک آیا جیون ہی صبح نے اپنے گل سرخ آفتاب کے راستے میں بچھائے اور اُنکے
 آگے مشرق کے دروازے کھولے سلیمیکس نے تجربہ کاری اور عمر کی ہوشیاری سے متنبہ ہو کر خود کو
 خواب کی ملایم ہم آغوشیوں سے الگ کیا اور سب حاکمون کو جگایا اُسکا خود گھوڑے کے بالوں سے
 منڈھا ہوا جو ہوا میں پھرا رہے تھے پہلے سے اُسکے سر پر چکر رہا تھا اور اُسکا بخت نہی و ہوپ میدان
 پر پھیلا رہا تھا اور اُسکی ڈھال جو ولکین کی بنائی ہوئی تھی اب جنگی خوبی کے سوا ایک قدرتی تاب
 سے تابان تھی سو اس نے سپر نر و اسے پائی تھی جو اُسکے تلے چھپی ہوئی تھی اُس نے ایک ہاتھ میں بھالہ اٹھا
 اور دوسرے ہاتھ سے وہ مقامات بتائے جو فوج کے ہر ایک حصے کے واسطے ضرور تھے نر و انے اُسکی
 آنکھ میں ایسا نور دیا جو اختیار آدمزادے باہر تھا اور اُسکے چہرے پر ایسا حبیب جلال پیدا کیا کہ
 فتح مندئی کا گواہ تھا وہ چلا اور سب معاون بادشاہ اپنی عمر و درجے کو بھول گئے بے مزاحمانہ ترغیب
 سے اُسکے پیچھے چلے اُنکے دل حسد کو بھی دشوار گزار تھے اور سب بالطبیعت اُسکی اطاعت کرنے لگے جو
 ہو واسطہ اور غائبانہ نر و کا زیر ہدایت تھا اب اُسکی عادت میں کوئی بات نہ کشتی اور جلد بازی
 کی نہ تھی وہ نہایت سلیمانہ قرار اور علیانہ اصطبار رکھتا تھا ہر ایک کی رائے سننا تھا اور ہر ایک کے

ڈیاسکوریس
 ریداس

ریداس

ہیلیمیکس

ولکین

مینرکا

مینرکا

مینرکا

ہکینہس
ہکینہس
ہکینہس

کے واسطے مقرر کر دیئے ایک تھمس نے ابیم و امید سے مجبور ہو کے پورا اقرار کر لیا اور ٹیلیکس نے اُن
بادشاہوں سے اُسکی جان بخشی کر اُلی جیسی اُس نے زبان دی تھی اور اُسکو ایک پینڈیا کے ایک جزیرے

ڈانیا
ڈیاسکورس

ہڈاسٹس

ڈیاسکورس

ہڈاسٹس

وینس

میں بھیجا یا جان اُسے اپنے باقی دن راحت اور سلامت سے بسر کئے۔
تھوڑے عرصہ کے بعد ایک ڈانیا والا گم پیدائش کا لیکن دل کا دلیر اور سخت جسکا نام ڈیاسکورس
تجارات کے وقت معاونوں کے لشکر میں آیا اور کہا کہ میں آئڈراسٹس کو اُسکے خیمے میں قتل کر دینگا
اس کام کے انجام کی اُسکو طاقت تھی کیونکہ جو اپنی جان نہیں چاہتا دوسرے کی بے سکتا ہو ڈیاسکورس
اس اپنا انتقام لیا چاہتا تھا آئڈراسٹس نے زبردستی اُسکی عورت چھین لی تھی جسکو وہ اسقدر چاہتا تھا
کہ بغیر اسکا اور خوبصورتی میں خود وہیں کے برابر تھی اور اسے ارادہ کر لیا تھا کہ اس ظالم کو مار دینگا
اور اپنی عورت کو واپس لوگایا اس کوشش میں اپنی جان دو گنا اُسے خفیہ خبر پائی تھی کہ کورات
کو اُسکے ڈیسے میں اسطرح جا سکیگا اور اس کام میں اُسکے بہت سے ملازم تیری مدد کرینگے لیکن اُسے خیال کیا
کہ بہت ضرور ہے کہ معاون بادشاہ بھی اُسی وقت اُسکے لشکر پر حملہ آور ہوں تاکہ اس پریشانی میں اُسکو

بھاگنا آسان ہو اور اپنی عورت کو اپنے ساتھ لیا جائیکا موقع ملے۔
جیون ہی اس آدمی نے مددگار بادشاہوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا دے بے تامل صلاح

ہکینہس

کے واسطے ٹیلیکس کی طرف متوجہ ہوئے اُسے کہا کہ دیوتا جنھوں نے ہکو مفتریوں سے بچایا ہو ہکو
مفتریوں سے کام لینے کے واسطے منع کرتے ہیں اگر ہم فریب کو مکر وہ سمجھنے کے لئے نیکی کافی نہ رکھیں تو بھی

ہڈاسٹس

ہکو اسکا زو کنا خالی از فائدہ نہیں ہے اگر ہم دوسروں کے ساتھ ایک دفعہ فریب کرینگے تو دوسے ہماری
دیکھا دیکھی ہمارے ساتھ کرینگے اور تب ہم میں سے کون سلامت رہ سکیگا اگر آئڈراسٹس اُس آفت

ہڈاسٹس

ہکینہس

سے بچے گا جو اُسکو ڈرانہ ہی ہو تو وہ ہماری طرف عاید ہوگی طبیعت جنگ تبدیل پا نیکی جنگی علم اور
بہادورانی نیکی کا کچھ کام نہ سیکھا اور ہم بے ایمانی اور دغا بازی اور غواری کے سوا کچھ نہ دیکھیں گے

ہم خود اُنکے آئڈراسٹس کے اور ہر طرح کی خرابی اُٹھانیکے مستحق ہونگے جسکے واسطے ہم اپنے عمل سے
آپ منظوری دے چکے ہیں گے اسواسطے میری ہمدردی اس خاطر بلکہ اس خاطر کہ سب ہی سپریم والوں کی اور یونانیوں کی
واپس بھیج دین فی الحقیقت اُسکی خاطر بلکہ اس خاطر کہ سب ہی سپریم والوں کی اور یونانیوں کی

عاید ہو مارا جانے کے قابل ہو حسد اور افراسے بیگناہ کو جب چاہیں تباہ کر سکتے ہیں مظلوم ظالم کے واسطے قربان ہو سکتا ہی جس قدر ظلم بادشاہوں کو بے اعتبار کرتا ہی اسی قدر شرعی قاتل ملک کو ویران کرینگے۔

ٹیلیمیکس نے یہ شکایت آنیز بیان اس حدت اور حکومت سے کہا کہ جنھوں کی رائے کی آسنے مذمت کی تھی سو نہایت دب گئے اور گھبرا گئے آسنے یہ حال دیکھ کے اپنی آواز کو ملایم کیا اور کہا کہ اگر مجھ سے پوچھو تو میں جان کو اس قدر نہیں چاہتا کہ ایسی شرائط پر بچاؤں میرے نزدیک بہتر ہی کہ ایک تھن جس سے زیادہ بد ہو اور میں اُس کے فریب سے زیادہ تر خوشی سے مرون لیکن جب تک مجھ کو اُس کے قصور پر شک ہی تب تک اُس کو تباہ نہیں کیا چاہتا بادشاہ اپنے عہدے سے اپنی رعایا کا منصف ہی اور اُس کے فیصلے عقل اور عدل اور اعتدال کی ہدایت سے ہونے واجب ہیں پس مجھے اجازت دو کہ میں تمھارے روبرو ایک تھن کی تحقیقات کروں۔

سب نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی اور ٹیلیمیکس نے فوراً اُس سے آیرین کی نسبت سوال کیا آسنے بہت سے مختلف حالات دریافت کرنے سے اُس کو دبا یا اور اُس کو بار بار ایڈراسٹس کے پاس مثل مفور واپس بھیجنے کا ارادہ بتایا اس سے اگر وہ فی الحقیقت مفور نہ آیا ہوتا تو ضرور ورتا کیونکہ ایڈراسٹس واقعی اُس کو جان سے مارتا لیکن ٹیلیمیکس نے جو بڑے احتیاط سے اپنے امتحان کی تاثیر پر نگران تھا ڈرنے کی ذرا سی علامت بھی نہ اُس کی صورت پر نہ اُس کی آواز میں ہلائی اور اسلئے سوچا کہ غالباً وہ سازش کا قصور وار ہی۔

لیکن اچھی طرح ثابت ہونے سے آسنے اُس کی انگوٹھی مانگی اور کہا کہ میں اُس کو ایڈراسٹس کے پاس بھیجوں گا انگوٹھی مانگنے پر ایک تھن نہ رہو گیا اور ٹیلیمیکس نے جسکی آنکھیں اُس پر لگی ہوئی تھیں اُس کو بہت پریشان دیکھا انگوٹھی لیکر کہا کہ میں پالیٹر وپس کو جو ایک اہل لیوکیٹیا ہی اور جس کو تو خوب جانتا ہی تیری طرف سے ایک خانگی پیغام دیکے بطور قاصد ایڈراسٹس کے پاس بھیجتا ہوں وہ یہ انگوٹھی اُس کو پہچان کے لئے دیکھا اگر آسنے لے لی اور اس وسیلے سے دریافت ہوا کہ تو اُس کا بھیجا ہوا ہی تو سختی کے ساتھ ہلاک کیا جائیگا لیکن اگر تو اب خوشی سے اپنا قصور قبول کر گیا تو جس سزا کا مستحق ہی سو بدل دیجائیگی اور تجھ کو صرف ایک دور کے جزیرے میں بھیج دیں گے اور وہاں ہر ایک شہریرے کھانے

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ایک شخص کو شل سفر اور اس لشکر میں بھیجا جسے فوج کے خاص حکام کو زہر سے باز نہ کیا تھا اور علیٰ انھوں
 ٹیلی میکس کو زندہ نہ رکھنے کا جواب ڈانیا والوں کے لئے باعث خون ہو گیا تھا ٹیلی میکس نے جو نہایت ہر اور
 اور فیاض ہونے سے آسانی بدگمانی پر نہ آتا تھا فوراً اس بد ذات کو اپنے حضور میں آنے دیا اور اس کے
 ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا کیونکہ اس نے یو لیسز کو تسلی میں دیکھا تھا اور اس کے حالات سنانے
 کو اپنا وسیلہ کیا تھا ٹیلی میکس نے اس کو اپنی خاص حفاظت میں رکھا اور اس کے مصائب میں اس کو اطمینان
 دیا کیونکہ اس نے ایڈراسٹس سے فریب کھانے اور ذلت اٹھانے کا بہانہ کیا تھا مگر ٹیلی میکس اس فحی کو
 اپنے پہلو میں گراتا اور پالتا تھا جس کو اس کی مہربانی اس کو تباہ کرنے پر قادر رکھتی تھی ایک نیتھس نے
 ایک دوسرے سفر کو جب کا نام ایرین تھا معا و نون کے لشکر سے ایڈراسٹس کے پاس اپنے حال او
 اس اطمینان کی اطلاع کے واسطے بھیجا کہ میں کل خاص حاکم کو اور علیٰ انھوں ٹیلی میکس کو ایک
 ضیافت میں جہیں مجھ کو بطور مہمان بلایا ہی زہر دہر ونگا اتفاقاً یہ شخص لشکر سے جاتا تھا کہ اس پر شبہ ہوا
 اور پکڑا گیا اور اپنے گناہ کی واقفیت کی حیرانی اور پریشانی سے اپنی دغا بازی کا مقرر ہوا ایک نیتھس
 پر اس کے ساتھ شریک ہونے کا اشتباہ آیا کیونکہ ان دونوں کی دوستی مشہور تھی لیکن ایک نیتھس
 نے جو بڑی ہمت اور دغا بازی میں بڑا کمال رکھتا تھا ایسا پڑ فریب عذر کیا کہ اس کی نسبت کچھ ثابت
 نہ ہو سکا اور اس سازش کی اصل کا کچھ پتہ نہ لگا۔

بہت سے بادشاہوں کی یہ رائے ہوئی کہ فی الحقیقت اس کو سلامت عامہ کے واسطے قربان کیا
 چاہئے انھوں نے کہا ہر طرح پر اس کو ہلاک کرنا واجب ہی کیونکہ ایک عام شخص کی جان اتنے بادشاہوں
 کے مقابلے میں بیچ ہی ممکن ہے کہ یہ بیگناہ مارا جائے لیکن یہ خیال جب دیوتاؤں کے قائم مقام خطر
 سے بچائے جاتے ہوں تب چندان وزن نہیں رکھتا۔

ٹیلی میکس نے کہا یہ مکر وہ مقولہ جاہلانہ طریقت کا ہی آدمیانہ طبیعت کو نازیبا ہی کیا آدمیوں کا عمدہ خون
 ایسی آسانی سے بہایا جاسکتا ہی کیا دے اس بے احتیاطی سے اُنکے ہاتھ سے مارے جاتے ہیں جو
 صرف اُنکی حفاظت کے واسطے اُنکے اوپر حاکم کئے گئے ہیں دیوتاؤں نے ٹکوا آدمیوں پر ایسا بنایا ہی
 جیسا گلہ بان کو گلے پر پس کیا تم گرگ بنو گے اور اُنکو پھاڑو گے اور کھاؤ گے جن کا ٹکوا پالنا اور
 بچانا واجب ہی تمہارے اصول کے مطابق مسم ہونا اور مجرم ہونا یکساں ہے اور ہر ایک شخص جس پر اتنا

ٹیلی میکس
 ڈانیا
 ٹیلی میکس

یولیسیز
 سیشلی

ٹیلی میکس

ایڈراسٹس
 ٹیلی میکس

ایک نیتھس

ایریون
 ایڈراسٹس

ٹیلی میکس

ایک نیتھس

ایک نیتھس

ٹیلی میکس

پھر وہ اعتبار کبھی نہیں پیدا کر سکو گے جبکہ بغیر کوئی کار ضروری انصرام نہیں پاسکتا تم آنکو پھر نیکی پر کبھی بایل نہیں کر سکتے جنکو ایک بار نیکی سے نافر کر دے اور با اینہم شکو کیا و بہشت ہی کیا تمھاری ہمت نریب جیسے بدکار معاون بغیر فتح نہیں کر سکتی کیا تم اپنی طاقت کو اور اقوام متفق کی قوت کو کافی نہیں سمجھتے ہمکو چاہئے کہ مرنا ہی تو مرین لیکن اپنی نیکی اور ناموری میں زبان لاکے فتح نکریں نا پاک ایڈیٹر اپنے اختیار میں ہر سو کس طرح بچ نہیں سکتا مگر ہماری شرکت سے اس گناہ کے ساتھ بچ سکتا ہی جسے اُسکو آسمانی غضب میں ڈالا ہو۔

رےڈا سٹرس

جب ٹیلی میکس کہہ چکا تب اسنے دیکھا کہ میرے کلام نے آنکو معقول کیا اور حاضرین سے کسی نے اُسکا جواب نہ دیا اور سب کے خیال نہ اُسکی خوش بیانی پر بلکہ جو راستی اسنے ظاہر کی تھی اُسپر لگے ہوئے تھے پہلے سب ایک حیرانی کے ساتھ جو صحن صورت سے ظاہر تھی خاموش رہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک متحیرانہ بڑ بڑاہٹ رفتہ رفتہ اُس تمام مجمع میں پھیلی سب ایک دوسرے کا منہ تکتے لگے اور سب اگرچہ پہلے بولتے ہوئے ڈرتے تھے اپنی رائے ظاہر کیا چاہتے تھے امید تھی کہ فوج کے سردار اپنی رائے دیں لیکن آخر کو اُس واجب التعظیم نیسٹرنے یوں کہا۔

تیلی میکس

ای ٹو کیسز کے بیٹے دیوتا تیری زبان سے بولے ہیں منہ وانے جسے اکثر تیرے باپ کو الہام دئے ہیں تجھکو یہ صلاح بتائی ہو جو تونے ہم سے ظاہر کی ہو میں تیری نوجوانی پر خیال نہیں کرتا کیونکہ جب میں تیری تقریر سنتا ہوں تب پہلا اس کو اپنے دل میں حاضر دیکھتا ہوں تو اپنی نیکی کا وکیل ہوا ہر بے نیکی سبک بڑا فائدہ زبان سے بے نیکی آدمی یکا یک اپنے دشمنوں کے انتقام میں گرفتار ہوتے ہیں اُنکے دوست اُنکا اعتبار نہیں رکھتے اچھے آدمی اُن سے نفرت کرتے ہیں اور روے دیوتاؤں کے پاکانہ غضب میں پڑتے ہیں پس ہمکو چاہئے کہ دیوتاؤں کو نیکیا والوں کے ہاتھ میں چھوڑیں اور صحن اپنی طاقت سے ایڈیٹرس کو شکست دیں۔

نیسٹر

یوٹو میڈ
میں ربا

پدنا س

وینڈیٹم
لکھنیا

رےڈا سٹرس

نیسٹر
تیلی میکس

اس طرح نیسٹرنے کہا اور کل مجمع نے اُسکی تعریف کی لیکن اُنکی آنکھیں ٹیلی میکس پر لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک نے سوچا کہ جس دیوتا نے اُسکو الہام دیا ہو اُسکی عقل اُسکے چہرے پر ظاہر ہو۔
یہ سوال حل ہو جانے پر بالی جلسہ نے ایک دوسرا سوال شروع کیا اُس میں بھی ٹیلی میکس نے ویسی ہی نیکنامی حاصل کی ایڈیٹرس نے جو طبیعت ایک عادت بے ایمانانہ اور ظالمانہ رکھتا تھا لیکن تھیں نامی

تیلی میکس

رےڈا سٹرس
رےڈا سٹرس

اپنا فائدہ سمجھتے ہو تب دیوتاؤں کو بالائے طاق رکھتے ہو تو جنگ کی نسبت صلح سے زیادہ تر پناہ نہ ملے گی
کیونکہ جو کچھ تم کرو گے سو باطناً اور ظاہراً تمہیں جنگ متصور ہوگا تم ہمیشہ ان سب کے دشمن رہو گے جو
بد نصیبی سے تمہارے ہمسایے بنے ہیں ہر ایک کام جو خوشنامی یا دیانت داری یا ذی اعتباری کا
محتاج ہو سکو ناممکن ہوگا اور تم ایسا اقرار بھی نہیں کر سکو گے جسکا کوئی اعتبار کرے لیکن اگر تم دیانت
سے بالکل نا آشنا اور اپنے فائدے سے بالکل نابینا نہیں ہو تو تمکو نزدیک تر اور زیادہ تر خرابی
یہ عاید ہوگی کہ تمہاری ایسی بے ایمانانہ عادت تمہارے سب معاویوں کے دلوں میں ایک طرح کی بانی
کھینچنے لگی جو آخر سبکو تباہ کرے گا جو فریب تم اپڈراسٹس کے ساتھ کیا چاہتے ہو سو خواہ مخواہ اس کو
مقتضیاب کرے گا۔

ان لفظوں پر بڑے جوش میں آ کے اہالی جلسہ نے استفسار کیا کہ تو کیسے ثابت کر سکتا ہو کہ یہ تدبیر
جس سے مقرر اور جملہ فتح حاصل ہو سکتی ہے ہماری دوستی پر تباہی لائیگی اسے جواب دیا کہ اگر تم اپنی محنت
اور عقیدت کے اقرار یعنی ایمان مہیونہ کو توڑتے ہو تو کیسے دوسرے پر اعتبار لاسکتے ہو اس بات
کا اقبال کر نیکی بعد کہ منفعت عظیمہ حاصل کر نیکی لئے صداقت اور دیانت کے قوانین کو توڑ سکتے ہیں
پھر تم میں سے کونسا اس دوسرے پر اعتبار کرے گا جو اپنا اقرار توڑ کے اور تمکو دھوکہ دیکے فائدہ
عظیمہ حاصل کرے گا اور جب یہ نوبت ہوگی تب تمہارا کیا حال ہوگا اپنے ہمسایے کے فریبانہ کام روکنے کے
واسطے تم میں سے کونسا فریب نکرے گا اس مجمع کا کیا ہوگا جس میں اتنی اقوام شریک ہیں اور سب جدا
جدا مطلب رکھتی ہیں جب اس میں عام اظہار سے یہ بات قرار پائیگی کہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنے ہمسایے
کو فریب دے اور اپنا اقرار توڑے کیا اسکا نتیجہ بے اعتباری اور نا اتفاقی ہوگا کیا اپنی تباہی کے
خون سے ایک دوسرے کی تباہی کے واسطے بیصبر ہوگا اپڈراسٹس کو تم سے لڑنے کی ضرورت نہوگی

تم اسکا مطلب آپ بر لاؤ گے اور جس بے ایمانی کی سزا دیا چاہتے ہو سو آپ پر آپ ثابت کر دے۔
ای تو اناسر دار و جو تو انائی اور دانائی کے واسطے مشہور ہو اور عالمانہ تجربہ سے پیشتر آدمیوں
پر حکومت کرتے ہو اس نوجوان کی صلاح سے نافر نہو تمکو کیسی ہی بلا اور کیسی ہی تکلیف پیش آئے تمکو اپنے
وسائل محنت اور نیکی پر رکھنے واجب ہیں استقلال صادق ہرگز یا س نہیں پاتا لیکن اگر تم ایک بار
صداقت اور عزت کی حد سے باہر جاؤ گے تو واپسی کا راستہ سدود اور اپنی تباہی موجود ہواؤ گے

میں استفادہ کر سکتے ہو کیونکہ ایڈراسٹس جسے شہر مذکورہ کو امانت رکھا ہی لیکن اسکے افسر اور سپاہیوں کو ملا لیا ہی تاکہ جب وہ مناسب سمجھے تب وہ اسکو اسپین داخل ہونے دیں اور جیسا تمکو ویسا جھکوبھی یقین ہے کہ اگر تم و تو زیم پناج قبضہ کر گے تو کل اس نزدیک کی گڈھی کے مالک ہو جاؤ گے جس میں ایڈراسٹس نے اپنا جنگی سامان رکھا ہے اور پرسوں یہ مہیب لڑائی ختم ہو جائیگی لیکن کیا اس طرح فتحیاب ہونے سے مرنا بہتر نہیں ہے کیا فریب کا بدلہ فریب کرنا چاہیے کیا لوگ ایسا نہ کہیں گے کہ اتنے بادشاہ ایڈراسٹس کو بے ایمانی کی سزا دینے کے واسطے متفق ہوئے تھے سو خود بھی بے ایمان نہ بننے کیلئے اگر ہم بیگناہانہ ایڈراسٹس کے کام کر سکتے ہیں تو خود ایڈراسٹس بیگناہ ہے اور اسکو سزا دینے کے واسطے ہماری کوشش پر ضرورت ہے کیا تم سب ہیسپیرو والے جنہیں یونان کے اتنے توانا اور اتنے بہادر جو ٹرائے کے محاصرے سے واپس آئے ہیں شامل ہیں ایڈراسٹس کی مکاری اور غدار سی کے مقابلے کے واسطے سوا مکر و خد کے دوسرے ہتھیار نہیں رکھتے تھے و تو زیم کو لیوکیٹیا والوں کے ہاتھ میں امانت رکھنے کے واسطے ان سب کی قسم کھائی ہے جو سب سے زیادہ پاک ہیں تم کہتے ہو کہ ایڈراسٹس نے لیوکیٹیا والے محافظوں کو ملا لیا ہے اور میں اس بات کو درست سمجھتا ہوں لیکن پھر بھی محافظ لیوکیٹیا والے ہیں اور لیوکیٹیا والوں سے تنخواہ پاتے ہیں اور اب تک انکی اطاعت سے باہر نہیں ہوئے اور اپنی صورت ٹالنا نہ رکھتے ہیں نہ ایڈراسٹس نہ اسکے آدمی اب تک اسپین داخل ہوئے ہیں اور جو عہد نامہ ہے سو اب تک تسلیم ہو اور دیوتا تمھاری قسم نہیں بھولے ہیں کیا اقرار کو تب ہی تک قائم رکھتے ہیں جب تک اسکو توڑنے کا معقول بہانہ نہیں پاتے کیا قسم تب ہی تک پاک سمجھی جاتی ہے جب تک اسکے توڑنے میں فائدہ نہیں دیکھتے اگر تم نیکی کی محبت اور دیوتاؤں کی درشت سے ناواقف ہو تو کیا فائدے اور نام کا بھی خیال نہیں رکھتے اگر تم آدمیوں کو اپنا اقرار چھوڑنے سے اور اپنی قسم توڑنے سے صرف ایک جنگ کو آخر کرنے کے واسطے ایسی خراب نظیر بنو گے تو اس ناپاکانہ عادت سے کتنی جنگ پیدا نہونگی تمھارے کون سے ہمسایے دفعہ تھنڈر ٹیگے اور نفرت نگر ٹیگے اور پھر نہایت ضرورت کے وقت میں کون تمھارا اعتبار کرے گا اور جب تم اپنا وعدہ وفا کیا جا ہو گے تو اسکی کیا ضمانت دو گے اور اگر چہ صاف دل ہو گے تو بھی کیسے اپنے ہمسایوں کو یقین کرا سکو گے کہ ہم فریب نہیں کیا چاہتے کیا یہ ضمانت عہد نامہ واثق ہوگی تھنڈر عہد نامے زیر پار کھے ہیں کیا یہ قسم ہوگی کیا وہ نہیں جانیں گے کہ جب تم و روغ حلفی میں

ایڈراسٹس

وینڈلیئم
ایڈراسٹس

ایڈراسٹس

ایڈراسٹس

ایڈراسٹس

ہیسپیرو
ٹرای
ایڈراسٹسوینڈلیئم
لیوکیٹیاایڈراسٹس
لیوکیٹیا
لیوکیٹیا
لیوکیٹیا

ایڈراسٹس

ایڈر اسٹس کے ساتھ لڑنا اور اسکی جان بچانے کی واسطے شرائط کرنا ایڈر اسٹس کا زمین سے اٹھنا اور دغا بازی سے اس فتح مند پر حملہ آور ہونا اور اس کے ساتھ دوبارہ مقابل ہونا اور قتل کرنا پڑ

اس عرصہ میں لشکر کے سردار اس مصلحت کے واسطے جمع ہوئے کہ مضبوط قلعہ و توزیم کا اپنے قبضے میں رکھنا مناسب ہی یا نہیں جسکو ایڈر اسٹس نے آگے ایک ہمسایے کی قوم ہیوسینیائی ایپولیہ والون سے لیا تھا وہ اپنے نقصان کا بدلہ لینے کے واسطے اس کے برعکس مددگاروں میں شامل ہوئے تھے اور ایڈر اسٹس نے انکی عداوت کم کرنے کے واسطے اس شہر کو بطور امانت لیوکیٹیا والون کے قبضے میں رکھا تھا مگر اس اثنا میں لیوکیٹیا والے سپاہیوں کو اور ان کے افسر کو کچھ روپیہ دیکے اپنے شامل کر لیا تھا اس سبب وہ لیوکیٹیا والون کی نسبت و توزیم پر بھی زیادہ اختیار رکھتا تھا اور ایپولیہ والون نے جنھوں نے منظور کیا تھا کہ و توزیم میں لیوکیٹیا والون کے سپاہی رہیں اس کام میں دھوکہ کھایا تھا۔

ایک و توزیم کے باشندے نے جسکا نام ڈیموفینٹیز تھا خفیہ مددگاروں سے کہا کہ رات کے وقت اس کے ایک دروازہ پر میں تمھارا قبضہ کر دوں گا یہ فائدہ زیادہ تر ضرورت کا تھا کیونکہ ایڈر اسٹس نے اپنا جنگی سامان اور رسد کا ذخیرہ ایک نزدیکی کی گڑھی میں رکھا تھا سو ایسے دشمن کے مقابلے میں کہ و توزیم پر قابض ہووے قایم نہ رہ سکتی تھی فلاکیٹیز اور نیسٹر نے پیشتر سے اسے دی تھی کہ یہ درخواست منظور کی جائے اور باقی سرداروں نے ان کے اختیار سے متاثر اور اس محم کی آسانی سے اور اس کے سریع حصول نواید سے مطمئن ہو کے انکی اس تجویز کو پسند کیا لیکن ٹیلیمیکس نے واپس آتے ہی اپنی غایت لیاقت سے اسکی تردید میں کوشش کی۔

اس نے کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی دھوکہ کھانے اور فریب میں آنیکے لائق ہو تو ایڈر اسٹس ہی جس نے تمام آدمیوں کے ساتھ فریب کیا ہی اور میں جانتا ہوں کہ و توزیم پر یکایک جانے سے صرف تم ایک شہر پر قابض ہو گے جو پہلے سے بالاستحقاق تمھارا ہی کیونکہ وہ ایپولیہ والون کا ہی سو اس محم میں تمھارے معاون ہیں اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ تم اس موقع سے انصاف کی زیادہ تر صورت

ایڈر اسٹس
ایڈر اسٹس

وینوئیٹیم

ایڈر اسٹس
پوسیہیائی
ایڈر اسٹس

ایڈر اسٹس
لیوکیٹیا

لیوکیٹیا
وینوئیٹیم
ایڈر اسٹس
وینوئیٹیم
لیوکیٹیا

وینوئیٹیم
ایڈر اسٹس

وینوئیٹیم
فیلکریٹین
نیسٹر

ٹیلیمیکس

ایڈر اسٹس

وینوئیٹیم

ایڈر اسٹس

کے واسطے تو ابھی تک پیدا نہیں ہوا ابھی وقت باقی ہے تو اپنے باپ کی تلاش میں کامیاب ہوں گا لیکن افسوس ہے اسکو پانے سے پہلے تو کیا کیا خونریزیاں نہ دیکھیں گے اور کیا کیا بزرگیاں پیسپیرو کے میدانوں میں تیرا انتظار کرتی ہیں بیٹر کی نصیحتوں کو یاد رکھو اور انکو اپنی زریست کاربہنا سمجھو تیرا نام زمین کی غایت تک اور زمانہ کی نہایت تک بزرگی پائیگا۔

آر سی سیس نے ایسی نصیحت کی اور ٹیلی میکس کو اس دروازہ عاجی پر پہنچایا جو پکیو ٹو کی تاریک بادشاہت سے باہر لیجاتا ہے ٹیلی میکس اس سے جدا ہوا آنکھوں نے اشکبار تھا کر اس کے گلے سے نہ لگ سکا اور اس شب دوا می کے سایہ کو اپنے پیچھے چھوڑ کے اور راہ میں کریٹ کے آن دو جوانوں کو جو اس غار کے منہ تک اس کے ساتھ گئے تھے اور اسکی واپسی کے واسطے بیقرار تھے ساتھ لیکے مددگار بادشاہوں کے لشکر میں واپس آیا۔

باب تیس

دونوں فریق کالیو کینیا والوں کے ہاتھ میں ونوزیم کا بطور امانت رکھنا اور ٹیلی میکس کا سردار ون کے ایک مجمع میں اسکو اپنے قبضے میں لانے کی واسطے کہنا اور انکو اپنے ساتھ شفق راے ہونے کے واسطے دباننا اور دو مفروروں کے لئے بڑی فراست اور گیاست کا ظاہر کرنا جنہیں سے ایک مسمی اکیلیتھس نے اسکو زہر کھلانا اور دو مسمی ڈیاس کورس نے اسکو آئیڈراسٹس کا سر لادینا اختیار کیا تھا اسکو اس جنگ میں جو فوراً وقوع میں آئی ٹیلی میکس کا آئیڈراسٹس کی تلاش میں میدان جنگ کو مڑوون سے بھرنا اور آئیڈراسٹس کا جو ٹیلی میکس کی تلاش میں تھا نیٹر کے بیٹے پزسٹریٹس کے ساتھ لڑنا اور اسکو قتل کرنا اور فلا کیٹیٹز کا آنا اور آئیڈراسٹس کو زخمی کرتے ہوئے خود زخمی ہونا اور واپس جانا اور ٹیلی میکس کا اپنے دوستوں کی پکار سے جنہیں آئیڈراسٹس سخت قتل کر رہا تھا متنسبہ ہو کر انکی مدد پر دوڑنا اور

ہیسپریا

میتھر

آر سی سیس

ٹیلی میکس

پکیو ٹو

ٹیلی میکس

کریٹ

لوی کینیا

وینوژیم

ٹیلی میکس

ایکینتھس

ڈیاسکوریس

ایڈراسٹس

ٹیلی میکس

ایڈراسٹس

ایڈراسٹس

ٹیلی میکس

میتھر

پزسٹریٹس

فلا کیٹیٹز

ایڈراسٹس

ٹیلی میکس

ایڈراسٹس

چاہتے ہیں۔

لیکن اسی میرے بیٹے تو ایک دوسرا سایہ دیکھتا ہی جو ایک زخم سے اور ہر طرف کو چمکتی ہوئی روشنی سے ممتاز ہی جو شل بزرگی اسکے اس پاس چھا رہی ہی یہ ڈیوکلایڈ پز کیریا کا بادشاہ ہی جسے ایک جنگ میں چاہ کے اپنی جان دی ہی کیونکہ ایک الہام سے دریافت ہوا تھا کہ کیریا اور لیشیا والوں کی جنگ میں جس قوم کا بادشاہ مارا جائیگا سو فتحیاب ہوگی۔

لیکن یہ ایک دوسرا سایہ دیکھ جو ایک دانا قانون بنا بیوا لا ہی اسنے ایسے قانون بنائے کہ اسکی رعایا کو نیک اور خوش کرنے میں قاصر نہوئے اور اپنے بعد انکو نہ توڑنے کی سوگند پاک سے انکو پابند کیا پھر فوراً غائب ہوا اور خوشی خواہ جلا وطنی بنا اور ایک غیر ملک کے کنارے پر غریبانہ اور نامعلومانہ مہربا تاکہ اسکے لوگ اس قسم سے مجبور ہو کے ان قانونوں کو ہمیشہ قائم رکھیں۔

وہ جسکو تو سب سے دور دیکھتا ہی نوٹیسس پتلاس کا بادشاہ اور ٹیٹر کا دادا ہی ایک وبا میں جسے زمین کو ویران کیا اور اوپر سے تازہ آئی ہوئی ارواح سے ایکیرن کے کنارے وںکو بھردیا اسنے دیوتاؤں سے درخواست کی کہ مجھکو اجازت ہو تو اپنی جان سے اپنے لوگوں کی جان بچاؤں دیوتاؤں نے اسکی درخواست منظور کی اور یہاں اسکو اسکے عوض میں یہ راحت اور عزت بخشی ہی جسکے مقابلے میں زمین پر جو کچھ بادشاہت دلیکتی ہی سایہ خواب کی مانند بیچ اور بے اہل ہی

وہ پیرم و جسکو تو پھولوں کا تاج پہنے ہوئے دیکھتا ہی بتیس ہی اسنے مصر میں حکمرانی کی اور نمیس دیوتا کی جو زمین کو ایک پوشیدہ چٹنے کے سیلاب سے سیراب کرتا ہی لڑکی ایتھینوی کے ساتھ شادی کی اس سے دو لڑکے تھے ایک ڈیناس جسکا حال تو جانتا ہی اور دوسرا ایچپس جسکے نام سے وہ طاقت ور بادشاہت ایچپٹ یعنی مصر کلاتی ہی بتیس اس کثرت سے جو اسنے اپنی رعایا کو دی تھی اور اس محبت سے جو بالعوض لی تھی خود کو اتنا دولت مند سمجھتا تھا کہ جسقدر روپے محاسل دیکھتے اسقدر وہ لیتا تو بھی خود کو اتنا دولت مند نہ سمجھتا اسی میرے بیٹے یہی اشخاص جسکو تو مردہ جانتا ہی زندہ ہیں اور مردہ سے ہیں جو زمین پرست پڑے ہیں اور بیماری اور رنج کی قربانی ہو رہے ہیں ہر ایک انقلاب پاتا ہی اور اپنی جائے واجب پر آتا ہی دیوتا مجھکو ایسی نیکی بخشیں جیسی یہ زلیت دیکھے اس زلیت کو کچھ تلخ یا خراب نہ کریں لیکن تو اس مقام سے جلد جا اس مقام

ڈیوکلایڈ پز
کیریا

کیریا
لیشیا

یونیسیمس
پتلاس، ٹیٹر

ایکیرن

بیلنس
نڈلس
ایٹھینوی

ڈیناس
ایچپس
ایچپٹ
بیلنس

پرو اور ایک صاف آبجو پر مشجب تھیں جسکے کنارے پر گلاب اور بنفشہ اور چنبیلی اور دوسرے ہزار ہا خوشبودار پھول لگے تھے جسکے رونق دار رنگ ایسے تھے جیسے آئینہ (قوس قزح) کے جب وہ زمین پر آدمی کے واسطے دیوتاؤں کا پیغام لیکے نازل ہوتی ہی آئینے اس فرحت افزا جا میں بہشت کا ایک رہنے والا دیکھا جسکو آئینے جانا کہ سیز اسٹرس ہی اب اس بزرگ بادشاہ کی صورت میں ایک طرح کی بزرگی تھی سو اس بزرگی سے کہیں بہتر تھی جس سے وہ مصر کی بادشاہت پر متاثر تھا اسکی آنکھوں میں نور آئی چمکتا تھا جسکو ٹیلیکس برابر نہ دیکھ سکا اسکو معلوم ہوا کہ میں نے فرحت اور لاف کا جام ایسا لبالب پیا ہے اور ایسا سرور ہوا ہے جو ہر ایک شخص فانی کی طاقت سے باہر ہے اور یہ جام جسکو بطور جزاے نیکی روح یزدانی سے عطا ہوا ہے۔

ٹیلیکس نے آرسیسٹس سے کہا اے میرے باپ میں اسکو جانتا ہوں یہ دانا اور نیک سیز اسٹرس ہی بہت عرصہ نہیں ہوا اسکو میں نے مصر میں اسکے تخت پر دیکھا تھا آرسیسٹس نے جواب دیا کہ یہ وہی ہے اور تو اس میں ایک بے انتہا سخاوت کی نظیر دیکھتا ہے جسکے واسطے اچھے بادشاہ دیوتاؤں سے انعام پاتے ہیں تاہم یہ سب راحت جو اسکے سینے سے اٹھتی ہے اور اسکی آنکھوں سے چمکتی ہے اگر یہ اپنی عافیت کی زیادتی کی حالت میں کس قدر معتدلانہ اور منصفانہ رہتا تو بمقابلہ اسکے جو یہاں پاتا ہیچ تھی ٹیر والوں کی سخت اور گستاخی کو کم کر نیکی خواہش سے مجبور ہو کر اسنے انکا شہر فتح کیا اور اس فتح نے اس میں زیادہ تر فتح کا شوق پیدا کیا اور فتحانہ عظمت لا حاصلہ کے فریب میں آ کے تمام ایشیا کو مغلوب بلکہ تروبالا کیا مصر میں اپنے واپس آنے پر اسنے اپنا تخت اپنے بھائی کے قبضہ تصرف میں پایا جس نے اس ملک کے بہترین قوانین کو نامنصفانہ حکمرانی سے بے اثر کر دیا تھا اسلئے دوسرے ملکوں کی فتوحات نے اسکے ملک کو اتاری میں ڈالا تاہم یہ فتح مندی کی باوہ سخت سے ایسا مخمور ہوا کہ جن بادشاہوں کو اسنے منہ توڑ کیا تھا انکو اسنے بجائے گھوڑوں کے اپنی گاڑی میں جو تاہم قصور دوسرے سب قصوروں سے کمتر قابل معافی تھا لیکن آخر کو یہ اپنے قصور سے واقف ہوا اور اپنی نا انصافیت سے نا دم اسکی فتوحات کا ایسا نتیجہ ہوا اور یہ بزرگ سیز اسٹرس جو نقصان کوئی فتح کر نیوالا دوسرے کی حد و چھین کے اپنے اور اپنے ملک کے واسطے کرتا ہی اسکی ایک نظیر بنا ہے اس سے اس بادشاہ کے نام میں جو اور طرح پر منصفانہ اور فیاضانہ ہی کی آئی ہے اور اس بزرگی نے کی پائی ہے جو بدلے میں اسکو دیوتا دیا

جھریس

سیجا سٹریس

تیلیکس

تیلیکس
آرسیسٹس
سیجا سٹریس
آرسیسٹس

تیر

ایشیا

سیجا سٹریس

دیپولیمت

ایریکشن

اور اس سے روٹی کا بنانا سیکھتا اپنی سختی چھوڑی اور خوش اخلاقانہ صحبت کے قوانین کی اطاعت کی ٹرپولیمس نے یونانیوں کو اس خوشی سے واقف کیا جو اس آزادگانہ دولت سے حاصل ہوتی ہے جو سکواڈمی صرٹ اپنی محنت سے حاصل کرتا ہے اور جو زندگانی کی سب ضروریات اور تسلیات کی تحصیل میں اس کے کشتزار کی اصلی پیداوار پر اس کثرت نے جو ایسی سادہ اور عیب سے آزاد ہے کاشتکاری سے حاصل ہوئے ان کے دلون میں آیرکشن کی صلاح کی یاد دلائی انھوں نے دولت کو اور سب دوسری فسادی ثروت کو حقیر سمجھا جو کچھ قدر نہیں رکھتی تھی الا آدمیوں کے خیالات باطلہ نے جو انکو آن فرحتوں کی ترغیب دیتے ہیں جو نہ صاف ہیں نہ مضرت سے معاف اور اس محنت سے باز رکھتے ہیں صرٹ جس سے اصلی قدر بگینا ہی اور آزادی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے انکو اب یقین ہوا کہ مرہانہ کھیت شفیقانہ زمین اور محنتیانہ کاشت کے ساتھ ان لوگوں کے واسطے بہترین میرا ہے جو اس کثرت سادگانہ پر قانع ہیں جسے ان کے بزرگوں کو قانع کیا تھا جو کسی چیز مفید کے محتاج نہ ہونے سے اس چیز کی خواہش نہیں رکھتے تھے جو بیفائدہ تھی اگر یونانی مستقلانہ ان اصول سے اشتغال رکھتے تو بہت خوش رہتے کیونکہ یہ انکو آزاد اور قوی اور خوش رکھنے اور انہیں مساوی اور موثر بنی جس سے ایسی برکتوں کے لایق ہوتے پیدا کرنے کو بہت مناسب تھیں لیکن افسوس ہے کہ وہ دولتہا باطلہ کو سراہنے اور تہذیب دولتہاے صادقہ کو فراموش کرنے لگے اور اس تعریف قابل سادگی سے دور ہو گئے اسی پرے بیٹے تیرے باپ کی عصاے شاہی ایک روز جھکاؤ لگی اس روز اس نصیحت کو یاد کیجیو اپنی رعایا کو پھر زراعت پر لگائیو اس علم کی تعظیم کیجیو اور جو اس پر عمل کریں انکو تقویت دیجیو اور کسی کو کاہلی یا سستی یا عیاشی میں نہ پڑنے دیجیو جن آدمیوں نے زمین پر ایسی فیاضانہ اور عاقلانہ حکومت کی ہے سو بیان آسمانیوں کے عزیز ہیں وہ ایکلیئر اور دوسرے بہادر وں کے مقابلے میں جو صرٹ لڑائیوں میں فضیلت رکھتے تھے ایسے تھے جیسے خزان کی آجڑ نیوالی آندھیوں کے مقابلے میں بہار ان کی ملائم اور اصلی ہوائیں ہوتی ہیں اور اب وہ ان سے بزرگی میں ایسے افضل ہیں جیسا نہر جودن کو پیدا کرتا ہے ماہ سے رونق میں افضل ہے جو صرٹ رات کی تاریکی کو کم کرتا ہے۔

ریکلیون

آرتیسیسیس
ڈیپولیمت
لایٹ

جب آرتیسیسیس یہ کلام کہتا تھا تب اس نے دیکھا کہ ٹیلیفیکس کی آنکھیں لاریل کے ایک چھوٹے تختے

سکھاؤ گے تو تمھاری دولت کی زیادتی کا باعث ہوگی کیونکہ زمین خالی نہوسکنے والی ہے جس قدر زیادہ جوتی جائیگی اسی قدر زیادہ پھل دیگی وہ محنت کا انعام بڑی بچہ فیاضی سے دیگی لیکن سستی کی واسطے بخیل اور تنگ دست رہیگی اسلئے خاصہ اسکو تلاش کرو تو فی الحقیقت دولت ہی کیونکہ وہ اصلی احتیاج کو رفع کرتی ہے روپیہ کا حساب نہ کرو کیونکہ وہ صرف باہر کی ضروری لڑائیوں کی مددگاری میں یا گھر کے واسطے ضروری اشیاء کی خریداری میں کام آتا ہے اور فی الحقیقت ضرور ہے کہ کوئی تجارت اس اشیاء سے نکلجائے جو عیاشی اور نخوت اور سستی کی مساویں ہیں اس دانا آیر کھن نے جسے اکثر نصیحت کرنا ضرور سمجھا تھا ہر کیا کہ اسی میرے لڑکوں میں ڈرتا ہوں کہ تم کو یہ تحفہ بہت مہلک ہے میں پہلے سے دیکھتا ہوں کہ یہ روپیہ ہوا و ہوس پیدا کر گیا جو آنکھ کو باعث رغبت ہے اور جان کو موجب نخوت اور اس سے بیشمار فریب پیدا ہونگے جو نیکی کو گھٹائینگے اور سستی کو بڑھائینگے جس سے اس فرح افزا سودگی کا شوق دل سے دور ہوگا جو بالاستعمال زیست کے لئے باعث برکت و سلامت ہے اور تم زراعت کو جو عمدہ زندگی دیتی ہے اور ہر ایک قیمتی شے کا انبار ہے حقارت سے دیکھو گے لیکن میں دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے تم کو روپیہ سے واقف کیا ہے جو میرے نزدیک بالنفس ایک مفید شے ہے مگر آیر کھن جن خرابیوں سے ڈرتا تھا سو پیدا ہوتی ہوئیں دیکھ کے اندوہ گین ہوا اور ایک ویرانے پہاڑ میں گوشہ گزین ہوا جہاں وہ انتہائے پیری تک فلسی اور تنہائی میں حکمرانی سے نافر اور آدمیوں کی بیوقوفیوں سے رنجیدہ خاطر رہا۔

ہیریکٹھن

ہیریکٹھن

بہت عرصہ نہیں گذرا کہ اہل یونان نے ٹرپٹولیمس میں ایک نیا عجائز دیکھا جسکو سریز نے زمین کو کاشت کرنے کا اور ہر سال اسکو فصل طلائی سے ڈھکنے کا علم سکھایا تھا فی الحقیقت آدمی غلے سے اور اسکے تخم سے اسکی افزونی کے طریقوں سے ناواقف نہ تھے لیکن اسے زراعت کے صرف اصول اوّل جاننے شکے ٹرپٹولیمس سریز کا بھیجا ہوا اہل ہاتھ میں لیکے اُن سب کو جو آرام کی اصلی رغبت پر غالب آئے کہ محنت پر محتیا نہ مصروف ہونکی ہمت رکھتے تھے اس دہی کی بخشش سے کیواسطے وہاں وارو ہوا یونانیوں نے ٹرپٹولیمس سے جلد زمین کو سچاڑنا اور اسکی سطح کو کھود کے زرخیز بنانا سکھا کر وہ غلے نے دروسازوں کے واس کے تلے کھیتو نکو چھایا اور آوارہ جنگلیوں نے جو اپہرے اور ایٹولیا کے جنگلوں میں اپنی معیشت کے واسطے بلوط کے پھل تلاش کرتے پھرتے تھے جب غلے کا بونا

دڑیپولی ماس
سیریجدڑیپولی ماس
سیریج

دڑیپولی ماس

ہیریکٹھن

ہیریکٹھن

ہنےکس
نارگس

وہ نہ کسی طرح کی حاجت رکھتے ہیں نہ خواہش نہ ہشت آنکھ سب بالتمام ہی سوا خوشی کے جو بالہ و دام
وہ دراتبب التعظیم صورت جو تو اودھر دیکھتا ہی اینکس ہی جسے آرگاس کی سلطنت کی بنا رکھی ہی
پیری کا نشان عدیم الاظہار شیرینی اور بزرگی سے عیان ہو وہ سبک اور تیز قدم سے چلتا ہی سو پرند
کی پرواز سے مشابہت رکھتا ہی اور آن بھولوں سے پہچانا جاسکتا ہی جو اسکے بانو کے تلے آگتے ہیں وہ
ہاتھی دانت کا ایک باجہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہی اور دوا می ثنا کے ساتھ دیوتاؤں کے اعجاز گانے
میں حالت وجد و رانی میں آ رہا ہی اسکا دم صرصر خوشبو ہی جیسا موسم بہار کی صبح کا دم ہوتا ہی اور اسکی
آواز اسکے ساز کا الحان نہ فقط اینکس کی بلکہ اولمپس کی راحت میں افزائش کرتا ہی یہ اس والدہ
محبت کا انعام ہی جو وہ اپنی رعایا کے ساتھ رکھتا تھا جنکو آسنے سے شہر کی دیواروں سے محصور اور قوی
بنا کے صحبت کی برکتوں سے سرور کیا تھا۔

سیکراپس
رہینس
رہینس
سیکراپس

تو آن خوشبودار درختوں میں تھوڑے فاصلے پر سیکراپس کو بھی دیکھتا ہی جو مصری ہی ایتھینس کا
پہلا بادشاہ ایتھینس ایک شہر ہی عقل کی دیوی کا سوا اسکے نام سے نامزد ہی سیکراپس نے مصر سے جو بڑا بیج
ہی جس سے علم اور اچھے ہنر تمام یونان میں جاری ہوئے ہیں عمدہ قوانین لانے سے آن لوگوں کی اہلی سختی
کو مایم کیا جنکو آسنے اینکس کے دیہات سفر قہ میں دیکھا اور آنکو صحبت کی جماعتوں میں شامل کیا
وہ منصف اور مہربان اور رحم دل تھا آسنے لوگوں کو خوشحالی میں اور اپنے قبائل کو درمیانی حالت
میں چھوڑا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے لوگ اسکے بعد اسکا اختیار پائیں اسلئے کہ دوسرے آدمی
ایسے موجود تھے جنکو وہ اس اعتبار کے لائق زیادہ نہ سمجھتا تھا۔

ایریکشن
ایریکشن

لیکن اب میں تجھے ایرکشن دکھاتا ہوں تو دیکھتا ہی کہ وہ ایک چھوٹے درے میں ہی ایرکشن پہلا
شخص تھا جسے چاندی کا شل روپیہ کی استعمال کیا تاکہ یونان کے جزیروں میں تجارت کے واسطے
آسانی ہو لیکن آسنے پہلے سے ہی قبا حین دریافت کیں جو اصلاً اس تجویز سے پیدا ہو نیوالی تھیں
آسنے آن لوگوں سے جنھوں نے یہ نیا سکہ جاری کیا تھا کہا کہ تم اصلی دولت جمع کرنے میں مصروف
رہو کیونکہ اسکیو یہ نام نہیا ہی زمین کو جو تو تاکہ ٹکوغلہ اور انگوری شراب اور تیل اور سیسے کی
دولت ہاتھ لگے جہاں تک ہو سکے اپنے گلوں کو بڑھاؤ تاکہ انکے دودھ سے پرورش اور انکی ماؤں
سے پوشش پاؤ اور پھر تم کبھی محتاج نہ ہو گے تمھاری اولاد کی زیادتی بھی اگر آنکو محنت و مشقت

سلیمن کا بیٹا اور ایکلیئر کا بھتیجا تو وقت معرکہ اسکی بزرگی سے ناواقف نہیں ہر ایکلیئر کی وفات کے بعد اسنے اس کے ہتھیاروں کا دعویٰ کیا اور کہا کہ یہ ہتھیار دوسرے کو ملنے نہیں چاہئیں لیکن تیرے باپ نے بھی اسکا دعویٰ کیا اور اپنے استحقاق پر حجت کی یونانیوں نے یوکیسیر کے حق میں رائے دی اور ایجاکس نے مایوس ہو کر خود کو ہلاک کیا غضب اور سختی کے آثار اب تک اس کے چہرے پر عیان ہیں اے میرے بیٹے اس کے نزدیک سنا کیونکہ وہ سمجھیکا کہ مصیبت میں میری ہتک کرنے کو آیا ہی تھکوا سپر رحم کرنا چاہئے اسنے ہکو ویکھ لیا ہی اور اس گہرے جنگل کے سایہ میں جو اس کے پیچھے ہی ہماری نظر سے بچنے کے واسطے جو اسکو ناپسند ہی چھپا چاہتا ہی اور دوسری طرف پر تو ہیگٹر کو دیکھتا ہی سو اگر تھیس کا بیٹا دوسرے وقت کے واسطے زندہ رہتا تو نامغلوب ہوتا وہ گذرتا ہوا سایہ الیمین ہر جکی صورت سے کلیمینیسٹر کی دغا بازی کی واقفیت اب تک عیان ہی اے میرے بیٹے ٹینیس کے خاندان پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں ان سے میں اب تک کانپتا ہوں ایٹریس اور تھیسٹیز دو بھائیوں کی باہمی عداوتوں نے اس کے باپ کے گھر کو دہشت اور ہلاکت سے معمور کیا ہی افسوس ایک گناہ ایک طرح کی پرخطر ضرورت سے زیادہ گناہ کا کیسا باعث ہوتا ہی الیمین ٹراے کے محاصرے سے فتمندی کے ساتھ واپس آیا لیکن جو بزرگی اسنے لڑائی میں پائی تھی اس سے اسکو سلامت کے ساتھ کامیاب ہونیکلی فرصت نہ ملی اکثر سب فتمند ورن کا یہی حال ہی یہ تمام جو تو دیکھتا ہی معرکہ میں بزرگ رہے ہیں لیکن نہ ٹیک نہ ہر دل عزیز ہوئے ہیں انکو ہشت کے میدانوں میں صرف دوسرا درجہ ملا ہی۔

وے جنھوں نے عدل سے حکومت کی ہی اور رعیت سے محبت رکھی ہی دیوتاؤں کے دوست سمجھے جاتے ہیں ایکلیئر اور الیمین جواب تک اپنی تکراروں اور نزاعوں سے معمور ہیں اب یہاں بھی ناکام ہیں اور اپنے طبعی نقصوں کے شامل اور جو تکلیف پیدا کرتے ہیں سو اٹھاتے ہیں یہ بہادر جو زندگانی آسمان نے ضایع کی ہی اس کے واسطے ناحق بچتاتے ہیں اور جسم سے سایہ ہو جانے پر افسوس کھاتے ہیں لیکن جن بادشاہوں نے برابر ہاتھ سے عدل اور رحم کیا ہی سو ایسے نوزیدانی سے پاک ہو کے کہ ہمیشہ ان کی رستی کو تازگی بخشتا ہی سوا ہی خواہش جمل اور خوشی کامل پاتے ہیں وے آدمزاد کے اندیشہ بیفانہ پر رحم سے ناظر ہیں اور برے کاموں سے جو ہوا و ہوس پر مبنی ہیں بچے کا کھیل سمجھ کر نافر ہیں وے شرمہ سے آب نیکی اور راستی پیتے ہیں اور خوش رہتے ہیں آپ سے یا دوسروں سے کچھ تکلیف نہیں پاتے

تھلیمین
ایکلیئر
ایکلیئر

یولیسیز

ایجاکس

تھیسٹیز
ایٹریس
ایٹریس
ایٹریس

تھیسٹیز

ایٹریس
ایٹریس

ایٹریس
ایٹریس

ایکلیئر
ایٹریس

خود بھی اُس سے بولا مگر اُسکو چھوڑ سکا آخر اُس نے پوچھا کہ یہ اشخاص جو تیرے اُس پاس ہیں سو کون ہیں۔

اُس سفید مو پیر نے کہا کہ تو انکو دیکھتا ہی جو اپنے وقت کے باعث آرائش تھے اور آدم زاد کی فرحت و غفلت کے موجب تھے تھوڑے بادشاہ ہیں جو حکومت کے لایق ہیں اور جنھوں نے زمین پر دیوتاؤں کے سے کام کئے ہیں وہ جتنکو تو دور نہیں بلکہ چھوٹے بادل کے سبب اُن سے الگ دیکھتا ہی سو کمتر بزرگی کے مستحق ہیں فی الحقیقت وہ بہادر تھے لیکن انعام بہت و طاقت اُس سے بہت کم ہی جو ذکا اور صفاء اور سخا کی واسطے پاتے ہیں۔

پیشینہ
نہیں
ہر پالیس
پیشینہ
ہر پالیس
پیشینہ

تو انہیں تھیسس کو دیکھتا ہی جسکی صورت بالکل خوش نہیں ہو اُس نے جو ایک کاذب اور رکاوٹ کا نہایت اعتبار رکھنے سے مصیبت اٹھائی ہو اب تک یاد کرتا ہی اور پینٹیون کے ہاتھ سے اپنے پیسے پینٹیون کی موت چاہنے سے اب تک بچھتا ہی تھیسس اگر ناگمانی غضب کا کم سطح ہوتا تو کیسا خوش رہتا تو کیلینز کو بھی دیکھتا ہی جو پیرس کے ہاتھ سے اپنی ایٹری میں ایک مہلک زخم پانے سے خود کو ایک برہمی کے سہارے سے اٹھاتا ہی اگر وہ جیسا بہت کے واسطے ویسا عقل اور عدل اور اعتدال کے واسطے نامی ہوتا تو دیوتا اُسکو ایک دیر پا بادشاہت عنایت کرتے لیکن انھوں نے اُن لوگوں پر رحم کیا جنہر وہ اپنے باپ پینٹیون کی وفات کے بعد اصلی توار سے حکمرانی کرتا اور اُنکو ایسے شخص کی جلد بازی اور بے امتیازی کے خطرے میں نہ چھوڑا جو باسانی ایسا جوش میں آتا ہی جیسا دریائے اندھی سے قسمہ اُسکا رشتہ زندگی شکستہ ہوا اور وہ ایسا گرجیسا وہ پھول جو اب تک پورا نہیں کھلا بل کی پھال کے تھے جس روز کھلتا ہی اسی روز گرتا ہی اور کھلتا ہی وہ آدمیوں کے گناہوں کی سزا دینے کے واسطے اُسکو اس طرح کام میں لائے جس طرح طغیانی دریا اور صحر کو کام میں لاتے ہیں وہ ایک ذریعہ تھا جس سے انھوں نے تڑاے کی دیوار و نگو گرایا اور لیونیڈن کو دروغ حلفی کی اور پیرس کو گنگارہ خواہشوں کی سزا دلائی جب ایسا کیا تو اُسکا غصہ فرو ہوا اور تھیسس نے اپنی اشکبار سی سے اُسے اُسکو زمین پر زیادہ رکھنے کے واسطے بیفائدہ درخواست کی جو صرف شہر و نگو ویران اور بادشاہوں کو مغلوب کرنے اور دنیا کو خیرانی اور پریشانی سے بھر نیکے قابل تھا۔

پیشینہ
نہیں
ہر پالیس
پیشینہ

پیشینہ

تو ایک دوسرے کو دیکھتا ہی جو اپنے چہرے کی سختی کے واسطے دیکھنے کے قابل ہو وہ ایسا کس ہی

جب تک آر سی سیس بولا وہ الہام کی حرارت غیبی سے محروم معلوم ہوا اور جب اسے بادشاہت کی خرابیاں ظاہر کیں تب ٹیلی میکس کو اپنے چہرے پر قوی آثارِ ترجم نظر آئے اس نے کہا کہ جب بادشاہت اپنی خوشیوں کے واسطے لیجاتی ہے تب وہ باعثِ ظلم ہو جاتی ہے اور جب وہ اس کے حقوق یعنی بیشتر لوگوں کی حکومت اور پرورش اور حفاظت ادا کرنے کے واسطے اختیار کیجاتی ہے جیسے کوئی والد اپنے بچوں کی حفاظت اور پرورش اور حکومت کرتا ہے تب وہ ایک طرح کی پر تکلیف اور پر محنت غلامی ہو جاتی ہے اور بہادرانہ نیکی کا استقلال اور تحمل چاہتی ہے مگر یقین ہے کہ جو حکمرانی کے حقوق محنت اور صفائی سے پیدا کرتے ہیں سو سب اختیار رکھتے ہیں جو دیوتا انکی تکمیل خوشی کے واسطے دے سکتے ہیں۔

جب ٹیلی میکس نے یہ کلام سنا تب وہ اس کے لوحِ جان پر ایسا منقوش ہوا جیسا کوئی نقاش لوحِ برنج پر دے صفاتِ منقوش کرتا ہے جنکو دور کی پشتوں تک قائم رکھا جاتا ہے وہ صدق اور عقل کی ایک علامت تھا ایک بار ایک شعلہ سا جو اسکی روح کے زیادہ ترین مخفی مقامات میں سوثر ہوا اس نے اسکو فوراً حرکت دی اور گرم کیا اور اس نے اپنے دل کو ایک طاقت غیبی سے جسکا بیان نہیں ہو سکتا بلکہ کسی ایسی شے سے جس نے چشمہ زیت کو خالی کیا ملائم پایا اسکا جوش ایک طرح کی خواہش تھا جو پوری نہیں ہو سکتی بلکہ ایک صدر سے تھا جسکو وہ نہ سہ سکتا تھا اور نہ روک سکتا تھا اور ایک اہتمام تھا نہایت فرح افزا مگر ایسا درد آمیز کہ اسکو سہنا اور زندہ رہنا ممکن نہ تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد اسکا زور کم ہوا اس نے زیادہ تر آزادی سے دم لیا اور آر سی سیس کی صورت میں لیزر ٹیز کی قوی شباهت دیکھی اور کوئی ایسی شے مضطربانہ یاد آئی جو پولیسز کی صورت میں پائی جاتی تھی جب وہ ٹرے کے محاصرے کو روانہ ہوا تھا۔

اس یاد سے اس نے محبت اور خوشی کے مارے اشکباری کی اور اس شخص سے ہمنامی چاہی جسکو اس نے تعظیم اور محبت سے دیکھا بلکہ کئی بار بیفائدہ کوشش کی وہ خیال جو سبک اور بے اصل تھا اسکی گرفت میں نہ آیا جیسا خواب کی صورت میں فریبندہ آنکھوں فریب دیتی ہیں جو ان سے شکیب چاہتے ہیں جیسا تشنہ لب بھی پانی کے واسطے جاتا ہے اور اس کے آگے سے الٹا آتا ہے بھی خیال سے ایسے الفاظ کتنا ہی جنکو زبان ظاہر نہیں کر سکتی اور کبھی شائقانہ ہاتھ پھیلاتا ہے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا اس طرح ٹیلی میکس کا شائقانہ شوق پورا نہیں ہو سکا اس نے آر سی سیس کو دیکھا اور بولتے ہوئے سنا اور

کی قطار جواب تیرے گرد و خشاں لگتی ہے اور یہ صحت اور طاقت اور خوشی خیالات خواب کی طرح دور ہونگی اور
سوائے ایک اند و گین یاد کے کہ وہ ایک بار تیری تھین اپنا اور کچھ نشان نچھوڑیگی پیری ہی معلوم تجھ پر
غالب آئیگی یہ دشمن فرست تجھ میں اپنی سستی پھیلائیگی تیری پیشانی پر جھڑپان ڈالے گی تیرے بدن کو
زمین پر جھکا لیگی ہر ایک عضو کو کمزور کرے گی اور اس چشمہ خوشی کو ہمیشہ کے واسطے سکھائیگی جواب تیرے
سینے میں روان ہے تو اس سب کو جو تیرے آس پاس حاضر ہی نفرت سے دیکھے گا اور جو آنیوالا ہے اس سب کو
دہشت سے سوچے گا اور صرف تکلیف اور تصدیع کے واسطے اُن سے اپنی واقفیت رکھیگا یہ وقت تجھ کو
دور معلوم ہوتا ہے مگر افسوس ہے کہ تو بھولتا ہے وہ نامزاحمانہ سرعت سے قریب آتا ہے اور اسلئے نزدیک ہی
وہ جو ایسا جلد نزدیک آتا ہے کبھی دور نہیں رہ سکتا اور زمانہ حال جو ہمیشہ گزرتا ہے سوا ب بھی دور ہے
وہ بولتے بولتے جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا اسلئے زمان حال کو اپنے خیال میں تیز روحان اور جادہ
نیکی پر کیسا ہی ناہموار ہو متا قبائہ قدم مارا اور اپنی نظر مستقبل پر رکھ باکی طریقت اور محبت معدلت کو اس
فرحت بخش مقام راحت میں اپنے واسطے ایک جگہ پیدا کرنے دے تو اپنے باپ کو ایتھا کہ میں جلد اختیار
پاتے ہوئے دیکھیگا اور حکم ہو چکا ہے کہ تو اُسکے تخت پر اُسکا جانشین ہوگا لیکن ای میرے بیٹے بادشاہت
ایک دھوکہ دینے والی شے ہے جو اُسکو دور سے دیکھتے ہیں سو اُسکو سوا بزرگی اور رونق اور خوشی کے
اور کچھ نہیں دیکھتے اور جو نزدیک سے اُسکی تحقیق کرتے ہیں سو اُسکو صرف تکلیف اور پریشانی اور
تصدیع اور ہراسانی سمجھتے ہیں گوشہ عزلت میں راحت اور گمنامی سے رہنا باعث ملامت نہیں ہے
لیکن بادشاہ راحت اور فراغت کو بادشاہت کی ہر تکلیف محنتوں پر بلا بدنامی پسند نہیں کرتا وہ اپنے
لئے نہیں جیتا لیکن اُنکے لئے جیتا ہے جنہر وہ حکمرانی کرتا ہے جو ذرہ سی غلطی اُس سے سرزد ہوتی ہے سو تیرا
خرابی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ تمام لوگوں میں خرابی پھیلاتی ہے اور وہ کبھی کبھی بہت سی پشتوں تک چلی
آتی ہے اُسکا کام ہے کہ گنہگاروں کی گستاخی کو دبائے بگٹا ہوں کو بچائے اور افسر اپردازی کو مٹائے
ہدی سے سچنا ہی کافی نہیں ہے لیکن اُسکو نیکی کرنے کے واسطے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے خاص
شخصوں کی طرح نیکی کرنے پر ہی قناعت کرے لیکن اُس خرابی کو روکے جو بیرون کے دوسرے کر سکیں
پس ای میرے بیٹے خیال کر کہ بادشاہت ایک حالت ہے نہ راحت اور سلامت کی بلکہ مشکل اور خطرے کی
بلکہ اپنا مقابلہ کرنے اور اپنے غضب کو دبانے اور خوشامدیوں کو مایوس بنانے لئے اپنی ہمت پیدا کر۔

درست نمون۔

ٹیلی میکس نے اپنے باپ یوکیسیر کو ان چند سرورون میں ڈیکھ کر اپنے دادے پر ہیز گار لیسر تیز
کے واسطے چارون طرف نظر کی جب اسکی آنکھیں عبث اس تلاش میں مصروف تھیں ایک پیر مرد اسکی
طرف کو بڑھا جسکی صورت نہایت بزرگانہ اور قابل تعظیم تھی اسکی عمر ان آدمیوں کی عمر سے نہ ملتی تھی جو
برسون کے بوجھ سے زمین کی طرف مایل ہوتے ہیں وہ ایک طرح کا نشان تھا بے نام وہ مرنے سے پہلے
پیر ہوا تھا تاہم عمر کی بزرگی کے ساتھ جوانی کی خوبی شامل تھی کیونکہ بہشت کے میدانوں میں
آتے ہیں سو کیسے ہی پیر فر تو ت ہوتے ہیں لیکن فوراً جوانی کی خوبیاں بحال پاتے ہیں یہ واجب التعظیم
خیال جلد ٹیلی میکس کی طرف آیا اور واقفانہ محبت سے اسکو مثل اس شخص کی جسکو جانتا تھا اور چاہتا
تھا دیکھنے لگا یہ جوان جو اس سے بالکل نا آشنا تھا حیران و پریشان سا خاموش کھڑا رہا اسنے
کہا ای میرے بیٹے تو مجھکو بھول گیا ہی لیکن میں ناخوش نہیں ہوں میں آرسیسیس لیسر تیز کا باپ
ہوں میرا پوتا یوکیسیر آگیتھا کہ سے ٹراے کے محاصرے پر گیا تھا اس سے کچھ پیشتر میرے آیام زمین
پر تمام ہو گئے تھے تب تو اپنی آیا کی آغوش میں ایک بچہ تھا لیکن اسوقت میں تجھ سے اسیدین رکھتا
تھا سو اب برآئی ہیں کیونکہ تو اپنے باپ کی تلاش کو پلویٹو کی حد و دین وارد ہوا ہے اور اس کام میں
دیوتاؤں نے تیری مدد کی ہے ای خوش نصیب جوان دیوتا تجھکو خاص محبت سے دیکھتے ہیں اور وہ
تجھکو ایسی عظمت سے جیسی تیرے باپ کی ہے ممتاز کرینگے میں تجھکو ایک بار پھر دیکھ کر خوش ہوں لیکن
یوکیسیر کو یہاں مت تلاش کروہ مردون میں نہیں ہے اب تک جیتا ہے اور میری نسل کو آگیتھا کہ میں
نئی عزتوں کے واسطے نامور کر نیو بچا ہے خود لیسر تیز اگرچہ اب وقت کا ہاتھ آپس گراں ہے اب تک زندگی
کے دم بھرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اسکا بیٹا آکے اسکی آنکھیں بند کرے آدمی ایسا ناپائدار ہے جیسا وہ
پھول جو صبح کھلتا ہے اور شام کو مرجھاتا ہے اور پانوسے دبایا جاتا ہے نسل کے بعد نسل آخر ہوتی ہے جیسے
تیز و دریا کی لہر اور زمانہ خاموشانہ بلکہ نامزاحمانہ سرعت سے آتا ہے اور جو کچھ خوب پائدار ہے اور عقلی
کا دعویٰ رکھتا ہے اس سبکو ساتھ لئے جاتا ہے ای میرے لڑکے تو بھی افسوس ہے کہ جواب جوانی کی
طاقت اور نازکی اور شکستگی میں خوش ہے اس دلربا وقت کو جو ایسا فرح افزا ہے اس گل ناپائدار
سا دیکھیکا جو کھلتے ہی مرجھاتا ہے نہیں جانیکا کہ تو بدلتا ہے اور خود کو بدلا ہوا پائیکا یہ خوبی اور فرحت

ٹیلی میکس
یوکیسیر
لیسر تیز

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس
لیسر تیز
یوکیسیر
آدیا کا
درا

پتھر

یوکیسیر
آدیا کا
لیسر تیز

وے اُن مشکلات اور تکلیفات کو یاد کرتے ہیں جو کچھ مدت تک اُنھوں نے اُٹھائی تھیں جب اپنی راستبازی، بچانیکے واسطے ضرور تھا کہ نہ صرف دوسروں کے بلکہ اپنے مقابل بھی ساعی رہیں اور شاکر نہ اور متحیر نہ اُن دیوتاؤں کی ہدایت اور حفاظت قبول کرتے ہیں جنھوں نے اُنکو اتنے خطرات میں سلامت رکھا تھا کچھ کلام ناگفتنی اور ربانی اُنکے دلوں میں نازل ہوتا ہی اور کچھ جوش مثل جوش یزدانی حاصل سو اُنکی طبیعتوں سے شامل ہوتا ہی وے دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم خوش ہیں اور باطناً مانتے ہیں کہ ہمیشہ خوش رہیں گے وے یک زبان ہو کے دیوتاؤں کی ثنا خوانی کرتے ہیں اس تمام مجمع میں سب کا ایک خیال اور ایک دل رہتا ہی اور دریاے رحمت یزدانی ہر ایک کے دل میں یکساں بہتا ہی۔

اس پاک اور بیغایت راحت میں ہر ایک زمانہ معلوم بسر ہوتا ہی اور زمین کی خوشترین ساعتوں سے کمر معلوم دیتا ہی مگر ازمنہ گزران بھی اپنی خوشی جون کی تون قایم رکھتے ہیں وے ایک ساتھ بادشاہت کرتے ہیں نہ ایسے تختوں پر جنکو دست آدمزادہ و بالا کر سکتا ہی بلکہ اپنے اندر ایسے اقتدار سے جو مطلق اور غیر متغیر ہوتا ہی اور نہ ایسے اختیار سے جو باہر سے حاصل ہوتا ہی اور ایک حقیر اور جلیل جماعت سے علاوہ رکھتا ہی وے ایسے تاجوں سے ممتاز نہیں ہیں جو اکثر رونق باطلہ سے یعنی فکرت اور دہشت کی تاریکی اندوہگین سے پوشیدہ رہتے ہیں خود دیوتاؤں نے عظمت و دوامی کے دیہم اُنکے سروں پر رکھے ہیں جو فرحت اور لافانیت کی علامت اور نشانی ہیں۔

ٹیلی میکس جو ان فرح افزا سیدانوں میں بیفائدہ اپنے باپ کو ادھر ادھر دیکھتا تھا سو اس مقام کی پرسکین اور عالی تحصیلات سے ایسا متحیر ہوا کہ اُسکو عالم مردگان میں آنیکا غم نہ رہا بلکہ عالم زندگان میں واپس آنیکی ضرورت سے نالان تھا اُسے کہا کہ زندگانی بیان پر ہی زمین پر صرف اُسکا سایہ پایا جاتا ہی نہ اُسکی حقیقت کا پایہ مگر تعجب سے دیکھا کہ جو بادشاہ جنم میں سزا پاتے تھے سو شمار میں زیادہ تھے اور جو بہشت میں جزا پاتے تھے سو شمار میں کم تھے اس نامساویت سے اُسے سمجھا کہ صرف تھوڑے بادشاہ ایسے ہیں جو قدر واقعی اپنی طاقت کو اور اُس خوشامد کو روک سکتے ہیں جس سے اُنکے خیالات برابر تیزی پر آتے رہتے ہیں اور اسلئے جانا کہ اچھے بادشاہ کم ہوتے ہیں اور جو زیادہ ہیں سو ایسے بد ہیں کہ اگر دیوتا حالت زیست میں اُنکے اختیار کو خراب نہ کریں اور اُنکو مردوں میں سزا نہ دیں تو وے ہرگز

وے خوش نصیب زندگانی جاودانی پاتے ہیں اور یہ انہیں ایسا پھیلتا اور ساتا ہی جیسا طعام جسم فانی میں وے اُسکو دیکھتے ہیں چھوٹے ہیں اور چوستے ہیں اور وہ انہیں ایک خالی نہوسکنے والا چشمہ آبِ راحت و فرحت پیدا کرتا ہی سو ایک چشمہ بخت ہو جس میں وے شاہ ہوتے ہیں جیسے مچھلیاں دریا میں وے کچھ نہیں چاہتے اور کچھ نہیں رکھتے اور سب کچھ رکھتے ہیں یہ آسمانی نور روح کو گر سنگی سے سیر کرتا ہر ایک خواہش دور ہو جاتی ہے وے خوشی سے ایسے سیر ہوتے ہیں کہ اُس سبکا آزاد ہو جاتے ہیں جسکے اجسام فانی ایسے بے قرار نہ شوق سے اپنی خواہش جو اُنکے سینے کو ستاتی ہے برلانے کے واسطے متلاشی رہتے ہیں اُن سب خوشنماشیا کا جو اُنکے گرد رہتی ہیں پھر کچھ خیال نہیں رہتا کیونکہ اُنکی راحت اندر سے پیدا ہوتی ہے اور کامل اسلئے کچھ باہر سے نہیں چاہتے ایسے ہی دیوتا آب کو شرا و آبِ حیات سے سیر ہونے کے دنیا کے دسترخوان کی سب لذتیں ترین نعمتوں سے اُنکو خراب اور ناپاک سمجھ کے نافر ہوتے ہیں اُن ارگانوں سے سب بدیاں دور بھاگتی ہیں یعنی موت اور بیماری اور مفلسی اور مصیبت اور حسرت اور زحمت اور یاس اور آس بھی جو کبھی یاس سے کمتر باعث تکلیف نہیں ہوتی اور عداوت اور نفرت اور کراہت کبھی دخل نہیں پاسکتی۔

تھریس کے کوہماے بلند جنگی برہماے ناپائیدار سی سفید چوٹیاں ابتداءے زمان سے بادلون میں سمائی ہوئی ہیں اگرچہ اپنے مرکز تک عیون گروے ہیں اپنی بنیاد سے جلد تر تہ و بالا ہو سکتے ہیں پہلے اس سے کہ یے ارواح سرور ایک ساعت کے واسطے بھی بے آرام ہو سکیں فی الحقیقت وے زیت کی خرابیوں پر رحم سے متاثر ہوتے ہیں لیکن یہ جوش ملایم اور پرتسکین ہے جو اُنکی راحت غیر متبدلہ سے کچھ نہیں چاہتا اُنکی صورتیں عظمت یزدانی اور شباب جاودانی اور فرحت لافانی کے نور سے چمکتی ہیں یہ فرحت مسرت کے نازستانہ سے بزرگتر ہے سوشیات اور سکوت اور پاکی سے عالی اور راستی اور نیکی کے قبضے سے عالی ہے وے ہر لحظہ ایسی خوشی پاتے ہیں جیسی کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی واپسی پر جسکو وہ مردہ سمجھتی ہو پاتی ہے لیکن یہ خوشی اُس والدہ کے سینے میں ناپائدار ہوتی ہے اور اُنکے سینوں میں پائدار کبھی کم یا کالعدم نہیں ہو سکتی جو خوشی شراب سے حاصل ہوتی ہے سو سب اُن کو بے شورش و حماقت واصل ہوتی ہے وے جو کچھ دیکھتے ہیں اور پاتے ہیں بائید بیکر جتاتے ہیں وے اپنی اگلی حالت کی کاہلانہ حسرت اور مطعونانہ عظمت سے نافر ہیں اور اُنکی طرف نفرت اور حسرت سے ناظر۔

استعمال نیکی آسان ہے۔

ان خیالات سے وہ بہت حیران اور پریشان ہوا اسکے زانو کا پھٹنے لگے اور اس کا دل اضطراب سے مضطرب ہوا اور کچھ ایسی یاس آمیز خواری سے متاثر ہوا جو اس نے ابھی دیکھی تھی لیکن جس قدر آگے بڑھا اس قدر روئے مقامات تاریکی و نومیدی و درشت دوز ہوئے تب اس نے رفتہ رفتہ نئی بہت سی اپنے دل میں پائی زیادہ تر آزادی سے دم لیا اور تھوڑے فاصلے پر پاک اور متبرک روشنی دیکھی جو بہادرانہ نیکی کے مقام کو روشن کرتی ہے۔

اس مقام میں سب اچھے بادشاہ رہتے تھے جنہوں نے ابتداءے زمان سے آدم و نوح اور پر حکمرانی کی تھی وے دوسرے نصفوں سے علیحدہ رکھے گئے تھے کیونکہ جیسے بدکار بادشاہ تارٹیرس یعنی جہنم میں دوسرے جرموں سے زیادہ ترمیم سزا پاتے ہیں ویسے نیکو کار بادشاہ سیدان ایلیریم یعنی بہشت میں دوسرے شائقان نیکی سے زیادہ تر راحت پاتے ہیں۔

ٹیلیمیس ان خوش اور نائی ارواح کی طرح بڑھا جنکو اس نے پرفرج اور خوشبودار شجرستانوں میں ملائم گیارہ پرلیٹے ہوئے دیکھا جہاں گل اور بوٹے ہمیشہ تازہ رہتے تھے اور ہزار ہا نرین ان مناظر فرحت میں روان تھیں اور اپنی نرم اور صاف لہروں سے زمین کو چھڑکتی تھیں بیشمار مرغون کی صدا اس شجرستان میں گونجتی تھی بہار زمین پر پھول آگاتی تھی اور خزان درختوں پر پھل لاتی تھی یہاں سہیل کی گرمی نوزان کبھی نہیں محسوس ہوتی تھی اور شمالی صحر سردی کی سختی نہیں دکھا سکتی تھی نہ جنگ جو غون کی تشنہ ہی نہ حسد جو زہری دانت سے کاٹتا ہی ان انبیوں کی طرح جو اسکے بازوؤں پر لپٹے رہتے ہیں اور اسکے سینے پر پلتے ہیں اور نہ رشک اور نہ بے اعتباری اور نہ دہشت اور نہ بیہودہ خواہش اس پاک سلامت گاہ پر استیلا پاتی ہیں جہاں دن بے انتہا ہے اور رات کی تاریکی ہی معلوم بیان ان خوش نصیبوں کے جسم پاک اور صاف نور سے ایسے ڈھلے ہوئے ہیں جیسے جانہ سے ہوتے ہیں یہ نور ایسا نہیں ہے جیسا دنیا میں فانیوں کو نصیب ہے جہاں کچھ سیاہی سی پائی جاتی ہے بلکہ ایک آسمانی تنویر ہی بلا نام جو سب سے زیادہ دبیر جسم میں اس سے بھی زیادہ تر سرعت کے ساتھ دخل کرتی ہے کہ آفتاب کی شعاع سب سے زیادہ صاف بلور میں کرتی ہے جو نظر کو چند ہیاتی نہیں بلکہ تقویت دیتی ہے اور روح کو ایسی راحت بخشی ہے کہ زبان ادا نہیں کر سکتی اس ہوائی جو ہر سے

دورے

ہلکی

تھلی

آرمیوں کے ہاتھ میں چھوڑنے سے تمار میرس کے عذاب کے قابل سمجھے گئے تھے وہ ان بدیوں کے واسطے سزا پاتے تھے جو ان کے اختیار کی اجازت سے ظہور میں آئی تھیں اگرچہ انہیں سے بہت سے قانونا نہ نیک تھے نہ بدیجبری سے بیرونی رنگ سے منقش تھے جیسا سنی ظاہر ہوتی تھی تب اسکو نہیں چھوڑتے تھے لیکن نہ نیکی کا مزہ جانتے تھے نہ نیکی کرنے کی فرحت سے واقف تھے۔

باب نوزوہم

ٹیلی میکس کا ایلنیزیم کے کھیتوں میں داخل ہونا اور وہاں اس کے پر داوے آر سیس کا اسکو بچا پنا اور یقین کرانا کہ یوکیسز اب تک زندہ ہی اور تو اسکو ایتھا کہ میں دیکھیگا اور اس کے تخت پر بیٹھیگا اور پھر آر سیس کا اچھون کی خصوص اچھے بادشاہوں کی جو دیوتاؤں کی تعظیم کرتے رہے اور اپنی رعایا کو آرام دیتے رہے عاقبت بتانا اور آنکھوں سے دکھانا کہ جن بہادروں نے دوسروں کو بر باد کرنے میں فضیلت پائی ہی سو محتشمانہ انعام کے کتر مستحق ہیں اور علیحدہ مقام میں جا پاتے ہیں پھر ٹیلی میکس کا کچھ نصایح عام سننا اور اپنی لشکر گاہ کو لوٹنا۔

جب ٹیلی میکس نے اس مقام کو چھوڑا تب اس نے خود کو ایسا آسودہ پایا گویا ایک پہاڑ اسکی چھائی پر سے ہٹ گیا تھا اس آسائش نے جو ایسی ناگمانی اور ایسی بڑی تھی انکی خرابی کا نقش اس کے دل پر خوب مضبوط جمایا جو وہاں بلا امید رہائی مقید تھے وہ اتنے بادشاہوں کو دوسرے مجرموں کی نسبت زیادہ تر سختی سے سزا یاب دیکھ کر ڈرا اور اپنے دل سے بولا کیا بادشاہوں کو اتنے امور کا پورا کرنا اور اتنی مشکلات پر غالب آنا اور اتنے خطرات سے بچنا فرض ہے کیا اس علم کا جو آنکو جیسا آپ سے ویسا دوسروں سے اپنی حفاظت کے واسطے ضرور ہے حاصل کرنا ایسا مشکل ہے اور کیا وہ اس زندگی نا پائدار کے حسد اور اضطراب کے تمام مقابلہ پر بھی دوزخ کی گرانبار اور پائدار مکالیف کے حوالے کئے جاتے ہیں پھر بادشاہی چاہنی کیسی حماقت ہے پر سلامت گوشہ عزلت کیسا خوش ہے جہین بالمقابل

ٹیلی میکس
ہی لنی نیٹمآر سیس
یوکیسزآر سیس
آر سیس

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

یہ بادشاہ اپنی بیوقوفی کے واسطے ایک دوسرے کو ملامت کرتے تھے انہیں سے ایک نے اپنے بیٹے سے کہا کیا میں نے تجھ کو اپنی زندگی کے اخیر برسوں میں جب پیری نے میری لے کو موزوں کیا تھا اپنی غفلت سے جو خرابیاں پیدا ہوئی تھیں نہیں سمجھائی تھیں بیٹے نے جواب دیا ای بد نصیب کجبت تو ہی میری گمراہی کا باعث ہو تیری ہی دیکھا دیکھی میں بزرگی پسند اور مغرور اور عیاش اور ظالم ہوا تھا جب میں نے خوشامد سے محصور اور عیاشی اور سستی سے مخمور دیکھا تب میں نے بھی فرحت اور راحت کی بلا امتیاز ویسی ہی رغبت حاصل کی میں نے سمجھا کہ بادشاہوں کو سب دوسرے آدمی ایسے ہیں جیسے آدمیوں کو گھوڑے اور دوسرے باربر دار جانور ہیں جو فقط انکا بوجھ اٹھانے اور انکی تکلیف مٹانے کے کام کے ہیں اور کسی کام کے لائق نہیں سمجھے جاتے میری ایسی سمجھ تھی اور یہ سمجھ میں نے تجھ سے سیکھی تھی میں تیری نظیر کا پیر و ہوا ہوں اور تیری ذلت کا شریک بنا ہوں یہ ملائین سخت خوفناک اعضوں سے شامل تھیں اور آپس کا بغض اور کینہ و دوزخ کی تکلیف کو بڑھاتا تھا۔

ان بے نصیب بادشاہوں کے آس پاس بے سبب حسد اور یہودہ خطر اور بے اختیاری اور دہشت جو بادشاہوں سے آدمیوں کو بقدر سمجھنے کا پاداش لیتے ہیں اور طمع جو دولت سے سیر نہیں ہوتی اور بے اصل بزرگی جو ہمیشہ باعث ظلم اور انیدہ ہوتی ہے اور نامردانہ راحت پسندی جو ایک غول مرگاہی کہ صرف ایک خیالی فائدہ دکھاتا ہے اور ہر طرح کی خرابی لاتا ہے جو م لاتے تھے جیسے وقت شفق آتو بہت سے بادشاہ نہ صرف بدی کے واسطے جو کی تھی بلکہ آتش نیکی کے واسطے بھی جسکے کرنے میں غفلت اختیار کی تھی سزا پارے تھے جو گناہ تو ان کی تعمیل کرے رعیت کرتی ہے سو گناہ بادشاہ کرتا ہے کیونکہ بادشاہ صرف قوانین کے عامل ہوتے ہیں اور بادشاہ ہی ان بے انتظامیوں کے واسطے بدنام ہوتے ہیں جو حشمت و فراغت وغیرہ زیادتیوں سے پیدا ہوتی ہیں جن سے ایسے ناجائز اور سخت جویشن ظہور پاتے ہیں کہ جب تک عام حقوق پر دست و رازی نہیں کرتے تب تک تسکین نہیں پاتے لیکن جن بادشاہوں نے اپنی رعایا کی ایسی حفاظت کرنے کے عوض جیسے گلہ بان اپنے گلے کی کرتے ہیں بھیڑے کی طرح ان کو پھاڑا اور کھایا تھا سو زیادہ تر عبرت انگیز سختی سے سزا پارے تھے۔

اس تاریکی اور خواری کی غارتبے انتہا میں زیادہ تر خرابی سے بہت سے بادشاہ دیکھے جو دنیا میں اپنی ذاتی نیکی کے واسطے ممتاز تھے لیکن تب بھی اپنی حکومت کا انتظام نامحاطانہ شریر اور رکا

ہیں ویسے ٹائٹل سیرس یعنی دوزخ میں ان غلاموں کے ظالمانہ ظلم کے حوالہ ہوئے تھے جو انکو انتقاماً تمام
لمخی غلامی چکاتے تھے وے عظیم الاظہار غصے سے انکے مطیع تھے اور امید نہ رکھتے تھے کہ ظلم کا آہنی ہاتھ سبکتر
ہوگا وے ان غلاموں کی ضروریات کے لئے جواب انکے واسطے بیہرحم ظالم تھے لیکن اور بیگناہت ہو رہے تھے
جیسے کہ وہ ایٹم کی چلتی ہوئی کھٹیوں پر جب و لکین محنت کے واسطے متقاضی ہوتا ہی شب بنگلاب کے ہتھوڑوں
کے لئے نہائی ہوتی ہو۔

ٹیلیفون نے دیکھا کہ ان مجرموں کی صورتیں زبرد اور مہیب تھیں اور ان ٹیلیفون کی جو وے
اپنے دل پر اٹھا رہے تھے بخوبی نظر تھیں وے خود کو ایسی نفرت سے دیکھتے تھے جو اب انکی ہستی سے جدا
ہو نیوالی تھی خود انکے قصور انکے واسطے سزا بن گئے تھے زیادہ تر سزا کی ضرورت تھی وے مہیب صورتوں
سے انکے پاس آئے تھے اور متواتر انکو اپنی تمام بد صورتی دکھاتے تھے وے دوسری موت چاہتے تھے
تاکہ ان منظر مان انتقام سے دور ہو جاتے جیسے پہلی موت سے وے اپنے بدن سے دور ہوئے تھے
ایسی موت چاہتے تھے جس سے سب واقعی اور آگئی دور ہو جاتی وے موتہاے دوزخ کے تلاشی تھے
تاکہ وے انکو دشوار گزار تاریکی میں راستی کی شعاع متعاقبہ سے چھپائیں لیکن وے جام انتقام
نوش کرنے کو وہاں رکھے گئے تھے جسکو برابر پیئے تھے مگر بھرا کا بھرا ہی پاتے تھے راستی نے جس سے
وے بھاگے تھے انکو آگیرا کھینچا جیسے نامفلوب اور بیہرحم دشمن آگیرا ہی اسکی شعاع جو ایک وقت ان کو
دن کی شعاع ملایم کی طرح چمکا سکتی اب بجلی کی طرح انکو لگتی تھی یہ ایسی سخت اور منک آتش تھی جو
بیرونی اطراف پر کچھ نقصان نہیں پہنچاتی تھی مگر دل میں تکلیف کی آگ لگاتی تھی راستی سے جواب ایک
منتقم شعلہ تھی روح ایسی کھلتی تھی جیسے دھات بھٹی میں کھلتی ہو وہ سبکو گلالتی ہو مگر کسی کو نہیں ٹالتی
زندگی کے عناصر اوطاق جدا ہوتے ہیں تاہم کبھی مترانین ہو وہ گویا خود سے ہلراحت اور بلا تسلی محور
ہو وہ کسی پہلی زیت سے زندہ نہیں ہو مگر غصے سے جو اسکی بد عادت سے اشتعال پاتا ہو اور مہیب
جنون سے جو نا امید کی کا نتیجہ ہو۔

ان صورتوں میں جسکو ویکٹر ٹیلیفون کے بدن پر بیان کھڑے ہوتے تھے ٹیلیفون نے لیدر کے
وے برائے بادشاہ دیکھے جو سب اور عیاشانہ زیت کی راحت کو دوسروں کے فائدے کی محنت پر
جو بادشاہ کا ایک بنایت ضروری کام ہو مقدم سمجھنے کے واسطے سزا پارہے تھے۔

بیوقوفی تھی اور میری سب نیکی مغروری جسکو میں نے نابینا یا نہ نا پا کی سے صرف خودی کے دیوتا پر قربان کیا ہے۔

ہے نہ کت

تیلیفیکس آگے بڑھا تو دسے بادشاہ دیکھے جنھوں نے اپنا اختیار خراب کیا تھا بدلہ لینے والے غضب نے انکے آگے ایک آئینہ رکھا جس میں انکی بد بیان تمام بُرائی کے ساتھ نظر آتی تھیں اُس میں انھوں نے اپنی نامیت سزا بخوت دیکھی جو ناشائستہ ستائش سے خوش ہوتی تھی اور آدم زاد کے ساتھ اپنی کمی و درمندی جسکو صرف اپنی خوشی بد نظر نہیں رہتی تھی اور نیکی سے اپنی ناواقفیت اور راستی سے اپنی دہشت اور خوشامد گو یوں کے ساتھ اپنی طرفداری اور اپنی اوباشی اور عیاشی اورستی اور اپنی بے سبب بدگمانی اور اپنی بے اصل شائش اور اپنی خود نمایا نہ بھڑک جو ایک شعلہ ہو آہستہ آہستہ رفاہ عام کو جلاتا ہی اور فخر باطلہ کے واسطے اپنی حوصلہ وری جو خونریزی سے حاصل ہوتی ہی اور اپنی ظالمانہ زیادتی دیکھی جو غم و غصہ کی بد بخت قربانیوں سے لہذا بد فضولہ کی تحصیل متواترہ چاہتی ہی جب انھوں نے اس آئینے کو دیکھا تب انکو اپنی صورت ہو ہو جیسی تھی ویسی نظر آئی بلکہ اُس وہی صورت سے جسکو بلیک ورن نے مغلوب کیا تھا اور لڑنے کے صحرا کے افنی سے جسکو ہر کیو لینے ہلاک کیا تھا بلکہ خود سر جیس سے جو ایک دیو جی نین سر والا کتے کی صورت کا جسکے تین دوزخی منہ سے ایک وبائی آتش کی دھار نکلتی ہی جسکے بخارات ہی تمام آدم زاد کی نسل کو جو زمین پر تنفس ہی زیادہ تر شیطانی اور ہولناک تھے تباہ کرنے کو کافی ہیں اسی وقت ایک دوسرے غضب طاعناں اُن تعریفوں کی تکرار کی جو وقت زیست وے اپنے خوشامدیوں سے سنتے تھے اور ایک دوسرا آئینہ انکو دکھایا جس میں ہو ہو ایسے نظر آئے جیسے خوشا سے نظر آتے تھے ان تصویروں کا مقابلہ جو اس قدر مختلف تھا انکی بخوت کے واسطے مزے کافی تھا اور یہ بات جتنا کہ قابل ہی کہ جو سب زیادہ بد کار تھے سو سب زیادہ ستائش کے باعث تھے کیونکہ جو سب سے زیادہ بد ہوتے ہیں سو سب زیادہ خوفناک ہوتے ہیں اور اپنے وقت کے شر اور نصا سے ستائش کی نگاہ بے شرمی کے ساتھ سنتے ہیں۔

بہترین
لانا
ہو
سب سے

اس میں بے انتہا غار سے آہ و نالے متواتر آتے تھے جہاں دے بہ عزتی اور لہجہ کے سوا جسکے وے خود باعث تھے اور ہر ایک چیز انکو ہٹاتی اور دباتی اور گھبراتی تھی اور کچھ نہ دیکھتے تھے جیسے وے زمین پر آدمیوں کی جانوں کے ساتھ کھیلے تھے اور سمجھتے تھے کہ سب ہمارے فائدے کے واسطے پیدا ہوئے

خوش رکھنا چاہا ہی اور تو نے اپنے دلو اپنے واسطے بت بنایا ہی اب کم سے کم یہ بات جان کہ پرہیزگاری وہ نیکی جو جس کے مزاج عام دیوتا ہیں اور بغیر اس کے کوئی نیکی نیکی کے نام کی سخت نہیں ہو سکتی نیکی کی جس جھوٹھی رونق سے تو آدمیوں کی آنکھوں کو چندھیا تا رہا ہی اور آنکھوں کو آسانی بہکا تا رہا ہی سوا ب نہیں بہکا نیکی آدمی صرف اس کی بدی یا نیکی سمجھتے ہیں جس سے راحت یا رنج پاتے ہیں اور اس واسطے بدی اور نیکی سے یکساں نا واقف رہتے ہیں لیکن یہاں دیوتا اپنی عقل کی تیز رسی سے سب چیزوں کو جیسی ہیں ویسی دیکھتے ہیں آدمیوں کی تجویز ظاہری صورتوں پر ہی یہاں پلٹ جاتی ہے اور جو آنکھوں کو پسندیدہ ہے آنکھوں کو پسندیدہ ہے۔

یہ کلام فیلسوفانہ نیکی کے اس شیخی باز کو ضرب آئہ رعد سے لگے اور وہ اس صدمے کا تحمل نہ ہوکا جس مجمع کے ساتھ وہ اپنے اعتدال اور استقلال اور فیاضی کا خیال رکھتا تھا سوا ب کلفت اور حسرت سے متبدل ہوئے اس کے دل کا خیال دیوتاؤں کے ساتھ دشمنی رکھنے سے اس کو باعث عقوبت ہوا اُسے اُس نور راستی سے جو مہل ہوا تھا اب دیکھا اور ہمیشہ دیکھنا پڑا کہ اپنے افعال سے جو تاثیر آدمیوں سے حاصل کی تھی سو غلط اور بیفائدہ تھی جب اُسے دل میں دیکھا تو ہر ایک چیز بالکل معکوس نظر آئی اب وہ جو تھا سو نہ رہا اور سب تسلی اس کے دل سے دور ہوئی اس کی سمجھ جو اب تک اس کے موافق تھی اب اس کے برخلاف ہوئی اور اس کو اس کی نیکیوں کی واسطے بھی ملامت کی جو اُن کا مرجع ابتدا اور انتہا خدا ہونے سے محض باطل اور پر فریب تھیں وہ دہشت اور کلفت اور غیرت اور حسرت اور مایوسی سے گھبرایا اس کی دیوانگی اسی پر قانع ہوئی کہ اس کو تکلیف دینا چھوڑا اور اس کو اسی کے حوالے کیا اس کا دل اُن دیوتاؤں کی طرف سے غمگین ہوا جبکی اسے حقارت کی تھی چونکہ وہ خود سے محفوظ رہ سکا اس لئے نہایت تاریک مقامات میں گیا تاکہ اور وہ کو نظر نہ آئے وہ تاریکی تلاش کرتا تھا مگر پا نہ سکتا تھا روشنی نے اس کا پیچھا کرنا چاہا اور کیا روشنی راست بازی نے جبکی اسے پیروی نہ کی تھی اب اس کو غفلت کی سزا دی اور جو کچھ اس نے خوشی سے دیکھا تھا سو سب اب اس کی آنکھوں کو نہ دکھائی دے گا منہ خرابی جو کبھی آخر نہو اس نے کہا یہ کیا ہوا تاکہ مقام ہی کہ میں نے دیوتاؤں کو نہ آدمیوں کو نہ خود کو پہچانا حقیقت میں میں نے کچھ نہیں جانا کیونکہ میں نے بدی کی وسعت میں اُس نیکی کو نہیں پہچانا جو اصل درستی ہے جس سے ہرے ہرے سے مجھ کو چلنا تھا اُس سے میں میرے قدم نہیں پڑے میری سب عقلمندی

انکے بعد وہ نظر آئے جنکو اہل دنیا کم گنہگار جانتے ہیں مگر جنکو دیوتا ہر جی سے سزا دیتے ہیں یہ دروغگو اور ناسپاس اور خوشامد گو جو بدی پر سراہتے ہیں اور مذمت جو ناحق نیکی کو رسوا کرتی ہے اور سب جو ایک جزو جانتے ہیں جلد بازانہ کل پر اسے دیتے ہیں اور اس طرح بیگناہ کی نیکنامی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

لیکن جو ناسپاسی کے واسطے متحمل تھے انہیں وہ نہایت سختی سے سزا پاتے تھے جنہوں نے دیوتاؤں سے ناسپاسی کی تھی سیناس نے کہا جو اپنے باپ کے یاد و ست کے ساتھ ناسپاسی کرتا ہے جن سے وہ ایسے فوائد پاتا ہے جیسے آدمزاد دیکھتے ہیں سو کیا عفریت سمجھا جاتا ہے پس وہ کمبخت اپنے تصور پر کیسے فخر پاسکتا ہے جو خدا کے ساتھ ناسپاس ہے جو جان کا اور ہر ایک برکت کا دینے والا ہے کیا وہ اپنی ہستی کے واسطے قادر قدرت کا اس سے زیادہ ترمنون نہیں ہے جس قدر اپنے والدین کا ہے جنکے وسیلے سے اپنی ہستی پایا ہے ان تصور وں کے واسطے زمین پر جس قدر کم مذمت اور کم سزا ہوتی ہے اسی قدر وہ دوزخ میں سزائے نامتھلہ کے سزاوار زیادہ تر ہوتے ہیں جسکو نہ کسی کی طاقت روک سکتی ہے نہ جس سے کیسی حکمت بچا سکتی ہے۔

تیلی میکس نے ایک آدمی جسکو نصفون نے مجرم ٹھہرایا تھا بیٹھا ہوا دیکھ کے اُسے پوچھنا چاہا کہ اسکا جرم کیا تھا تو فوراً اُس مجرم نے خود بخود جواب دیا کہ میں نے بُرائی نہیں کی اور ہمیشہ بھلائی کرنے میں خوش رہا ہوں میں نصف اور سخی اور فیاض اور ذی مروت رہا ہوں پھر مجھے کیا الزام عاید ہو سکتا ہے سیناس نے جواب دیا کہ تو کسی آدمی کے واسطے ملزم نہیں ہے مگر کیا تو دیوتاؤں سے آدمیوں کا کتر مٹون نہیں ہے اور اگر تو ایسا ہے تو تو نصفی کا کیا دعویٰ رکھتا ہے تو نے آدمیوں کو جو فقط خاک ہیں اپنا فرض ادا کیا ہے تو نیک رہا ہے لیکن تیری نیکی کل تجھے ہی میں رہی ہے دیوتاؤں کی طرف رجوع نہیں ہوئی جنہوں نے وہ عطا کی تھی تیری نیکی تیرے آرام کا باعث تھی اور تو اپنے ہی واسطے نیک رہا ہے حقیقت میں تو اپنا خدا آپ بنا ہے لیکن دیوتا جیسے سب چیزیں پیدا کی گئی ہیں اور جنہوں نے سب چیزیں اپنے واسطے پیدا کی ہیں اپنا دعویٰ چھوڑ نہیں سکتے تو انکو بھول گیا ہے اور وہ تجھ کو سب لے گئے اور چونکہ تو نے اپنا ہونا اپنے واسطے پسند کیا ہے انکے واسطے نہیں کیا وہ تجھ کو تیرے واسطے چھوڑ گئے پس اپنی تسلی اپنے دل میں ڈھونڈو تو ہمیشہ کیواسطے آدمیوں سے جدا کیا گیا ہے جنکو تو نے اپنی خاطر

مذناست

تیلی میکس

مذناست

ای آدم زاد اگر قسمت یہ بات ہی کہ تو نے مردوں کے اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہی تو اس قیمت کو جس نے تجھ کو ممتاز کیا ہی پورا کر تیرے باپ کا حال میں تجھ سے کچھ نہیں کہہ سکتا اس قدر کافی ہے کہ تو اس کی تلاش کو بیان آنے پایا ہی چونکہ زمین پر وہ بادشاہ رہا ہی اس لئے اسکو ٹائرٹیرس کے اس مقام پر تلاش کر جہاں نگوکار بادشاہ اپنی جزا پاتے ہیں لیکن یہاں سے تو آئینزیم کے مقام کو جب تک ٹائرٹیرس کے مقام کو طے کرے نہیں جاسکتا اسلئے جلد وہاں جا اور میری حدود میں زیادہ مدت ٹھہر۔

وٹیرس

ہولیجیٹم
وٹیرس

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس نے فوراً اس کے حکم کی اطاعت کی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے اور اس ظالم سے جو زندے اور مردے کو برابر مہیب تھا دور ہونیکے لئے ایسا بیقرار تھا کہ اس خوفناک خلا میں ایسی سرعت سے چلا کہ اڑتا ہوا نظر آیا اسنے ٹائرٹیرس کا تاریک میدان اپنے آگے تھوڑے فاصلے پر دیکھا یہاں سے وہ ایک بلی دھان کے سیاہ بادل میں جو اقلیم زیت میں مہلک ہوتا سوار ہوا یہ دھواں ایک دریا سے آتش پر چڑھا جسکے شعلے اپنی طرف متوجہ ہوتے ہوئے گرد باد سوزان میں ایک تندرو دریا کی طرح جو اونچے پہاڑ سے گرتا ہی شور کرتے تھے ایسا کہ اس افسوس کے ملک میں کوئی دوسری آواز صاف نہیں سنی جاتی تھی۔

وٹیرس

ٹیلیمیکس
مینوا

ٹیلیمیکس سزا سے پوشیدہ استقلال پاکے بلا خوف اس خلیج میں داخل ہوا پہلے جو اسنے دیکھا ہوا ایک بڑا مجمع مردم تھا جو افلاس کی حالت میں پیدا ہو کے فریب اور دغا بازی اور ظلم سے روپیہ پیدا کرنے کے واسطے سزا پارہے تھے ان لوگوں میں اسنے بہت سے ناپاک مذہبی ریاکار دیکھے جنھوں نے جوش مذہب دکھا کے دوسرے کے اعتقاد کو دھوکہ دیا تھا اور اپنا حوصلہ پورا کیا تھا یہ بد بخت جنھوں نے نیکی کو جو بہترین عنایت آسمانی ہے ایمان نہ مطلب کے واسطے خراب کیا تھا نہایت مجرمانہ سزا پارہے تھے جس لڑکے نے اپنے والدین کو قتل کیا تھا اور جس زن نے اپنے ہاتھ خاوند کے خون سے تر کئے تھے اور جس دغا باز نے ہر ایک بند و فاداری توڑ کے اپنا ملک بیچا تھا سوائے کمتر سزا پارہے تھے یہ منصفان مردگان کی رائے تھی کیونکہ مذہبی ریاکار امور عام میں بدکار نہیں ہوتے بلکہ نیکی کے نام سے بدی کرتے ہیں اور نیکی کی صورت سے جو آخر کو کاذب ثابت ہوتی ہے لوگوں کو صاف و قون پر اعتقاد لانے سے روکتے ہیں دیوتا جیسی ہمہ دانی کی دے تضحیک کرتے ہیں اور جیسی عزت کی دے توہین کرتے ہیں اپنی تمام طاقت سے انکو گستاخی کی سزا دیتے ہیں۔

جو شمار میں ساحل دریا کے واہنائے ریگ سے زیادہ تھیں اور اُسے مذہبی خاک سے متاثر ہونے
 دیکھا کہ اس بے اعتبار ازدحام کی شورش اور دواوش میں مطلقاً قبر کی سی خاموشی تھی اور
 آخر اُس نے ہر دم پلویو ٹوکا تار یک مقام دیکھا تو اُس کے بال کھڑے ہو گئے اور پانوکا پ اٹھے اور آواز
 رکنے لگی بھلاتی بھوتی اور رکتی بھوتی آواز سے بولا ای غوناک طاقت والے میں بد نصیب یو کیسز کا
 بیٹا تیرے آگے کھڑا ہوں یہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ میرا باپ تیری حدود میں اُتر آیا
 نہیں یا ابھی زمین پر آوازہ بھرتا ہی۔

پلویو آبنوس کے تخت پر بیٹھا تھا اُس کا چہرہ زرد اور تندرستھا اُس کی آنکھیں خالی اور شعل تھیں
 اُس کی بھون تیز اور غضب تھیں اُس کی آنکھوں کو ایسے آدمی کا دیکھنا جو اب تک زندگی کا دم لینا تھا ایسا نا پسند
 تھا جیسا دن آن جانور و کوننا پسند ہوتا ہی جنگی رات جاے قرار ہی اُس کی بغل میں برابر پراسر پائین بیٹھی
 تھی وہی اُس کی ہرج جمع توجہ تھی اور وہی اُس کو سیکدر ملایم کر سکتی تھی وہ ایسا حسن رکھتی تھی کہ متواتر تازہ
 ہوتا تھا لیکن اُس کے لافانی نازوں کے ساتھ اُس کے خاوند کی کچھ نامتھلانہ سختی بھی شامل تھی۔

اُس کے تخت کے پائے کے پاس زرد و والی تباہی یعنی ملک الموت ایک درانتی کو جو ہاتھ میں
 رکھتا تھا پنیاتا ہوا بیٹھا تھا اس صیبت ناک صورت کے آس پاس ایسا ہلکار فراہم تھے یعنی تفکرات حسرت
 انگیز اور ترددات مضرت آمیز اور انتقام خون سے بھرا اور زخمون سے ڈھکا ہوا بے سبب نفرت اور
 طمع جو اپنا گوشت کھاتی ہی اور ناس جو اپنے غصے کی قربانی ہی اور ہوس جس کا جوش تمام اشیاء کو شعل
 گرد باد و بالاکرتا ہی اور دغا بازی جو خون کی پیاسی ہی اور جو حیرانی پیدا کرتی ہی سو نہیں اٹھا
 سکتی اور حسد جو زہر اُس کے دل کو بگاڑتا ہی اُس کو چاروں طرف پھیلاتا ہی اور جو اپنے کھینے کی کمزوری سے
 مجبور غضب رہتا ہی اور تباہی جو اپنے واسطے ایسی خلیج کشادہ کرتی ہی جو ستھان نہیں رکھتی اور جس میں
 آخر کار خود پایوسانہ مستغرق ہوتی ہی سوا ان کے اور بے نام صورتیں ہمار ہیں اور سب کی سب دیکھنے
 میں حیرت آرا اور خیالات جو مردوں کے قائم مقام ہوتے ہیں اور زند و نکو ڈراتے ہیں اور غوناک
 خواب اور بیماری اور درد کی حبیب بیداری ان افسوس کی صورتوں سے پلویو ٹوکھا تھا اور
 اُس کے ایسے ہلکار تھے جسے اُس کا دربار بھر اٹھا اُس نے یو کیسز کے بیٹے کو ایک بھاری آواز سے جواب دیا جس سے
 اُس مقام کی گھڑائیاں گونج اٹھیں۔

ہیروے

ہیروے

ہیروے

پراسر پائین

ہیروے

ہیروے

نا تو ان اور مصیبت سے نالاں اور اسلئے استقلال سے نا آشنا ہو اسکے ساتھ چند غلام تھے جو اسکی
تجہیز کی تعلیم کے واسطے ہلاک کئے گئے تھے اور حکومت کیوری نے انکے بادشاہ کے ساتھ چیرن کے حوالے
کیا تھا اور اسوقت انکو اسپر پورا اختیار دیا تھا جسے ان پر ظلم کیا تھا ان غلاموں کی ارواح
نبو فرزین کی روح سے اب ڈرتی نہ تھیں انھوں نے اسکو ایک زنجیر سے جکڑا تھا اور نہایت ظالمانہ تھا
سے اسکو سلوک کر رکھا تھا ایک نے کہا کیا ہم جو آدمی تھے تیری طبیعت نہیں رکھتے تھے تو ایسا ہوتوں
کیون بنا کہ خود کو تو نے دیوتا سمجھا اور سچول گیا کہ تیرے مابا پ آدمی تھے دوسری نے کہا کہ اسکا خود کو
آدمی نہ سمجھنا واجب تھا اسلئے کہ یہ بے آدمیت ایک شیطان تھا تیسری نے کہا خیر اب وہ خوشامد گو کہاں
ہیں ای بچارہ بد نصیب اب کچھ نہیں رہا جو تو دے سکے یا لے سکے اب تو اپنے غلاموں کا غلام ہو رہا ہے
دیوتاؤں کا انصاف آہستہ ہی لیکن آخر کار مجرم ضرور مامخوذ ہیں۔

نبو فرزین ان ملاستوں سے رنجیدہ ہو کے غصے اور نا اسیدی کی تکلیف میں ٹہنہ کے بل گرا لیکن
چیرن نے اسکو غلاموں سے زنجیروں کے ساتھ کھنچوایا اسے کہا کہ اسکو شرم سے ٹہنہ چھپانے کی بھی تسلی
نہیں ملنی چاہئے تاکہ سب ارواح جو تنگس کے کنارے پر مجتمع ہیں گواہ بنیں کہ جن دیوتاؤں نے اتنی
مدت تک اس ناپاک ظالم کو زمین پر ظلم کرنے دیا ہے انھوں نے آخر کو انصاف کیا ہے لیکن ای ملعون بابل
یہ سزا تکلیفوں کا صرنا ایک آغاز ہی لیکن اس کی بے طرفدارانہ اور نامتھلانہ تجویز ہو نیوالی ہے۔

اب وہ معبر پلویٹو کی حدود میں پہنچا اور وہ ارواح گروہ کی گروہ کنارے پر دوڑیں اور اس
زندہ آدمی کو بڑے شوق اور تعجب سے دیکھنے لگیں جو اس کشتی میں مردوں کے دریاں زندہ کھڑا تھا
لیکن جیون ہی ٹیلیکس نے کنارے پر پانورکھا وہ ایسی غائب ہو گئیں جیسی صبح کی اول شعاعوں کے
آگے رات کی تاریکی غائب ہوتی ہے تب چیرن نے معمول سے کمتر خفگی اور سختی سے کہا ای آسمان کے پیاد
چونکہ تجھ کو ملک تاریکی میں جہاں سوائے سب زندوں کو آنا ممنوع ہے آنے کی اجازت دی ہے تو
جلدی کر اور آگے جا جہاں کہیں تیری قیمت لیجائے اس تاریک راستے سے پلویٹو کے محل کو جا جسکو تو
تخت پر بیٹھا ہوا پائیگا اور جو تجھ کو اپنی حکومت میں آن مقامات پر جانے کی اجازت دے گا جہاں کے
اسرار میں تجھ سے ظاہر نہیں کر سکتا۔

ٹیلیکس نے فوراً جلد جلد آگے بڑھکے وہ ارواح چاروں طرف دیکھیں جو ادھر ادھر پھرتی تھیں

مکھڑی

نیبو فرزین

نیبو فرزین

چیرن

ٹیکس

مڈناں

پڑے

ٹیلیکس

چیرن

پڑے

ٹیلیکس

ٹیلیفونکس

نیو فون

ایڈیٹور

ٹیلیفونکس

نیو فون

ٹیلیفونکس کے کان میں سوار ہوتے ہی ناتلسی باب افسوس سے روئیں گی آواز آئی اُس نے اُس روتی ہوئی روح سے پوچھا کہ تجھے کیا تکلیف ہے اُسے جواب دیا کہ میں نبو فرزین بابل کا بادشاہ اعظم ہوں زمین کے تمام لوگ میرے نام سے کانپتے تھے اور میں اہل بابل سے ایک سنگ مرمر کے مندر میں اپنی پرستش کرتا تھا کسیری عورت سونے کی بنی ہوئی تھی جس کے آگے رات اور دن اچھی بیویا کی خوشبو میں جلائی جاتی تھیں جو کوئی میرے برخلاف بولتا تھا فوراً سزا پاتا تھا اور جس نئی خوشی سے میری عشرت زندگانی کو ترقی سمجھتے تھے اُسکے ہم پہنچانے میں کمی نہ کرتے تھے اُس وقت میں اپنی جوانی کی پوری شگفتگی اور طاقت میں تھا اور میری زندگی تمام حشمت اور رفعت کے ساتھ میرے آگے تھی لیکن ایک عورت نے جسکو میں ایسے پیار سے چاہتا تھا جسکا وہ بدلہ نہیں کرتی تھی مجھکو جلد ثابت کیا کہ میں دہونا نہیں تھا اُس نے مجھکو زہر دیا اور اب میں ناچیز ہو رہا ہوں کل اُنھوں نے میری خاک کو بڑے مذہبی کردار سے ایک طلائی کوزے میں بھرا دے روتے تھے اور اپنے بال نوچنے لگے اور میری چٹا پر جلنے کو اور میرے ساتھ مرنے کو تیار معلوم ہوتے تھے اب وہ اُس عظیم روضے کے گرد جہیں اُنھوں نے میری خاک کو دفنایا ہے افسوس کے تمام ظاہری اظہار سے مجتمع ہیں لیکن پوشیدہ اور سچے دل سے میرے واسطے کوئی نہیں افسوس کرتا ہے میرے قبایل بھی میری یاد سے نفرت کرتے ہیں اور میں بیان جان گزرا بیعتی کے ساتھ ملو کہ ہوں۔

اس پر افسوس حالت سے ٹیلیفونکس نے رحم کھایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا اُس وقت میں تو اپنی بادشاہت میں فی الحقیقت خوش تھا اور شیرینی راحت کے محفوظ تھا جسکے بغیر ایک گل پژمردہ کی مانند دل سکڑتا ہے اور بیچ و تاب کھاتا ہے اُس بادشاہ نے جواب دیا کہ میں اُس سے بہت دور تھا خیال میں بھی اُس سے وقف تھا ایسی راحت کو فی الحقیقت حکیموں نے بہت سراہا ہے اور اسی کو نیکی سمجھا ہے لیکن اسے مجھکو کبھی آرام نہیں دیا میرا دل ہمیشہ تنہا خواہشوں سے بھرا رہا تھا اور امید و بیم سے لرزاں تھا میں چاہتا تھا کہ جوش پر جوش ایسی بے ترتیب سرعت سے کہ خیال سے باہر ہو سوا تر آئے اور اُس کے واسطے ہر ایک تجویز کرتا تھا خیال کی تکلیفات سے بچنے کے واسطے مجھے یہ بات ضروری تھی ایسی راحت تھی جو مجھکو حاصل تھی دوسرا ہر ایک راحت کو میں خواب و خیال سمجھتا تھا اور ایسی خوشیاں تھیں کہ سچپنا ہوں۔

نبو فرزین اس بیان کے درمیان ایسے آدمی کی زبان نہ ہوتی سے روتا تھا جو خوش نصیبی سے

کرتا تھا اور اوج کے بادشاہ کو کھلا بھیجا کہ میری یہ خوشی ہے کہ تم ٹیلیکس کو اپنے علاقے میں آنے دو۔
ٹیلیکس رات کو پوشیدہ لشکر سے نکلا اور چاند کی روشنی میں باکے اُس زور اور زوہی سے
ستدعی ہوا جو آسمان پر رات کا ایک ستارہ روشن ہے اور زمین پر عینہ و گینا ہے اور دوزخ میں
خونناک ہیکلیٹی ہے اس ویسی نے اُسکی دعا سنی اور قبول کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسکی طبیعت سنان
ہو اور نیت پاک۔

جب وہ اُس غار کے نزدیک پہنچا تو سلطنت زیرین سے ایک شور سنا زمین اُسکے تلے کانپنے لگی اور
آسمان اُسکے سر پر آگ سی برسانے لگا اُسکے دل میں ایک پوشیدہ دہشت باعث اضطراب ہوئی اور اُسکے
اعضا پر سرد پسینہ آیا تاہم اپنے استقلال سے قائم رہا اور اپنے ہاتھ اور اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھا کے
بولایا بڑے دیوتاؤں میں ان شگونوں کو مانتا ہوں اور مبارک جانتا ہوں انکو کامل کرو اور
میری امید حاصل کرو یہ کہتے ہی اُسکے سینے میں ایک نیا جوش اٹھا اور وہ اُس غار کے منہ پر
دوڑا۔

وہ گہرا دھوان جس نے اُسکو اُسکے پاس جانے والوں کے واسطے مہلک کر رکھا تھا فوراً دور ہوا اور
وہ بانی بدبو کچھ دیر کو موقوف ہوئی وہ آسمین تنہا گیا کیونکہ اُسکے ساتھ کون جاسکتا تھا ورنہ اُسکے
جنگو اُس نے اپنے ارادے سے مطلع کیا تھا اور جو کچھ دور اُسکے ساتھ گئے تھے زرد ہو گئے اور کانپنے لگے
اور ایک مندر میں جو کچھ فاصلے پر تھا اُسکی آزادی کے واسطے دعا مانگنے لگے مگر اُسکی واپسی سے ناامید تھے۔
اس عرصے میں ٹیلیکس اُس بھیانک اندھیرے میں جو اُسکے روبرو تھا ہاتھ میں ایک نگلی تلوار لیکے
داخل ہوا چند لحظوں میں کچھ مندی اور دھندلی روشنی دیکھی ایسی جیسی آدھی رات کو زمین پر دیکھنے
میں آتی ہے اُسے ہوائی ارواح بھی دیکھیں جو اُسکے اُس پاس اُڑتی تھیں انکو اپنی تلوار سے ہٹاتا تھا
اور پھر جلدی اُسے دریائے تسلس کے ماتھی کنارے دیکھے جسکا پانی اُس کا پی سے بگڑا ہوا تھا جو اُس پر
جھائی ہوئی تھی آہستہ آہستہ ایک مکدر دھار سے جو متواتر چکرتکھا کے آپ پر لوٹتی ہی بھرا تھا یہاں پر
اُس نے بہت سے وئے اشخاص دیکھے جو رسوم تجہیز و تکفین نہ پا کے بیرحم چیرن کے آگے بیفائدہ حاضر ہوئے
تھے چیرن جسکا بڑھاپا اگرچہ توانا اور لافانی ہے ہمیشہ تیزہ اور خیرہ ہو انکو لعنت اور بلاست سے ہٹاتا
تھا لیکن اُس نے اُس جوان یونانی کو آنے ہی اپنے معجزہ پر سوار کر لیا۔

تیلیکس

تیلیکس

ڈھینا

ہو کے رہی

کیر

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

تیلیکس

ہکیرنٹیا

سیرکس

سیرکس

وےکس
نیپاڈہیلیوہکس
ایڈو، مینو

ایڈو

اسوہر
مہرپری
چرن

خون سے مانتے ہیں اسلئے اس شہر کو ایک نئی کہتے تھے یہ شہر ایک پہاڑ کی بلندی پر تھا جیسا درخت پر اشیانہ
 اس پہاڑ کے نیچے ایک غار تھی جسکے نزدیک کوئی نہیں جاسکتا تھا گلہ بان ہمیشہ اپنے گلہوں کو بچا کر ایک دوسرے
 راستے سے لیجاتے تھے اور اکثر گوردی بنجار جو شکسی دلہ لون سے اس غار میں ہونے کے نکلے تھے سو ہوا کو
 وبائی اثر سے متاثر کرتے تھے گرد و نوح کی زمین پر نہ گھاس پیدا ہوتی تھی نہ پھول یہاں مغربی ہوا
 کی تیز ہوائے ملائمہ اور موسم بہار کی خوبہائے تازہ اور موسم خزان کی خشک ہوائے بے اندازہ یکساں
 نامعلوم تھیں زمین خشک اور شور تھی اسپر سوانگے درختوں کے اور ماتمی سبز لباس سردوں کے اور
 کچھ نظر نہیں آتا تھا اس پاس کے کھیتوں میں اگرچہ دور تھے تو بھی سرسبز قلبہ رانی سے فصل طلائی نہیں
 پیدا کرتی تھی اور بیکس مزید ارمیوے نہیں بشتا تھا جو بشتا چاہتا تھا کیونکہ انگوں درختوں پر پکنے کے
 بدلے مرجھا جاتے تھے نیا ڈیہنی دریائی دیہان روتی تھیں انکے چشے کا پانی آہستہ اور ملایم لہروں کے
 ساتھ بہتا تھا لیکن مزے میں کھاری تھا اور آنکھ میں جانے کے قابل تھا کانٹے اور کٹیلے جھاڑوں
 سے زمین ڈھکی ہوئی تھی چونکہ وہاں کوئی شجرستان سایہ کوں تھا کوئی مرغ چھانے کوں تھا انکی صدا ہائے
 عاشقانہ صرف ملایم تر آسمان کے تلے سنی جاتی تھیں لیکن یہاں کوئے کی صدا اور آؤ کی نامبارک نوا
 کے سوا کچھ نہیں سنا جاتا تھا بلکہ زمین کا سبزہ بھی کڑوا تھا اور اس بے فرحت چراگاہ کی بھیڑیان اور
 بکریان ایسا فرحت انگیز جوش نہیں رکھتی تھیں جیسے جوش سے وہ سبزہ زار پر کودتی اچھلتی ہیں باہڑ
 گائے سے بھاگتا تھا اور غمگین گلہ بان اپنی بانسلی کاراگ بھولتا تھا اکثر گاڑھا اور کالادھوان اس غار
 سے بادل سا نکلتا تھا اور روز روشن میں زمین کو تاریکی ہوتے سے چھپاتا تھا ان موسموں میں
 اس پاس کے لوگ دوزخی دیوتاؤں کو خوش کرنے کیواسطے دو چند قربانیاں چڑھاتے تھے تاہم دوزخی
 دیوتا اکثر ملایم نہ ہوتے تھے اور کوئی قربانی قبول نہیں کرتے تھے سوا ان جوانوں کے جو اپنی جوانی کی
 بہار میں ہوتے تھے اور سوا ان مردوں کے جو اپنی طاقت میں پختہ ہوتے تھے جنکو وہ ملک و باسے
 مارتے تھے۔

اس جگہ پر ٹیلیوہکس نے وہ راستہ تلاش کرنا چاہا جو پلوٹو کی تاریک مدد میں جاتا تھا منروانے جو ستون
 خبر داری سے اسکی نگران تھی اور اسکو اپنی ڈھال سے محفوظ رکھتی تھی پلوٹو ان کیساتھ اور اسکی
 درخواست پر خود جو پیر نے ترکیوری سے جوہر و زاس دوزخی ملک میں چرن کو کئی مردے سوہنے کو جابا

پھر بوسہ نہ لوں گا کیا دے پتلیو پ کے مغرورند عیون کو سزا نہ دینگے اور کیا آیتھا کہ کی بزرگی کبھی بحال نہ ہوگی۔

ای دیوتا و تئیں جو یوکیسز پر نامہ رہاں ہو میرے دل سے اخیر امید نکالنے اور مجھ کو ناامیدی اور موت میں ڈالنے کے لئے یہ خواب بھیجے ہیں میں اس مصیب التوا کا زیادہ متحمل نہیں ہو سکتا افسوس ہے کہ جو کچھ میں نے اپنے باپ کی وفات کی نسبت کہا ہے اسکا مجھ کو نہایت یقین ہے پس میں اسکی روح کو دنیا سے زیرین میں تلاش کروں گا اس خوفناک سرزمین میں تھیسس سلامۃً اتر آتا تھا لیکن تھیسس نے نہایت مصیب ناپاکی سے وہاں کے دیوتاؤں کا نقصان چاہا تھا میرا مطلب میرے باپ کی محبت ہی سو اس فرض میں داخل ہے جو دیوتاؤں کے ساتھ مجھ کو واجب ہے ہر کیولیز بھی وہاں گیا تھا اور پھر آ یا تھا میں فی الواقع اسکی طاقت کا دعویٰ نہیں کرتا لیکن بے اس دعویٰ کے اسکی تقلید کیا جاتا ہوں آرفیس اپنی مصیبت کی تقریر سے اس دیوتا کو رحم پر لایا تھا جو عذر پذیر نہ سمجھا جاتا تھا اور اس سے یوٹریڈس کو دنیا سے زندگی میں پھر لانے کی اجازت حاصل کی تھی آرفیس کی نسبت رحم کا زیادہ ترستحق ہوں جو نقصان میں نے اٹھایا ہے سو اس کے نقصان سے زیادہ تر ہی کیونکہ خوبصورت نوجوان جسکے ہزاروں خوبصورت ثنائی ہو سکتے ہیں بزرگ یوکیسز کے مقابلے میں جو یکتا اور لاثنائی ہے اور یونان کا باعث فخر اور حیرانی کیا چیز ہے یہ کوشش کروں گا اور اگر مرنے کا جب زندگی بتر ہی تو موت سے کیا ڈر ہے پس ای پٹیوٹوای پر اسرپاٹن میں اس بات کے اثبات کو آیا ہوں کہ تم فی الحقیقت کچھ رحم رکھتے ہو یا نہیں ای میرے باپ تیری تلاش میں میں نے بحر و بر بفاہدہ مانپا ہے اب میں مجھ کو مردوں کے تاریک مقامات میں تلاش کروں گا اگر دیوتا مجھ کو تجھ سے زمین پر نہ ملنے دینگے اور تیرے ساتھ روشنی آسمانی نہ دیکھنے دینگے تو شاید اقالیم تاریکی کی شفق میں تیری روح تو نظر آئیگی۔

وہ فوراً اس بستر سے اٹھا جو اس کے اشکوں سے تر ہو رہا تھا اور متوقف ہوا کہ صبح کی فرج افرازشی اس غم کو دور کرے گی جو رات کے خوابوں سے لاحق حال تھا مگر اس نے دیکھا کہ جو تیرا سکولگا تھا سو تب تک اس کے زخم میں تھا اور جہاں جاتا تھا اس کے ساتھ تھا اس لئے اس نے دوزخ میں یعنی دنیا زیرین میں اس مشہور راستے سے جو لشکر گاہ سے بہت دور تھا اترنیکا ارادہ کیا یہ راستہ ایک شہر کے قریب تھا اور ایک مصیب غار سے ایکیرن کے کنارے پر جاتا تھا جو ایک دوزخی دریا ہے اور جسکو خود دیوتا تعظیم اور

پینیلوپ
مڈیاکا

پولیسیز

پیتیسس
پیتیسس

ہکریلیز

آرفیس

یوٹریڈس

آرفیس

پولیسیز

پڑوے

پراسرپاٹن

ریدیون

ایڈر اسٹس کی فوج اورائی سے بہت کم ہو گئی تھی کوہ اکرن کے پیچھے گیا جہاں آسکونی فوج کی اسید شمی
اور دو گار بادشاہوں پر دوبارہ چھا پڑا کیسے موقع کا منتظر ہوا جیسے بھوکھا شیر جو باڑے سے نکالا جاتا ہو
سارک جنگل میں جاتا ہو اور اپنی غار میں داخل ہوتا ہو اور زمان موافق کا انتظار کرتا ہو تاکہ اس کے

دیلی میکس

پولیسیز

پولیسیز

تمام گلے کوتاہ کرے۔

ایلیکس نے اپنی فوج میں انتظام مناسب کر کے اپنا دل مطلقاً ایک ارادے کی تعمیل پر توجہ کیا جس کو
بہت دن سے کیا جاتا تھا لیکن حکام فوج سے پوشیدہ رکھتا تھا وہ رات کو ایسے خوابوں سے بہرہ
رہتا تھا جنہیں وہ اپنے باپ یوکیسیر کو دیکھتا تھا اس کی صورت رات کے اخیر میں صبح صادق نکلنے سے کچھ پہلے

جسکی شاعماے غالبہ آسمان سے ستاروں کے مشکوک لمعات کو اور زمین سے خواب کے خوشنایالات کو
بٹاتی ہیں بے نظر آئے نہیں رہتی تھی کبھی اسے سوچا کہ میں یوکیسیر کو خوشنا جزیرے کے دلیر باگزار
میں ایک دریا کے کنارے پر دیکھتا ہوں کہ برہنہ ہوا اور اسکے گرد صحرائی میدان کھڑی ہیں سو بدن
دھکنے کے لئے آگے پاس کو پھینک رہی ہیں اور کبھی سوچتا تھا کہ میں آسکو ایک محل میں دیکھتا ہوں
جو ہاتھی دانت اور سونے سا چمکتا ہو اور جہاں پھولوں کے نراج پہنے ہوئے اہل دربار حاضر ہیں اور
حیرت و فرحت کے ساتھ اس کی تقریر و لہجہ پر سن رہے ہیں وہ کبھی ناگہان ایسے بڑے دسترخوان پر جاتا

ہندوستان
بھارت

دیلی میکس

پولیسیز

کے درمیان نظر آتا تھا جہاں ہر ایک کی صورت پر خوشی چمکتی تھی اور ایک صدا کی ملائم آواز اس سے

ملی ہوئی بریل کی نو آریا پلو کے بریل اور نیلی کی صدا سے زیادہ تر لطف دیتی تھی۔
ان فرح بخش خوابوں سے ٹیلیکس ہمیشہ دل خستہ اور غمزدہ سا بیدار ہوتا تھا اور جب انہیں سے
ایک بھی اسکے دل پر تازہ ہوتا تھا تب پکار اٹھتا تھا اے میرے عزیز باپ یوکیسیر ان خوابوں کی زیادہ تر
محبوب خواب مجھ کو مبارک ہیں یہ راحت کے اظہارات مجھ کو ثابت کرتے ہیں کہ تو پہلے سے ان خوشوقت

اوراح کے مقامات میں داخل ہوا ہو چکو دیوتا انکی نیکی کے واسطے انعاماً راحت پاندار دیتے ہیں میں
سوچتا ہوں کہ ایلیکس کے میدان دیکھتا ہوں یہ نقصان اسید کیا خوفناک ہو اے میرے باپ کیا میں مجھ کو
پھر کبھی نہ دیکھوں گا کیا میں تجھ سے پھر بھی نہ ملوں گا جس کو میں اس قدر پیار تھا اور جس کو میں ایسی شائقانہ
فکرت اور محافطانہ محنت سے تلاش کرتا ہوں کیا میں پھر تیرے لبوں سے شربت دانائی نہیں پیوں گا
اور کیا میں آن ہاتھوں کا یعنی آن عزیز فتنہ ہاتھوں کا جھوٹے بہت سے دشمن مغلوب کے ہیں

ہندی نیپام

ظاہر کی تھی جب قدر بخیر ہوئے تھے اس سے زیادہ ترجیح سے اس شفقت سے بخیر ہوئے جس کے ساتھ اس نے اپنے سخت دشمن کو مدد دی تھی مگر وہ اس وقت میں لڑائی کی ناہمواری محنتوں سے بھی غافل تھا وہ بہت کم سوتا تھا اور اس کی نیند اکثر اڑ جاتی تھی کبھی اس خبر سے جو رات اور دن اور ساعت بہ ساعت اس کے پاس لاتے تھے اور کبھی لشکر گاہ کے ہر ایک مقام کو دیکھنے سے جہاں ایک ساعت میں دو بار کبھی نہیں جاتا تھا تاکہ جو کوئی اپنے کام میں غافل ہو اس کو مانگو کرنے کا موقع پاس کے اگرچہ اس کی نیند کم تھی اور اس کی محنت زیادہ تاہم اس کی خوراک سادہ تھی وہ ہر ایک حالت میں عام سپاہیوں کا سا کھانا کھاتا تھا تاکہ اس کے واسطے شکیبائی اور پارسائی کی نظیر بنے اور لشکر میں رسید کم ہو جانے سے اس نے ضرور سمجھا کہ جو تکلیف دوسرے ضرورت سے ہیں سو خود رغبت سے اُن کو بڑبڑانے اور ناخوش ہونے سے روکے لیکن یہ محنت بروہاری اور بہرہ نگاری کیسی ہی سخت تھی اس کی طاقت میں کچھ فرق نہیں لائی بلکہ روز بروز زیادہ محنت کش اور قوی ہوا وہ اُن ملازم نزاکتوں کو چھوڑنے لگا جو خواتین کی بہار سمجھی جاتی ہیں اس کا رنگ زیادہ تر گندمی اور کمتر نازک اور اس کے اعضا مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے پڑے۔

باب پندرہم

شلیسیکیں کا کئی خوابوں سے اپنے باپ یوکیسیر کا زندہ نہ ہونا معلوم کر کے اس کو مردوں میں تلاش کرنا اور لشکر گاہ سے جانا اور ایکیر نٹیا کی شہر غار کے نزدیک کے مندر تک واپس کرے کے ساتھ جانا اور اس کا اس غار میں داخل ہونا اور دریائے شکس کے کناروں تک تاریکی میں اترنا اور وہاں چیزیں کا اس کو اپنی کشتی پر چڑھانا اور اس کا پلویوٹو کے آگے حاضر ہونا اور اس کا اس کو دوسرے بڑے دیوتاؤں کی اجازت سے اس کے باپ کی تلاش کے واسطے اجازت دینا اور اس کا ٹارٹیرس میں جانا اور وہاں ناشکروں اور دروغ حلفوں اور ناپاکوں اور ریاکاروں اور سب سے زیادہ بد بادشاہوں کا تکلیف پانا انکھوں سے دیکھنا۔

ٹیلیمکس
پولیسیج

ہیکیرنٹیا

کیرٹ، ۲۰۰۰

نیرن

لویو

ٹوٹرس

کر رہے تھے تاکہ اسکے دماغ کی بقیاری اُسکی بیماری کو زیادہ تر اور اُنکی ادویات کو بے اثر کرے تب اُس نے
 یکا یک ٹیلیمیکس کو دیکھا جو معلوم اسکے قریب آگیا تھا اول اسکے سینے میں در مختلف جوش زور لائے جو بات
 ٹیلیمیکس اور پیپاس کے درمیان گذری تھی اُسکی یاد نے اسکے سینے کو مضطرب کیا اور اُسکے بھائی کے
 نقصان کے خیال نے اُس کینے کو زیادہ زور دیا لیکن وہ اس بات سے بھی واقف تھا کہ میں خود اپنی
 جان کے واسطے ٹیلیمیکس کا ممنون ہوں جسے مجھ کو جب خون سے تر اور بی طاقت تھا تب ایڈراسٹس کے
 ہاتھوں سے بچا یا ہر اس حالت میں اُس نے وہ طلائی کوزہ دیکھا جس میں اُسکے بھائی کی عزیز خاک بھری تھی
 دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور ٹیلیمیکس کو اپنے گلے لگا یا پہلے بولنے کی طاقت نہ رکھتا تھا لیکن آخر کو
 ایک دبی ہوئی اور رکی ہوئی آواز سے بولا ای تو کیسے تیری نیکی نے جبراً میرے دل میں تیری
 محبت پیدا کی جو میں اپنی زندگی کے واسطے تیرا مہم ہوں ہوں اور ایک دوسری چیز کے واسطے بھی جو مجھ کو
 اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہے میرے بھائی کے اعضا گر گونکے شکار ہوتے سو تیرے سبب نہیں ہونے
 پائے اور صحت تیرے سبب رسومات تجیز و تکفین ادا ہوئی ہیں جو نہیں ہوتیں اور اُسکی روح خوار
 اور بیکس و اسٹیکس کے کناروں پر آوارہ بھرتی اور چیرن کی سختی نا ستم سے دھکے کھانی کیا میں اُس
 شخص کا جس سے سخت نافر تھا ایسا ممنون رہوں گا دیوتا تجھ کو اُسکی جزا بخشیں اور مجھ کو ایک ساتھ اس
 زندگانی اور پریشانی سے دور کریں ای ٹیلیمیکس جو فرض تو نے میرے بھائی کے ساتھ ادا کئے ہیں سو
 میرے ساتھ بھی ادا کر تب تیری عظمت کمال پائیگی۔

پھر فلینتھس افسوس سے گہرے اور غش کھا کے اٹا گرا ٹیلیمیکس اُسکے پاس رہا لیکن بولنے کی بہت نہ پا
 جب تک اُسکے اس اپنی جا پر نہ آئے خاصو شانہ منظر ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ ہوش میں آیا تب اُس نے
 ٹیلیمیکس کے ہاتھ سے وہ کوزہ لیا اور کئی بار اُسکو بوسہ دیا اور روکے بولا ای عزیز خاک میری خاک
 تیرے ساتھ اسی کوزے میں کب لیگی ای میرے بھائی میں تیرے ساتھ ملک مردگان میں چلوں گا مجھ کو تیرا
 انتقام لینے کی جرات نہیں ہے ٹیلیمیکس میرا اور تیرا دونوں کا انتقام لیگا۔

اُن دو داناؤں کے علم کی برکت سے جو ایک کیو لیپس کے علم کا استعمال کرتے تھے فلینتھس بتدریج
 مندرست ہوا ٹیلیمیکس ہمیشہ اُنکے ساتھ اُس تیار کے پلنگ کے پاس حاضر رہتا تھا تاکہ وہ اُسکو جلد اچھا
 کرنے میں زیادہ محنت کریں اور تمام فوج اُس عقل اور شجاعت سے جو اُس نے مددگار بادشاہوں کو پہانے میں

فی الحقیقت نثر واجبہ اپنی نثر بانی سے جسکے باب کو ممتاز کیا ہے اس پر بھی مہربان ہو بیشک آسنے اسکو ایسی نشا
بیش قیمت بخش بخشی ہو جیسی صحن دیوتا بخش سکتے ہیں یعنی ایسا دل دیا ہو کہ جس قدر دانائی سے بھرا ہو
اس قدر آشنائی سے آشنا ہو۔

اب اس لاش کو شعلوں نے جلا دیا اور ٹیلی میکس نے خود اسکی خاک پر جس سے دھوان نکلتا تھا پانی چھڑکا
جو صمغون اور صالحون سے خوشبودار تھا پھر اسکو ایک طلائی کوزے میں بھرا اور اسکے اوپر پھول کھے
اور اس کوزے کو فلیکٹھس کے پاس لیکیا فلیکٹھس ایک پلنگ پر پڑا تھا اسکے بدن پر بہت زخم لگے تھے
اور وہ زندگی سے اس قدر مایوس تھا کہ موت کے بندھنوں سے والے دروازوں کو خود سے دور
نہ دیکھتا تھا۔

ٹرایٹوفیلس اور ناسوفیوگس نے جنکو ٹیلی میکس نے اسکی مدد کے واسطے بھیجا تھا اپنے تمام علم کا استعمال
کیا اور بتدریج اسکی نکلتی ہوئی روح کو روکا اور آسنے بمعلوم طاقت تازہ پانی ایک ملائم اور پراثر
قوت جو اصل زیت ہے اسکی رگ رگ میں پہنچائی بلکہ اسکے دل میں پہنچی اصلی حرارت نے موت کے
ٹھٹھرے ہوئے ہاتھ کو ڈھیل کیا تب آسنے اس ظالم کے ہاتھ سے رہائی پائی لیکن نقاہت اخیرہ کی
بدحواسی پر فوراً افسوس کی تکلیف زور لائی اور اسکو اپنے بھائی کے نقصان کی یاد آئی جسکو یاد
کرنے کی پہلے اسکو طاقت نہ تھی آسنے کہا افسوس میری جان بچانے کو یہ بہت کوشش کیوں کی جاتی ہے
بہتر ہے کہ میں ہسپیا س کے ساتھ قبر میں جاؤں اے میرے عزیز ہسپیا س میں نے تجھکو اپنے پہلو میں مرتے
ہوئے دیکھا ہے اے میرے بھائی تو مجھ سے ہمیشہ کے واسطے دور ہوا ہے اور تیرے ساتھ میری زیت کے
سب آرام دور ہوئے ہیں میں نہ تجھکو دیکھوں گا نہ تیری بات سنوں گا نہ تجھ سے ملوں گا نہ اپنے دل کی
تکلیف تجھ سے ظاہر کر سکوں گا اور نہ میری دوستی میری تکلیفوں میں زیادہ کام آئیگی اور کیا اسطرح ہسپیا
ہمیشہ کو مجھ سے مجبور ہوا ہے ای دیوتاؤ جو آدمیوں کی تکلیفوں میں خوش ہوتے ہو کچھ حقیقت ہی یا خواب ہے
جس سے میں بیدار ہوا ہوں آہ یہ خواب نہیں ہے حلق حقیقت ہے اے ہسپیا س فی الواقع تو مجھ سے دور
ہوا ہے میں نے تجھکو خاک پر مرتے ہوئے دیکھا ہے اور کم سے کم میں تب تک جیونگا جب تک تیرا بدلہ نہ لوں گا
اور جب تک میرا جسم ایڈراسٹس کو جسکے ہاتھ تیرے خون سے تر ہوئے ہیں تیری خاک پر نثار نہ کر دوں گا۔
جب فلیکٹھس اپنی طبیعت کے جوش ایسے ظاہر کر رہا تھا اور شافیان غیبی اسکی تسکین کیواسطے کوشش

میں نوا

ٹیلی میکس

فلیکٹھس
فلیکٹھسٹرایٹوفیلس
ناسوفیوگس
ٹیلی میکسہسپیا س
ہسپیا س

ہسپیا س

ہسپیا س

ایڈراسٹس

فلیکٹھس

مگر میں تیری ہا کو دیکھو نگا جو افسوس سے مرگی اور تیری موت پر مجھ کو مٹھون کر لگی اور میں تیرے قبیلے
کو دیکھوں گا جو جوانی کی شگفتگی میں مرجھا بیگی اور نا اسیدی اور غم سے ڈکھ پائیگی جسکا باعث میں ہوں
ای عزیز مجھ کو اس غم کے سے دریاے تنگس کے کنارے پر بلا جہاں تیری روح گئی ہے تیری آنکھوں کو
روشنی بری لگتی ہے اور سوا تیرے کوئی دوسرا نہیں ہے جسکو میں دیکھا جاتا ہوں ای میرے عزیز تیرا
میں تیری خاک کا پچھلا فرض اور کرنے کو زندہ رہا ہوں۔

اُس بہادر کا جسم اُس چٹا پر رکھا ہوا تھا جو ارغوانی اور طلائی سبجی ہوئی تھی اُسکی آنکھیں موت
نے بند کر دی تھیں لیکن اُسکی خوبصورتی بالکل زایل ہوئی تھی اور نہ اُسکی خوبی اُسکی صورت سے
گو کہی ہی نہ ہو گئی تھی مطلقاً باطل اُسکی گردن پر جو برن سے زیادہ سفید تھی اور اُسکے شانے پر
لگی ہوئی تھی اُسکے سیاہ بال لہرتے تھے سوائس اور گنیٹھ کی کے بالوں سے زیادہ خوشنما تھے لیکن جنبہ
مٹھون میں خاک ہونیوالے تھے اُسکے پہلو میں وہ زخم نظر آتا تھا جس سے خون کے ساتھ اُسکی روح نکل کے
مردوں کے ظلمت کے میں گئی تھی۔

ٹیلیمیکس اُس لاش کے پیچھے پیچھے غمزدہ اور دل خستہ اسپر پھول بکھیرتا ہوا چلا جب اُسکو چٹا پر رکھا
جس تل سے وہ لاش ڈھکی ہوئی تھی اُسکے شعلے لگتے ہوئے دیکھ کر پھر اشکبار ہوا اور بولا الوداع ای
بہتور جو ان مرد کیونکہ میں تجھ کو دوست کہنے کی جرات نہیں رکھتا تیری روح آرام پائے کیونکہ تیری عظمت
کامل ہے اور میری دشمنی میری محبت سے باطل تو اُن تکلیفوں سے بچ گیا ہے جو ہوا ابھی اُٹھانی میں اور
نہایت بزرگی کے راستے سے اُس بہترین ملک میں پہنچا ہے اگر اس راستے سے میں بھی تیرا پیرو ہوں تو
خود کو کتنا خوش نصیب سمجھوں دریاے تنگس تیری روح کو راستہ دے اور میدان ایلیمز تیرے آگے

کتابہ رہے تیرا نام اخیر نسل تک عزت کے ساتھ قائم رہے اور تیری خاک آرام سے دایم
جیون ہی ٹیلیمیکس نے الفاظ کی ہوئی آواز سے بولنے خاموش ہوا تمام فوج نے تہنیتیں کیوں واسطے
عام آہ و زاری کی سب اُسکی بہت کے کام دہرائے اور سب اُسکے حال پر شفقت لائے افسوس سے اُسکی صفات
نیکی یاد آئیں اور اُسکی غلطیات پردہ فراموشی میں مختفی ہوئیں جو جو شیشابی اور خراب تعلیمیاتی سے
اُس سے سرزد ہوئی تھیں مگر وہ ٹیلیمیکس کے شفیقانہ خیالات سے زیادہ متاثر ہوئے اور بولے کہ یہ تو ہی
تو جوان یونانی ہے جو ایسا تکبر اور ایسا تنفر اور سرکش تھا اب تو بہت خلیق اور زہربان اور شفیق ہے

ستیکس

ہیپیٹاس

ہیٹس
ہیٹس

ہیٹس

ستیکس
ہیٹسہیٹس
ہیٹس

ہیٹس

لیکن یہ تصور تجھ سے باعث جوش جوانی ظہور میں آیا تھا آہ جوانی کس قدر معانی کی محتاج و وابستہ دوستی سے موافق ہونی کی راہ پر تھے مگر افسوس یہ کہ پہلے اس سے کہ تیرے دل میں اپنی قدر پیدا کروں دیوتاؤں نے تجھ کو مجھ سے چھین لیا ہے۔

ٹیلی میکس نے خوشبودار عرق سے اس کی لاش کو غسل کرایا اور اس کے واسطے ایک چٹا تیار کرائی بڑے بڑے صنوبر تبر کی ضرب سے پکارتے تھے اور جب گرتے تھے پہاڑوں کے ڈھال سے لڑھکتے تھے اور بلوط زمین کے پرانے سچے جو آسمان کو دھمکاتے تھے اور اہل علم اور چنار جھکے پتے چمکتے ہوئے سبز رنگ کے اور پھیلے ہوئے کنارے کے تھے اور اس جنگل کے فخر سو دریاے گلیکس کے کناروں پر جہان ستان پڑے تھے وہاں ایک چٹا بنائی ایسی ترتیب سے کہ ایک اچھی عمارت معلوم ہوتی تھی لکڑیوں میں ایک آگ کا شعلہ چمکنے لگا اور ایک بادل دھوئیں کا بہتہ آسمان کو چلا۔

لیسڈیمین والے سست اور راتھی قدم اٹھاتے ہوئے اپنی برہمچاریاں اٹھائے ہوئے اور اپنی آنکھیں زمین پر لگائے ہوئے آگے بڑھے انکی صورتوں کی سختی ملائی سے بدل گئی تھی اور انکی آنکھوں سے خاموشانہ اشک روکے نہ رکتے تھے ان لیسڈیمین والوں کے پیچھے غیر کسبڈیز تھا سو ایک بڑھا آدمی تھا جو عمر کے بوجھ سے اتنا خمیدہ نہوا تھا جتنا ہسپیا س کے بعد زندہ رہنے کے بارے میں سے جسکو آسنے بچپن سے تعلیم اور تربیت کی تھی سنے اپنے دست اور دیدہ جو اشک سے پڑتھے آسمان کی طرف بلند کئے ہسپیا س کے مرنے کے پیچھے آسنے کھانا چھوڑ دیا تھا اور خواب کے ملائم ہاتھ نے نہ اس کی آنکھوں کو ایک بار بند کیا تھا نہ اس کے دل کو روکا تھا وہ کپکپاتے ہوئے پاؤں سے اس جماعت کے پیچھے پیچھے بے اختیار جاتا تھا نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہوں اسکا دل باتوں سے پڑتا تھا اور اس کی خاموشی غم اور یاس سے تھی لیکن جب آسنے اس چٹا میں آگ لگی دیکھی تب وہ ایک ناگہانی جوش سے متاثر ہوا اور پکارا اے ہسپیا س اے ہسپیا س میں تجھے پھر نہ دیکھوں گا اے ہسپیا س تو مر گیا اور میں جیتا ہوں اے میرے عزیز ہسپیا س میں نے ہی تجھ کو ظالمی اور بیرحمی سکھائی تھی مینے ہی تجھ کو موت کی حقارت بتائی تھی مجھے امید تھی کہ نرٹے وقت میری آنکھیں تیرے ہاتھ سے بند ہونگی اور میں اپنی اخیر آہ سے تیرا پسند بھر ونگا اے دیوتاؤں نے اپنی ناخوشی سے میری زندگی کو طول دیا ہو تاکہ میں ہسپیا س کی زندگانی آخر ہوتے ہوئے دیکھوں اے میرے لڑکے تو ہی میری امید کا مرجع خاص تھا میں تجھے پھر نہ دیکھوں گا

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

لے سی ڈی مین

لے سی ڈی مین
کیری سی ڈی مین

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ٹیلیمیکس
ریڈاسٹس

ٹیلیمیکس

مینور

مینور

مینور
فیلانکریس
ٹیلیمیکس

ہیپیاٹس

ٹیلیمیکس جب رات کو لشکر میں آئیں راستہ کے فریب پہنچنے کے واسطے گشت کو جاتا تھا تب یہ تعریفیں سنتا تھا اس واسطے یہ تعریفیں ایسی نہ تھیں جیسی خود غرض خوشامد گو بادشاہوں کے روبرو کرتے ہیں اور گستاخانہ سمجھتے ہیں کہ نہ وہ چار کھتے ہیں نہ وفا اور کوئی شے انکی مہربانی تاہم رکھنے کے واسطے ایسی ضرورت نہیں ہے جیسی ستائش پہا ٹیلیمیکس کو صرف وہ تعریف پسند آتی تھی جو راست ہوتی تھی وہ سوا اس تعریف کے جو اسکو غائب سمجھ کے کرتے تھے اور جسکو وہ معقولیت کے ساتھ درست سمجھتا تھا کسی تعریف کا تحمل نہوتا تھا ایسی تعریف سے وہ ناواقف تھا بلکہ ایسی پاک اور صاف خوشی پاتا تھا جیسی دیوتاؤں نے صرف نیکوں کو دی ہے اور بدوں کو نہ کبھی حاصل ہو سکتی ہے نہ خیال میں گزرتی ہے مگر اس خوشی پر کبھی فریفتہ نہوتا تھا فوراً اس کے عیب اس کے دل میں ظہور پاتے تھے وہ جب اپنی بہتری اور دوسروں کی کسری کے خیال کی زیادتی یاد کرتا تھا تب دل میں شرماتا تھا کہ مجھکو قدرت نے ایسی طبیعت کیوں دی ہے جسکو آدیت کے خیالات حاصل نہیں ہیں اور جو تعریف اپنی سنتا تھا سب سزا کی سمجھتا تھا جس نے اسکو یہ فضیلت بخشی تھی اور جس کے واسطے وہ خود کو مستحق اور لائق نہ سمجھتا تھا کہ اسکی طبیعت بہتری مہربانی ہے کہ تو نے مجھکو نیتر سا اتالیق برے دلیں علم بھرنے اور میری طبیعت کی کمزوریوں اور بے درستی کرنے کو دیا ہے تو نے مجھکو عقل دی ہے کہ اپنی تقصیروں سے فائدہ حاصل کروں اور اپنا اعتبار نہ رکھوں یہ میری طاقت ہے جو میرے ہوشمارے طبیعت کی سختی کو روکتی ہے اور جو خوشی مجھے درد مندوں کو تسکین دینے میں ہوتی ہے سو میری عنایت ہے آدمی مجھ سے نفرت رکھتے مگر میرے سبب نہیں رکھ سکتے میرے بغیر میں لائق نفرت ہوتا اور لا علاج تصور کرتا اور اس بچے کی مانند ہوتا جو اپنی کمزوری سے ناواقف ہو کر اپنی مامی کو دے اترتا ہے اور قدم رکھتے ہی گر پڑتا ہے۔

نیتر اور فلا کیٹیز ٹیلیمیکس کو ایسا خوش اخلاق اور ایسا مایل اشفاق اور دوسروں کا ایسا رافع حاجات اور ایسا دافع تکلیفات دیکھ کر تعجب ہوئے وہ اسکی اس تبدیلی عادت سے متحیر تھے لیکن سبب نہیں معلوم کر سکتے تھے لیکن انکو سبب زیادہ باعث حیرانی اسکی وہ تندہی تھی جو اسے ہیپیاٹس کی تجہیز و تکفین میں ظاہر کی اسنے خود جاکے اس کے خون سے ترا اور اتر جسم کو اس مقام سے اٹھایا جان مردوں کے ڈھیر کے تلے چھپا ہوا تھا وہ ایک پاک غم سے متاثر ہوا اور اس کے واسطے رویا اور بولا ای تو ناروح تو اب اپنی بہادری کے واسطے میری تعظیم سے ناواقف نہیں ہونی الواقع مجھکو میری مغزوری نے ناخوش کیا تھا

خاندہ دیتا تھا جس سے رفتہ رفتہ اعضائے رکیسہ مضبوط ہوتے تھے اور تصفیہ خون سے جوانی کی توانائی اور تازگی بحال ہوتی تھی لیکن وہ اکثر کہتا تھا کہ اگر مجرمانہ زیادتی اور کالمائے دہشت نہیں ہوتی تو طبیب کی بہت کم ضرورت پڑتی وہ کہتا تھا کہ پیاریون کا شمار آدمی کے واسطے باعث کمی و قارہ کیونکہ نیکی صحت کو پیدا کرتی ہے یہ اعتدالی خون کو جو باعث زندگانی ہے نہ ہر کر دیتی ہے جو موجب مرگ ہے اور زیادتی خوشی سے عمر اس قدر گھٹتی ہے جس قدر وہ اسے بڑھ سکتی ہے غریبا کی غذا سے کم بیمار ہوتے ہیں یہ نسبت امرا کے جو زیادہ کھاتے ہیں زیادہ مصالح دار گوشت جو طبعی سیری کے بعد اشتہا کو بڑھا ہے غذا نہیں ہے نہ ہر ہی خود و طبیعت کو نقصان پہنچاتی ہے اسلئے جب تک نہایت ضرورت نہ ہو اسکا استعمال بچا ہے بڑا علاج جو ہمیشہ بے مضرت اور ہمیشہ پُر منفعت ہے اعتدال یعنی فرحت اور دل کی راحت اور بدن کی محنت کا معتدل استعمال پاک اور صاف خون کو پیدا کرتا ہے اور جو مواد زائدہ اسکو خراب کرتے ہیں اُنکو دور کرتا ہے اس طرح تا سوفیوگس جن دواؤں سے آرام کرتا تھا اُن کے واسطے اتنا مشہور نہ تھا جتنا اُن قواعد کے واسطے جو اُنکے روکنے کے لئے بتاتا تھا اور جن سے دوا کی ضرورت نہ رہتی تھی۔

ناسوپیگاس

ٹیلیمیکس نے اُن لائق شخصوں کو فوج کے ملا خطے کے واسطے بھیجا اُنھوں نے بہتوں کو دوا سے آرام کیا لیکن بہتوں کو خبر گیری سے یعنی اچھی طرح خدمت کرانے اور اُنکے بدن صاف اور اُنکے آس پاس کی ہوا پاک رکھانے سے اور صحت پانیا لون سے پرہیز واجب کرانے اور اُنکو غذا کی قسم اور مقدار مناسب دلانے سے۔

ٹیلیمیکس

سپاہیوں نے اس واجب الوقت اور ضروری آسائش کے لئے ممنون ہو کے دیوتاؤں کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھوں نے ٹیلیمیکس کو انہیں بھیجا تھا اُنھوں نے کہا کہ یہ ہماری مانند آدمی نہیں ہے بلکہ آدمی کی صورت میں کوئی فیاض دیوتا ہے اور اگر یہ فی الحقیقت آدمی ہے تو آدمیوں کی نسبت دیوتاؤں سے زیادہ تر شاہت رکھتا ہے یہ صرف نیکی بھیلانے کے لئے زمین پر آیا ہے اسکی مروت اور سخاوت اور اسکی شجاعت سے اس کے واسطے وسیلہ سفارش زیادہ ہے خوب ہو کہ یہ ہمارا بادشاہ ہے لیکن دیوتاؤں نے اسکو زیادہ تر حبیب اور خوش نصیب لوگوں کے واسطے پیدا کیا ہے جنہیں وہ سست جگ یعنی زمان راستی جاری کیا جاتے ہیں۔

ٹیلیمیکس

جنگ ہمیشہ نصفانہ ہونی چاہئے لیکن صرف اسقدر کافی نہیں ہے اس میں فواید عام کا بھی لحاظ ضروری ہے
 آرمیوں کا خون کبھی نہیں پھیلا نا چاہئے مگر نہایت مجبوری کی حالت میں صرف اپنے بچاؤ کے واسطے لیکن
 خوشامد کے خراب شورے اور بزرگی کے خیالات باطلہ اور بے بنیاد حسد اور عداوت تمام حوصلہ جو وسیع
 صورتوں اور نامعلومانہ موضوعہ تعلقوں میں چھپے ہوئے بادشاہوں کو جنگ کے ساتھ بے مشغول کئے
 نہیں رہتے جس سے دے ناغوش ہوتے ہیں اور ہر ایک شے بلا ضرورت نقصان پاتی ہے اور جبکہ تکلیف
 دشمن کے واسطے اسقدر تکلیف اپنی رعایا کے واسطے پیدا کرنے ہیں ٹیلیفیکس کے ایسے خیالات تھے۔
 لیکن اسنے لڑائی کی آفتوں کے واسطے افسوس کرنے سے ہی قناعت نہ کی بلکہ آنکھوں کو کم کرنے کی
 کوشش کی وہ خمیہ بخیمہ بیمار و نکو اور مرتے ہوؤں کو ایسی مدد اور تسلی دیتا ہوا پھر جیسی آنکھوں کا
 تھی اور آنکھوں کو صحت دوا ہی نہیں بلکہ کچھ روپیہ بھی دیا اور انما شرفقت اور محبت سے آنکھوں کو تسکین اور
 دلا سادی اور جگے پاس خود نہ جاسکا آنکھ کے پاس دوسرے آدمی اسی کام کے واسطے بھیجے۔
 کریٹ والون میں جو اسکے ساتھ سیلینٹم سے آئے تھے دو پرانے آدمی تھے جنکے نام ٹرائیڈونفیلس
 اور ناسوفیوگس تھے ٹرائیڈونفیلس ایڈمنسٹریٹس کے ساتھ ٹرائے کے محاصرے پر گیا تھا اور اس نے
 وہاں ایک سیولینٹس کے بیٹوں سے زخم اچھا کرنے کا علم سیکھا تھا بہت گہرے اور بگڑے ہوئے زخموں
 میں ایک خوشبودار عرق ڈالتا تھا جو مرے اور مرے ہوئے گوشت کو بلا ابداد چاقو دور کرتا تھا
 اور نیا مادہ پہلے سے بہتر اور صاف تر رنگ کا پیدا کرتا تھا ناسوفیوگس نے ایک سیولینٹس کے بیٹوں کو
 کبھی نہ دیکھا تھا لیکن ترین کی مدد سے ایک پاک اور پراسرار کتاب چل کی تھی جسکو ایک سیولینٹس نے
 انکی تعلیم کے واسطے لکھا تھا اور ناسوفیوگس دیوتاؤں کا عزیز بھی تھا اسنے لیٹونا کی اولاد کی تنظیم
 میں کچھ اشکار کئے تھے اور وہ ہر روز ایک بڑے سفید اور بیدار ایپالو کو چڑھاتا تھا جس سے وہ
 اکثر الہام پاتا تھا۔

جب وہ بیماروں کو دیکھتا تھا تب انکی آنکھوں کی صورت اور چہرے کی رنگت اور بدن
 کی حالت اور دم کی کیفیت سے باعث بیماری دریافت کر لیتا تھا کبھی کبھی وہ ایسی دوا دیتا تھا
 جس سے پسینہ آتا تھا اور اس کا میانی سے جان جاتا تھا کہ کس قدر رطوبت کی کمی یا بیشی ترکیب بدن
 میں نفع یا نقصان کے واسطے اثر کر سکتی ہے جسکی درستی طبیعت متواتر کمی پر تھی اسکو صحت بخش گیادہ کا

دیلی مہکس

کریٹ والون
 ٹرائیڈونفیلس
 ناسوفیوگس
 ٹرائیڈونفیلس
 ایڈمنسٹریٹس
 لیٹونا

ناسوفیوگس
 ٹرائیڈونفیلس
 ٹرائیڈونفیلس
 ٹرائیڈونفیلس

ناسوفیوگس
 ٹرائیڈونفیلس
 ٹرائیڈونفیلس

ہیپالو

جو آنکی غایت حیرانی میں واقع ہوئی تھیں بیمار اور زخمی اپنے خیموں سے نکلنے کی طاقت نہ رکھتے تھے سو شعلوں کے شکار ہو گئے تھے اور بہت سے جو نیم سوختے تھے سو اپنی تکلیف دردناک اور پُر ہلاک آواز سے ظاہر کرتے تھے دیوتاؤں سے پکارتے تھے اور اوپر کو تکتے تھے ان صورتوں سے اور ان آوازوں سے ٹیلی میکس کا دل متاثر ہوا اور آنکھوں میں اشک بہنے لگے دفعۃً اُس پر رقت اور رحمت غالب ہوئی اور آسنے نا خواستہ اپنی آنکھیں ان سے پھر اُنیں جنکو دیکھ کر کانپتا تھا اور جو ایسے بد بخت تھے جنکی موت حاضر تھی مگر دردناک اور جلدی سے قاصر اور جبکہ کچھ آگ کے کھائے ہوئے بدن ان قربانیوں کے جانوروں کے سے ہو رہے تھے جو محراب پر جلائے جاتے ہیں اور جلنے کی تاثیر ہو اور کھاتے ہیں۔

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس نے کہا آہ لڑائی کی خرابیاں کیسی مختلف اور کیسی پیب ہیں کیسی ہولناک دیوانگی آدمی کو مجبور کرتی ہے زمین پر آنکی زندگی کے دن تھوڑے ہیں سو بھی آفت سے بھرے ہوئے پھر کسے دے مرگ کو جلد نکالتے ہیں جو پہلے سے قریب ہی اور کسے اپنی زندگی کو تلخ کرتے ہیں جو پہلے سے تلخ ہی سب آدمی آپس میں برادر ہیں اور تب بھی ایک دوسرے کو شکار کرتے ہیں صحرا کے وحشی درندے ان سے ظلم میں کمتر ہیں شیر شیر سے نہیں لڑتے ہیں اور بگھیرے بگھیرے سے صلح رکھتے ہیں دے صرف جانداران غیر جنس پر ظلم کرتے ہیں برخلاف اُنکے آدمی باوجود عقل وہ ظلم کرتا ہی جو جانوروں سے کہ بعض ہیں نہیں ہو سکتا اور کسو واسطے لڑائیاں اختیار کرتے ہیں کیا دنیا میں زمین کافی نہیں ہے جو ہر ایک آدمی کے واسطے جتنی کاشت کر سکتا ہے اس سے زیادہ ہو کیا ایسے میدان نہیں ہیں جنکو سب آدمی آباد نہیں کر سکتے پھر لڑائی سے کیا مطلب ہی بعض ظالم نیا لقب چاہتا ہی یعنی فتح کرینو والا اور اس واسطے وہ ایسا شعلہ جلاتا ہی جو زمین کو تباہ کرتا ہی اس طرح وہ بد بخت صرف دیوتاؤں کی خفگی سے پیدا ہوا ہی ظالمانہ اپنے ہمجنسوں کو اپنی نخوت پر تصدق کرتا ہی تباہی بھیلی ہے خون بتا ہی آگ جلتی ہے اور وہ جو آگ سے یا تلوار سے بچتا ہی سو قحط کے زیادہ تر غضب اور غصے سے مرتا ہی تاکہ ایک آدمی جو دنیا کی تکلیف کو کھیل سمجھتا ہی ہلاک عام سے وہ بات حاصل کرے جسکو وہ بزرگی جانتا ہی ایسے پاک نام کے کیسے مختلف اور خراب معنی لیتا ہی اور سب سے زیادہ دے کیسی نفرت اور حقارت کے قابل ہیں جو اس قدر آدمیت کو بھول گئے ہیں جو خود کو آدمی دیوتا سمجھتے ہیں انکو یاد رکھنا چاہیے کہ دے آدمیوں سے کمتر ہیں اور ایک زمانہ آئندہ میں دے بدعت کے منتظر رہتے ہیں لیکن لعنت کے مستحق ہوتے ہیں کس احتیاط سے باو شانکو جنگ اختیار کرنی چاہیے فی الواقع

ٹیلی میکس

جوش غضب کا پٹھا جیسا موت کے ہاتھ سے کانپتے ہیں فیلیٹھس اس کے ہاتھ کے تلے ایسا تھا جیسا قربانی کا
 بکرا جو پاک چھری سے مجروح ہو کے نہ مقتول ہو کے چونکتا ہو اور ڈرتا ہو اور اب سے بھاگتا ہو ایک لفظ اور
 رہتا تو اس کی جان اٹھ راسٹس کی نذر ہو جاتی لیکن اپنی تباہی کے اس عین وقت میں اس نے ٹیلیمیکس
 کی آواز سنی جو اس کی مدد پر آتا تھا اور اوپر کود دیکھا تو اس کو اپنی زندگی بچھ نظر آئی اور جو ابر مرگ اس کی
 آنکھوں کے آگے پائل تھا ہٹ گیا ڈانیا والے اس حملہ نامہ قہ سے ڈرے اور فیلیٹھس کو چھوڑ کے اس
 زیادہ تر مہیب دشمن کو دبانے پر متوجہ ہوئے اور اٹھ راسٹس نے شل اس گھیرے کی نیا نیش غضب کھایا
 جس سے گلہ بان متفق ہوئے اس شکار کو چھین لیتے ہیں جس کو وہ کھایا چاہتا ہو ٹیلیمیکس نے اس کو اس
 مجمع میں تلاش کیا اور ایک ضرب میں اس کا کام تمام کرنا اور مددگار بادشاہوں کو اس پر رحم دشمن سے
 بچانا لیکن جو پیر نے نہیں چاہا کہ وہ ایسی ناگمانی اور آسان فتح پائے اور سزا بھی چاہتی تھی کہ وہ
 کچھ زیادہ تکلیف اٹھائے تاکہ آئندہ اچھی حکمرانی سیکھ سکے اس لئے دیوتاؤں کے بزرگ نے اس نا پاک
 اٹھ راسٹس کو بچایا کہ ٹیلیمیکس کی تازہ حاصل کرے اور زیادہ تر بزرگی سے ممتاز ہو ایک گہرا بادل
 ڈانیا والوں کے اور ان کے دشمنوں کے درمیان پیدا ہوا اور دیوتاؤں کی مرضی آواز ہائے زہد
 سے ظاہر ہوئی جسے میدان تھرا اٹھا اور مشرقات الارض اولیس کے تلے دب کر نیکے خون میں پرے برق
 نے آسمان میں دونوں قطب کا فرق دکھایا اور جس لور نے دفعہ آنکھ کو روشن کیا تھا دوسری دفعہ
 اس کو تاریک کر دیا فوراً ایسی سخت بارش شروع ہوئی کہ اس نے دونوں فوج کو جدا کر دیا۔
 اٹھ راسٹس دیوتاؤں کی مہربانی سے مستفید ہوا لیکن دل میں ان کی طاقت کا شاکر نہ ہوا یہ ایک
 ناشکری کی نظیر تھی جسے اس کو آئیکے زیادہ تر انتقام کا مستوجب کیا اس نے اس لشکر گاہ کی ویرانی کے
 اور اس دلدل کے درمیان جو دریا تک پھیلی ہوئی تھی ایک موقع حاصل کیا جس سے اس کی ہزیمت
 مہیب ہوئی اور دفعہ اس کی عاملانہ تدبیر اندیشی اور کاملانہ ذی ہوشی ظاہر ہوئی مددگار بادشاہ
 ٹیلیمیکس کی مدد سے تو ان پاکے اس کا بچھا کرتے لیکن وہ اس طوفان کی مہربانی سے بچ گیا جیسے
 کئے دام سے فرخ بچ جاتا ہو۔
 اب مددگار بادشاہوں کو سوا اس کے اور کچھ نکرنا تھا کہ اپنی لشکر گاہ کو واپس آئیں اور جو نقصان
 اٹھا یا تھا اس کو رفع کریں لیکن جب وہ رہاں آئے تب آنکھوں نے لڑائی کی رے خرابیاں دیکھیں

بچو کو نصیحت کرتا ہی لیکن وقت جنگ ایسا سخت اور تیز تھا جیسا سیلاب ہوتا ہی جو اپنی لہر و نہیں بے مزاحمت
سرعت سے ہی نہیں لڑھکتا ہی بلکہ اس بھاری جہاز کو جو اس کے اوپر ہوتا ہی بہا لیجاتا ہی۔

فلاکٹ پیٹیز اور نیسٹر جو مینڈیوریہ والوں کے سردار تھے اور دوسری قوم کے سردار اس کے نامزاحمت
قابل اختیار سے متاثر ہوئے عمر نے پھر تجربہ کاری کا دعویٰ نہ کیا ہر ایک حاکم نے بچوں و چہرے عقل و راستے کا
سب دعویٰ چھوڑ دیا حسد بھی جو آدمی میں جوش طبعی ہو معطل ہوا ہر ایک کی زبان خاموش تھی اور
ہر ایک کی آنکھیں متحیرانہ ٹیلیمیکس پر متوجہ تھیں سب بے پس و پیش اس کے حکم کے ایسے مطیع تھے گویا ہمیشہ سے
اس کا حکم اٹھاتے تھے وہ ایک بلند ی پر چڑھا جہان سے دشمن کا حال دریافت ہوتا تھا وہاں
سے اول نظر میں آسنے دیکھا کہ دیر کرنے کا موقع نہیں ہو شکر گاہ کے جلنے نے ڈانیا والوں کو بے تر
کر رکھا ہی اور اس حالت میں انکو گھبراہٹ ہوئی جیسا انھوں نے گھبراہٹا تھا اس واسطے وہ نہایت سرعت سے
چکر دیکے اور نہایت آزمودہ کار حکام فوج کے آگے ہو کے چلا اور پیچھے سے ان دشمنوں پر گرا جو یہ پیچھے کے غائب
ہو رہے تھے کہ وہ دغا ر بادشاہ کی سب فوج آتش سے گھر رہی ہی۔

اس ناگہانی حملے سے وے درہم برہم ہوئے اور ٹیلیمیکس کے ہاتھ کے تلے ایسے گرے جیسے پتھر کے وقت
میں درختوں سے پتے گرتے ہیں جب شمالی ہوا جو سرما کی پیش رو ہو چلتی ہی اور جنگوں کے بہادر و سن کو یعنی
درختوں کو زلزلاتی ہی اور شاخوں کو تہہ کی طرف جھکاتی ہی ٹیلیمیکس نے اپنے زور کی تر بانوں سے زمین کو ڈھکا
اور ایڈراسٹس کے چھوٹے بیٹے ایفیکلین کو ایسی برچی ماری کہ اس کے دل پر لگی وہ اپنے باپ کی جان بچانے
کے واسطے جس پر ٹیلیمیکس کا ایک حملہ کیا چاہتا تھا مشورہ اس کے آگے آیا تھا ٹیلیمیکس اور ایفیکلین خوبصورت
اور طاقت اور چستی اور بہت میں برابر تھے وے دونوں قامت اور طبیعت کی ایک سی عذوبت رکھتے تھے
اور دونوں اپنے والدین کے نہایت عزیز تھے لیکن ایفیکلین اس صحرائی پھول کی طرح گرا جو اپنی خوبی کی
بہار کامل میں کھیت کاٹنے والوں کی درانتی سے کٹ کر گرا ہی پھر ٹیلیمیکس نے یو فورین کو جو ایڈراسٹس سے
آئے ہوئے سب لیڈیہ والوں میں نامی تھا گرایا اور آخر اسکی تلوار کلیو مینز کی چھاتی پر لگی جس نے اسی عمر
میں شادی کی تھی اور اپنی بی بی کو قیمتی عنایم دینے کا اقرار کر کے آیا تھا جس کا پھر دیکھنا اس کے مقصوم
میں نہ تھا۔

ایڈراسٹس اپنے لڑکے اور اپنے کہتا نون کا گرا اور اپنی فتح کا جسکو محفوظ سمجھتا تھا چھینا جانا دیکھ کر

فیلادلفیا
میسٹر
میسٹر
میسٹر

ٹیلیمیکس

ڈانیا

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس

ایڈراسٹس
ایڈراسٹس
ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس

ایڈراسٹس

ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس
ٹیلیمیکس

ایڈراسٹس

کاٹنے والے اپنی درستی چلاتے ہوئے اور اپنی محنت کا انعام پاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے فولاد جو دوسرے مقامات پر ہلاتا
 وغیرہ کے کاموں میں کام آتا ہیو یہاں سائیل اخت اور فراغت پیدا کر کے کاموں میں کام آتا تھا غزا کی پرپان چولہے کے
 تاج پہنے ہوئے دریا کے کنارے پر ایک پاک شجرستان میں ٹکا ہوتی تھیں اپنی بانسلی کی آواز سنا تھا اور غزال اور
 غول اس کے کم ظاہر تھے پر اچھلتے اور کودتے تھے بکس گھاناے عشق پیچھے کا تاج پہنے ہوئے ایک ہاتھ اپنے جام
 پر رکھے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں انگور کی ایک انگور وار شاخ لئے ہوئے تھا اس دیونا کی خوبصورتی
 زنا نہ تھی مگر اس میں کوئی شرابیسی عمدہ اور ستانہ اور ناز کا نہ پائی جاتی تھی جس کا اظہار ناممکن ہو اس کی
 صورت اس ڈھال پر اس طرح کی تھی صبر وہ ایسی بیٹی تھی سے پیش آیا تھا جب وہ اس کو تنہا اور روبرو
 اور افسوس سے مجبور اور ایک اجنبی کنارے پر بیگانہ ملی تھی۔

بہت سے لوگ سب طرف سے فراہم آتے ہوئے نظر آتے تھے بدھے اپنی محنت کے اول میوجات دیوتاؤں
 کو چڑھا نیکی لئے لاتے تھے جو ان دن کی محنت سے ہارے تھکے اپنی عورتوں کے پاس آتے تھے جو اپنے
 بچوں کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے ان کے استقبال کو آتی تھیں اور اپنی ملاقات سے ان کو چلنے میں مزاحم ہوتی تھیں
 اس میں گذریے بھی تھے بعض گاتے ہوئے اور بعض کی بجاتے اور ناچتے ہوئے نظر آتے تھے وہ کل ڈھال
 راحت اور فراغت اور فرحت کی ایک مظہر تھی اس میں ہر ایک متنفس خوش و غورم نظر آتا تھا چراگاہ میں بھیڑ
 بھیڑوں کے ساتھ کھیلنے تھے اور شیر اور گھیرے اپنی درندگی چھوڑ کے بڑے کے ساتھ آرام سے چرتے تھے
 گذریوں کے بچے اپنی خم دار لکڑی سے اپنے گلے میں ان کو مطیع رکھتے تھے دیکھ کر سب جگ یعنی زبان سبنا
 کی خوبیاں یاد آتی تھیں۔

ٹیلیفیکس نے اپنے سلاح باندھے اپنی سپر کے بدلے سزاواکی وہ میب ڈھال لی جو آئیس دیوتاؤں
 کی تیز رو پیغامبر اس کے پاس لائی تھی آئیس پوشیدہ اس کی ڈھال لگی تھی اور اس کے عوض یہ
 ڈھال رکھ گئی تھی یہ وہ ڈھال تھی جس سے خود دیوتاؤں نے تھے۔

جب وہ اس طرح مسلح ہوا تب وہ لشکر گاہ سے شعلوں سے بچنے کے لئے دوڑا اور اس نے فوج کے سب
 سردار بلائے ایسی آواز سے کہ جو بہت اُن سے جانی رہی تھی پھر بجالی پرانی اور اس کی آنکھ میں ایسی روشنی
 چمکی جو انسان کی آنکھوں میں نہیں چمکتی اس کی صورت حلیانہ اور اس کی وضع پر سکین اور آسودگانہ تھی
 اس نے ایسی مطمئنانہ توجہ سے حکم دئے جیسے گھر میں کوئی بڑھا حکم دیتا ہی جو اپنے قبیلہ کو درست رکھتا ہی اور

پہن

بیکس

ہیری ایڈنی

ہیری ایڈنی
مینو
پڈیس

لیکن اس ٹرپ اور لچک سے اچھلتا ہوا چلتا تھا کہ اپنا نقش پازمین پر نہیں چھوڑتا تھا اور دیکھنے والے کو نظر نہ آتا تھا صرف اسکا ہنسنانا سنتا تھا اس کے دوسرے حصے پر نتر واک کی صورت تھی سوشاخ زیتون کہ یہ درخت اسکی ایجاد سے تھا اپنے نئے شہر کے باشندوں کو دے رہی تھی وہ شاخ بردار تھی سو فراغت اور راحت کی منظر تھی جنکو عقل خرابیہاے جنگ پر پسند کرتی ہی جنگی طاقت وہ گھوڑا تھا اس بے تکلف اور پُرانہ عبادت سے تصفیہ اس تکرار کا اس دہی کے حق میں تھا یعنی شہر تھینس جو فخر یونان ہوا اس کے نام سے نامی ہوا صورت نتر واک سے یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ اپنے گرد چھوٹے چھوٹے بردار لچکوں کی صورت میں علوم فیاضی کی جامع تھی دس لچک کے مارش کے وحشیانہ غضب سے جو باعث ویرانی ہو کر اس طرح اس کے پاس پناہ لینے کو آئے معلوم ہوتے تھے جس طرح چھوٹے برے اس بھوکے بھیڑیے کے ڈر سے جو ستمہ بھاڑ کر انکو کھانے کے لئے آتا ہی بھاگ کر اپنی ناک کے گرد آتے ہیں اس دہی نے نفرت اور غضب کی نظر سے اپنے کاموں کی فضیلت کے باعث ایڑہ چینی کو اسکی مغرورانہ بیوقوفی کے واسطے نادم کیا تھا جس نے کپڑا بننے کے کام میں اس سے ہمسری چاہی تھی خود ایڑہ چینی بھی اس میں موجود تھی اس کے اعضا لاغر اور بد نما ہو رہے تھے اور اسکی تمام صورت کڑی کی سی ہو رہی تھی تھوڑے فاصلے پر پھر نتر واک کی صورت تھی سو جو پیڑ کو جب دیوون نے آسمان پر حملہ کیا تھا صلاح دے رہی تھی اور چھوٹے دیوتاؤں کو انکی خوفزدہی کی حالت میں تقویت کر رہی تھی اسکی ایک اور صورت بنی ہوئی تھی برجی اور ڈھال لئے ہوئے جو سپاہی اور سکیمینڈر کی حدود پر یو لیسیز کو ہاتھ سے رہنمائی کرتی ہوئی بھاگتے ہوئے یونانیوں کو بہت تازہ سے زندہ اور انکو ٹرا بے کے بہادریوں کے بلکہ خود میکٹر کے مقابلے میں قائم کر رہی تھی اور ایک مقام پر وہ یو لیسیز کو اس کل سے واقف کر رہی تھی جس سے ایک رات میں پر آپتیم کی تمام باوشاہت مغلوب ہوئی تھی۔

ڈھال کے ایک حصے پر سلی کے وسط میں آئینہ کے سیراب سید انون میں سرنیز کی تصویر تھی یہی ان منشرد لوگوں کو فراہم کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی جو اپنی معاش شکار کرنے سے یا درختوں سے گرتے ہوئے میو جات چھنے سے تلاش کرتے ہیں وہ ان جنگلی زندانوں کو زمین کا درست کرنا اور اس سے اپنی روزی بہم پہنچانا سکھا رہی تھی انکو مل دیتی تھی اور دکھاتی تھی کہ اس میں ہیں یون جو تے جاتے ہیں بل کی بچال کے تلے زمین بھٹی ہوئی اور طلائی کھیتی سید انون پر لہراتی ہوئی نظر آتی تھی اور

مینو

رے پینس

مینو

ماس

رے رینی

رے رینی

مینو

جی پور

سے ماڈس

سکے مینڈر

یولیسیز

ٹرای

ہکٹر

یولیسیز

پراڈریم

سینیلی

سیرین

کو ایک طلائی کوزے میں بھر کے اُسکے بھائی کے پاس لیجانا۔

جوپیتر
جولیمپس

جوپیتر نے جسکے گرد آسمانی دیوتا مجتمع تھے اور پوس کی بلندی سے مددگار بادشاہوں کے قتل کا ملاحظہ

جوپیتر

کیا اور زمان استقبال پر نظر کر کے اُن سرداروں کو دیکھا جنکا رشتہ زندگی اُس روز قسمت ٹوٹنے پر تھا

رہڈاسٹس

اس جلسہ اعلیٰ سے ہر ایک کی آنکھ جو پیتھر کے چہرے پر اُسکی مرضی دریافت کرنے کے لئے متوجہ تھی لیکن اس دیوتاؤں اور آدمیوں کے بزرگ نے ایسی آواز سے جبین عظمت کے ساتھ مذہب آئینہ تھی اُن سے مخاطب

رہڈاسٹس

ہو کے کہا کہ تم مددگار بادشاہوں کی تکلیف اور اپڈراسٹس کی فتح دیکھتے ہو لیکن یہ ایک مخالف دہی ہی

مینوا
تیلیمکس
جوپیتر

بدون کی عسکر اور عزت تھوڑی ہوتی ہو اپڈراسٹس ناپاک اور گمراہ ہو اسکی فتح کامل ہوگی مددگار

بادشاہوں کو یہ سزا ہے تکلیف مرنا اس واسطے دی ہو کہ وہ اپنی نادرستیوں کو درست کریں اور اپنی صلاح

کو پوشیدہ رکھیں مژواٹیلیمکس کے لئے جسکو وہ عزت دیا چاہتی ہو نیا تاج فر تیار کر رہی ہو جو پیتراشا

کے فراموش ہوا اور دیوتا چپ چاپ اس لڑائی کو دیکھتے رہے۔

اس اثنائ میں نیر اور فلاکیٹین نے سنا کہ لشکر کا ایک حصہ جل چکا ہو اور ہوا شعلوں کو اُسکے باقی حصوں

پھیلا رہی ہو اور فوج حالت ابتری میں ہو اور فیکینتھس اور اُسکے محکوم ایسیڈیمین والے عاجز ہو رہے ہیں

اس وحشت اثر خبر کو سنکر انھوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور حکام فوج بلائے اور حکم دیا کہ فوراً لشکر گاہ

کو ترک کریں تاکہ اس آتش میں جل کر نہ مریں۔

تیلیمکس نے جو ناسلی باب تکلیف سے مضطرب تھا ایک لحظے میں اپنی تکلیف فراموش کی اور اپنے ہتھیار

سنبھالے اُسکے ہتھیار سزا کی عنایت تھے جسے مینٹر کی صورت میں آکے ظاہر کیا تھا کہ مینے یہ ہتھیار

تسلیم کر کے ایک بہت اچھے کاریگر سے لئے ہیں لیکن حقیقت میں وہ وکٹین کے ہاتھ کے بنے ہوئے تھے

اُس نے انکو اُسکی درخواست سے کوہ آئینہ کی دھانی خاروں میں بنایا تھا۔

یہ ہتھیار آئینے کی مانند جلا رکھے تھے اور آفتاب کی شعاع کی طرح چمکتے تھے جشن کے ایک حصے پینٹیون

اور پلاس کی تصویریں تھیں سو ایک نے شہر کو نام دینے کے واسطے باہم تکرار کر رہے تھے پینٹیون نے اپنا

ترسول زمین پر مارا تھا جسکے صدمے سے ایک گھوڑا برآمد ہوا تھا اُسکی آنکھیں جلتی ہوئی آگ سی تھیں

اور مہنہ کے جھاگ روشنی سے چمکتے تھے ایال ہوا میں اڑتی تھی اور ٹانگیں ایک ساتھ مضبوط اور

ملاہم تھیں وہ اُسکے تلے چستی اور چالاک سے برابر شعلوں بازی تھا اُسکے خرام کو کی طرح کا گام نہیں کہتے

فرام کرنے لگا لیکن آئیڈر اسٹس نے اسکو دم لینے کی فرصت نہ دی ایک طرف چالاک تیر اندازوں کی جماعت نے بہت سے مار کے گرائے اور دوسری طرف سنگ اندازوں کی ایک جماعت نے اوڑے سے پتھر برسائے آئیڈر اسٹس نے خود تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے ڈانیا والوں کی ایک منتخب جماعت کے ساتھ شعلوں کی روشنی سے سفروں کا تعاقب کیا سبکو جو آگ سے بچے بھاگے تھے تیر تیغ رکھا اسکے گرد خون کا سیلاب بہتا تھا تاہم وہ خون کا پیاسا تھا اسکا غصہ اس غصے سے زیادہ تر تھا جو شیروں اور بکھیروں کو گلہ اور گلہ بان کو پکھاڑتے وقت ہوتا ہی فیلینتھس کی سپاہ آتش یاس سے جل رہی تھی موت آنکے آگے دوزخی غصے کی بھیجے ہوئے بھوت سی معلوم ہوتی تھی اور آنکا خون آنکی رگوں میں افسردہ ہو گیا تھا آنکے اعضا آنکی خوشی کے مطیع نہ تھے اُنکے زانواں ایسے کانپتے تھے کہ دے بھاگنے کی آس نہ رکھتے تھے۔

فیلینتھس نے جسکی قوی شرم و یاس سے کسیدہ زور پر آئی تھیں آنکھوں کو اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف رجوع کیا تو اُس نے اپنے بھائی ہسپیا س کو اپنے پانوں کے تلے آئیڈر اسٹس کے ہاتھ سے گرتا دیکھا وہ زمین پر پڑا اور خاک میں لوٹنے لگا اسکے پہلو میں ایک زخم عمیق لگا تھا اُس سے خون ندی سا بہا اسکی آنکھیں روشنی سے چندھیا گئیں اور اسکی روح طیش و غضب سے بھری ہوئی اسکے خون کی مہار کے ساتھ نکلنے لگی فیلینتھس خود اپنے بھائی کے زخم کے خون زندگانی سے تراور اسکو کچھ مدد نہ دے سکے سے مضطرب و شمنوں سے محصور ہوا جنھوں نے اسکو مدد و رجھ دیا یا اسکی ڈھال میں ہزار ہا تیر لگے اور وہ خود اپنے بدن میں کئی جگہ زخمی ہوا اسکی فوج ایسی بھالی کہ پھر اسکا مقابلہ پر آنا ناممکن تھا اور دیوتا اوپر سے بلا زخم اسکی ٹکلیفوں کے ناظر تھے۔

باب ہفتم

ٹیلیمیکس کا اپنی قدرتی زرہ ہنر فیلینتھس کی مدد کو جانا اور آئیڈر اسٹس کے بیٹے ایفیکلیز کو قتل کرنا اور اس فتح مند دشمن کو ہٹانا اور ایک طوفان آجانے سے اس جنگ کو آخر نہ کر سکتا جرح و خون کو اٹھوا کے لے آنا اور آنکی اور خصوصاً فیلینتھس کی بڑی خبر داری کرنا اور اسکا ہسپیا س کے لئے رسم تجہیز و تکفین کا خود ادا کرنا اور اسکی رکھ

رے ڈاسٹس

رے ڈاسٹس

ڈانیا

فیلینتھس

فیلینتھس

ہسپیا س

رے ڈاسٹس

فیلینتھس

رے لیمیکس

فیلینتھس

رے ڈاسٹس

ایفیکلیز

فیلینتھس

ہسپیا س

تکرار ہو جانے سے انکی نا اتفاقی اور برہمی برپا ہو اسلئے اُس نے بلا توقف چکر کھانے کو چ کیا وہ نہایت سرعت سے رات اور دن اُس دریا کے کناروں پر ایسے راستے میں ہو کر چلا جو ہمیشہ سے دشوار گزار سمجھے جاتے تھے اس طرح بہت اور محنت تمام مشکلات پر غالب آتی ہو اور جو لوگ جزاآت کرتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں اُنکو کچھ مشکل نہیں ہو اور جو لوگ سستی اور بزدلی میں پڑے رہتے ہیں سو ہر ایک شکل کو محال سمجھتے ہیں اور حیرانی اور غلوئی کے مستحق ہوتے ہیں۔

ایڈز اسٹس دن نکلتے ہی یکایک اُن سو جازون پر گرا جو مددگار بادشاہوں نے بھیجے تھے وہ اپنی حفاظت کے واسطے تیار نہ تھے اور جو انہر سوار تھے سو انکی حملہ آوری سے مطلق خبردار تھے بلکہ مزاحمت کر رہے ہو گئے اور اُسکی فوج کو نہایت سرعت کے ساتھ گلیس کے ٹھانے پر لانے میں کام آئے وہ بلا توقف دیر پا پر چلا اس طرف مددگار بادشاہوں کی فوج کے پیش رو محافظوں نے یہ سمجھ کے کہ یہ جہاز اُس نئی فوج کو لاتے ہیں جسکا انتظار تھا اُنکو آوازہ خوشی کے ساتھ آنے دیا اور ایڈز اسٹس اور اُسکے سپاہی پہلے اس سے کہ وہ اپنی غلطی سے واقف ہوئے کنارے پر اترے اور جب وہ خطرے سے بخوف تھے انہر گرے تمام لشکر بے پناہ بے ترتیب بے سردار اور بے ہتھیار پڑا تھا۔

لشکر کے جن حصے پر وہ پہلے حملہ آور ہوا تھا سو وہ حصہ تھا جہاں ٹیرینٹم والے فیلینتھس کے زیر حکم تھے ڈانیا والے ایسے اچانک اور ایسی طاقت سے آئے کہ لیسیڈیمین والے گھبرا گئے اُنکا مقابلہ نہ کر سکے اور ایسی گھبراہٹ سے اپنے ہتھیاروں کے متلاشی ہوئے کہ آپس میں باعث تکلیف و مزاحمت ہوئے ایڈز اسٹس نے اُنکے لشکر میں آگ لگا دی فوراً جہاں سے ایسے شعلے اُٹھے کہ آسمان تک پہنچے اور اُس آگ کا شور ایسا ہوا تھا جیسا اُس دھار کا ہوتا ہو جو تمام ملک پر پڑو نکو جوڑے اکھاڑتی ہوئی اور کھیتوں کو انبار ہائے جمع سے جھاڑتی ہوئی اور بھیر یون اور بکریوں اور مویشیوں کو بھاتی ہوئی اور اُنکے رہنے کے باڑوں اور رکانون کو اجاڑتی ہوئی پھیلتی جاتی ہو شعلے ہوا سے خمیہ خمیہ لگتے جاتے تھے اور تمام لشکر گاہ ایک جڑانا جنگل سا بن گئی تھی جہاں اتفاق سے آگ لگ جاتی ہو۔

فیلینتھس اگرچہ بے زیادہ خطرے کے نزدیک تھا مگر کچھ علاج نہ کر سکتا تھا اسنے دیکھا کہ میری تمام فوج اگر جلد لشکر گاہ کو نہ چھوڑے گی تو ابھی جل رہی لیکن یہ بھی سوچا کہ فیروز مند دشمن کے آگے بھاگنے سے ایک قطعی اور ملک بے انتظامی پیدا ہوگی مگر اپنے لیسیڈیمین والے جوانوں کو مسلح ہونے سے پہلے

ایڈز اسٹس

میلیس

ایڈز اسٹس

ٹیرینٹم

فیلینتھس

ڈانیا

لیسیڈیمین

ایڈز اسٹس

فیلینتھس

لیسیڈیمین

اس سے دریافت کیا جاتا تھا سو کر سکتا تھا۔
 فلاکیٹینز اگرچہ کبھی اس کا اعتبار نہ کرتا تھا تو بھی اس کے اختیار میں کمتر تھا کیونکہ اس میں آتش مزاحی
 اور بصیری ایسا اثر کرتی تھی جیسا نیسٹر میں بیوقوف اعتبار داری اس لئے یوریکس کو سوا اس کے کہ کچھ اس کے علا
 کے اور کچھ ضرورت تھی کیونکہ جب وہ ایک بار پھر کتا تھا تب اپنا کل مافی الضمیر ظاہر کر دیتا تھا اس شخص کو
 ایڈراسٹس نے مددگار بادشاہوں کی مصلحت سے آگاہ کر نیکی واسطے بہت سارے پیر رثوت دیا تھا ایڈراسٹس
 کے لشکر میں چند آدمی ایسے منتخب تھے کہ مفرد روئے کی طرح مددگار بادشاہوں کے لشکر میں آتے تھے اور جب
 کبھی یوریکس کو کچھ ضروری خبر اس کے پاس پہنچانے کی ضرورت ہوتی تھی تب وہ خبر لیکے فرداً فرداً اس کے
 پاس واپس چلے جاتے تھے اس فریب کی تعمیل میں گرفتاری کا کچھ زیادہ خطر تھا کیونکہ یہ قاصد خطوط نہیں
 لیجاتے تھے اور اس لئے اگر پرے جاتے تھے تو ان کے پاس کوئی ایسی شے برآمد نہیں ہوتی تھی جس سے یوریکس
 پر اشتباہ عاید ہو اس طرح ایڈراسٹس ان مددگار بادشاہوں کی ہر ایک تجویز کو بیکار کر دیتا تھا کیونکہ
 جب یہاں یہ لوگ کسی ارادے کی صلاح کرتے تھے تب ڈانیا والے پہلے سے ایسی تدبیر سوچتے تھے کہ وہ
 اس سے کامیاب نہیں ہو سکتے تھے ٹیلیکس اس کا سبب دریافت کرنے میں بہت کوشش رکھتا تھا اور نیسٹر اور
 فلاکیٹینز کو انکی بدگمانی پیدا کر کے خبردار کرتا تھا لیکن اسکی یہ کوشش بے فائدہ تھی اور انکی بے بنیادی
 حد سے زائدہ۔

مددگار بادشاہوں نے یہ صلاح کی تھی کہ جب تک نئی فوج جو آئیوا لی تھی آنجائے تب تک انتظار کرنا
 چاہئے اور اس واسطے ایک تلو جہاز اس فوج کے لانے کے لئے رات کو اس کنارے پہنچے تھے یہاں سے
 وہ زیادہ تر جلدی اور آسانی سے لشکر میں آسکتے تھے کیونکہ اور طرح آنے سے انکو چلنا پڑتا اور راستہ
 بہت سی جا پر چلنے کے قابل تھا اور اس اثنا میں یہ خود کو اس پہاڑ کے گھاٹوں پر قابض ہو جانے سے
 اچھی طرح محفوظ سمجھتے تھے جو قریب تھا اور کوہ ایتھین کا ایک حصہ نہایت دشوار گزار تھا انکا لشکر دریائے
 گیلیس کے کناروں پر پڑا تھا جو سمندر سے دور تھے یہ ملک بہت خوشنما تھا اور چارہ وغیرہ سے جو فوج
 کے واسطے ضروری ہر اچھی طرح معمور تھا ایڈراسٹس اس پہاڑ کی دوسری طرف تھا جہاں سے اسکا
 آنا ناممکن سمجھتے تھے لیکن اسکو معلوم ہو گیا تھا کہ اس وقت میں مددگار بادشاہ کمزور ہیں اور بہت سی نئی
 فوج کے آنے کے منتظر ہیں جنکو لانی کے واسطے ساحل پر جہاز بھیجے ہیں اور ٹیلیکس اور فلیکس کے درمیان

فیلادلفیا

نیسٹر
یوریکسایڈراسٹس
ایڈراسٹس

یوریکس

یوریکس

ایڈراسٹس

ڈانیا

ٹیلیکس
نیسٹر

فیلادلفیا

ایپینڈن

گیلیس

ایڈراسٹس

ٹیلیکس
فلیکس

رک جاتا تھا اسلئے کوئی اسکے دل میں دخل نہ پاتا تھا اور اسکے دوست بھی صرف اسقدر رجاں سکتے تھے جتنا
جتنا اسکے نزدیک مصلوہ ضرور تھا مگر میٹر جانتا تھا کہ اس سے وہ کوئی بات نہیں چھپاتا تھا دوسرے دوستوں پر
اسکا اعتبار اسقدر مختلف تھا جقدر انکی صفا اور ذکا مختلف تھی۔

میسٹر

ٹیلیمیکس

نیسٹر
فیلما کی ریلیز

ٹیلیمیکس نے کہہ دیا تھا کہ امانی شورت کی تجویزین عموماً تمام لشکر کو معلوم ہو جاتی ہیں بلکہ اس بات
کی میٹر اور فلا کیٹیز سے بھی شکایت کی تھی مگر انھوں نے اس پر جیسا خیال واجب تھا نہیں کیا پرانے آدمی
اکثر ضدی ہوتے ہیں کیونکہ مدت کی عادت سے انکو اختیار پسند حاصل نہیں رہتا تقصیرات عمر ایسی لا علاج ہوتی
ہیں جیسی گرہ دار درخت کی موٹی شاخیں کہ اگر ٹیڑھی ہوتی ہیں تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہتی ہیں ایسے
ہی بعد مدت مقررہ آدمی سے طاقت ملائیت جاتی رہتی ہے اپنی عادتوں پر قائم ہو جاتا ہے جو علی قدر عمر
بڑھتی جاتی ہیں اور شکل اجزاء بدن ہو جاتی ہیں وہ کبھی اپنی تقصیرون سے واقف ہوتے ہیں لیکن
یہ بھی جانتے ہیں کہ انکو رفع نہیں کر سکتے اور ناعت اپنی کمزوری پر روتے ہیں صرف نوجوانی ایسا وقت
ہی جس میں طبیعت آدمی درستی پر آسکتی ہے اور نوجوانی میں طاقت درستی بے انتہا ہوتی ہے۔

مددگار بادشاہوں کے لشکر میں ایک ڈیو پیہ کارہنے والا تھا جسکا نام یوریکس تھا اور یہ کانپولا
خوشامدنی تھا اور جو سب بادشاہوں کی دربار داری کرتا تھا اور خود کو ہر ایک شوق اور ذوق کے
موافق بنا سکتا تھا خدمت اور محنت سے سب کا عزیز بن جاتا تھا اگر اسکا اعتبار کیا جاتا تو کوئی کام مشکل معلوم
ہوتا اور اگر اس سے صلاح لی جاتی تو فوراً ایسا جواب سوچتا اور دیتا کہ اچھا لگتا اسکے مزاج میں تسخر بھی تھا اس
انکے ساتھ پیش آتا تھا جن سے نہیں ڈرتا تھا لیکن دوسروں کے ساتھ مودب اور خلیق رہتا تھا اور خوشا
ایسے خوشنما طور سے کرتا تھا کہ نہایت حیا دار بھی اسکو بلا نفرت مٹتا تھا یہ پرہیزگاروں میں بارسا تھا اور
خوش طبیعتوں میں مسخر اسکی طریقے کیسے ہی مختلف تھے برابر آسانی سے حاصل کر سکتا تھا ارباب صفا ہمیشہ
کیساں معلوم ہوتے ہیں اور انکی عادت چونکہ نیکی کے قواعد نامتبدلہ سے درست رہتی ہے اسلئے مستقل اور
نامتبدل ہوتی ہے اسلئے وہ بادشاہوں کو ان سے کمتر پسند ہوتے ہیں جو خود کو انکی خواہشات
غالبہ کے مطابق بنا لیتے ہیں یوریکس علم جنگ بھی جانتا تھا اور کام میں بہت لائق تھا وہ ایک نصیب ور
سببا ہی تھا جس نے میٹر کے ساتھ رہے اسکا پورا اعتبار حاصل کیا تھا اور چونکہ وہ اپنی ستائش پر ایل
اور مغرور تھا جس سے اسکی نیکنامی کی رونق میں کس قدر تیرگی آگئی تھی یہ اسکی خوشامد کر کے جو بات

ڈیلوپیہ
پریمیکس

پریمیکس

نیسٹر

ایڈراسٹس نے جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کے واسطے روپیہ خرچے میں کمی نہ کرتا تھا اس ارادے کی خبر پالی تھی کیونکہ نیسٹر اور فلاکیٹیز اپنی ہوشیاری اور تجربہ کاری پر بھی اپنی مہمت کے اخفا میں احتیاط کافی نہ رکھتے تھے نیسٹر جو عمر میں اترتا ہوا تھا جس بات میں اپنی تعریف سمجھتا تھا اسکے اظہار میں بہت خوش ہوتا تھا اور فلاکیٹیز بالطبیعت کم گو تھا لیکن جلد باز اور ذرہ سی اشتعال سے جس بات کو وہ چھپایا چاہتا تھا اُسکو ظاہر کر دیتا تھا اسلئے رعیا آدمی جلد اُسکا سینہ وا کرنے کا راستہ پا جاتے تھے اور جو کچھ اُس میں ہوتا تھا سولیمین تھے صرن اُسکو بھڑکانے کی ضرورت تھی کہ پھر وہ اپنے اختیار میں نہ رہتا تھا بطور چشم نمائی اپنے خیالات ظاہر کر دیتا تھا اور شیخی مارتا تھا کہ میں اپنی مطلب برآری کی تدبیر جانتا ہوں اگر اُس پر ذرا سا بھی اشتباہ کیا جاتا تھا تو وہ فوراً اپنی تدبیر آشکار کرتا تھا اور اپنے دل کا راز مرغوب فاش کر دیتا تھا اس طرح پر یہ بڑا حاکم ایک طرف شکستہ کی مانند تھا جو کیسی ہی قیمتی شے سے بنا ہوتا ہی تو بھی جو عرق اُس میں بھرتے ہیں سو بہہ نکلتا ہی۔

جن لوگوں کو ایڈراسٹس نے روپیہ دیکر ملا یا تھا اُنھوں نے دونوں نیسٹر اور فلاکیٹیز کی کمزوری سے استفادہ کرنے میں کوتاہی نہ کی ادھر نیسٹر کی متواتر اور متوازن تعریف سے خوشاد کرتے تھے جو فتوحات اُس نے حاصل کی تھیں بیان کرتے تھے اور نہایت حیرت سے اُسکی پیش بینی عیان کرتے تھے اور ادھر فلاکیٹیز کو بھڑکانے کے واسطے برابر جان بچھاتے تھے اُسکے آگے مشکلات اور تکلیفات اور خطرات اور تصدیقات اور علاج غلطیات کے سوا کسی دوسری بات کا ذکر نہ کرتے تھے اور جب اُسکی طبعی تیزی زور پر آتی تھی تب اُسکی عقل دور ہو جاتی تھی اور وہ جیسا تھا ویسا نہیں رہتا تھا۔

ٹیلیمیکس اپنے عیبوں پر بھی اپنی رازداری کے زیادہ تر لائق تھا اُس نے رازداری کی عادت اپنے مصائب سے سیکھی تھی اُسکو طفلی ہی میں پینیکوپ کے امیدواروں سے اپنا راز چھپانے کی ضرورت پڑی تھی وہ اپنا راز بے دروغی چھپا سکتا تھا بلکہ محتاط آدمیوں کے سے استقلال اور احتیاط سے اپنی رازداری بھی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا اُسکو راز چھپانے میں کچھ مشکل اور دقت نہیں معلوم ہوتی تھی ہمیشہ دل کا ایسا کشادہ اور صاف اور آزادہ نظر آتا تھا گویا اُسکا دل اُسکی زبان پر تھا جو کچھ سلامت اور حفاظت کہہ سکتا تھا سو سب نہایت آزادانہ اور بے تعلقانہ کہتا تھا وہ غایت تمیز سے جانتا تھا کہ بیان پر رکن چاہئے اور کیسی ہی موقع کی اور پہچ کی تقریر ہوتی تھی بلا اظہار ارادت اخفا جھٹ

رے ڈاسٹس

نیسٹر
فیلٹا کیروین

نیسٹر

فیلٹا کیروین

رے ڈاسٹس

نیسٹر
فیلٹا کیروین

نیسٹر

فیلٹا کیروین

ٹیلیمیکس

پینیلوپ

میں کچھ بیوردگی اور کمینگی ہی اور مانا کہ بزرگی صرف اعتدال اور انصاف اور حیا اور آدمیت میں ہی اپنے عیبوں سے واقف ہوا لیکن اس قدر تھی کہ جو عیب اتنی بار دھوکہ دیکھے ظہور میں آچکے ہیں انکی دوستی ہو سکے اپنے ساتھ جنگ پر تھا اور غصے سے تنگ تر ایسا پکارتا تھا جیسا کوئی شیر دھاڑتا ہی۔

دو دن تک اپنے خیمے میں اکیلا رہا آپ آپ کو ملاست کرتا تھا اور شرم سے صحبت میں آتے ہوئے ڈرتا تھا اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں مینٹر کو منہ کیسے دکھلا سکوں گا کیا میں اس کو لیسٹر کا بیٹا ہوں جو آدمیوں میں سب سے زیادہ عاقل اور بُر د بار ہوا اور کیا میں مددگاروں کے لشکر میں عناد اور فساد کا باعث ہوا ہوں کیا مجھ کو آنکا خون پھیلاتا تھا یا انکے دشمن ڈانیا والوں کا مجھ کو جلد بازی نے ایسا دیوانہ کیا کہ مینے برچھی چلانا بھی نہیں جانا میں قتل میں کتنا تھا تو بھی مینے ہتھیاس کا مقابلہ کر کے خود کو ایسی آفت اور زلت میں ڈالا تھا کہ علاوہ ہتک مغلوبی موت کے سو کچھ توقع نہ تھی اگر میں اس طرح مارا جاتا تو بہتر تھا کہ میرے عیب میرے ساتھ جاتے اور میرے بقرار نہ غرور اور بے خیالانہ تکبر پو لیسٹر کے نام کو اور مینٹر کی نصیحتوں کو زیادہ عیب نہ لگاتے اب بھی اگر ایسی امید ہو کہ جیسا کہ اس قدر عظیم الاظہار غصے سے پھٹتا ہوں ویسا پھر کبھی نہ کروں گا تو فی الحقیقت میں خوش رہوں گا لیکن افسوس ہے کہ جب تک یہ آفتاب جو نکلا ہی پھر نہ چھپے گا تب تک ایسے ہی دوسرے قصور مجھ سے خاطر خواہ ظہور پائیں گے جنکے واسطے اس وقت اس قدر غیرت اور نفرت سے پشیمان ہوں ہی پر فنانصرت اور ای پر عناد مدت تم میری بیوقوفی کے لئے یادگار اور مذمت پامدار ہو۔

جب وہ اس طرح تنہا اور بے تسلی تھا مینٹر اور فلڈ کیٹیز اسکے پاس آئے مینٹر چاہتا تھا کہ اسکو اسکی خطا سے آگاہ کرے لیکن اسکے دل کا اضطراب اور بیچ و تاب دیکھ کر اسنے ملاست کر نیکے بدلے اسکو تسلی دی اور اسکی بد عادت کی مذمت کر نیکے عوض اسکو تشفی بخشی۔

اس جھگڑے نے مددگاروں کو انکی مہم میں متوقف کیا کیونکہ وہ جب تک ٹیلی میکس کو فیلینتھس کے اور اسکے بھائی کے ساتھ نہیں ملا سکتے تھے تب تک دشمنوں کے مقابلے کو نہیں جاسکتے تھے انکو یہ اندیشہ برابر تھا کہ شاید ٹیرینٹم والے کریٹ والے نوجوانوں پر جو لڑائی ٹیلی میکس کے ساتھ آئے تھے حملہ کرینگے صرف ٹیلی میکس کی بیوقوفی سے ہر ایک کام کی تبری تھی اور ٹیلی میکس جسے دیکھا کہ اپنی بے تمیزی سے کس قدر خرابی کر چکا ہوں اور کس قدر اور نکر و نگارینج و غم میں مبتلا تھا مددگار بادشاہ نہایت پریشان تھے

مینٹر
پولیسیز

ڈانیا

ہیپیٹراس

پولیسیز
مینٹر

مینٹر
فیلانکیرین
مینٹر

ٹیلی میکس
فیلینتھس

ٹیرینٹم
وہ د، د، لہو

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

آٹھ لاکھ کوئی بلوط بھی جو ہزار ہا چوٹ کھاتا ہو اور انکی گونج سے تمام جنگل کو ٹھہراتا ہو ایسے ہیبت ناک شورش
نہیں کرتا ہو جیسے ہیبت ناک شورش سے پیپاس گراستھان زمین اس کے تلے پکار اٹھی اور تمام قرب و جوار وائے
کانپ اٹھے۔

لیکن تنز واکے ڈھال نے جیسی ٹیلیمیکس کو طاقت بخشی ویسی عقل بھی بخشی اسلئے جو نئی پیپاس گراوہ
اپنی اس خطا سے واقف ہوا کہ جن مددگار بادشاہوں کی مدد کے واسطے میں مسلح ہو کے آیا تھا انہیں سے
ایک بادشاہ کے بھائی پرینے حملہ کیا اور پٹنہ کی نصیحتیں یاد کر کے پھٹتا یا اور اپنی فتح سے شرمایا اور سمجھا کہ
مجھے مغلوب ہونا مناسب تھا اس اثنائے فیلیپتھس غصے میں بھرا ہوا اپنے بھائی کی مدد کو دوڑا اور جو بھی
اس کے ہاتھ میں تھی اس سے ٹیلیمیکس کو مارنا چاہا مگر ڈر کہ میرا بھائی بھی جو اس کے تلے خاک پر پڑا ہو مارا جائیگا اور
کا بیٹا اپنے دشمن کی جان پر آسانی لے سکتا تھا لیکن اب غصہ اس کا فرو ہو گیا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اپنی
معتدل مزاجی دکھا کے اپنی جلد بازی کی تلافی کرے اسلئے اپنے دشمن پر سے اٹھکے بولا کہ اے پیپاس میں
اسی پر قناعت کرنا ہوں کہ میں تجھ کو نصیحت کی کہ تو میری نابالغی کو حقارت سے مندیکھے اور تیری جان تجھ کو بخشا
ہوں اور تیری طاقت اور شجاعت کو سراہتا ہوں دیوتاؤں نے مجھ کو بچایا ہے اسلئے دیوتاؤں کی طاقت
کا مطیع ہو آئندہ مجھ کو اور تجھ کو چاہئے کہ اپنا زور اپنے دشمن عام کو دکھائیں۔

جب ٹیلیمیکس اس طرح کہہ رہا تھا پیپاس خاک اور خون سے بھرا ہوا اور آتش شرم اور غیرت سے جلتا
ہوا زمین سے اٹھا فیلیپتھس کو اس شخص کی جان لینے کی جرات نہ تھی جس نے اس طرح فیاضانہ اس کے بھائی
کی جان بچائی تھی تاہم وہ حیران تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں سب مددگار بادشاہ دوڑے اور
ٹیلیمیکس کو ایک طرف لگئے اور فیلیپتھس اور پیپاس کو دوسری طرف لگئے اس کا غور پست ہو جانے سے
اسکی آنکھیں زمین پر پل تھیں تمام فوج یہ دیکھ کر حیرت سے متاثر ہوئی کہ ٹیلیمیکس ایسی نازک عمر کا جس نے
اب تک طاقت مردانہ نہیں پائی پیپاس پر غالب آسکا جو طاقت اور قناعت میں دیوتاؤں کی مانند ہی جھون
نے ایک دفعہ دیوتاؤں کو اولمپس سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔

مگر ٹیلیمیکس اس فتح سے خوش نہوا جب تمام لشکر میں اسکی تعریف ہو رہی تھی وہ اپنے قصور سے
پچھتا رہا تھا اور خود سے شرماتا ہوا اپنے خیمے میں گیا اپنے مزاج کی تندگی سے نادم تھا اور خود کو اس
زیادتی ناقصہ کے واسطے لایم جو جوش غضب میں اس نے سرزد ہوئی تھی اس نے آجائنا کہ نہایت مغروری

فتیاب ہوا تھا تر ہو چکی تھی۔

ٹیلیکس نے تلوار نکالی ہی تھی کہ پیپاس نے اپنی زیادہ ترقوت سے استفادہ کر کے ارادے سے اس پر حملہ کیا اور اسکو اسکے ہاتھ سے چھینا چاہا اس کشمکش میں وہ تلوار ٹوٹ گئی تب ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑا اور ایسا جکڑا کہ دفعہ ایک ہوئے اور ایسے دو وحشی درندے سے نظر آنے لگے کہ ایک دوسرے کو پھاڑا جاتے ہیں انکی آنکھیں آتش غضب سے شعل تھیں اور انکے بدن کبھی سکڑتے تھے اور کبھی پھیلنے لگتے تھے یہ کبھی جھکتے تھے اور کبھی سیدھ ہوتے تھے غصے سے ایک دوسرے پر چھٹتے تھے اور ایک دوسرے کا خون پینے کو ترپتے تھے اس طرح انکے پانوں سے پانوں ہاتھ سے ہاتھ اور ان کے عضو عضو باہم مل رہے تھے گویا دو قالب سے ایک قالب بن گئے تھے آخر غلبہ پیپاس کی طرف مایل ہوا جسکو عمر کی پختگی سے مضبوطی اور طاقت حاصل تھی ٹیلیکس کو نزاکت نابالغی سے نصیب نہ تھی اسکا دم بھر گیا اور زانو کا پھٹنے لگے پیپاس نے ٹیلیکس کی کمزوری معلوم کی اور اپنی کوشش دو چند اگر منہ و جامہ دور سے اسکی نگران تھی اور جس نے صرف نصیحت کے واسطے اسکو اس غایت خطرے میں ڈالا تھا یہ فتح اسکو ندیا چاہتی تو اب ٹیلیکس کا نصیب جواب دے چکا تھا اور یہ اپنے جوش اور جلد بازی کی سزا پا چکا تھا۔

وہ خود سیلینٹم کے محل سے نہیں نکلی لیکن اسنے آئرس کو جو دیوتاؤں کی تیز رو پیغمبر بھیجا اسنے اپنے سبک پڑھوا پر پھیلانے اور اس بے انتہا اور پاک سطح کو تقسیم کیا اور اپنے پیچھے روشنی کی ایک لمبی صف چھوڑی جس سے نقرہ سحاب ہزار ہا رنگ سے رنگارنگ ہو گئے وہ جب تک ساحل دریا پر جہان مددگار بادشاہوں کی فوج پڑی تھی نہیں پہنچی تب تک زمین پر نہیں اتری اسنے دور سے اس لڑائی کو دیکھا اور اسنے والوں کی غصہ وری اور سختی کو ملاحظہ کیا وہ ٹیلیکس کا خطرہ دیکھ کر خون سے کانپ اٹھی اور باریک بنار کی طرح آگے بڑھی وہ بخار و بیز ہو کے بادل سا بن گیا اور جسوقت پیپاس اپنی طاقت غالب سے اپنی فتیابی کا متیقن تھا اسنے منہ و جامہ کی اس نوجوان امانت کو اسکی ڈھال سے محفوظ کیا جو اسنے اسکو اس کام کے واسطے دی تھی ٹیلیکس نے جو تھک کر بیہوش ہو نیوالا تھا فوراً خود میں طاقت تازہ پائی اور جسقدر اسکی طاقت اور بہت بڑھی اسس قدر پیپاس کی گھٹی اسنے جانا کہ کوئی پوشیدہ اور قدرتی شہر مجھکو حیران اور پریشان کرتی ہو ٹیلیکس نے اب اسکو زیادہ تر دبا یا اور کبھی ادھر اور کبھی ادھر بٹایا دیکھا کہ وہ لڑکھڑاتا ہی لیکن ڈھیلا نہ چھوڑا کہ دم لینے پائے آخر کار اسکو گرایا اور اسکے اوپر چڑھ بیٹھا کہ وہ

ٹیلیکس
ہیپیٹاس

ہیپیٹاس

ٹیلیکس
ہیپیٹاس
ٹیلیکس
مینرہ

ٹیلیکس

سے لے کر
میں

ٹیلیکس

ہیپیٹاس

مینرہ

ٹیلیکس

ہیپیٹاس

ٹیلیکس

بھاگ چکے تھے ٹیلیمیکس صرف آنکھوں میں پکڑ لایا یہی جھون نے ہتھیار ڈال رکھے تھے اور برخلاف اُسکے ٹیلیمیکس نے یہ کہا کہ میں نے فیلیٹھس کو ان لوگوں کے ہاتھ سے مغلوبی سے بچا یا یہی اور لڑائی کا پلڑہ اُسکی طرف جھکا یا یہی اس سلسلہ پر سب مددگار بادشاہوں کے جلسے میں بحث ہو رہی تھی اور ٹیلیمیکس فیلیٹھس پر اس قدر تیز ہوا تھا کہ اگر دوسرے آنکے درمیان مداخلت نہ کرتے تو وہ دے دو نوں لڑ پڑتے۔

فیلیٹھس کا ایک بھائی تھا جس کا نام ہیپیاس تھا وہ اپنی بہت اور طاقت اور دلیری کیواسطے مشہور تھا ٹیرٹیم والے کہتے تھے کہ پالکس شہزادی مین اُس سے بہتر تھا اور کاسٹر فرس دوانی نیز اُس پر فضیلت نہ رکھتا تھا وہ بہت سادقت اور قاست مین ہر کپولیز کا شاہ تھا اور تمام فوج کو باعث خون تھا کیونکہ وہ جتنا ہمتور اور قوی تھا اُس سے زیادہ شہر اور ظالم تھا۔

ہیپیاس نے جس غرور ساتھ ٹیلیمیکس اُسکے بھائی کے ساتھ پیش آیا تھا دیکھا بلا انتظار فیصلہ اٹالی جلسہ جلدی کر کے وہ قیدی ٹیرٹیم کو لیجانے لگا اور ٹیلیمیکس جسے خفیہ خبر پائی تھی غصے سے جلنا ہوا اُسکے پیچھے دوڑا وہ لشکر کی ایک انتہا کے دوسری انتہا تک مثل اُس سور کے دوڑتا تھا جو شکار کے وقت مجروح اور غضبناک ہو کے شکاری پر ٹوٹتا ہے اُسکی آنکھیں دشمن کو ہر طرف ڈھونڈتی تھیں اور اُسکے ہاتھ مین برجھی ہلتی تھی جو وہ اُسکے سینے مین مارا چاہتا تھا آخر اس نے اُسکو دیکھ پایا اور اُسکو دیکھتے ہی نیا غصہ آیا۔

اس وقت ٹیلیمیکس خوشنما جوان تھا جس کا دل منروانے میٹر کی صورت مین آکے عقل سے بہرہ ور کیا تھا لیکن ایک غضبناک شیر یا ایک دیوانہ تھا جو ش دیوانگی سے مغلوب اسلئے ہیپیاس سے کہا کھڑا رہ اسی کترین مردم کھڑا رہ دیکھو تو مجھ سے ان غنائم کو کہ دشمنوں کو مغلوب کر کے لایا ہوں کیسے کیجا تا یہی تو آنکھوں ٹیرٹیم مین نہیں لیجا سکیگا تو ابھی دریائے شگلن کے کنارے پر جائیگا اُسکی برجھی فوراً اس کے لفظوں کے ساتھ چلی لیکن اُس نے اس قدر غصے سے چلائی کہ شہت درست نہ بانڈ سکا اور وہ ہیپیاس سے بہت دور زمین پر پڑی پھر اس نے اپنی تلوار نکالی جس کا قبضہ سنہری تھا اور جو اُسکو لیرٹیز نے اٹھیا کہ سے روانہ ہونے پر بطور یادگار محبت دی بھی جب لیرٹیز جوان تھا تب اُس نے اس تلوار سے بہت بزرگی حاصل کی تھی اور یہ آپس کے بہت سے سرداروں کے خون سے ایک لڑائی مین جب مین لیرٹیز

ٹیلیمیکس

ٹیلیمیکس
فیلیٹھس

ٹیلیمیکس

فیلیٹھس

فیلیٹھس
ہیپیاسٹیرٹیم
پالکس
کاسٹر
فرسہیپیاس
ٹیلیمیکسٹیرٹیم
ٹیلیمیکسٹیلیمیکس
مینو مینٹر

ہیپیاس

ٹیرٹیم
سیرکسہیپیاس
لیرٹیزلیرٹیز
ہیپیاس

لیرٹیز

اور سخت بر لانا چاہتا ہی لیکن اسکی یہ دوش کے کیڑے غافل اور اپنی طرف مائل ہی آس و جامع مقبری کا نتیجہ تھیں جسکا وہ اپنے جوش طبیعت کی سختی سے تحمل تھا اسکی مانے جب وہ گوارے میں تھا تب ہی اسکو مغرور اور خوشامد پسند کر دیا تھا اور عالی خاندانی کے نقصانوں کی ایک عجیب نظیر بنا دیا تھا مصیبت نے اب تک اسکے غرور یا غصے کو کم نہ کیا تھا اب تک تصدیق اور تکلیف کی ہر ایک حالت میں اپنے آس پاس والوں کو نفرت سے دیکھتا تھا اور اسکا غرور تاڑکی مانند ہر ایک دباؤ کے تلے بھی اٹھتا تھا۔

جب میٹر کے پاس تھا تب اسکے عجیب کم ظاہر ہوتے تھے بلکہ روز بروز گھٹتے جاتے تھے جیسے تندرست گھوڑا اپنے راستے میں پہاڑوں اور ٹیلوں اور نالوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور صرف ایک حاکمانہ آواز کا اور ایک ہادیانہ ہاتھ کا تابع رہتا ہی ویسے ٹیلیفون کو اسکے امیرانہ شوق میں صرف میٹر ہی روک سکتا تھا لیکن میٹر اسکو اسکی جولانی میں صرف نظر سے باز رکھتا تھا جسوقت اسکی نظر اُسپر جاتی تھی وہ فوراً اسکا مطلب سمجھ جاتا تھا اور اسکا دل نیکی سے واقف اور اسکا چہرہ راحت اور فرحت سے ملایم ہوتا تھا جیسے صرصر نازمان جب بیٹھیوں اپنا ترسول اٹھاتا ہی اور دریا کو اپنا غصہ دکھاتا ہی یکایک ملایم اور مسجع ہو جاتا ہی

جب ٹیلیفون اسکیلار ہاٹب اسکے تمام جوش جو دریا کے راستے کی مانند پشتے سے رے کے ہوئے تھے اب زیادہ تر سختی سے زور لائے وہ لیسیڈیمین والوں کی اور انکے حاکم فیلینتھس کی مغروری کا تحمل نہ ہوکا یہ لوگ جنھونے ٹیرنٹیم آبا و کیا تھا سب نوجوان تھے اور رڑاے کے محاصرے کے وقت پیدا ہونے سے تعلیم نہ پائے تھے رے اپنی بد اصلی اور اپنی ماؤں کی بد وضعی سے اور اپنی آوار گانہ پرورش یابی سے وحشیانہ وحشت رکھتے تھے رے یونانی نہ تھے قزاق سے معلوم ہوتے تھے۔

فیلینتھس اکثر موقع پاکر ٹیلیفون کی ہتک کرتا تھا اور اسکو ہر ایک عام مشورت میں روکتا تھا اور اسکی صلاح کو نا آزمودہ کار طفلوں کی خام خیالی بتاتا تھا اور اسکو کمزور اور نامد جوان کے سے طعنے مارتا تھا اگر آس سے ذرہ ہی بھی غلطی ہوتی تھی تو دوسروں سے ظاہر کرتا تھا اور ہمیشہ مددگار رفیقوں کے درمیان حسد پیدا کرنے اور اسکا مغرورانہ طریقہ بڑا بتانے میں مصروف رہتا تھا۔

ایک دن ٹیلیفون اسکی انیا کے چند قیدی لایا فیلینتھس نے کہا کہ یہ قیدی میرے ہیں کیونکہ میں نے لیسیڈیمین والوں کے ساتھ اُن سے لڑنے کے انکو شکست دی تھی اور چونکہ رے پہلے سے مغلوب ہو کے

میندر

ٹیلیفون
میندر

میندر

نیکس

ٹیلیفون

ٹیلیفون
ٹیلیفون
ٹیلیفون
ٹیلیفونٹیلیفون
ٹیلیفونٹیلیفون
ڈانیو
ٹیلیفون
ٹیلیفون

فیلینتھس

فیلینتھس
ہیپیٹاسفیلینتھس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاسفیلینتھس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاس
ہیپیٹاسہیپیٹاس
ہیپیٹاس

ایک سو جہاز گرفتار کرنا اور پہلے انکے غیموں میں آگ لگانا اور سپر فیلینتھس کے مقام پر حملہ آور ہونا اور فیلینتھس کا حملہ کرنے کا ارادہ کرنا اور اس کے بھائی ہیپیٹاس کا مارا جانا۔

جب فلاکیٹیز اپنے حالات کہتا تھا ٹیلیمیکس سمجھ اور ہجرت ہو رہا تھا اسکی نظر اس بہادر پر لگی ہوئی تھی جو بولتا تھا تمام خیالات جنھوں نے تیر کیولیز اور فلاکیٹیز اور یوکیسز اور نیا پٹولیس کو مضطرب کیا تھا جیسے متواتر سلسلہ بیان میں آئے تھے ویسے متواتر اسکی صورت پر عیان تھے کبھی وہ فلاکیٹیز کو ناگمانی اور اتفاقی سوال سے روکتا تھا اور کبھی اس شخص کی طرح خیال میں متفرق رہتا تھا جو اسباب سے نتائج نکالتا ہو جب فلاکیٹیز نے نیا پٹولیس سے جو حیرانی فریب کر نیکیے اول ارادے میں ظاہر ہوئی تھی بیان کی تب ویسی ہی حیرانی ٹیلیمیکس سے ظاہر ہوئی تھی گویا اسوقت وہ نیا پٹولیس بگلیا تھا۔

مددگار بادشاہوں کی فوج اچھی ترتیب کے ساتھ ایڈراسٹس کے مقابل روانہ ہوئی جو ڈانیا والونکو ستان تھا اور دیوتاؤں کو خفیہ جانتا تھا اور آدمیوں کو فریب دیتا تھا ٹیلیمیکس کو اپنے بادشاہوں کے ساتھ جو ایک دوسرے سے صدر رکھتے تھے سلوک کرنا بے اسکے کہ کسی کو ناخوش نہ کرے مشکل معلوم ہوا ضرور تھا کہ کسی کو باعث بدگمانی نہ ہوے اور اپنے واسطے سب کا خیال نیک حاصل کرے اسکی طبیعت میں بڑی نیکی اور صفائی تھی لیکن طبیعت خلیق تھا اور کسی کو خوش کرنے کی تکلیف نہ اٹھاتا تھا وہ روپیہ کا طامع نہ تھا مگر اسکا دنیا نہ جانتا تھا اور اس طرح دل کا عالمی تھا اور طبیعت کا عموماً مایل بہ نیکی تو بھی نہ مہربان معلوم ہوتا تھا نہ فیاض نہ دوست کا قدر دان نہ ممنون احسان اور نہ لیاقت کا قدر شناس اپنی طبیعت کا تابع تھا دوسروں کی رائے کا کچھ خیال نہ رکھتا تھا اگرچہ وہ میٹر کی حفاظت میں تھا تو بھی ہینیلوپ نے جو اسکی مائتھی اسکو نخوت و لدیت اور رفعت طریقت پر تقویت دی تھی جس سے اسکی ذاتی خوبیاں دب رہی تھیں وہ سمجھتا تھا کہ میں دوسرے سب آدمیوں سے بہتر طبیعت رکھتا ہوں جنکو وہ سوچتا تھا کہ دیوتاؤں نے میری راحت اور فرحت کے واسطے زمین پر بھیجا ہی تاکہ میری حاجات رفع کریں اور مجھ کو اس طرح نہیں جیسے ظاہری دیوتا کو اسکے نزدیک خدمت اسکی خوشی تھی اور وہی اسکی تلافی جو چیز چاہتا تھا جانتا تھا کہ ناممکن نہیں ہی اور ذرا سے توقف پر اسکا مزاج آتش غضب سے بھر ماک اٹھتا تھا جو لوگ اسکو جھٹلاتے اور بے انضباط دیکھتے تو سمجھتے کہ وہ شخص اپنے خواہشی کے قابل نہیں ہی اور صرف اپنی رغبت

نالوں سے گونجی ہو الوداع ای شیریں چٹو جو میری مکلیفون سے تلخ ہو گئے تھے الوداع ای نامزد و عزیزین میں
شکوہ چھوڑتا ہوں لیکن تم میری روانگی پر مہربان ہو کیونکہ میں دوستی کی اور دیوتاؤں کی آواز پر
جاتا ہوں۔

پس ہم اُس کنارے سے روانہ ہوئے اور تھراے کی شہر پناہ کے آگے یونانی فوج میں پہنچے میکینس اور
پوڈیلیس نے اپنے باپ ایسکیو لیسپس کے علم کی برکت سے میرے زخم کو اچھا کیا کم سے کم اس حالت صحت میں
پہنچا یا کہ تو دیکھتا ہی اب میں درود سے آزاد ہوں اور اپنی طاقت بحال پاتا ہوں لیکن اب تک کسی قدر
لنگ کرتا ہوں مینے پیرس کو زمین پر سلا یا مثل اُس بے ہمت غزال کی جو شکاری کے تیردن سے معرچ
ہوتا ہی اور ایلیم کے برج جلد خاک میں مل گئے بعد اُسکے جو کچھ ظہور میں آیا ہی سو تو جانتا ہی ہے لیکن میری مکلیفون
کی یاد نے اس کا کیا بی اور بزرگی پر بھی جو پیچھے حاصل ہوئی ہے اب تک یو لیسز کی نفرت میرے دل پر
قائم رکھی ہے اُسپر اُسکی سب نیکیاں بھی غالب نہیں آسکتیں لیکن اُسکے ہمشا بہت بیٹے کی نامتنع محبت سے
جو دشمنی اُسکے ساتھ تھی سو ہم معلوم کھنتی جاتی ہے۔

باب شانزدہم

ٹیلیمیکس کا فیلینتھس کے ساتھ بعض قیدیوں کی واسطے جنکا دونوں کو دعویٰ
تھا تکرار کرنا اور ہتھیاس کے ساتھ جسے اُسکو حقیقہ سمجھ کے قیدیاں مذکورہ کو اپنے
بھائی کے واسطے چھین لیا تھا لڑنا اور فتحیاب ہونا لیکن پھر اپنی فتحیابی سے شرمانا
اور اپنی جلد بازی اور بے امتیازی پر تنہائی میں رونا اور توبہ کا خواہاں ہونا
اور اس عرصے میں ڈانیا والوں کے بادشاہ ایڈراسٹس کا خبر پانا کہ مددگار بادشاہ
ٹیلیمیکس اور ہتھیاس کے درمیان صلح کرانے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور ان پر
چھاپہ مارنے کو روانہ ہونا اور اپنی فوج کو اُنکے لشکر میں پہنچانے کے واسطے اُنکے

ڈراپ.میکس

پوڈیلیس
ایسکیو لیسپس

پیرس

ایلیم

یو لیسز

ٹیلیمیکس
فیلینتھس

ہتھیاس

ڈانیا
ایڈراسٹسٹیلیمیکس
ہتھیاس

کی دیواروں کے تلے صحت پائیگا اور ایسی کیو لپیس کے بیٹے اسکا علاج کریں گے۔

اسوقت میرا دل دہدہا میں پڑا میں نیا پٹولیس کی عاقلانہ سادگی سے اور اس ایمانداری سے کہ
اسنے میرے تیر و کان مجھ کو واپس دئے تھے متاثر ہوا ایسکن مجھ کو یو لیسز کا مطیع ہونیکے خیال کی برداشت
نتھی اور کچھ دیر تک جھوٹھی شرم نے مجھ کو اس پس و پیش میں رکھا میں نے کہا کہ اگر میں یو لیسز کا اور ایڈریڈز
کا رفیق ہوا تو کیا دنیا مجھ کو حقیر نہ سمجھ لگی۔

جب میں اس پس و پیش میں مجبور تھا تب یکایک ایسی آواز سنی جو آدمی کی آواز سے زیادہ تھی اور
میں نے اوپر کو نظر کی تو ہر کیولیز نظر آیا وہ ایک چمکتے ہوئے بادل میں اتر ا اور بزرگی کی شعاعوں سے محو
تھا وہ اپنی توانا ترکیب اور حست صورت اور اپنے انداز کی خوشنما سادگی سے باسانی پہچانا جاتا تھا لیکن
اسکے حال کی صورت میں کچھ شان و شوکت پائی جاتی تھی سو اسوقت نہیں معلوم ہوتی تھی جب وہ زیر
پردیوں کو تباہ کرتا تھا اسنے کہا تو ہر کیولیز کو سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں میں اوکپس سے نیچے جوو کے احکام
سنانے کو اتر ا ہوں تو جانتا ہوں کیسی محنتوں سے میں نے یہ عمر جاودانی حاصل کی ہے اور اگر تو بزرگی کے
راستے میں میری پیروی کریگا تو ایک کیولیز کا بیٹا تیرا رہنا ہوگا تیرا زخم صحت پائیگا اور پتیرس جسے تمام دنیا کو
آفت میں گرفتار کر رکھا ہے تیرے ہاتھ کے تیروں سے مارا جائیگا جب تیراے شکست ہو جائیگا تب تو کوہ
آؤ پر اپنے باپ پیاس کو بیش قیمت غنائیم بھیجیگا وہ آنکو بطور یادگار فتح جو میرے تیروں سے حاصل ہوگی
میری قبر پر چڑھائیگا ای کیولیز کے بیٹے تو فلا کیٹینز کے بغیر فتیاب نہیں ہو سکیگا اور نہ فلا کیٹینز تیرے بغیر
اسلئے دونوں دوشیر کی مانند جاوے لگے ایک شکار کو شکار کرنے میں ای فلا کیٹینز تو تیراے کے پاس
ایسی کیولیس کے ہاتھ سے شفا پائیگا لیکن ان سب باتوں پر اپنے دل میں دیوتاؤں کی عظمت اور محبت
رکھیو وے ہی جاودانی اور لافانی رہیں گے اور سب طبیعت کے جوش و خروش مع مراجع نیست ہونگے۔
یہ کلام سنکر میں خوشی میں آکے پکارا رات ہو چکی صبح نکلی ای فرح انوار روشنی کیا اتنے برسوں کی
تاریکی کے بعد پھر چمکی میں تیرے اثر سے متاثر ہوں اور تیری شعاع رہنما کی پیروی کرتا ہوں میں ان
مقاموں کو چھوڑتا ہوں اور صرف اتنا ٹھہرتا ہوں کہ ان سے رخصت ہو لوں الوداع ای میرے مکان الوداع
ای دیویو جو ان شبہی کھیتوں میں رہتی ہو میں ان بیرحم لہروں کی سخت آواز پھر نہ سونگا الوداع ای
کمری پہاڑیو جہاں میں آندھی سے کانپا ہوں اور بارش میں بھیگا ہوں الوداع ای چٹانوں جو اکثر میرے

ایسکولے پیاس

نیواٹو لیمس

یولیسیز

یولیسیز

ایڈریڈز

ہکولیج

ہکولیج
ایلیامس
جیو

ایکولیج
پیرس

ٹراپ

پورا
پیاس

ایکولیج
فیلانکریڈز

فیلانکریڈز
فیلانکریڈز

ٹراپ
ایسکولے پیاس

واسطے حاصل کر گئے ای تیا پٹولیس آچلین اسکے ساتھ بحث کرنا کچھ فائدہ نہ دیکھا ایسے شخص پر رحم کرنے سے ہم یونان کا فائدہ عام چھوڑ نہیں سکتے۔

یہ کہنے پر میرا غصہ تازہ ہوا اور میں اس شیرنی کی مانند ہو گیا جو اپنے بچے چرائی جانے پر ایسی چلاتی ہے کہ تمام صحرا گونج اٹھتا ہی بیٹے کہا کہ ای غار اب میں تجھے نہ چھوڑوں گا تجھے میں اس طرح رہوں گا جس طرح اپنی قبر میں ای مکان غم مجھے قبول کر اور مجھے قوط و یاس میں رکھ ای تلوار کہاں ہے کہ دفعۃً آخر ہوں مجھے پرندے کھا لینگے میرے تیرے پھر آنکھوں نہ مارینگے ای جو دے بیٹے کے ہاتھ کی متبرک اور بے ہا کمان ای تیرے کیونکہ اگر تو اب بھی جو کچھ زمین پر ہو رہا ہے دیکھتا ہے تو کیا تیرا سینہ آتش نفرت سے جلتا نہیں ہے یہ کمان اب تیرے دوست کے ہاتھ میں نہ رہی لیکن یو لیسز کے بے ایمانانہ اور نا پرہیزگارانہ ہاتھ میں ہے ای شکاری پرندہ و اور ای صحرائی درندہ و تم اپنے مکان میں بیٹھو آؤ اب یہاں میرے ہاتھ میں دے سہلک تیرے نہیں رہے ہیں میں بڑا بدبخت ہوں اب تم کو زخمی نہیں کر سکتا پس آؤ اور مجھے کھاؤ یا ای میرے جو اپنے آگے رعد سے مجھے نیست کر۔

تیرے باپ نے مجھے ترغیب دینے کے واسطے ہر طرح کی کوشش بیفائدہ کر کے میرے ہتھیار مجھکو واپس دینے چاہے اور اسلئے اسنے تیا پٹولیس کو اشارہ کیا اسوقت اسنے دے تیرے مکان میرے ہاتھ میں رکھ لئے میں نے کہا تو حقیقت میں اکیلیتیر کا بیٹا ہے اور اس کے خاندان کے لایق ہے لیکن دور کھڑا رہ تاکہ میں اپنے دشمن کے سینے میں تیرے لگاؤن پھر میں نے ایک تیرے باپ پر چلانا چاہا لیکن تیا پٹولیس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تیرے غصے نے تجھکو بیہوش کر رکھا ہے تو اس خرابی سے واقف نہیں ہے جو کیا چاہتا ہے۔

لیکن یو لیسز اس آفت اور ملامت پر بھی اس طرح بے جنبش کھڑا رہا اور اسکی برداشت اور بہت نے میرے دل میں تعظیم اور حیرت پیدا کی میں اپنی اس دیوانگی سے شرمایا جسے مجھکو اسکی تباہی پر جلد باز نہ آتا وہ کیا تھا مگر ان ہتھیاروں نے جو اسنے واپس کر دئے تھے میرا غصہ ہنوز کم نہیں کیا تھا اور مجھکو تنہا رہنا تھا کہ یہی نہ تھی کہ میں نے اپنے ہتھیار اس شخص کے ہاتھ سے واپس پائے تھے جسکو میں نہیں چاہتا تھا لیکن اب میں تیا پٹولیس کی طرف متوجہ ہوا اسنے کہا کہ ان کے پرائیمم کا بیٹا ہیلینس صاحب اعجاز دیوتاؤں سے الہا ماحکم پاکے شہر سے ہمارے پاس آیا اور حال آئندہ کا اس طرح منظر ہوا کہ یہ بد نصیب تراسے شکست پائیگا لیکن تب تک نہیں جب تک وہ شخص جو ہر کیونکہ کے تیرے کھتا ہے اس کے مقابل نہ آئیگا وہ صرف تراسے

نیوٹا پولیس

جوہ
ہکولیج

یولیسیز

جوہ

نیوٹا پولیس

ہکولیج

نیوٹا پولیس

یولیسیز

نیوٹا پولیس
ماڈیم ہیلینس

ڈاٹ

ہکولیج

ڈاٹ

اسکو دیکھ کے ڈرتا ہوں ای زمین لیماس اور ای آفتاب میں ٹھگو گواہ کرتا ہوں کیا تم دیکھو گے اور ایسا ہونے
 ورگے تو لیسیر نے میری سے جواب دیا کہ یہ جو پیڑ کا حکم ہے اور میں صرت اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں میں نے
 کہا کیا تو اپنے ناپاک لبوں سے جو یہ کے نام کو ناپاک کرتا ہے کیا تو دبا کے اس جوان کے فریب کرتا ہے جس سے
 اسکی روح نافرہی تو لیسیر نے کہا کہ ہم تجھے فریب دینے یا ستانے کو نہیں آئے بلکہ تجھ کو تنہائی اور خواری سے بچانے
 کو اور تیرا زخم اچھا کرنے کو اور تجھے لڑائی کی فتح کی بزرگی دینے کو اور تجھے تیرے وطن میں واپس پہنچانے
 کو آئے ہیں تو غور و فکر کیا ٹیڈیز کا دشمن ہے تو لیسیر نہیں ہے۔

میں نے جواباً صرت لعنت اور ملامت کی اور کہا کہ جب تو نے مجھے اس ناما سفر پر ورکنارے پر ڈالا ہے
 پھر ایسے آرام کو کیوں روکتا ہے جو یہ دیکھتا ہے جا جنگ کی بزرگی اور صلح کی خوشی اپنے واسطے حاصل کر
 اور آئینہ ایدیز کے ساتھ کامیابی سے محفوظ ہوا اور مجھے اس بیخ و غم میں رہنے دے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو
 کیوں دباتا ہے میں نیستی میں پڑ رہا ہوں اور پہلے سے مر رہا ہوں ایک دفعہ تیری یہ راسے تھی کہ میں بیان
 پڑا رہوں تاکہ دیوتاؤں کو قربانی چڑھانے میں کچھ مزاحمت عاید نہ ہو اب تیری یہ راسے کیوں نہیں ہے ای
 میری تمام مصیبتوں کے موجد دیوتا بھگو۔ لیکن دیوتا میری عرض سنے نہیں دے میرے دشمن کی
 طرف داری کرتے ہیں ای میرے ملک میری آنکھیں پھر بھگو نہ دیکھیں گی ای دیوتاؤں اگر تم میں کوئی ایسا نصف
 ہے جو میری مظلومی پر رحم لائے تو اسکا انتقام لے تو لیسیر کو سزا دے اور میں سمجھونگا کہ میں سلامت ہوں۔

جب میں بی طاقت غصہ کر رہا تھا تیرا باب مجھ کو بردبار نہ رحم سے دیکھتا تھا اور مجھ سے بد بخت مصیبت زدہ
 کے نام قدر لانا حملوں کا مقابلہ کر کے عوض اپنی عقل کے استقلال سے گویا آنکی کمزوری چاہتا تھا اور
 زیادتی کی برداشت کرنا تھا اسلئے کہ میرا غصہ اپنی سختی سے آپ کم ہو جائے خاموشی اور بی حرکت کھڑا رہیے
 قلہ کوہ بے جنبش قائم رہتا ہے جسکو ہوا سے تند لگتی ہے اور آخر اپنے غضب سے تھک کر آپ سے آپ دب جاتی ہے
 وہ جانتا تھا کہ جب تک سختی دور نہ ہو تب تک جوش کو عقل پر لانے کے واسطے ہر ایک کوشش بیفائدہ ہے اسلئے
 جب میرا غصہ بھٹا تب اسنے کہا کہ ای قلہ کی ٹیڈیز تیری عقل اور محنت کہاں ہے یہ وقت ہے کہ اُسے بھگو استفادہ کرنا
 چاہئے اگر تو ہمارے ساتھ چلنے اور آن بڑے ارادوں سے جو جو پیڑ نے تیرے واسطے تجویز کئے ہیں اتفاق
 کرنے سے انکار کرتا ہے تو خیر خوش رہ تو یونان کی رہائی اور تیرے کی تباہی حاصل کرنے کے لائق نہیں ہے
 لیماس میں جلا وطن پڑا رہے یہ ہتھیار جو میں نے لے لئے ہیں جو بزرگی تیرے واسطے بدی ہے سو تو لیسیر کے

کالا اور بگڑا ہوا زہر آب سا برآمد ہوا جب میں بیہوش تھا تب نیا پٹولیس کو آسان تھا کہ میرے ہتھیار لیجا لیا لیکن وہ ایکلیئر کا بیٹا تھا اور اسکی طبیعت فریب پر غالب تھی۔

نیشاپولیسی

ہیکلیج

جب میں بیہوش میں آیا تو میں نے دیکھا کہ اسکا چہرہ بہت پریشان تھا اور اس شخص کی طرح سے جو فریب کا عادی نہیں ہے اور فریب کیا چاہتا ہے ڈرتا تھا اور اپنے ساتھ سختی سے کرتا تھا میں نے کہا کیا تو میری کمزوری سے استفادے کا ارادہ رکھتا ہے اسنے کہا مجھکو میرے ساتھ تیرے کے محاصرے پر چلنا ہو گا میں نے کہا یہ کیا سنتا ہوں شاید دھوکے میں آیا ہے میرے بیٹے میری کمان جھکو واپس دے اسکا ندینا میری جان لینا ہے افسوس وہ کچھ جواب نہیں دیتا اور بلا اضطراب میری طرف مستقلانہ دیکھتا ہے اسکے دل پر مجھے اختیار نہیں ہے ایسی ہیچدار ساحلوں کی اونچی زمینوں پر جو دریا پر جھک رہی ہو ایسی ٹوٹی ہوئی چٹانوں کی صحرائی درندہ حوررات کو اس ویرانے میں پکارتے ہو میں تم سے فریاد کرتا ہوں کیونکہ تمہارے سوا یہاں کوئی نہیں ہے جس سے فریاد کر سکوں تم میرے نالے سے آشنا ہو کیا مجھے ایکلیئر کا بیٹا دھوکہ دیتا ہے وہ میری کمان چھینتا ہے جسکو ہر کیونر کے ہاتھ نے کٹر کیا ہے وہ مجھکو یونانی لشکر میں مثل یادگار فتح لیجا یا چاہتا ہے نہیں دیکھتا ہے کہ اسکی یہ فتح زندے پر نہیں ہے مردے پر ہی یعنی مردے کی روح یا خیالی صورت پر جو صرف خیال میں رہتی ہے آہ اسنے مجھے ایسے وقت میں حملہ کیا ہے جب مجھ میں طاقت نہیں رہی لیکن اب بھی اسنے فریب سے غلبہ پایا ہے میں کیا تدبیر کروں ای میرے بیٹے میرے ہتھیار جو تونے لئے ہیں مجھے واپس دے اور اپنی چال اپنے باپ کی سی اور اپنی سی رکھ تو کیا جواب دیتا ہے تو بت سا خاموش ہے ایسے ننگے پہاڑ میں برہنہ اور سر اسیمہ اور ریکس اور بے بس ایک بار تجھے پھر آتا ہوں اس غار میں مرد لگا کیونکہ ہتھیار پاس نہیں رکھتا جس سے درندہ و کبوتر سکوں درندے بالضرورت مجھے پھاڑینگے اور میں جینا کیوں چاہوں لیکن ایسے کے اس شرارت کی علامت تجھ میں نہیں ہے فی الحقیقت تو دوسرے کے ہاتھ کا آلہ بنا ہے میرے ہتھیار مجھکو واپس دے اور مجھکو میری قیمت پر چھوڑ دے۔

ہیکلیج
ہیکلیج

نیا پٹولیس میری تکلیف سے متاثر ہوا اسکی آنکھوں میں آنسو بھرتے دل سے آہ کھینچ کے بولا اگر میں سیر اس میں رہتا تو بہت اچھا تھا اسوقت میں پکارا میں کیا دیکھتا ہوں یقیناً یہ یوٹیسیر ہے فوراً یوٹیسیر کی بولی سے ثابت ہوا اور اسنے کہا کہ ہاں یہ میں ہوں اگر آپکو ٹوکی تار یک سلطنت میرے آگے کشا دے ہوئی اور میں ہمارے چرس کی روحوں کو دیکھتا جنکو غودو پوتا ہے وشت نہیں دیکھ سکتے تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا

نیشاپولیسی

سڈراس
یوٹیسیر
یوٹیسیر
سڈراس
سڈراس

ओद्य रेचिन
विषे लिपिन
स्पर्चियस

وہاں میں کوہ آؤٹہ اور ریشم اور دریاے تھیلین سپر چس کے خوشنما کناروں کے نزدیک رہو گایا مجھ کو
میرے باپ کے پاس واپس بھیج دیا۔ افسوس مجھ کو اپنے اشکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ میرا باپ مر گیا ہے۔ میں نے
اُس سے ایک جواز منگا یا تھا۔ سو اب تک نہیں آیا اور اس سے یقین ہے کہ وہ مر گیا ہے یا اُن لوگوں نے
مجھ کو دھوکہ دیا ہے جنھوں نے اُس سے اطلاع کرنے کا مجھ سے اقرار کیا تھا۔ ای میرے بیٹے میری اخیر امید مجھ سے
ہو۔ ان دیوسی اشیاء کی ناپائدار سی پر خیاں کر خوشحالوں کو چاہئے کہ اپنی خوشحالی میں نقص نہ لائیں
اور تکلیف زدوں کی تکلیف جو محسوس ہو سکتی ہے رفع کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

नीशाष्टोलीमस

नीशाष्टोलीमस

میں نے اپنے دل کی نہایت بیمار سی سنے نیا پٹولیس کو ایسے خطاب کئے اور اس نے مجھ کو اپنے ساتھ
لیپنے کا اقرار کیا تو میرا دل خوشی سے پھول اٹھ گیا۔ کہا اے ہر دل عزیز نیا پٹولیس یہ دن بہت مبارک ہے تو
اپنے باپ کی بزرگی پانے کے لائق ہے تم اے عزیز رفیقو جیکے ساتھ میں دنیاے رست میں واپس جاؤں گا
اجازت دو کہ اس غمگینے سے رخصت ہوں دیکھو یہ جگہ جہاں میں رہا ہوں اور سوچو کہ میں نے کیا کیا
تکلیفیں پائی ہوں گی میری تکلیفات اُن سے زیادہ ہیں کہ کسی دوسرے نے اٹھائی ہوں گی لیکن ضرورت سے
میں تعلیم پائی تھی جو بات اور طرح نہیں جان سکتے ہو سو ضرورت سکھاتی ہے جو بے تکلیف ہیں سو بیلم ہیں و
نہ نیکی نہ بدای پہچانتے ہیں اور جیسے لوگوں سے ویسے خود سے نا آشنا ہیں اپنے دل کا جوش اسطرح ظاہر کر کے
بعد میں اپنے تیر و کمان اپنے ہاتھ میں لئے۔

नीशाष्टोलीमस

रेल्सीडीज

नीशाष्टोलीमस

تب نیا پٹولیس نے مجھ سے درخواست کی کہ مجھ کو اجازت دے تو میں ان نامی ہتھیاروں کا بوسہ لوں
جو نامغلوب ایلسیڈیز کے ہاتھ سے متبرک ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ تجھ کو سب باتوں کی اجازت ہے ای میرے بیٹے
تو مجھ کو روشنی اور زندگی میں بچلا میرے ملک اور میرے باپ اور میرے دوستوں سے اور خود مجھ سے
مجھ کو پھر ملا تو ان ہتھیاروں کو چھوا اور فخر کر کہ تو ہی ایسا یونانی ہے جو انکو چھونے کا مستحق ہے نیا پٹولیس فوراً
میرے تیر دیکھنے کو میری فار کے اندر آیا اس وقت ایک نہایت ناگمانی درونے میرے حواس کو بھرت کیا میں نے
نہیں جانا کہ میں نے کیا کیا ایک تلوار مانگی کہ اپنے پانوں کو کاٹوں میں موت کو بلایا اور اُسکو توقف کی واسطے
ملاست کی میں نے کہا اے نیا پٹولیس مجھ کو اسی وقت جلا دے جیسے میں نے کوہ آؤٹہ پر جو کے بیٹے کو بلایا تھا اور
زمین مجھ مرتے ہوئے کجھت کو قبول کر میں تیرے سینے سے پھر بھی نہیں اٹھو گا میں فوراً بجان ساز میں پر گڑا
اور ایسا بیہوش ہوا جیسے اُس درد کی کثرت سے ہو جا یا کرتا تھا آخر مجھے بہت پسینہ آیا اور میرے زخم سے کچھ

नीशाष्टोलीमस
जोरा, जोव

ہر ایک قسم کھانے کو تیار ہوا کہ یہ اکیلیز ہی لیکن افسوس ہو کہ اکیلیز اب بچھائے جوانی اور نابالغی کا رسی کے زعم میں خیال کیا کہ جو میری اس قدر تعریف کرتے ہیں ان سے میں ہر ایک طرح کی امید رکھ سکتا ہوں اسلئے میں ایٹرا سڈیز سے اپنے باپ کے ہتھیار مانگے لگوں گا جواب برخلاف اور محض ناامیدی کا سٹھا اسٹوٹ کے کہا کہ تو اپنے باپ کی دونوں ہی ہر ایک چیز جو کچھ ہی مانگا لیکن اس کے ہتھیار یوکیسز کو ملیں گے۔

اس جواب سے میں متحیر اور شکایت اور غضبناک ہوا لیکن یوکیسز نے بلا جوش کہا کہ تو نے ہمارے ساتھ اس پر مکان محاصرے کے خطرات نہیں اٹھائے ہیں اسلئے تو ایسے ہتھیاروں کا مستحق نہیں ہو تو نے نہ سنا غور سے انکا دعویٰ کیا ہے مگر یہ سمجھو کہ نہیں ملنے کے اس طرح غلام معمول اپنے حق سے محروم ہو کے میں بزرگ سیر اس کو واپس جاتا ہوں تو بھی جس قدر ایٹرا سڈیز سے اس قدر یوکیسز سے ناراض نہیں ہوں ان سب پر جو انکے دشمن ہیں دیوتا مہربان ہوں ای فلا کیٹیز اب میں نے سب ماجرا تجھ سے ظاہر کر دیا۔

پھر میں نے نیا پٹولیس سے پوچھا کہ کیا سبب تھا کہ ٹیلیس کے بیٹے ایسا جس نے ایسی خراب نامہ صافی روکنے میں مداخلت نہ کی اس نے کہا کہ وہ مر گیا میں نے کہا کہ کیا ایسا جس مر گیا اور یوکیسز زندہ اور خوش ہے پھر میں نے ٹیسٹر کے بیٹے اینٹیلوکس اور اکیلیز کے دوست پیٹر وکلس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ وہ بھی مر گئے ہیں نے کہا کیا افسوس ہے کہ اینٹیلوکس اور پیٹر وکلس مر گئے لڑائی کیسی بیرحمانہ اور بے تمیزانہ تباہی سے نیکون کو صاف کرتی ہے اور بد و نکو معاف رکھتی ہے یوکیسز جیتا ہے اور شک نہیں ہے کہ ایسے ہی تھر سیٹیز بھی جیتا ہو تو باؤ کا ایسا حکم ہے اور پھر بھی ہم انکی تعظیم اور تعریف کرتے ہیں۔

جب میں تیرے باپ پر آتش عداوت سے اس قدر جل رہا تھا نیا پٹولیس مجھ کو بہکا تار ہا اور اندوہناک آواز سے بولا کہ میں جزیرہ سیراس میں قناعت کے ساتھ اپنی گذر کرنے کی واسطے جاتا ہوں اگرچہ وہ جزیرہ نامزد و عہ اور دیو ہے لیکن یونانی فوج سے دور ہو جس میں بدی نیکی پر غالب ہے خوش رہو دیوتا تجھ کو صحت بخشیں میں نے کہا ای بیٹے میں تجھ کو تیرے باپ کی خاک کی اور تیری ماکی اور جو کچھ اس میں پر تجھے عزیز ہے اسکی قسم دیتا ہوں کہ مجھ کو اس غایت رنج و غم میں مبتلا نہ چھوڑے گا میں جانتا ہوں کہ میں تجھ کو گراں بار لگوں گا لیکن مجھے یہاں چھوڑ جانا تیری آدمیت میں فرق لائیگا مجھ کو اپنے جہاز کی اگاڑی یا بچھاڑی پر یا قید خانے میں بیٹھا دیو جیو جہان بٹھانے سے تجھے تکلیف نہ دے اچھے آدمی کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں اپنی بزرگی سمجھتے ہیں اور مجھ کو اس صحرا میں مت چھوڑ جہاں آدمی کا نشان نہیں ہے مجھ کو اپنے ساتھ سیراس کو لیچل یا مجھ کو یو بیہ میں چھوڑ دے جو

ایکلیز
ایکلیز

ایٹرا سڈیز

یوکیسز

یوکیسز

سڈراس

ایٹرا سڈیز

یوکیسز

فیلو کیڈز

نیٹرا پٹولیس

ٹیلیس

ایٹرا سڈیز

ٹیسٹر

ایٹرا سڈیز

ایٹرا سڈیز

یوکیسز

ایٹرا سڈیز

نیٹرا پٹولیس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

سڈراس

صدا دریا کے کنارے سے واپس آتی تھی۔

میں دور ہی سے پکارا کہ اے اجنبی کونسی مصیبت تجھ کو اس جزیرہ مترکہ آدمی میں لائی ہے میں تجھ کو تیری وضع سے یونانی جانتا ہوں یہ وہ وضع ہے جس کو اپنی مظلومی پر بھی پسند کرتا ہوں اپنی آواز سنا اور ایک دفعہ پھر اپنے لبوں سے وہ بولی بول جو میں نے بچپن میں سیکھی ہے اور جو مجھ کو اس خوفناک تنہائی نے ایک مدت سے بولنے نہیں دی ہے اور میری اس ہیئت سے بہت ڈر کیونکہ یہ کبھی نہ دیکھتا ہے باعث درشت نہیں ہے بلکہ لایق رحمت ہے وہ اجنبی اتنا ہی بولا تھا کہ میں یونانی ہوں کہ میں پکارا تھا کہ بے رحم جھٹ اس قدر خاموشی پر اور بے تسلی وہ اس قدر تکلیف پر یہ آواز کیسی شیریں معلوم ہوتی ہے اے میرے لڑکے کونسی مصیبت اور کونسی آندھی بلکہ ہوائے موافق تجھ کو میری تکلیف دور کرنے کے لئے یہاں لائی ہے اسے جواب دیا کہ میں جزیرہ تیسرا اس کا رہنے والا ہوں وہاں پھر جایا چاہتا ہوں اور کہتے ہیں کہ میں ایکلیئر کا بیٹا ہوں یہ تیرے سوال کا جواب ہے ایسے مختصر جواب سے میرا شوق پورا نہوایں گے کیا اے میرے ولی دوست ایکلیئر کے بیٹے جس کو لیکو میڈیز نے محبت مادی سے پرورش کیا ہے تو کہاں سے آیا ہے اور تجھ کو اس جزیرے پر کون لایا ہے اسے کہا میں تیرے کے محاصرے سے آتا ہوں میں نے کہا تو پہلے طے میں نہیں تھا اسے کہا کہ کیا تو اس میں تھا میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ نہ تو فلا کیٹیئر کے نام سے نہ اسکی تکلیفوں سے آگاہ ہیں کیا کم نصیب یون میرے موزی میری آفت میں مجھ کو بے عزت کرتے ہیں یونان میری تکلیفوں سے جو ہر لحظہ زیادتی پر ہیں ناواقف ہے ایٹر ایڈیز نے مجھ کو اس آفت میں لا ڈالا ہے دیوتا آنکھوں ایسی جزا دین جیسی جزا کے مستحق ہیں۔

پھر میں نے جس طرح مجھے یونانی وہاں چھوڑ گئے تھے اس سے بیان کیا جب نیا پٹولیمس میری شکایت سن چکا تب وہ اپنی شکایت مجھ سے کہنے لگا کہ ایکلیئر کی وفات کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا ایکلیئر مر گیا مجھے ان اشکوں کے واسطے معاف کر جو تیری تقریر کو روکتے ہیں کیونکہ میں ان کے واسطے تیرے باپ کی یاد کا فرستادہ ہوں نیا پٹولیمس نے کہا کہ یہ روکنا میرے غم کو کم کرتا ہے فلا کیٹیئر کے اشکوں کے سوا کون اس غم کو کم کر سکتا ہے۔

نیا پٹولیمس نے پھر اپنی داستان شروع کی اور کہا کہ ایکلیئر کی وفات کے بعد یو لیسٹر وینکس میرے پاس آئے اور مجھ سے بولے کہ جب تک تو نہ چلیگا تب تک تیرا بے فتح ہو سکیگا ان کے اس طرح ترغیب دینے سے میں جمعہ تیار ہوا کیونکہ مجھ کو ایکلیئر کے رنے کا بیچ اور ایسی لڑائی میں اسکی بزرگی کی وارثی کا شوق خود ایسی ترغیب کے باعث تھے کہ اس ترغیب کی کچھ ضرورت نہ تھی جب میں بیچم میں پہنچا تمام فوج میرے گرد جمع ہو گئی

سے منفور رہتا تھا کبھی اس تکلیف میں جی بہلانے کے لئے میں کبوتروں پر اور دوسرے پرندوں پر جو اس چٹان کے آس پاس اڑتے تھے بدوق چلاتا تھا اور انہیں سے جب کوئی زمین پر گرتا تھا تو بڑی محنت اور دشواری سے رینگتا ہوا اُسے اٹھانے کو جاتا تھا تاکہ وہ کھانے کے کام آئے اور اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنی غذا بہم پہنچاتا تھا۔

فی الحقیقت وہ یونانی جاتے ہوئے کچھ اشیاء خوردنی میرے واسطے چھوڑ گئے تھے مگر وہ جلد ہی تمام ہو گئی تھیں اسلئے جو اس طرح بہم پہنچاتا تھا چمک سے آگ جلا کر آہر پکاتا تھا ایسی بیکسی اور بے بسی کی زینت اگر اس زخم کی تکلیف سننے اور کتواتر مصیبت دیکھنے سے ہوتی تو مجھ کو ناخوش نہ لگتی کیونکہ آدم زاد کی ناممونی اور بے ایمانی نے مجھ کو تنہائی کا عادی کر دیا تھا میں نے اپنے دل سے کہا کہ کیا سبب تھا کہ مجھ کو میرے ملک سے اس بہانے سے کہ تو ہی یونان کا انتقام لے سکتا ہی ساتھ لیا اور پھر ایسے نا آباد جزیرے میں اکیلا سوتا چھوڑ دیا کیونکہ جب یونانی چلے گئے تھے تب میں سوتا تھا اور تو خیال کر سکتا ہو کہ جب میں جاگا تھا تب میں کس افسوس اور خوف کی تکلیف میں تھا میں نے چاروں طرف نظر کی کہ کچھ تسلی کی صورت نظر آئے لیکن ویرانی اور حیرانی ہی نظر آئی۔

یہ جزیرہ نہ بند تھا نہ تجارت گاہ تھا اور یہاں صرف باشندے ہی تھے بلکہ سا فر بھی نہیں آتے تھے صرف ایسے لوگ آتے تھے جو زبردستی بھیجے جاتے تھے چونکہ اُسکے ساحل پر کوئی نہیں آتا تھا سوا اُنکے جنگو طوفان لاتا تھا مجھ کو اسید صحبت صرف تباہی ہی جہاز سے تھی اور میں جانتا تھا کہ اگر مصیبت بد نصیبی لگے تو اس جزیرے پر لائیگی تو وہ واپس جاتے وقت مجھ کو نہ یونانیوں کے بلکہ دیوتاؤں کے ڈر سے ساتھ نہ لینگے یہاں میں نے دس برس کی ندامت اور تکلیف اور گرسنگی کی برداشت کی اس زخم نے مجھ کو ضعیف کر دیا جس کو میں اچھا نہیں کر سکتا تھا اور دل میں محض مابوس تھا۔

ایک روز اپنے زخم کے واسطے کسی جڑی کی تلاش کو گیا تھا جب واپس آیا تب اپنی غار کے دروازے پر ایک خوبصورت جوان آدمی بلند اور بہادرانہ قامت کا دیکھ کر تعجب ہوا پہلی نظر میں میں نے اس کو ایک لکیر سمجھا جس سے وہ اپنی صورت اور شبابیت اور قامت میں بہت مشابہ تھا اور میں نے صرف اس کی عمر سے اپنی غلطی قبول کی میں نے دیکھا کہ کچھ اُسکے پہرے سے وقت اور رقت ظاہر ہو جس تکلیف اور دشواری سے میں رینگتا ہوا آتا تھا اُس کو دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا اور میری گریہ و زاری سے ملایم ہوا جس کی

مین دروغ حلفی سے بہت ڈرتا تھا تو بھی افسوس ہے کہ مین نے اقرار تو کر دیا جو ہر کیولیر سے اور دیوتاؤں سے کیا تھا مینے وہ جگہ جہاں ہر کیولیر کی خاک چھپائی تھی ٹھوکر لگا کر بتا دی اور دیوتاؤں نے مجھ کو اس بیان شکنی کی سزا دی پس مین مدوگار بادشاہوں کے ساتھ شامل ہوا وہ میری شامی سے اتنے خوش ہوئے کہ گویا خود ہر کیولیر آگے شامل ہوا تھا جب ہم جزیرہ لیمناس کے کنارے پہنچے مین نے اپنے تیر کی تاثیر یونانیوں کو بتائی اور تصدیق کے لئے ایک کہرن پر جو جنگل میں جاتا ہوا دیکھا تھا تیر چلانے لگا یکایک وہ تیر میرے ہاتھ چھوٹے میرے پانو پر گرا اور ایک زخم کیا جس کا اثر اب تک مجھے ستاتا ہی فوراً اسی تکلیف میں مبتلا ہوا جسے ہر کیولیر کی جان لی تھی اور میرے آہ و نالہ سے وہ جزیرہ رات دن گونجنے لگا میرے زخم سے سیاہ اور خراب خون بہنے لگا اسنے ہوا میں اثر کیا اور بدبو سے تمام لشکر کو بھر دیا میرا حال دیکھ کر تمام فوج گھبرا گئی اور سب نے سمجھا کہ یہ سزا مجھ کو دیوتاؤں نے دی ہے۔

اس حالت میں یوکیس نے جو مجھ کو اس ہم پر لگیا تھا مجھے اول چھوڑا تھا جیسا مینے پیچھے سنا ہی کیونکہ وہ فتح اور یونان کے عام فائدے کو دوستی اور شایستگی کی غوی پر مقدم جانتا تھا میرے زخم کی نفرت اور عفوت سے اور میری خوفناک آہ و زاری سے اُس لشکر کے آدمی اس قدر تنگ آئے کہ پھر وہاں ٹھہرنے کے لیکن جب یونانیوں نے یوکیس کی صلاح سے مجھ کو چھوڑا تب مین نے سمجھا کہ اُسکی حکمت عملی نہایت ستم گارانہ اور بے ایمانانہ ہی مین خام خیالی اور خود پسندی سے اندھا ہوا اور نہیں دیکھ سکا کہ جو سب زیادہ عقل مند ہی سو سب زیادہ میرے برخلاف ہی اور خود دیوتا میرے دشمن ہو گئے ہین۔

جب تک ٹرائے پر محاصرہ رہا تب تک مین تنہا اور بے مدد اور بے تسلی اور بے امید اپنے نامتھل غصے کی قربانی بنے اُس ویران جزیرے میں پڑا رہا جہاں سوائے نامزد روعہ پیدایش کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور صرف اُن لہروں کی آواز سنائی دیتی تھی جو چٹانوں سے ٹکراتی تھیں اس صحرا کے ایک پہاڑ میں مین نے ایک غار دیکھی جس کے اوپر کا حصہ آسمان سے لگا تھا اور شاخدار کانٹے سا پھٹ رہا تھا اور نیچے صاف پانی کا ایک چشمہ بہ رہا تھا صرف یہ غار سیری جاے قرار تھی جہاں ہر قسم کے جنگلی درندے آتے تھے اور مجھے رات دن ڈراتے تھے مین اپنے بستر کے واسطے تھوڑے سے پتے اکٹھے کر کے ایک چھوٹا سا بتایا اور جو سامان میرے پاس تھا سو یہ تھا ایک کٹھوتا بھدی بناوٹ کا اور کچھ چھپرے جو خون روکنے کے لئے زخم پر پھیلتا تھا اور جن سے اُسکو صاف کرتا تھا اس جگہ میں سب آدمیوں سے دور اور دیوتاؤں

ہر کیولیر

ہر کیولیر
لیمناس

ہر کیولیر

یوکیس

یوکیس

شاخ

تھی کچھ باقی بچھوڑا لیکن حکم جو سے صرت اس شے کو بچایا جو پاکیزہ اور لافانی ہو اور نور بخشی اور صحت آس
زندگانی یعنی روح جو اسے دیوتاؤں کے بزرگ سے پائی تھی اسلئے اسنے اولپس کی طلانی صحت کے لئے
دیوتاؤں کے ساتھ شربت جاودانی پیا اور انھوں نے اسکو یہی سببے زن بخشی وہ دلربا و بیجوانی
کی وہی جو جو پیر کے واسطے جام جاودانی بھرتی تھی جب تک یہ عزت گینہیڈی کو نہیں ملی تھی۔

اس عرصہ میں وے تیر جو بطور عنایت بہترین طاقت و شہرت مجھے دئے تھے میرے واسطے نہایت محبت
کے مخرج بنئے جب یونان کے مددگار بادشاہوں نے اس ظلم کے انتقام کی تیاری کی جو پیرس نے
سینیل اس پر کیا تھا کہ اسکی بیگم ہیلن کو چورالکیا تھا اور پیرس نے اسکی بادشاہت کو تباہ کرنا چاہا تا تب آریا پونے
آنکوا الہام دیا کہ اگر تم اپنے ساتھ ہر کیولیز کے تیر نہ لیجاؤ گے تو اس مہم میں کبھی فتحیاب نہو گے۔

تیرے والد پوکیسن نے جو اپنی دور بینی اور چالاکی سے ہر ایک صلاح میں بزرگی رکھتا تھا مجھے برابر
مہم میں ساتھ چلنے کی اور ہر کیولیز کے تیر و نکو جو وہ جانتا تھا کہ میرے پاس ہیں ساتھ لے جانے کی ترغیب
دی اب ہر کیولیز کو دنیا سے گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا اور کوئی ایسا بہادر نہوا تھا اور دیو اور قرآن
بے سزا بڑھنے لگے تھے یونانی اسکی نسبت کوئی بات تجویز نہیں کر سکتے تھے بعض کہتے تھے کہ وہ مر گیا ہی اور
بعض کہتے تھے کہ وہ اہل سیتھیہ کو جہان سردی زیادہ ہی فتح کرنے گیا ہی لیکن اسنے یقین کیا کہ وہ مر گیا
ہی اور مجھ سے اس بات کا اقرار کرنا چاہا اسلئے جب میں اس نامی دوست کے نقصان کے واسطے روتا تھا
اور رنج سے کس طرح تسلی یاب نہیں ہوتا تھا وہ میرے پاس آیا اسنے مجھ سے ہمکلام ہونا نہایت مشکل جانا
کیونکہ میں آدمزاد کی دید سے احتراز رکھتا تھا اور کوہ اوڈ کے میدانوں کو چھوڑنا نہ چاہتا تھا جہاں
میں نے ایلیسیڈیز کا مرنا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اسکی صورت اپنے دل میں جھاتا تھا اور اسکی کلینفونکو
یا دکر کے روتا تھا جو ان اندوہگین مقاموں کی دید سے ہر لحظہ تازہ ہوتی تھیں لیکن تیرے باپ کی فصاحت
نہایت شیریں اور ہمزاحمت تھی وہ اس رنج میں میرا شریک ہوا اور میرے ساتھ رونے لگا مجھے معلوم نہوا
اس طرح میرے دل پر قابض ہوا اور میں واقف نہوا اس طرح میرا جاے اعتبار بنا اسنے یونانی بادشاہوں کے
واسطے مجھ سے مہربانی چاہی کہ انکی جنگ منصفانہ ہو اور بے تیرے فتیابی ناممکن مجھ سے وہ راز دریافت
نکر سکا جسکو چھپانے کی مینے قسم کھائی تھی لیکن اگرچہ مینے اقرار نہیں کیا تو بھی اسنے جان لیا کہ ہر کیولیز گیا
ہی اور تا کید اپوچھا کہ اسکی خاک تو نے کہاں چھپائی ہے۔

جوہ

آئینہ

ہیوی، ہیوی

جڑی دار
نہینہ

پیرس

مینیلا

ہیلن

پرائیم، رپالو

ہر کیولیز

دولت

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

ہر کیولیز

اس محبت آمیز تقریر سے متاثر ہو کے میں اُسکی طرف دوڑا اُسے مجھ سے بغلیں ہونے کو ہاتھ پھیلائے مگر پہلے اس سے کہ میں اُسکے پاس پہنچا اُسے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اس اندیشہ سے کہ شاید میرے سینہ میں بھی وہی ملک آتش جلے جو اُسکے سینے میں جل رہی تھی اُسے کہا افسوس ہے کہ یہ تسلی بھی میرے نصیب میں نہیں ہے پھر اُسے میری طرف سے مراجعت کی اور جو درخت اُسے اکھاڑے تھے اُن سے اُس پہاڑ پر ایک چٹان لائی اور اُس پر ایک خوفناک آرام سے چڑھا یہاں تک کہ شیر کا چمڑا اپنے تلے بچھایا جسکو جب وہ زمین پر ایک انتہا سے دوسری انتہا تک دیوون کو مارتا ہوا اور دوسروں کی تکلیف رفع کرتا ہوا پھر تاسما مثل زرہ پہنے ہوئے تھا اپنے سوٹے کا تکیہ بنا کے اُسے مجھے حکم دیا کہ چٹان میں آگ لگا دو اِس حکم سے اگرچہ میں دہشت سے کانپ اٹھا مگر عدول نکر سکا کیونکہ اُسکی تکلیف ایسی بھاری تھی کہ اُسکو اپنی زندگی ناگوار تھی اور جھکواندیشہ تھا کہ کہیں اپنی تکلیف کی زیادتی سے کوئی بات اُس نیکی کے برخلاف نہ کر بیٹھے جو تمام دنیا کو باعث حیرت تھی۔

نیمیا

فیلانکیری

جب اُسے اِس چٹان میں آگ لگی دیکھی تب کہا اے عزیز فلانکیشیز اب میں جانتا ہوں کہ تیری دوستی صاف ہی کیونکہ تجھکو میری زندگی سے میری عزت زیادہ عزیز ہو اسکا انعام تو آسمان سے پائیگا میں جو کچھ تجھے دے سکتا ہوں اور دیتا ہوں سو لے تیرے لیے زہری افی کے زہر میں سمجھے ہو گئے ہیں جو کچھ اسباب میرے پاس تھا اُس سب میں انکو زیادہ قیمتی سمجھتا تھا اب یہ تیرے ہیں تو جانتا ہی کہ جو زخم ان سے ہوتا ہی سو ملک ہوتا ہی انہی کی مدد سے میں نامغرب رہا ہوں اور یہ تجھکو بھی نامغرب کرینگے کوئی آدمی تیرے اوپر اپنا ہاتھ نہ اٹھا سکیگا یاد رکھ کہ میں اپنی دوستی میں صادق مڑتا ہوں اور مت بھول جب قدر میں تجھکو اپنے دل کے نزدیک رکھتا تھا اگرچہ فی الحقیقت میری مصیبت سے تو متاثر نہ ہوتا ہم ایک تسلی تیرے اختیار میں ہی یعنی تجھ سے یہ اقرار چاہتا ہوں کہ میری موت کسی موت جتا ہوا اور جہان میری خاک کو چھپائے وہ جگہ کسی موت بتائیو میں نے رقت اور حسرت کی تکلیف میں اُس سے اقرار کیا اور اپنے اقرار کو قسم سے استوا کیا اُسکی آنکھوں میں ایک شمع خوشی کی چمکی لیکن فوراً چادر شعلہ نے اُسکو چاروں طرف سے ڈھک لیا اور اُسکی آواز کو روکا اور اُسکو میری نظر سے چھپا دیا مگر میں نے اُسکو شعلے میں کس قدر دیکھا تو پرتسکین معلوم ہوا گویا کسی دوست کے یہاں دعوت میں مسرت اور فرحت سے محصور اور خوشبو سے معطر تھا اور گلگون کا

تاج سر پر

شعلہ آتش نے اُسکا رصنی اور عقلی حصہ اُس صورت کا جھٹ پٹ جلا دیا جو اُس نے اپنی مائیمینہ سے پائی

رہنمائی

تھا جس سے وہ مارا گیا تھا کیونکہ ہر کیولینز کے تیز زہر دار افعی کے زہر سے بچے ہوئے تھے اسکا اثر ایسا فوری تھا کہ انہیں ذرہ سا بھی زخم ہوتا تھا سو ملک تھا۔

جیون ہی ہر کیولینز نے اس جاسم کو پہنا تو اسنے اس زہر کا اثر اپنی ہڈی کے گودے تک پہنچا ہوا معلوم کیا اور پکار پکار کے ایسا رویا کہ کوئی آدمی نہیں رو سکتا اسکی آواز سے کوہ آوٹہ گونجتا تھا اور اس گونج سے درے گہرے ہوتے تھے اور دریا ہلتا تھا غصہ و زبلیوں کی آواز جب اترتے ہیں ایسی خوفناک نہیں ہوتی جیسی ہر کیولینز کے زونے کی تھی لئیکاس کو جو کبھتی کا مارا یہ جامہ ڈیکھے نیزہ سے اسکے واسطے لایا تھا اسنے اس تکلیف کی بھکاری میں پکڑا اور گھما کر جیسے پتھر پھینکنے والا پتھر کو زور سے گھماتا ہی ایک پہا کے اوپر سے پھینکا سو دریا میں گرتے ہی ایک چٹان بنگیا جسکی صورت اب تک آدمی کی سی ہے اور بولہرونگی ٹکر کھا کے جہاز ران کو دور ہی سے اعلام کرتا ہے۔

لئیکاس کی بد نصیبی دیکھ کر مینے سوچا کہ اب ہر کیولینز کا اعتبار کرنا نہ چاہئے اور اسواسطے پہاڑ کی غار میں جا چھپا بہان سے مینے اسکو دیکھا کہ بڑے بڑے صنوبر جیسے سر آسمان سے ٹکراتے تھے اور بلوط جوتو پش تو نگی آندھریوں کو ہٹاتے تھے ایک ہاتھ سے اٹھاڑتا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس جانے کو جو دوسری جلد کی طرح چپک رہا تھا اور بدن سے نلا ہوا معلوم ہوتا تھا پھاڑتا تھا جسقدر وہ اس جانے کو اسبقہ اسکے ساتھ اپنے گوشت کو پھاڑتا تھا اسکا خون دھار بنکے بہتا تھا اسکے آس پاس کی زمین سرخ ہو گئی تھی لیکن اسکی نیکی اسکی تکلیف پر غالب آئی اور پکارا کہ ای فلا کیٹیز تو ان تکلیفوں کا گواہ ہی جو دیوتا مجھکو دے رہے ہیں اور وہ منصف ہیں بیشک مینے انکو ناغوش کیا ہے کہ شرائط مناکحت کو توڑ دیا ہے اب مینے ان سب فتوحات کے بعد جس ناجائز پر اپنا دل کھینکا نہ مایل کیا اب میں قرآن ہوں اور مرنے پر راضی ہوں تاکہ دیوتاؤں کی مرضی پوری ہو مگر افسوس ای میرے عزیز دوست تو کہاں بھاگ گیا ہے تکلیف کی زیادتی سے تنگ آکے حقیقت میں مینے لئیکاس بد سخت کو ظلم سے تباہ کیا جسکے واسطے میں خود سے نافر ہوں وہ اس زہر سے ناواقف تھا جو میرے لئے لایا تھا وہ بقیہ کو رستھا اور سزا کا ستم نہیں تھا مگر کیا اپنی دوستی کے روابط پاک بھول جاؤنگا اور میں فلا کیٹیز کی جان کا قصد کرونگا میری محبت تجھ سے میری جان کے ساتھ آخر ہوگی میں اپنی روح روان کو تیرے سینے میں رکھونگا اور اپنی خاک کو تیری حفاظت میں چھوڑ دوں گا پس ای میرے عزیز فلا کیٹیز تو کہاں ہے ای فلا کیٹیز تو کہاں ہے اس میں پر تو ہی میری جاے امید ہے۔

ہر کیولینز

پہاڑا

ہر کیولینز

لڈکاس

ڈڈ اونیٹ

لڈکاس

ہر کیولینز

فیلٹا کیٹیز

لڈکاس

فیلٹا کیٹیز

فیلٹا کیٹیز

اعتبار سے اُس سے باتیں کرتا تھا ایک دن اُس نے کہا اسی میرے بیٹے کیونکہ تجھ کو اب ایسا کہنے میں کچھ نہیں کرتا میں قبول کرتا ہوں کہ تیرا باپ اور میں دونوں باہم مدت سے دشمن رہے ہیں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میری دشمنی باہمی خطر اور باہمی کامیابی پر بھی کم نہیں ہوئی کیونکہ وہ تیرے کو تباہ کرنے کے بعد بھی بدستور رہی رہی اور جب میں نے تجھ کو دیکھا تب بھی مجھ کو تو کیسیز کے بیٹے میں نیکی دیکھنی شکل معلوم ہوئی اس واسطے اس ناخوشی کے واسطے میں نے خود کو بار بار ملامت کی اور تب بھی ناخوش ہی رہا لیکن جو نیکی اشرافانہ اور علمیانہ اور عاقلانہ اور بے بناوٹ ہوتی ہے سو آخر محبت اور عزت پیدا کرتی ہے اس گفتگو کے درمیان فلاکیٹین نے نادانستہ ٹیلیفون کو اُس حال سے واقف کیا جس سے اُس کے اور یو کیسیز کے درمیان دشمنی پیدا ہوئی تھی۔

اُس نے کہا ضرور ہے کہ میں تجھ کو اپنی داستان شروع سے بیان کروں میں ہر کیولینز کا رفیق رفاقت طریق تھا وہ قدرتی نیکی کی نظیر اعلیٰ تھا اور دیوون کو تباہ کر نیوالا جسکی طاقت زمین کو باعث برکت تھی اُس کے آگے تمام بہادر ایسے تھے جیسے بلوط کے آگے فیہ یا عقاب کے آگے کنجشک عشق جو ایک جوش ہے ہر ایک آفت کا پیدا کر نیوالا اسکی مصیبتوں کا باعث تھا اور اسکی مصیبتیں میری مصیبتوں کا موجب تھیں ہر کیولینز کی نیکی کا مقابلہ اُس بھیا عشق کے ساتھ عبث تھا اپنی تمام فتوحات کے بعد وہ خود کیو پڈ یعنی ملک العشق کا شکار ہوا وہ اپنے درجے کو ایک طنز رکھ کے انقبالی کے حجرے میں نہایت ذلیل اور نام و آفتی کی طرح اپنا چرخہ کا تاج بیاہ کرنا تھا تب عاقلانہ شرم سے بے ثرائے نہیں رہتا تھا اور اپنی زندگی کے اس وقت پر اکثر خسرو کھاتا تھا کہ اپنی نیکی کو داغ لگا یا تھا اور اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی رونق کو تیرہ کیا تھا اور اپنی سہمی آدمی کی کمزوری اور ناپائیداری ایسی ہی کہ خود کو ہر طرح تو انا جانتا ہی تاہم بلا مقابلہ مطیع ہو جاتا ہی پھر یہ بزرگ ہر کیولینز عشق کے دام میں پھنسا اور قید میں پڑا جسکو اکثر حقارت اور نفرت سے یاد کرتا تھا وہ ڈیٹے نیرہ پر عاشق ہوا تھا اور اگر وہ اس عورت کے عشق میں جس سے اُس نے شادی کر لی تھی مستقل ہوتا تو خوش رہتا لیکن آئیگیولی کے حسن و جوانی نے جو ہر طرح کے ناز و انداز سے آراستہ تھی اُس کے دل میں نیا عشق پیدا کیا ڈیٹے نیرہ نے جس کا کھایا اور اُس ملک جانے کو یاد کیا جو اسکو تیس حرف قنطور نے مرنے وقت یہ کہہ کر دیا تھا کہ اگر ہر کیولینز کبھی تجھ کو دوسری عورت کے عشق میں بھول جائیگا تو یہ جاہد ضرور اس کے عشق کو پھر تازہ کرے گا اس جاہد میں قنطورس کا خون لگا ہوا تھا جو اُس تیر کے زہر سے متاثر

دراپ

پولیسیج

فیلیکریج
ٹیلیفون
پولیسیج

ہارپولیج

ہارپولیج

کمپیڈ

شمفولی

ہارپولیج

ڈیپنیرا

آدہولی

ڈیپنیرا

نہس

ہارپولیج

ایک پراثر نظیر سمجھے اور جانے کہ عاقلانہ حکومت سے رعایا کو کیا نفع اور بادشاہت کو کیا عورت حاصل نہیں ہو سکتی

باب پانزدہم

ٹیلیمیکس کا بددگار بادشاہوں کے لشکر گاہ میں قلا کیٹیز کو اپنا دوست بنانا جو آگے اُسکے باپ کے سبب اُس سے ناخوش تھا اور قلا کیٹیز کا اُسکو اپنے سواخ سنانا اور قنطورس (آدھا آدمی آدھا گھوڑا) نیس نے ڈیئے نیرہ کو زہر دار جاسہ دیا تھا اُس سے تھرکیولیز کی وفات کا مذکور کرنا اور اُس بہادر سے اپنا زہری تیرون کا پانا جنکے بغیر اُسے کو فتح کرنا ناممکن تھا اور اُسکی رازداری نکرے سے جزیرہ لیمناکس میں اپنا کسی طرح کی تکلیف اٹھانا اور یولیسیز کا نیا پٹولیمس سے اپنا اُڑاے کے مقابلے میں مصروف کرنا اور وہاں اُن زخمیوں سے اپنا صحت پانا

اس اثنائ میں ٹیلیمیکس اپنی لڑائی کی آفتوں میں اپنی بہت ظاہر کر رہا تھا جیون ہی اُسے سپلینڈم کو چھوڑا خود کو ایسے پرانے حاکمون کی مہربانی حاصل کرنے میں مصروف کیا جنکی شہرت اور تجرت کامل تھی نہ کہ جسکو اُس نے پہلے پیلئاس میں دیکھا تھا اور جو ہمیشہ یولیسیز کو چاہتا تھا اُسکو اپنے بیٹے کی طرح چاہنے لگا اُسے اُسکو بہت سے دانش کے سبق دئے اور اپنے پند و نصائح نظائر سے واضح کئے اور اپنی جوانی کے سب سواخ بیان کئے اور اگلے وقت کے بہادر تیرون نے جو جو نہایت عجیب کام کئے تھے سو بھی عیان کئے کیونکہ تیسر کو جس نے تین پشت دیکھی تھیں پرانے وقت کی تواریخ ایسی یاد تھی جیسی سنگ مرمر یا پیتل پر کندہ ہو۔

قلا کیٹیز پہلے ٹیلیمیکس کے ساتھ ایسی مہربانی سے پیش نہیں آیا وہ اُس دشمنی سے جو یولیسیز کے ساتھ مدت سے اُسکے سینے میں قائم تھی اُسکے بیٹے سے بھی بدگمان رہتا تھا اور بے رنج نہیں دیکھ سکتا تھا کہ دیوتا اُسکو خوش نصیب کیا جاتے ہیں اور ایسی بزرگی دیا جاتے ہیں جیسی اُن بہادر و نکو دی تھی جنھوں نے اُسے کو تہ و بالا کیا تھا لیکن ٹیلیمیکس کی بے ساختہ شرم داری آخر اُسکی دشمنی پر غالب آئی اور وہ اُس نیکی سے خوش ہوا جو ایسی خوشنما اور دلکشا معلوم ہوتی تھی وہ اکثر اُسکو ایک طرف لیجاتا تھا اور نہایت

ٹیلیمیکس
فیلہ کیٹیز

فیلہ کیٹیز

نیس
ڈیئے

تھرکیولیز

ڈی
لیمناکس

یولیسیز
نیا پٹولیمس
ڈی

ٹیلیمیکس
سپلینڈم

نیس

پیلئاس
یولیسیز

نیس

فیلہ کیٹیز
ٹیلیمیکس
یولیسیز

ڈی
ٹیلیمیکس

جنگ کو دور رکھنے کا بہترین طریقہ جنگی علم کو تقویت دینا ہے اور انکو معزز کرنا جو استعمال سلاح میں فضیلت رکھتے ہیں اور اپنی رعایا سے چند اشخاص کو باہر کی نوکری پر بھیجا ہے جو قرب و جوار کی ریاستوں کی طاقت اور تعلیم سے اور انکے جنگی کاموں کے طریقوں سے واقف ہو جانے سے دفعۃً اس حوصلہ وری پر جو جنگ پر آمادہ کرتی ہے اور اس نامردی پر جو جنگ سے خائف رکھتی ہے غالب آئیگی اس طرح جب انکو ضرورت پیش آئیگی تب ہمیشہ جنگ کے واسطے تیار رہو گے اور معلوم کرو گے کہ جنگ کی ضرورت بہت کم ہوتی ہے۔

جب تمہارے معاون رفیق ایک دوسرے سے جنگ کرنا چاہیں گے تب تم ہمیشہ امن میں ثالث رہو گے اس طرح تم ایک اصلی اور پائیدار بزرگی حاصل کرو گے جو خوریز جنگ سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی تم باہر کے لوگوں سے محبت اور عزت دیکھو گے اور سب کے لئے باعث ضرورت بنو گے اور جب تم اپنی ریاست میں اپنے درجے کے اختیار سے حکومت کرو گے تب اس اعتبار سے جو دے تم پر رکھیں گے انکی ریاست پر بھی حکم چلاؤ گے تم سب کے محزون اسرار اور نصف تکرار اور مرجع محبت رہو گے تمہاری شہرت دنیا کے دور و دور پر ملکوں میں پھیلیگی اور تمہاری نیکنامی جیسے دیوتاؤں کی تحریک سے خوشبو ویسے ملک ملک جہا تک نیکی کو جانتے ہیں اور چاہتے ہیں انتشار پائیگی یہ اختیار اور یہ افتخار رکھنے پر اگر تمہارے قرب و جوار کے لوگ نصیب کے سب قواعد کے برخلاف تمہارے ساتھ تکرار لائیں گے تو تمکو باقاعدہ اور تیار پائیگی اور یہ طاقت جب تم خطرے میں ہو گے زیادہ تر موثر ہوگی کہ سب تمکو چاہیں گے اور مدد دیں گے تمہارے ہمسایے اپنے واسطے ڈریں گے اور فیصلہ سمجھ کے تمہارا بچاؤ چاہیں گے یہی تمہارے واسطے پناہ ہے جس کے مقابل یہ دیوار اور یہ برفیج ہے جن اور یہی صحیح عظمت ہے اور یہی صریح حقیقت جسکے تھوڑے بادشاہ شناسا اور سر پر ہوئے ہیں اور جسکو تھوڑے بادشاہوں نے دانستہ چھوڑ کے اپنے فریب وہ خیال کنی پیروی میں جلدی کی ہے تاہم علی قدر جلدی ناپائیدار ہے دور رہے ہیں۔

جب تیسرے کہہ چکا کہ فلا کلین نے حیرت سے اسکو دیکھا اور کچھ جواب نہ دے سکا پھر بادشاہ کی طرف دیکھ کے خوش ہوا کہ اسنے یہ شہرت عقل جو اس مسافر کے لبوں سے بہا تھا اس طرح پیا جی طرح بیا بانی پیا سا مسافر چشمہ ناسترقہ سے آب روان پیتا ہے۔

پھر تیسرے نے تیسرے کی ضرورت میں بہترین قوانین اور حکومت کے مافلانہ اصول تسلیم میں جاری کئے نہ اسقدر کہ ان سے امید و تمسک کی بادشاہت سرسبز ہو بلکہ اسقدر کہ ٹیلیفیکس اپنی دلی پیکیج

مندر
مندر

مینوا
مینوا
مینوا

اور فراغت کا ضروری نتیجہ ہوا اور اس طرح ایک جنگی قوم کے واسطے جو آنے لڑنے آتی ہو آسانی شکار بنجاتے ہیں اور جنگ کی تکلیف سے بچنے کے واسطے ذلت غلامی اٹھاتے ہیں۔

میں نے کہا کہ جنگ کی آفتوں سے جتنا تو سوچتا ہی اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے جنگ کیسی ہی کامیابی کے ساتھ انجام دے جائے ملک کو بے خالی کئے اور اسپر بے تباہی لائے نہیں رہتی اگرچہ وہ فائدے کے ساتھ شروع کیجائے تو بھی نصیب کے ملک انقلاب کا خطر اٹھائے بغیر نہیں ہوتی طاقت کی کیسی ہی زیادتی کے ساتھ اسکا آغاز کیا جائے تاہم تھوڑی سی غلطی اور ذرا سی ناگہانی اس کے پلہ کو آلت دیتی ہے اور فتح کو نصیب دشمن کر دیتی ہے جو قوم ہمیشہ فخیاب رہتی ہے سو کبھی سرسبز نہیں ہو سکتی وہ دوسروں کو تباہ کرنے سے اپنی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے ملک ویران ہو جاتا ہے زمین ناکاشتہ رہتی ہے اور تجارت رک جاتی ہے اور سب سے زیادہ خرابی یہ ہوتی ہے کہ اس کے علم پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں سپاہی اپنی ضرورت سمجھ کر بے سزا جلد و باش ہو جاتے ہیں اور حکومت کی ہر ایک شاخ میں ضرورت بے انتظامی پھیل جاتی ہے جو بادشاہ اپنی بزرگی کی تحصیل کے واسطے اپنی آدمی رعایا کی جان قربان اور اپنے آرام کی جنت کا نقصان کرتا ہے جو بزرگی حاصل کرتا ہے اس کے لایق نہیں ہے اور جو کچھ بالاستحقاق رکھتا ہے سو بھی دوسروں کے استحقاق پر ناوا جانا قابض ہونے کی کوشش سے کھوٹے کا مستحق ہوتا ہے۔

مگر وقت امان میں لوگوں سے بہت کی مشق کرانی آسان ہے کیونکہ پہلے ہی جتنے ورزش کے کام سکھانے کے لیے اکھاڑے مقرر کئے ہیں اور ان کاموں کے سیکھنے والوں کا حوصلہ بڑھانیکے لئے انعام تجویز کئے ہیں اور عداوت کی ہے کہ بہادری کی تعظیم کے اشعار سنائے جائیں جو لڑکوں کے دلوں میں خواہش بزرگی پیدا کریں اور انکو بہادرانہ نیکی کی مشق کے واسطے تقویت بخشیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ دے پرہیزگار اور محنت کے بھی عادی کئے جائیں لیکن اتنا ہی نہیں یہ بھی کہا ہے کہ جب تمہارے معاون رفیقوں میں سے کوئی جنگ پر مصروف ہو تب اپنے نوجوانوں کو خصوصاً انکو جو جنگی عقل رکھتے ہوں اور تجربے سے منتفع ہو سکتے ہوں اس خدمت پر بطور مددگار بھیجا جائے اس طرح جن ریاستوں سے تم علاقہ رکھتے ہو انہیں بالآخر رہ سکتے ہو سب تم سے دوستی چاہیں گے اور تمہاری ناخوشی سے ڈریں گے اور تم اپنے ملک میں مصروف جنگ نہ ہونے اور اپنا کچھ نکرے پر بھی بہت سے ہمت آزمائے ہوئے اور تجربہ تعلیم پائے ہوئے جوان رکھو گے اگرچہ تم امان سے رہو گے تاہم انہیں عزت پاؤ گے جو جنگی لیاقت میں ممتاز ہیں کیونکہ

یہ ہدایت ہے کہ لوگوں کو ایسی بات سکھاؤ کہ بلا بصیرتی تکلیف سہین اور بلا دہشت مرگ کے اسید وار ہیں عشرت اور دولت کی حقارت کو عزت سمجھیں اور بے انصافی کو ناشکری اور عیا شانہ سستی کو بدنامی خیال کریں عہد خور دی سے آنکھوں آن بہادریوں کی تحصیل سکھانی چاہئیں جو آسمان کے سوز و مہربانی رہیں اور جنھوں نے اپنا ذاتی فائدہ اپنے ملک کے واسطے تصدیق کیا ہے اور دلہرائی میں اپنی ہمت ظاہر کی ہے ساتھ ہی تقیہ کے استعارہ پڑھائے جائیں تاکہ دے بہادری نیکی کے نظائر سے تقویت دلی اور شیریں احمائی سے تفریح و جانی حاصل کریں آنکھوں سے سکھانا چاہئے کہ اپنے دوستوں سے باصفا اور اپنے معاویوں سے باوفا اور سب آدمیوں کے ساتھ ملکہ دشمنوں کے ساتھ بھی منصف رہیں اور سب زیادہ یہ بات سکھانی چاہئے کہ ملائت عقلی سے استقدر و زین کہ اس بلا سے ڈرتے ہیں جو عذاب اور مرگ سے بڑھ کر ہی اگر بے نصائح ابتدا سے باہرہ توانائی خوش جانی و دلہرائی خوش احمائی آنکے دل پر نقش کئے جائینگے تو حقیقت میں ایسے بہت تھوڑے ہونگے جن میں نیکی اور نیکنامی کے شوق کی آتش نہ بھڑکے۔

بہتر

میتھ نے کہا کہ نہایت ضروری ہے کہ عام اکھائے بنائے جائیں جن میں لڑکے بدنی درستی اور چستی کے کاموں کی مشق کریں اور عیاشی اور سستی سے بچیں جو قدرت کی عہدہ عنایتوں کو بے فائدہ کر دیتی ہیں اور صلاح دی کہ تعلیم گاہیں تعمیر کرائی جائیں اور ان میں ایسے مختلف کھیل اور تماشے سکھائے جائیں جو عوام کے دل کو بڑھائیں اور انکے خیال کو فائدہ بخشیں بلکہ انکے بدن کو ملائم اور قوی اور چالاک کریں اور مناسب سمجھا کہ جو ان کاموں میں دوسروں پر فضیلت حاصل کریں آنکھوں انعام دیا جائے تاکہ شوق تقلید پیدا ہو اور طریقہ تقویٰ خرابی عامہ روکنے کے واسطے یہ بھی خواہش کی کہ لڑکے اپنی شادی حتی المقدور جلد کریں اور والدین کو چاہئے کہ اپنے لڑکوں کو آزادانہ اختیار دیں کہ جس لڑکی کو طبیعت چاہے اس سے شادی کریں۔

لیکن جب نوعمر اولاد میں بے عیب سادگی قائم رکھنے کے واسطے یہ صلاح ہو رہی تھی تب آنکھوں محنت کثیر اور فرمائندہ دار رکھنے اور انکے دلوں میں شوق عزت پیدا کرنے کے واسطے فلا کلیم نے جو علم جنگ کا خوب شایق تھا میتھ سے کہا کہ اگر نوجوان ہمیشہ حالت امنیت میں رہیں گے اور مکر میں جا کر اپنی ہمت کا امتحان نہ دینگے یا آزمودہ کار نہ ہونگے تو ان تمام درستیوں سے کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ جو لوگ ناقصیت سے کمزور ہوتے جاتے ہیں انکی ہمت عیا شانہ ملائی اور عام خرابی پر مایل ہو جاتی ہے جو بلا ناخدا راحت

فیلانہ

بہتر

اس عرصے میں وہ جہاز پیشیوں کی مہربانی سے ہوائے موافق پاکے جلد سیلینٹم میں داخل ہوا جب بادشاہ نے شناکہ وہ بندر پر آنا ہی تو خود پیشہ کے ساتھ فلا کلینر کے استقبال کو وڈر ایئر کی شفقت سے اسکو گلے لگایا اور اسکی جان کیواسطے ویسی پر ضرر اجازت دینے سے ندامت ظاہر کی اس اقرار ندامت کو گون کے نزدیک اسکی تحقیر نکی بلکہ ہر ایک کے دل میں اسکی عالی مقامی ثابت کی کہ گویا اپنی غلطیوں پر غالب آکے اسکی تلافی چاہی عوام کو فلا کلینر کے واپس آنے سے جو دوست رعایا تھا اور اس عقل اور نیکی سے جو بادشاہ نے ظاہر کی تھی ایسی خوشی ہوئی کہ اشک شکر آنکھوں سے بہی۔

فلا کلینر اپنے بادشاہ کی مہربانی کا نہایت تود بانہ اور شرم دارانہ شکر گزار ہوا اور لوگوں کے آوازہ ہر فرحت سے بیقرار وہ اینڈوینٹس کے ساتھ محل کو چلا اور اگرچہ پیشہ کی اور اسکی کبھی آگے شناسائی نہ تھی تو بھی ان دونوں میں فوراً ایسا اعتبار پیدا ہوا کہ گویا وقت پیدائش سے باہم آشنا تھے گویا دو تاؤں نے طاقت شناخت نیکی بدون سے چھینی ہی اور نیکی کو دی ہو کہ فوراً آنکھوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا جو لوگ نیکی کو چاہتے ہیں سو اس نیکی سے جسکو چاہتے ہیں بے بغیر باہم نہیں ملتے فلا کلینر نے تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ سے سیلینٹم کے نزدیک کسی عورت گاہ میں جا کے رہنے کی اجازت چاہی تاکہ وہاں جا کے اسمین اسی طرح عمر بسر کرے جس طرح سیماس میں کرتا تھا بادشاہ نے اسکی درخواست منظور کی لیکن ہر روز پیشہ کے ساتھ اسکی ملاقات کو اس عورت گاہ میں جاتا تھا اور صلاح کرتا تھا کہ کیسے یہ قوانین اچھی طرح جاری کئے جائیں اور عوام کے فائدے کے واسطے حکومت کیسے پائدار کیجائے۔

اسکی صلاح کے دو خاص مطلب یہ تھے ایک اور کوئی تعلیم دوسرا وقت امان طریقہ زیست کرنے کا اور کوئی نسبت پیشہ نے کہا کہ وہ اپنے والدین کی نسبت بادشاہ سے زیادہ علاقہ رکھتے ہیں اسنے کہا کہ لوگ رعایا کے ہیں اسنے رعایا کی امید اور طاقت میں جب انکی عادات بدی پر نایل ہو جاتی ہیں تب انکی درستی کا وقت نہیں رہتا اور جب وہ اعتبار کے لائق نہیں رہتے تب انکو کام سے خارج کرنا پڑتا ہی ہمیشہ بدی کی سزا کرنے سے بدی کو روکنا بہتر ہی جو بادشاہ اپنی رعایا کا باپ ہوتا ہی سو زیادہ تر خصوصیت کے ساتھ لوگوں کا ہوتا ہی جو رعایا کے بھول سمجھے جاتے ہیں اور بھول میں بھل ہوتا ہی پس بھل کے لئے بھول کی خبر داری واجب ہو اسنے بادشاہ کو چاہئے کہ اٹھتی ہوئی نسل کی خبر داری میں دریغ نہ کرے اور نہ دوسرے کو اس خبر داری میں اپنا شریک کرے اور استقلال سے مسیناس کے قوانین کی تعمیل کرے صہین

نیٹھون
سے لے کر
میں
فیلانکون

فیلانکون

فیلانکون

آڈو امیکس
میں

فیلانکون

سے لے کر

سے لے کر

میں

میں

بہتر

پرو جو حاصل ہوا سند نو پر وٹسیلاز بادشاہ کو بہکا کر مجھے مار چکا تھا سو اپنے جال میں آپ پھنسا ہی اُس نے
خیر کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ آخر کو مجھے نہایت فائدہ پہنچا ہی اُسے مجھ کو عام کام کی محنت اور راضی الی سے بچایا
ہی اور اس گوشہ فراغت اور توشہ راحت کی واسطے جو رکھتا ہوں میں اُسکا ممنون ہوں پس ای میرے
دوست اپنے بادشاہ کے پاس جا اور عظمت کی ضروری تکلیفات میں اُسکا معاون ہو اور جو خدمت مجھے
کرایا چاہتا ہی سو تو آپ کراؤں چونکہ اُسکی آنکھوں کو جو اب تک راستی پر بند تھیں اُس شخص کی عقل نے کھول دیا
ہی جسکو تو متیر کہتا ہی وہ بھی اُسکے پاس ہے اور میں تو ایک دفعہ جہاز کی تباہی اٹھا چکا ہوں اب سطح
مناسب نہیں سمجھتا کہ اس بندر کو چھوڑوں جس پر طوفان نے خوش نصیبی سے مجھ کو ڈالا ہی اور پھر لہروں کے
ملاطم سہوں افسوس ہی کہ بادشاہ کیسے قابل رحم ہوتے ہیں اور وے بھی قابل رحم ہوتے ہیں جو اُن کی
خدمت کرتے ہیں اگر وے بد ذات ہوتے ہیں تو کیسی خرابیاں دوسروں پر لاتے ہیں اور کیسی کیسی سزا
کے خزانے اپنے واسطے فراہم کرتے ہیں اور اگر نیک ذات ہوتے ہیں تو کیا کیا مشکلات دباتے ہیں اور
کیا کیا جال بٹاتے ہیں اور کیا کیا آفتیں اٹھاتے ہیں ای عزیز یہ بھی پس ایک دفعہ پھر مجھے اس غلطی
رہنے اور خوش ہونے دے۔

فلان کلین نے بڑی تیزی سے یہ خیالات ظاہر کئے اور بھی پس متیر انہ ستار ہا اُسے اسکو کرپٹ
میں تب دیکھا تھا جب وہ ریاست کا کام کرتا تھا اور اسوقت وہ زرد اور ضعیف اور لاغر تھا اُسکے زل
کے اصلی شوق اور راست بازی کے وہم نے اُس عمدہ جلیلہ کو اُسکی تندرستی کی واسطے مہلک کر دیا
تھا وہ بدی کے واسطے بے نفرت سزا دے بغیر نہیں رہتا تھا اور مجبوراً غلطی کا بلا افسوس متحمل نہیں
ہوتا تھا اسلئے کرپٹ میں اُسکی تندرستی ہمیشہ زوہ زوال رہتی تھی لیکن سہاس میں قوی اور تیار
ہو گیا تھا اور برخلاف عمر کے ایک نئی جوانی اُسکی صورت سے عیان تھی اعتدال اور راحت اور محنت
کے ساتھ رہنے سے اُسکی اصل طبیعت بحالی پر آگئی تھی فلان کلین نے مسکرا کے کہا تو مجھے ایسا بدلا ہوا دیکھ کر تعجب
کرنا ہی لیکن میں اس نازگی اور تندرستی کی واسطے اپنی گوشہ گزینی کا ممنون ہوں اسلئے مجھ کو میرے
وٹمنوں نے اُس سے زیادہ تر دیا ہی جو میرا نصیب دے سکتا ہی کیا تو مجھ سے وہی بہتری کے واسطے اہلی
بہتری چھڑا یا چاہتا ہی اور پھر مجھ پر دے ہی آفتیں ڈالا چاہتا ہی جسے اب میں بخوشی دوری چاہتا ہوں شک
کرنا انا اندر سے کہ خوش نصیب مجھ کو اُس نے بخشی ہی تو اُس پر حسد کرنا ہی۔

پوری سہولت

بہتر

ہی نہیں

فلان کلین نے
دیکھا تھابہتر
سہاس

فلان کلین نے

پوری سہولت

کہ ہیجیپس تو نہیں ہی جسکو مینے مدت تک کرٹے میں دیکھا ہی لیکن وہ اتنی دور سیاس کے جزیرے میں
کیون آیا ہو گا وہ م تو نہیں گیا اور یہ اسکا سایہ تو نہیں ہی جو دریا سے ٹکس کے کنارے سے زمین پر
پھر آیا ہی۔

جب وہ آسے دیکھ کر اپنے دلمین ایسا گمان کر رہا تھا ہیجیپس اتنا قریب آیا کہ اس کے سب گمان دور ہوئے
اُس نے کہا کہ کیا یہ تو ہی ای میرے عزیز اور قدیم دوست اور اسکو گلے سے لگایا اور پوچھا کہ کس اتفاق نے
اور کس نے تجھ کو اس ساحل پر لا ڈالا ہی کیا تو نے جزیرہ کرٹ کو خوشی سے چھوڑا ہی یا تو میری سی نصیبت میں
بتلا ہو کہ اپنے ملک سے یہاں آیا ہی۔

ہیجیپس نے کہا کہ نصیبت نہیں لائی دیوتاؤں کی مہربانی مجھ کو یہاں لائی ہی پھر اُس نے اپنے دوست
سے پڑوسیلاز کے اتنی مدت تک کے ظلم کا اور ٹھوکر پیڑ کے ساتھ اسکی سازش کا اور اُن مصیبتوں کا جو
وے ورونون ایڈوینیس پر لائے تھے اور اپنے تخت سے ایڈوینیس کے نکال جانے اور ہیجیپس پر کو
آنے اور سیلینٹم کو بسانے کا اور وہاں تیسر اور ٹیلیمیس کے وارد ہونے کا اور اُس عقل کا جو تیسر نے
اس بادشاہ کے دلمین پیدا کی تھی اور اُن بقتربوں کی بے عزتی کا جنھوں نے اُسکو تکلیف دی تھی
سارا حال ظاہر کیا اور کہا کہ میں اُنکو اس جزیرہ سیاس میں لے آیا ہوں جہاں اُنھوں نے تجھ کو پھنسا
تھا اور کہا کہ مجھ کو حکم ہی کہ تجھے سیلینٹم کو پھلون جہاں بادشاہ جسکو تیری راستبازی ثابت ہو گئی ہی
اپنی حکومت کا انتظام تیرے حوالے کیا چاہتا ہی اور تجھے تیری لیاقت کے موافق انعام دیا چاہتا ہی۔

فلا کلیز نے کہا کہ تو یہ غار دیکھتا ہی جو زیادہ تر صحرائی درندوں کے رہنے کے قابل ہی نہ آویں
کے لیکن میں نے اس غار میں ایسی راحت اور فرحت پائی ہی کہ کبھی کرٹ کے عالیشان محلوں میں نہیں
پائی بیان کوئی آدمی مجھے دھوکہ نہیں دیتا کیونکہ اب میں کسی آدمی سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا میں اب
نہ کسی آدمی کو دیکھتا ہوں اور نہ سنتا ہوں اور نہ چاہتا ہوں خود میرے ہاتھ اب محنت کے عادی ہو گئے
میں میرے واسطے ایسی سادہ غذا جو طبیعت ضرور ہی چل کرتے ہیں اور یہ بے حقیقت کپڑا جو تو دیکھتا ہی
میرا بدن ڈھکنے کو کافی ہی میں بے خواہش رہتا ہوں اور بے نقص اور با آرام اور پُر فرحت آزاد ہی رہتا
ہوں جسکا استعمال واجب مجھ کو وہ عقل جو میری کتابوں میں لکھی ہوئی ہی سکھلاتی ہی پھر آدمیوں کیوں
ملوں اور پھر اُنکے حسد اور فریب اور دھوکہ کیوں دیکھوں ای عزیز ہیجیپس میری اس خوش نصیبی

ہیجیپس
کیا، سیاس
سیرکس

ہیجیپس

کیا

ہیجیپس
کیا، سیاس
سیرکس

سیاس

سیلینٹم

فلا کلیز

کیا

ہیجیپس

شہر سے بہت دور ایک پہاڑ پر رہتا ہی اس پہاڑ میں ایک غار ہی سوا سکی جا بے قرار ہی ہر ایک شخص اسکو سراہتا تھا اور اچھا بتاتا تھا سب کہتے تھے کہ جب سے وہ اس جزیرے میں آیا ہی اسنے کسی کو بھی تکلیف نہیں دی ہی سکو اسکی برداشت محنت اور فرحت فلاح دیکھ کر رحم آتا ہی وہ کچھ نہیں رکھتا ہی تاہم ہمیشہ قانع ہی اگرچہ وہ کام سے اور دنیا کی خوشیوں سے دور ہی نہ مالدار ہی نہ صاحب اختیار تاہم جان کے وسائل لیاقت رکھتا ہی اور ہزار ہا تہ بیرون سے اپنے ہمسایوں کو خوش کرتا ہی۔

جیسے پس فوراً اس غار کو گیا جسکو اسنے خالی اور کھلا یا کیا کیونکہ اسکو اپنی مفلسی اور اپنے طریقوں کی سادگی سے اسکو بند رکھنے کی کچھ ضرورت تھی بستر کے عوض ایک موٹی گھاس کی چٹائی پڑی تھی وہ آگ شاذ و نادر جلاتا تھا کیونکہ اسکی غذا اکثر ایسی تھی کہ پکانی نہ پڑتی تھی موسم گرما میں ایسے پھل کھاتا تھا جو تازہ توڑ کے لاتا تھا اور موسم سرما میں سوکے پھل لے کر آتا تھا اور ایک صاف چشمہ سے اپنی پانی پینا۔

بچھاتا تھا جو پہاڑ سے ایک آبشار میں گرنا تھا اس غار میں اسکے اوزاروں کے اور چند کتابوں کے سوا اور کچھ نہ تھا ان کتابوں کو وہ ان خاص وقتوں میں پڑھتا تھا جو اسنے اس کام کے لئے مقرر کر رکھے تھے اسواسطے نہیں کہ اپنی عقل کو کابل یا اپنے شوق کو حاصل کرے بلکہ اسواسطے کہ جب محنت سے آرام پر مایل ہو کچھ نصیحت پائے اور نیکی سیکھنے سے خود کو مستی سے بچائے بت تراشی میں مصروف رہتا تھا اسواسطے نہیں کہ کچھ شہرت یا دولت پیدا کرے بلکہ صرف اسواسطے کہ دوسروں کا ممنون ہو اور اپنی ضرورت رفع کرے۔

جب جیسے پس اس غار میں آیا تب اسنے ان مورتوں کو دیکھ کر سراہا جو بنانی شروع کی تھیں جو پیٹر کی ایک مورت دیکھی جسکے چہرے سے ایک طرح کا حیلانہ جلال ظاہر تھا جس سے وہ فوراً دیوتاؤں اور آدمیوں کا بزرگ معلوم ہوتا تھا اور اس کی ایک مورت دیکھی جو مغرورانہ اور مہیا بنہ سختی سے صاف پہچانا جاتا تھا لیکن مورت واکو دیکھ کر بہت متحیر ہوا ایسی معلوم ہوتی تھی کہ علم و ہنر کی ترغیب کر رہی ہی اسکے چہرے سے امارت اور سخاوت عیاں تھی اسکا قامت بلند تھا اور اسکی صورت روان آسا اسکا انداز ایسا نادر تھا کہ دیکھنے والا جانتا تھا کہ ابھی چلی گئی جیسے پس ان تصویروں کو بڑی خوشی کے ساتھ دیکھنے لگا اور غار سے نکلتا تھا کہ فلا کلینز کچھ فاصلہ پر ایک بڑے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھتا نظر آیا وہ فوراً اسکی طرف بڑھا اور فلا کلینز نے دیکھا تو حیران ہو کے اپنے دل سے کہا

ہر ایک کچھ اسکی مہربانی چاہنے کے واسطے نہایت اضطراب اور بیچ و تاب کھا رہا تھا انکی عرضدار نشست
انکے الفاظ کی کمی کا کام دیتی تھی اور وہ ایسے عجز و تقلم سے متاثر تھے جیسے کوئی ما اپنے اکلوتے بیٹے کی
زندگی کیواسطے دیوتاؤں سے عرض کرتی ہو ہر ایک کے چہرے سے کچھ تسلی اور حیرت سی ظاہر تھی اور ہر ایک
کے دل میں دشمنانہ حسد اور سخت کینہ چھپا ہوا تھا۔

اسوقت میں پیچیسپس اس ایوان میں داخل ہوا اور اسنے پریٹیلار کی تلوار چھین کے اسے واقعہ
کیا کہ مجھکو بادشاہ نے تجھے سپاس کو لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے ان خوفناک لفظوں پر اس سورد مہربانی
کا تمام غرور ایک لمحہ میں ایسا دور ہوا جیسے کسی چٹان کا ٹکڑا اسکے سر سے دور ہوتا ہے وہ پیچیسپس کے قدمپر
گرا اور رویا اور مضطرب ہوا اور بکلا یا اور تھرا یا اور ایسے شخص کے قدمپر لیٹا جسکو ایک لمحہ پیشتر وہ اپنی
آنکھوں میں حقیر سمجھتا تھا اس عرصہ میں اسکے خوشامد گوجھوں نے دیکھا کہ اسکی تباہی کامل اور لاعلاج
ہو جسقدر خوشامد کرتے تھے اسقدر اسکو اسکی کینگی اور ظلم کے واسطے ملامت کرنے لگے۔

پیچیسپس نے اسکو اپنے قبیلہ سے رخصت لینے یا اپنے خانگی کا غذا سنبھالنے کی فرصت نہ دی
اسکے سب کا غذا بادشاہ کے حوالے کئے اور اسوقت ٹیوکرٹیز کو بھی گرفتار کیا وہ نہایت حیران
ہوا کیونکہ پریٹیلار کے ساتھ اسکا بگاڑ ہو جانے سے اسکو اسکی تباہی میں شامل ہونیکا سطلق اندیشہ
ن تھا ان دونوں کو ایک جہاز پر جو انھیں کے واسطے تیار کرایا تھا سوار کیا۔

وے خیریت سے سپاس میں داخل ہوئے وہاں پیچیسپس نے اپنے قیدیوں کو چھوڑا اور انکی مصیبت
کامل کرنے کے واسطے دونوں کو شامل رکھا یہاں پر وہ اپنے کینہ کے ساتھ جو ایسی حالت میں طبیعت کو
ہوتا ہے ایک دوسرے کو ان قصور و ن کے واسطے جو آپر یہ بلا لائے تھے ملامت کرنے لگے یہاں ان کو
سیلینٹم کو واپس جانے کی یاس سے مجبور اور اپنے عیال اور اطفال سے دور رہنا پڑا دوستوں کا تو
کیا ذکر ہو کیونکہ وہ دست رکھتے ہی تھے اس ملک سے بالکل ناواقف تھے اور سوا اپنے ہاتھ کی محنت
کے کچھ وسیلہ گذر رکھتے تھے اس حالت کی تکلیفات اس راحت و فراغت کے نہونے سے اور بھی زیادہ
علوم ہوتی تھیں جسکے مدت سے عادی ہونے سے اسقدر محتاج تھے جسقدر طعام اور آرام کے اس حالت
میں درویشی درندہ کی طرح وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے بھاڑ کھانے کو تیار تھے۔

اس اثنا میں پیچیسپس نے دریافت کیا کہ فلاکلیر اس جزیرے کے کس حصہ میں ملیگا تو سنا کہ وہ

ہیروسیپس
میریسیلا
سپاس

ہیروسیپس

ہیروسیپس

میریسیلا

میریسیلا

سپاس
ہیروسیپس

سپاس

ہیروسیپس
میریسیلا

ہے جیسی پست
اور ڈیوڈیٹ
میں

پھر جیسی پست نے ایڈوکیٹس کو انکی تقدیری اور میرحی کی بہت سی نظیریں دین جو اس نے کبھی نہیں
سنی تھیں کیونکہ کوئی شخص انکی شکایت نہیں کتا تھا اور اسے یہ بھی کہا کہ مجھ کو تحقیق ہوا ہے کہ انھوں نے میٹر
کی جان لینے کے واسطے بھی سازش کی ہے اس بیان سے بادشاہ بہت متحیر ہوا۔

ہے جیسی پست
اور ڈیوڈیٹ

یہ جیسی پست اسلئے کہ پریویسٹیلز کو فوراً گرفتار کرے اسکے مکان پر گیا وہ مکان اسقدر بڑا تھا جسقدر
محل ہوتا ہے لیکن راحت اور فرحت کے لالچ اچھا بنا ہوا تھا اسکی عمارت بہت عمدہ تھی اور صحن کثیر سے ایسی
بھی ہوئی تھی جیسی نہایت ظالمانہ خیال تجویز کر سکتا ہے اسوقت وہ ایک سنگ مرمر کے ایوان میں تھا جسکا
دروازہ اسکے حمام کی طرف کا کھلا ہوا تھا وہ غافلانہ ایک پلنگ پر لیٹا ہوا تھا جسپر سرخ زردوزی کا پردہ
بڑا تھا وہ تھکا ہوا اور محنت سے مارا ہوا معلوم ہوتا تھا اسکی ابروؤں پر ایک ناخوشی کا اندھیرا سا
چھا رہا تھا اور اسکی آنکھوں میں ایسی بے قراری اور سختی پائی جاتی تھی کہ بیان سے باہر تھی بادشاہت
کے خاص املاش پر دور بیٹھے تھے اسکی نظر کے اشارے پر انھیں لگا رہے تھے اور اسکی توجہ کے منتظر تھے
اگر منہ کھولتا تھا تو ہر طرف خوشی و شادمانی تھی اور منہ سے کلام نہ نکلنے پاتا تھا کہ ہر ایک اسکی تعریف میں
سبقت جوئی پر آمادہ تھا ایک اسکی خوشی کے لئے ان خدمتوں کو بڑے مبالغے کے ساتھ سراہتا تھا جو
اس نے بادشاہت کے واسطے کی تھیں اور ایک کتا تھا کہ اسکی مان نے اسکو جو بیڑے تھم سے جنا ہی اسلئے
یہ دیوتاؤں کے بزرگ کا فرزند ہی ایک شاعر چند اشعار اس مضمون کے پڑھ رہا تھا کہ اسلئے میوزیز سے
عقل پائی ہے اور یہ تمام امورات غور و خیال میں آیا لوکا ہمسر ہی اور ایک زیادہ تر خوشامدی اور جیسا
شاعر ایسے شعر پڑھتا تھا کہ یہ سب علم و ہنر کا موجد ہی اور عوام کا بزرگ ہی جنکو اسنے اکیلا تھیہ کے جام سے
کثرت فرحت و عیش بخشی ہے۔

جیسی پست

میں

ہے جیسی پست

اور ڈیوڈیٹ

ہے جیسی پست

میں

ہے جیسی پست

پریویسٹیلز اس سب خوشامد کو ایسے غافلانہ اور نافرمانہ انداز سے سنا تھا گویا اسکی لیاقت میں
تھی اور جو تعریف کرتے تھے انکی بہت عزت کرتا تھا ان خوشامد گویوں میں سے ایک نے ان سے قانونوں
کی نسبت جو میٹر کی ہدایت سے جاری ہوتے تھے کچھ مضحکہ آنکے کان میں کہا اسپر پریویسٹیلز ملایم ہو کے
کچھ سکرایا اور اس جماعت میں سب کا ہتھ مارا اٹھے اگرچہ بہتوں نے نہیں سمجھا تھا کہ اسنے کیا کہا تھا
پھر پریویسٹیلز کے چہرے پر ویسی ہی تندہی اور مغروری آگئی تو ہر ایک نے دہشت سے خاموشی اختیار
کی سب اس فرحت افزا لحظہ کے منتظر تھے کہ وہ اپنی نظر انکی طرف متوجہ کرے اور بولنے کی اجازت دے اور

ایسے آدمی کو اسکی نیکی کے لایق نہونے اور اسکی خدمت سے استفادہ نہجانے کے ہاتھ سے کھینچنے میں جو بیشک جھگڑا جانیے کہ ایسے لایق آدمی ہم پہنچائے اگرچہ ضرور نہیں ہو کہ تو انکے عیون سے نابینا رہے انکو جھٹ پٹ قبل نکر لیکن انکی درستی میں کوشش کر اور لیاقت کا ہمیشہ قدر دان ہو اور لوگوں کو نگو ظاہر کر کہ تو اسکی ایسی تمیز رکھتا ہو اور قدر کرتا ہو لیکن سب سے زیادہ اس بات میں کوشش کر کہ جیسا تو اب تک رہا ہی دیا آئندہ نہتہ جن بادشاہوں کی نیکیوں نے تیری نیکیوں کی طرح دوسرے آدمیوں کی بدیوں سے نقصان اٹھایا ہو سو خراب آدمیوں کو فکر مند نہ ناپسند کرنے پر قانع ہوتے ہیں اور انکو نہایت اعتبار کے کام سے سزاوار اور انعام اور اکرام سے ممتاز کرتے ہیں اور برخلاف اسکے نیک آدمیوں کو تلاش اور پسند کرنے میں اپنی قدر سمجھتے ہیں لیکن انکو خالی تعریف کے انعام دیتے ہیں اور انکو کام دینے اور اپنی محبت میں داخل اور اپنی مہربانی سے ممتاز کرنے میں بہت کے محتاج رہتے ہیں۔

پس آئیڈوینیس نے اقرار کیا کہ میں بہت شرماتا ہوں کہ میں نے اب تک اس ننگناہ کو ظلم سے نہیں بچایا اور انکو سزا نہیں دی جنہوں نے میرے اعتبار کو عیب لگایا اور سارے اشتباہ جو آئیڈوینیس کو فلا کلیز کو واپس بلانے میں تھے رفع ہو گئے تب میں کو بادشاہ سے اس کے مورد مہربانی موقوف کرانے میں کچھ مشکل نہ رہی کیونکہ جب کسی مورد مہربانی کی نسبت مزاحمت اس قدر کامیاب ہو جاتی ہو کہ وہ مشتباہ اور باعث تکلیف ہو جاتا ہو تب بادشاہ جو خود کو حیران اور پریشان دیکھتا ہو صرف اس سے علیحدگی کا خیال کرتا ہو تب دوستی فوت ہو جاتی ہو اور سب خدمتیں فراموش بادشاہ کو مورد مہربانی کی برطرفی سے اگر وہ برطرف ہوتے ہی اسکی نظر سے دور کر دیا جاتا ہو تو کچھ رنج نہیں معلوم ہوتا۔

آئیڈوینیس نے پیچس کو جو اسکے خانگی خاص عمدہ دارون میں سے ایک تھا خفیہ حکم دیا کہ پرنسپلزار اور ٹیو کرٹیز کو گرفتار کر کے سلامت سے سیماں کو لیجا اور انکو وہاں چھوڑ کے فلا کلیز کو واپس لے آئی پیچس نے یہ حکم پانے پر حیرت و فرحت سے اشکباری کی اور بادشاہ سے کہا کہ تو اب اپنی بادشاہت میں ہر ایک کا دل خوش کر گیا کیونکہ یہی آدمی تمام مصیبتوں کے باعث تھے جو تجھ پر اور تیری رعایا پر پڑی ہیں اچھے آدمی ہیں برس تک انکے سخت ظلم کے تلے خفیہ رہے ہیں کہ علانیہ نہیں رو سکے تھے اور فریاد کرنا تو کیا ممکن تھا جو ان موردان مہربانی کے بالا بالا تیرے پاس آیا چاہتے تھے سو انکے باز اقتدار کے نیچے دب مرزیکا اندیشہ رکھتے تھے۔

بڈوینیس

بڈوینیس

فیلما کلیز

مورے سیلان
دیو کے راج
سیماں
ہیجے سیپس

مہندس

مہندر
پروہی لالہ
ہیوہی لالہ
فیلم لالہ
مہندر

ایڈوکیٹس کا جسکی اب عادت بالکل بد لگتی تھی اُسکے ساتھ نہایت دوستی سے پیش آنا
اس گفتگو کے بعد میٹر نے پریسیڈنٹ اور ڈپٹی پریسیڈنٹ کو فوراً موقوف کرنے اور فلاکلین کو بلانے کے واسطے
ایڈوکیٹس کو دیا یا بادشاہ اگر فلاکلین میں سختی نیکی نہوتی جسکے نتائج سے وہ ڈرتا تھا تو فوراً اسی وقت منظور
کرتا آئے کہا کہ میں قبول کرتا ہوں کہ اگرچہ اُسکو چاہتا ہوں اور اچھا سمجھتا ہوں تاہم اُسکو واپس بلانے
پر مجوبی اتفاق نہیں کر سکتا میں طفلی سے ایسے لوگوں کی صحبت کا عادی ہو رہا ہوں جو تعریف اور محبت
اور اطاعت سے پیش آتے ہیں یہ باتیں فلاکلین میں نہیں پاؤں گا جب کبھی میں کوئی تدبیر سوچتا تھا
اور وہ اُسکو پسند نہ کرتا تھا تب اُسکی رنجیدگی صورت میری ملاست کو کافی تھی اور جب تخلیق میں ہوتا تھا
تب حقیقت میں اُسکا طریقہ بہت شائستہ اور مودبانہ تھا مگر بد مزاج اور تند خو۔

فیلم لالہ

مہندر

میٹر نے کہا کیا تو نہیں جانتا کہ بادشاہوں کو جو خوشامد سے خراب ہو رہے ہیں ہر ایک صاف گو اور
ستدین بد مزاج اور تند خو معلوم ہوتا ہے ایسے بادشاہ بھی نہایت کمزور ہیں جو اپنی خدمت کی واسطے سرگرمی
کے اور اپنی حکومت کی واسطے تعظیم کے قدردان نہیں ہیں صرف فرمانبرداری چاہتے ہیں جو اُنکو اچھی
لگتی ہے اور اُنکے اختیار کو خراب کرتی ہے دے آزادانہ مقال اور فیاضانہ خیال سے ایک طرح کی مغربی
اور عیب جوئی اور مفند ہی سمجھنا ناراض ہوتے ہیں اور جھوٹی نازک مزاجی اختیار کرتے ہیں جسکو ہر ایک
بات بے خوشامد مایوس اور تشویر کرتی ہے لیکن فرض کرتا ہوں کہ فلاکلین حقیقت میں بد مزاج اور تند خو
ہی تو کیا اُسکی سختی اُن لوگوں کی خوشامد ناقصہ سے بہتر نہیں ہوگی جواب میرے پاس ہیں ایسا آدمی
کہاں ملے گا جو بے عیب ہو اور کیا اسکوئی جہنم ایک طرح کی سختی اور نازاؤ کی رہتی ہے ایسا تو نہیں ہو
جس سے سمجھو کہ نسبت دوسرے تصوروں کے کمتر اندیشہ ہی حقیقت میں وہ عیب نہیں ہے جو تیری بے تمیزی
سے تیرے قائم کے واسطے ضرور ہی کیونکہ وہی راستی کی اُس نفرت پر غالب آسکتا ہے جو خوشامد نے سمجھ
میں پیدا کی ہے سمجھو ایسے آدمی کی ضرورت ہی جو صرف راستی کو اور سمجھو چاہے اور سمجھو سمجھ سے زیادہ چاہے
اور تیری مزاحمت پر بھی سمجھو راستی بتائے اور زبردستی تیری مزاحمت کے مورچوں میں اُسکا راستہ
بنائے ایسا اور ایسا ضروری آدمی فلاکلین ہی یاد رکھ کہ سب سے زیادہ خوش نصیبی جسکی کوئی بادشاہ پسند
کر سکتا ہے یہ ہے کہ ایسی عمدہ لیاقت کا کوئی آدمی اُسکی بادشاہت میں پیدا ہو ایسے آدمی کے مقابلہ
میں بادشاہت کے کل خزانے بے حقیقت ہیں اور کوئی بادشاہ ایسی عیب سزا نہیں پاسکتا جیسی سزا

فیلم لالہ

نہیں ہوتے وہ بدی میں زیادہ تر بدی یعنی فریب شامل کرتے ہیں جب تک تو اس بات پر قائم اور مستقل رہیگا کہ نیکی کیجائے تب تک پڑوسیلاز اپنا اختیار بچانے کے واسطے نیکی کریگا لیکن جب تجھکو ذرا بھی سستی پڑے یا مل دیکھیگا تب نیکی کرنا چھوڑ دیگا اور حتی المقدور موقع پا کے تجھکو پھر اسی وقت اور خدمت میں بھنسا بیگا اور اپنی اہلی ریا اور سختی پر آجائیگا کیا ممکن ہے کہ جب تک پڑوسیلاز ساہد ذات تیرے پاس ہی تو عزت اور راحت کے ساتھ رہ سکے اور باور رکھ کہ فلا کلیر جو دانا اور امین ہے اب تک افلاس اور بیعزتی کے ساتھ سپاس میں جیتا ہے۔

ای آئیڈوینٹس یہ بات تو قبول کرتا ہے کہ بادشاہوں کو جو دلیر اور مطلبی آدمی اُنکے گرد رہتے ہیں وہ کوہ دیتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں لیکن یہ بھی تجھکو جانتا چاہئے کہ بادشاہ ایک اور بھی زیادہ نصیبت کے قابل ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ جو آدمی حاضر نہیں ہوتے اُنکی نیکی اور خدمت کو بھول جاتے ہیں کیونکہ اُنکے پاس ہمیشہ ایک جم غفیر رہتا ہے اس میں ایک کا خیال نہیں آسکتا جو پیش نظر ہو اور خوش لگتا ہے اس کو چاہتے ہیں دوسرے سب کی یاد دل سے دور ہو جاتی ہے نیکی اور چیزوں کی نسبت اُن پر کم اثر کرتی ہے کیونکہ نیکی اُنکو خوش نہیں کر سکتی اسلئے کہ وہ اُنکی بیوقوفیوں کا مقابلہ اور اُنکو ملامت کرتی ہے بادشاہ حشمت اور فرحت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے اسلئے اگر اُنکو کوئی نہیں چاہے تو کیا تعجب ہے؟

باب چہارم

مینٹر کا آئیڈوینٹس کو پڑوسیلاز اور ٹیمو کرٹیز کو سپاس کے جزیرے میں بھجوانے اور فلا کلیر کو اپنے اعتماد اور صلاح پر لانے کے واسطے دانا اور پیسے کا اس کام پر مقرر ہونا اور خوشی سے تعمیل کرنا اُسکا اپنے قیدیوں کے ساتھ سپاس میں پہنچنا اور اپنے دوست فلا کلیر کو نہایت مفلسی اور گوشہ تنہائی لیکن قناعت میں پانا اور اُسکا اول واپس آنے سے انکار کرنا لیکن اس بات میں بیوتاؤں کی خوشی سے پیسے کے ساتھ اُسکا سوار ہونا اور سپینٹم کو پہنچنا اور وہاں

موتی سولان

موتی سولان

فیلانکلیج

سے پاس

ایڈوینٹس

مینٹر
ایڈوینٹس
موتی سولان
فیلانکلیج
سے پاس
فیلانکلیج
ہے جے میپس

سے پاس

فیلانکلیج

ہے جے میپس
مینٹر

جب پڑوسیلاز نے دیکھا کہ میں ان اصول پرستوں میں سے ہوں تب اس نے اپنا مزاحمانہ طریقہ بالکل چھوڑ دیا اور اپنی مقولوں پر عمل کیا جنکو بیفائدہ شہر کیا جاتا تھا بلکہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے انکی تعمیل میں ایسا اشتیاق دکھایا کہ مجھ سے اپنی ممنونی ظاہر کی کہ تو نے میرا وہم دور کیا اور میرے دلکو تازہ نور دیا اب وہ پیش بینی سے میری اصلی خواہش دیکھتا ہے اور غر باکو آسائش پہنچانے کے واسطے انکی ضروریات کو اؤٹن ظاہر کرتا ہے اور انکو خچ بجا سے باز رکھتا ہے اور اب مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تیری تعریف میں مبالغہ کرتا ہے اور تیری عقل اور اصل پر بڑا اعتبار رکھتا ہے اور کوئی ایسی بات باقی نہیں چھوڑتا ہے جو جانتا ہے کہ مجھے خوش کریگی اب اسکی دوستی ٹیو کریٹیز کے ساتھ کمی پر معلوم ہوتی ہے اور ٹیو کریٹیز اسکی اطاعت سے نکلا جاتا ہے پڑوسیلاز اس سے حسد کرتا ہے کچھ آپس کی نا اتفاقی سے اور کچھ اس واسطے کہ میں انکی مغابازی سے واقف ہو گیا ہوں۔

میرے سہارا
میرے سہارا
میرے سہارا

میرے نظر نے مسکرا کے کہا کہ اس حالت میں تو یہ تکلیف اپنی کمزوری سے سہتا ہے کہ ان بد ذاتوں کی بد ذاتی دیکھ چکا ہے اور دیکھتا ہے تو بھی انکا مطیع ہو رہا ہے آئیڈ وینٹس نے کہا افسوس ہے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ فریبی آدمی کمزور اور کابل بادشاہ پر کس قدر اعتبار رکھتے ہیں جسے اپنے کل امورات کا انتظام ان کے ہاتھوں میں چھوڑ رکھا ہے علاوہ اسکے پڑوسیلاز جیسا ابھی میں نے ظاہر کیا ہے اب بڑی سرگرمی سے ریاست کے فوائد کے واسطے تیری تجویزوں کی تعمیل کر رہا ہے۔

میرے نظر نے کچھ سختی نظر سے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ جو اشخاص بادشاہ کے گرد رہتے ہیں انہیں بدکار نلو کاروں پر غالب رہتے ہیں اس صداقت کی تصدیق کو تو آپ ایک معیب نظر ہی تو کہتا ہے کہ میں نے تیری آنکھیں تیرے فوائد پر کھولی ہیں لیکن پھر بھی تو اس قدر اندھا بن رہا ہے کہ تو نے اپنی حکومت کا انتظام ایک ایسے بد ذات کو سونپ رکھا ہے جو زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے یہ وقت ہے کہ مجھے جانتا چاہئے کہ ایک آدمی اچھے کام کرتا ہے اور پھر بھی بد ہوتا ہے کیونکہ سب زیادہ خراب اصول اور خراب طبیعت کے آدمی جب انکا مطلب ہوتا ہے تب جیسے بدی کرتے ہیں ویسے ہی نیکی کرتے ہیں یہ صحیح ہے کہ دے بدی بلا استکراہ کرتے ہیں کیونکہ دے عقل و عقل سے کچھ مدد نہیں پاتے مگر یہ بھی صحیح ہے کہ دے نیکی کرتے ہیں لیکن خود پر زیان نہیں لے دیتے کیونکہ انکی بدیوں کی کامیابی نیکی کی صورت پر موقوف ہے جو دے درحقیقت نہیں رکھتے اور حقیقت دیتے کو دھوکہ دیتے ہیں اپنی بدی سے خوش ہوتے ہیں اگرچہ دے نیک نظر آتے ہیں مگر نیکی کے قابل آدمی کو دھوکہ دیتے ہیں اپنی بدی سے خوش ہوتے ہیں اگرچہ دے نیک نظر آتے ہیں مگر نیکی کے قابل

میرے سہارا

ہوئے ہیں اور ہکویا اور کھنا چاہئے کہ ابھی یہ بادشاہت حالت ابتدائی میں ہی اچھی طرح قائم نہیں ہوئی ہے اور تھوڑی سی ابتری اسکو تو بالاکر سکتی ہے۔

اس باب میں پڑھیں بلانڈر خاموش تھا لیکن وہ مجھکو یہ بات سمجھانے میں بہت کوشش کرتا تھا کہ جو انتظام میں نے تیری صلاح سے شروع کیا تھا سو بہت خطرے اور خرچ کا تھا اور مجھکو میرے فائدے کے دلائل لاکے جتنا تھا کہ اگر تو اپنے لوگوں کو ایسی راحت و فراغت میں رکھیں گا تو پھر وہ محنت نہیں کریں گے بلکہ سست اور سرکش اور سفسد ہو جائیں گے صرف کمزوری اور تکلیف آنکو ملایم اور مطیع رکھتی ہے وہ اکثر اس باب میں اپنی پہلی سی غالبانہ عادت سے کوشش کرتا تھا لیکن اسکو میری خدمت کی واسطے سرگرمی کی صورت میں چھپاتا تھا کہتا تھا کہ اپنے لوگوں کو آرام دینے سے تو اپنے بادشاہی اختیار کو کم کر گیا اور رعایا کے واسطے بھی یہ نقصان لاعلاج ہو گا آنکو جو جسد رکین گناہ اطاعت نارضا مندی کے اضطراب اور فتنہ انگیزی کے اضطراب سے محفوظ رکھتی ہے اسقدر راہ کوئی دوسری بات نہیں رکھ سکتی اس سب کا میں نے یہ جواب دیا کہ میں لوگوں کو اپنے ساتھ محبت رکھنے سے اور بلا تخریب اختیار اپنے اختیار سے اور بد معاشوں کو برابر سزا دینے سے اور لوگوں کو درستگی کے ساتھ تعلیم دلانے سے اور لوگوں میں ایسا انتظام جس سے انکی طبیعت سادگی پسند اور پرہیزگار اور محنتی ہو رکھنے سے انکا کام پرستہ رکھ سکتا ہوں اور میں نے کہا کیا آدمی مطیع نہیں ہو سکتے صرف وہ ہی مطیع رہ سکتے ہیں جو بھوکے مرتے ہیں کیا علم حکومت میں مہربانی نا واجب ہے اور کیا حاکم کو ضرور ہے کہ انسانیت نہ رکھے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی اقوام ہیں کہ دست ملائمت سے محکوم ہیں تاہم اپنے بادشاہ کے ساتھ برابر وفادار رہتی ہیں عدا اور فساد نتیجے میں اول بڑے آدمیوں کی مضطرب اور حوصلہ دہری کے جنکے خیالات زیادتی پر متوجہ رہتے ہیں اور جو اپنی آزادگی کو آوارگی سے بدلتے ہیں دوم عیاشی اور او باشی اور سستی کے سوم سب درجون کی زیادتی تعداد کے چہارم حد سے زیادہ جنگی کارخانے رکھنے کے جہین ایسے لوگ رہتے ہیں جو صلح کے وقت کے ہر ایک فائدہ بخش پیشے سے ناواقف ہوتے ہیں پنجم ان مظلوموں کی تکلیفوں کے جو ظلم سے ناممحل ہو کے مایوس ہو جاتے ہیں بلوہ اور فساد کا اصل سبب بادشاہ کی سخی اور نخوت اور سستی ہے جو آنکو اس میزانہ ہوشیاری کے لایق نہیں رکھتی ہیں کہ تنہا ریاست میں بے انتظامی کو دبا سکتی ہے نہ کہ کاشتکار کا اس روٹی کو سالمانہ اور صالحانہ کھانا جو اسنے اپنے عرق پیشانی سے پیدا کی ہے۔

سو جتنا جقدر سخت کرتے ہیں اس قدر دولت دیکھتے ہیں اور ایک لفظ میں ایک انتہا سے دوسری انتہا پر جاتے ہیں۔

میں نے کہا یہ کیا سبب ہے کہ اگرچہ تو ان آدمیوں کی بدذاتی سے اچھی طرح واقف ہو تو بھی میں انکو تیرے گرد و بگمتا ہوں میں سوچتا ہوں کہ انکا تیرے ساتھ آنیکا یہ سبب ہے کہ انکو وہاں زیادہ تر فائدہ کی امید تھی اور یہ بھی باسانی خیال کر سکتا ہوں کہ تو اپنی فیاضی سے انکو اس نوآباد شہر میں پناہ دیا جاتا ہے لیکن انکی اتنی خوفناک شرائطیں دیکھنے پر بھی کیا مطلب ہے کہ تو نے اپنا انتظام انکے ہاتھ میں رکھا ہے۔

اسیڈ وینیس نے کہا تو واقف نہیں ہے کہ کابل آدمیوں کو جو کام و خیال سے یکساں نافرین تجربہ کچھ فائدہ نہیں دیتا فی الحقیقت وہ ہر ایک چیز سے ناراض ہوتے ہیں لیکن کمی استقلال سے کسی کی دوستی نہیں کر سکتے ان آدمیوں کے ساتھ مجھکو بہت برسوں سے ربط عادت نے ایسی زنجیروں سے جکڑ رکھا ہے کہ جبکو توڑ نہیں سکتا یہاں آتے ہی مجھکو اس فضول خرچی میں ڈالا جسکا تو گواہ ہی نہیں ہوں نے اس نوآباد شہر کی طاقت گھٹائی اور مجھکو یہ لڑائی کی آفت دکھائی ہے جو تیری مدد بغیر مجھکو تباہ کرتی اور سیلینٹم میں بھی دے ہی مصائب دیکھتا ہو کر یہ میں دیکھے تھے لیکن تو نے دفعہ سیری میں کھولیں اور میرے دل میں استقلال پیدا کیا تیری موجودی میں یہ معلوم کیا سبب ہے کہ کچھ دل میں ایسا زور پاتا ہوں کہ کمزوری مجھ سے ایسی بھاگتی ہے جیسی روح سے آسمانوں پر جانے پر فنا بھاگتی ہے اور میں بہتر حالت میں اپنی نئی زندگی سمجھتا ہوں۔

تب میں نے اسیڈ وینیس سے پوچھا کہ انتظام کی جو تبدیل حال میں کی ہے اس میں پروٹیسٹانٹ کا چلن کیسا رہا ہے اسیڈ وینیس نے جواب دیا کہ اس میں اپنے چال بہت درست رکھی ہے جب تو یہاں آتا تھا تب اسنے پیچھا دیا اشاروں سے میری بدگمانی پیدا کرنی چاہی تھی مگر اسنے منہ سے تیری شکایت نہیں کی لیکن اب کبھی ایک اور کبھی دوسرا ستوا تر آئے مجھ سے کہتا ہے کہ ان دو مسافروں سے بہت ڈرنا چاہئے ایک انہیں عیار اور کار یوٹیسیر کا بیٹا ہے اور دوسرا اپنے ارادے بہت عمیق رکھتا ہے اور مینہ کا سیاہ اور بیچ در بیچ ہی مینہ لگ بھگ پھرتے رہے ہیں اگر اس ملک کے لینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو کسکو خبر دے انہیں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں بے گئے ہیں انہیں بڑی تکلیفوں کے باعث

ماریوسانہ پھر کتنی سے سرور رکھتی تھی میں اپنی شرم آگین حالت سے آگاہ تھا جبکہ میں غور سے اور دوسروں
چھپا یا چاہتا تھا تو جانتا ہی کہ سخت بیفایدہ اور عظمت باطلہ بادشاہوں میں موروثی جو عوامی غلطی یا
خطا کے اقبال کی طاقت نہیں رکھتے ایک چھپاتے ہیں سو کرتے ہیں اور ایک دفعہ دھوکہ کھانے کا اقرار
نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ دھوکہ کھاتے ہیں مست اور کمزور بادشاہوں کا حال ایسا ہوتا ہے اور قرآن کے حکم
پر جانے سے پہلے ایسا ہی حال پیرا تھا۔

دراغ

میں اپنی حکومت کا کل انتظام پر ویسیلاز پر چھوڑ گیا تھا وہ میری غیر حاضری میں سب کے ساتھ بڑی
سخت اور نااہلیت سے پیش آیا تمام بادشاہت اسکے ظلم سے نالان نہی لیکن کسی وجہ تک اطلاع کرنے کی
ہمت نہ تھی دے جانتے تھے کہ میں راستی کی صورت سے ڈرتا ہوں اور جو پر ویسیلاز کے برخلاف ہونے
کی جرات کرتے ہیں انکو ہمیشہ اسکے ظلم کے حوالہ کراہوں لیکن جبکہ رظا ہر کرنے میں ڈرتے تھے اسبقہ اسکا
ظلم زیادہ ہوتا تھا آخر اسنے مجھے مجبور کر کے مجھ سے میرے بیٹن کو موقوف کر دیا جو میرے ساتھ قرآن کے محاصرے
پر گیا تھا اور جسے اس مہم میں فخر جاودانی پایا تھا میرے واپس آنے پر وہ اسکا حائد ہو گیا تھا جیسے
دوسرے آدمیوں کا تھا جو میری مہربانی سے یا اپنی نیکی سے معزز تھے۔

میریسیلاز

میریسیلاز

میریسیلاز
دراغ

ای عزیز میٹر پر ویسیلاز کی یہ غالبی میری مصیبتوں کا منبع ہو کر پٹ والوں کی بغاوت اسقدر
بیٹے کے ہلاک ہونے سے نہ ہوئی تھی جسقدر دیوتاؤں کی خفگی سے جنگو میری بیوقوفیوں نے ناخوش کر دیا
تھا اور لوگوں کی نفرت سے جو پر ویسیلاز نے میرے برخلاف پیدا کی تھی ہوئی تھی جابرانہ اور ظالمانہ حکومت
سے لوگ صبر کرتے کرتے بالکل تنگ آ گئے تھے اسوقت میں نے اپنے بیٹے کے خون سے اپنے ہاتھ نہ کر کے اس فعل
کی دہشت نے وہ پردہ اٹھا دیا جو مدت سے انکے دلی کینہ پر پڑا تھا۔

میریسیلاز
میریسیلاز
میریسیلاز

میریسیلاز

میریسیلاز
میریسیلازمیریسیلاز
میریسیلاز
میریسیلاز

میریسیلاز

میریسیلاز
میریسیلاز

میریسیلاز

میریسیلاز میرے ساتھ قرآن کے محاصرے پر گیا تھا سو پر ویسیلاز کو ہر ایک بات کی جو پاکستان
تھا لکھ کر خفیہ خبر دیتا تھا میں جانتا تھا کہ میں قیدی ہوں لیکن اس سے آزادی چاہنے کے بدلے میں
ماریوسی سے اپنی رعایا کو بھی اپنے خیال سے دور رکھا جب میری واپسی پر کرپٹ والوں نے بغاوت
اختیار کی تب پر ویسیلاز اور میریسیلاز پہلے بھاگے تھے اور اگر میں نہ بھاگتا تو بیشک اسوقت وہ
مجھ کو چھوڑ جاتے ای میرے عزیز میٹر یقین کر کہ وہ جو عافیت میں بیاباں ہوتے ہیں مصیبت میں غریب اور
بزدل ہو جاتے ہیں جب وہ اپنے اختیار سے بیدخل کئے جاتے ہیں تب انکو ہم ویاس کے سوا کچھ نہیں

جو میں نے سستی سے تجویز کی تھی اور جب کوہن چھوڑ نہیں سکتا تھا میں نے اپنی آنکھوں کو بند رکھنا بہتر سمجھا تھا اس سے کہ ان فریبوں کو دیکھوں جو میرے ساتھ کئے جاتے تھے اور صرف اس بات پر قانع تھا کہ اپنے چند ملازمان مور دھربانی کو جتا تا تھا کہ میں اسکی دعا بازی سے ناواقف نہیں ہوں اس طرح جانتے ہوئے کہ بیٹے دھوکہ کھایا سمجھتا تھا کہ تھوڑا دھوکہ کیا ہی ہو میں کبھی پروٹیسٹلاز سے کہتا تھا کہ میں تیرے ظلم سے ناراض ہوں اور اکثر اس سے برخلاف ہونے میں اور جو کام اسنے کیا تھا اسکے واسطے سبکدوشی اور برواہت کرنے میں اور اسکی رائے سے اٹھی رائے دینے میں خوش ہوتا تھا لیکن وہ میری غافل اور کاہلی سے خوب واقف تھا اس سبب کچھ خون نہ کھتا تھا وہ ہمیشہ مستقلانہ کبھی دلیل اور حجت سے اور کبھی ملاہیت اور ملاہفت سے اسی بات پر پھر آتا تھا اور جب کبھی وہ دیکھتا تھا کہ میں اس سے ناخوش ہو گیا ہوں تب مجھے ملاہیم اور نرم کرنے کے واسطے نئے وسائل تفریح بہم پہنچانے میں یا کسی ایسے کام پر لگانے میں اپنی محنت اور کوشش دو چند کرتا تھا جس میں جانتا تھا کہ مجھے اس سے مدد دینی پڑے گی یا اسکو میری نیکنامی کی واسطے اپنی سرگرمی دکھانے کا موقع ملے گا۔

اگرچہ میں اس سے برخلاف رہنے میں احتیاط رکھتا تھا تو بھی وہ میری خواہشات بر لانے کے اس خوشامد یا نہ طریقے سے کامیاب رہتا تھا وہ میرے تمام اسرار جانتا تھا اور مجھکو تمام مشکلات سے بچاتا تھا اور لوگوں کو میرے نام سے لرزان رکھتا تھا اسلئے میں اس سے علیحدگی کا ارادہ نہیں کر سکتا تھا اور اسکو اسکے مقام پر قائم رکھنے سے دوسرے معتد آدمیوں کو اس مقام سے دور رکھ کے اپنا اصلی فائدہ دکھاتا بندیتا تھا کوئی شخص میری مشورت میں آزادانہ نہیں بول سکتا تھا راستبازی میرے حضور سے دور رہتی تھی اور غلطی جو بادشاہوں کے زوال کی پیشرو ہے مجھے سنائی تھی کیونکہ میںے فلا کلینز کو پروٹیسٹلاز کا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے قربان کر دیا تھا وہ بھی جنگو میرے بدن اور ملک کے ساتھ نہایت محبت رکھتی تھی ایسی ہلک نظیر دیکھنے کے بعد مجھے فریب سے بچانا خود پر فرض نہ سمجھتے تھے اور ای عزیز یہ میرے خود بھی ڈرتا تھا کہ خوشامد کے بادلوں میں جو میرے اس پاس چھا رہے تھے کبھی راستی کی بجلی نہ چکے اور اسکی بے روک چمک مجھے تک نہ پہنچے کیونکہ میں ناصر رہنما کی حاضری سے ڈرتا تھا اسکی رہنمائی کو پسند کرتا تھا مگر اسکی تعمیل کی طاقت نہیں رکھتا تھا میں اپنی تابعداری پر افسوس کھاتا تھا اور اس سے آزادگی کی کوشش نہ کرتا تھا کیونکہ میری کاہلی اور پروٹیسٹلاز کی غالی جو اس نے مجھ پر حاصل کر لی تھی مجھکو

روزی پیدا کرتا ہی اور آدمیوں کی بات بھی نہیں سنا چاہتا جو بے ایمان اور بے انصاف ہیں خصوصاً
 بادشاہوں کی زیادہ تر جگہ وہ یقین کرتا ہی کہ فریب میں آجاتے ہیں اور سب سے زیادہ ناخوش رہتے ہیں۔
 بیان میسر نے اس ڈیپٹیشن کو پوچھا کہ کیا تجھ کو حقیقت حال دریافت ہونے میں عرصہ لگا تھا اس نے
 جواب دیا نہیں مگر میں نے اس حال کو بتدیج دریافت کیا تھا بعد اسکے جلد ہی پریٹسیلاز اور میوکرٹیز میں
 تکرار ہوئی کیونکہ بدعاشیوں میں اتفاق شکل سے رہ سکتا ہی اور ان کے تفاق سے دفعۃً اس بحر ہلاکات
 نظر آیا جس میں مجھ کو آنھوں نے گرایا تھا میسر نے کہا کیا تو نے آنکو برطرن نہیں کیا اس ڈیپٹیشن نے جواب دیا میسر
 ہی کہ تو میری کمزوری سے یا میری حالت کی مشکل سے اس قدر ناواقف ہی جب کوئی بادشاہ جلد بازانہ اعتبار
 سے خود کو ایسے دلیر اور حوصلہ ور آدمیوں کے حوالے کر دیتا ہی جو اس کو اپنا محتاج کر لینے کا علم جانتے ہیں تب
 پھر اسید آزادی نہیں رکھ سکتا جسے وہ نہایت نفرت رکھتا ہی آن ہی کو اپنی مہربانی سے کہنا یہ ممتاز
 اور ہر طرح کے فوائد سے سزاوار کرتا ہی میں پریٹسیلاز سے نافر تھا تو بھی اپنے کل اختیار پر اس کو قابض
 رکھتا تھا عجیب دیوانگی تھی کہ میں خیال کرتا تھا کہ میں اس کو جانتا ہوں تو بھی اس علم سے فائدہ حاصل کرنے
 اور اس نالایق سے اختیار لینے کا ارادہ کافی نہیں رکھتا تھا میں دیکھتا تھا کہ حقیقت میں وہ بہت مطیع
 اور ہوشیار اور میری خواہشات بر لانے کے واسطے محنت کش اور میرے فوائد بڑھانے کی واسطے سرگرم تھا
 اسکے سوا کچھ سبب بھی تھا جس سے میں خود کو اپنی کمزوری کی واسطے معذور سمجھتا تھا کم نصیبی سے میں نے اپنے
 امور ات کے انتظام کے واسطے راست باز آدمی کبھی نہیں رکھے تھے اس لئے یقین نہیں تھا کہ دنیا میں کوئی راست باز
 آدمی ہی میں جانتا تھا کہ نیکی ایک خیالی چیز ہی حقیقی نہیں ہی اور سمجھتا تھا کہ بڑی محنت اور کوشش سے ایک
 خراب آدمی کے ہاتھ سے بچنا اور دوسرے خراب آدمی کے ہاتھ میں پڑنا جو اس سے کمتر خود غرض اور زیادہ
 صاف نہ صرف اپنی ہنسی کرنا ہی اس عرصہ میں وہ بچر جو پالیمنیز کے زیر حکم ہوا تھا کرٹیکو واپس آیا میں نے
 پھر کاؤتھس کی فتح کا خیال نہ کیا اور پریٹسیلاز کی ظاہر آزادی کیسی پوشیدہ تھی لیکن مجھ کو معلوم ہو گیا
 کہ وہ یہ خبر سنکر بہت رنجیدہ ہی کہ فلا کلیر خطرے سے بچکر جزیرہ سیانس کو چلا گیا ہی۔
 میسر نے کہا کہ اگرچہ تو نے پریٹسیلاز کو اسکے عہدے پر قائم رکھا تو کیا پھر بھی اس کا اتنا اعتبار کیا
 کہ بے سوچے اپنے کام اسکے انتظام پر چھوڑے اس ڈیپٹیشن نے کہا کہ میں محنت اور تکلیف کا نہایت دشمن تھا
 اس واسطے میں نے کام اسکے ہاتھوں سے نہیں لیا دوسرے کو سمجھانے کی تکلیف میری اس آسائش میں فرق لاتی

مینٹر
 پریٹسیلاز

پریٹسیلاز
 پریٹسیلاز

مینٹر
 پریٹسیلاز

پریٹسیلاز

پالیمنیز
 کرٹیکو

کرٹیکو
 پریٹسیلاز

فیلانڈین
 سیانس

مینٹر
 پریٹسیلاز

پریٹسیلاز

تھے لیکن جوش ہوس ہمیشہ اندھا ہوتا ہوا اس بات میں کچھ مشکل دیکھتا تھا نہ خطرہ جو پڑوسیلاز کو خوش کرنا والی تھی جسکے ساتھ فلا کلیز کے مارے جانے پر بلا اطاعت حکمرانی کی امید رکھتا تھا اور پڑوسیلاز اس آدمی کی موجودگی نہیں چاہتا تھا جسکی نظروں میں خاموشانہ ملاست پائی جاتی تھی اور جو اسکے ارادے مجھکو ظاہر کرنے پر اسکو اسکے سب ارادوں سے محروم کر سکتا تھا۔

ٹیوکر ٹیٹرنے دو عہدہ داروں کو جو ہمیشہ فلا کلیز کے پاس رہتے تھے میری طرف سے انعام دینے کا اقرار کر کے بہکایا اور انکی معرفت اسکو کہلایا کہ بادشاہ نے کچھ خفیہ ہدایات فرمائی ہیں سو خلوت میں کہنی ہیں اور اسوقت یہی دو عہدہ دار حاضر ہوں فلا کلیز نے اسوقت آنکو ایک پوشیدہ کمرے میں بلایا اور دروازہ بند کیا جیوں ہی تمہا ہوئے ٹیوکر ٹیٹرنے اسپر خنجر چلایا سو ترچھا چلنے سے ایک خفیف سازختم لگا فلا کلیز نے مردو خط آزمودہ کے سے پر قرار استقلال کے ساتھ وہ حربہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور اس سے خود کو ان قاتلوں سے بچایا اور مردو کے واسطے آواز دی کچھ آدمی باہر حاضر تھے فوراً دروازہ کھول کر اندر گئے انھوں نے اسکو ان قاتلوں سے الگ کیا جو بہت گھبرارے تھے اور کمزور اور ناستقلانہ مقابلہ کر رہے تھے فوراً آنکو گرفتار کیا اور سپاہیوں کو ایسا جوش آگیا تھا کہ اگر فلا کلیز انھوں کے درمیان نہ پڑتا تو انھیں قتل کر دیتے مگر وہ بڑے کرٹالے یہ پہلا ہنگامہ رفع ہونیکے بعد فلا کلیز نے ٹیوکر ٹیٹرنے کو ایک طرف لجا کے بلا اظہار آثار عداوت پوچھا کہ کس سبب تو نے ایسا مملکت ارادہ کیا ٹیوکر ٹیٹرنے جسکو فوراً قتل کئے جانے کا خوف تھا جلدی سے وہ لکھا ہوا حکم جو میں نے اسکو دیا تھا اور جس واسطے اسنے ایسا کیا تھا پیش کر دیا اور جسے ہر ایک نگوارم نامزد ہوتا ہوا اسے صرف اپنی زندگی کا بچاؤ سوچا اور اسلئے کچھ باقی نہ رکھا پڑوسیلاز کے قریب کا سب حال ظاہر کر دیا۔

فلا کلیز اگرچہ جو ارادہ اسکے خلاف کیا تھا اسکے خطرے سے کچھ ہر انسان نہیں ہوا تو بھی اسکے گناہ سے ڈرا اسنے خود کو کسی آدمی کی عداوت کے لائق نہ سمجھا اور اسلئے اسے اس میں زیادہ بڑا نہیں چاہا اسنے فوج سے ٹیوکر ٹیٹرنے کی مقصوری ظاہر کی اور اسکو انکی عداوت سے بچانے کے سلاست کرٹ کو بھجوا دیا پھر اس نے فوج کی حاکمی یا لیمینز کو سپرد کی جسکو اسنے تحریری حکم سے اسکی جگہ پر مقرر کیا تھا اور فوج کو نصیحت کر کے کہ میرے ساتھ اپنی وفاداری میں قائم رہیں خود ان کو ایک چھوٹے سے جہاز پر سوار ہو کر جزیرہ ہماہر کو گیا وہاں اب تک بڑے آرام کے ساتھ غربی اور شہنائی میں رہتا ہے اور بت تراشی کا کام کر کے تھوڑی

جب تک وہ تیرے اختیار میں ہی رہتا تھا کہ تو اسکو گرفتار کر لے مگر میں اس فریصے ایسا ستیر اور شنگ ہو کر نہیں جانتا تھا کہ کسکا اعتبار کروں فلا کلینز کے دغا باز ظاہر ہونے پر مجھے کوئی آدمی ایسا معلوم نہیں ہو سکی نیکی کی نسبت شک نہ ہو میں نے فلا کلینز کو فوراً دفع کرنے کا ارادہ کیا لیکن پروٹسیلاز سے ڈرا اور اسکی نسبت شک کیا کہ اسکو کیا کروں نہ اسکو برابر گنہگار کہہ سکتا تھا اور نہ بگناہ سمجھ کر اسکا اعتبار کر سکتا تھا میرے دل کی بیقاری ایسی تھی کہ میں اسکو بے گنہگار نہ سمجھتا تھا کہ مجھکو فلا کلینز پر کچھ شبہ نہ ہو میرا ہند کلام سنکر بہت تعجب ظاہر کیا اور بہت سے معاملات میں مجھکو اسکی استبازی اور میانہ روی یاد دلائی اور اسکی خدمت کو سبب لیا کہ وہ ظاہر کیا اور ہر ایک بات کو جس سے میرا شک آنکلی نسبت سازش ہونے کا قوی ہو ٹیموکریٹیز اس وقت میں میرے خیال کو ہر ایک ایسی بات پر متوجہ کرنے میں برابر کوشش کرنا تھا جس سے گمان سازش قوی ہوا اور متواتر متقاضی تھا کہ جب تک تیرے اختیار میں ہی رہتا تھا فلا کلینز کو دفع کر اسی عزیز مینٹر بادشاہت کیسی بے نصیبی کی حالت ہی اور بادشاہ کس قدر دوسرے کے کھیل بن رہے ہیں حالانکہ وہ لرزان آنکے قدموں پر گرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں نے سوچا کہ فلا کلینز کے قتل کے واسطے ٹیموکریٹیز کو اس سحر میں خفیہ بھیجا بہت مصلحت ہو گا اور پروٹسیلاز کو اس سحر میں کر لیا گیا پروٹسیلاز اس اثنا میں استقلال محنت اور نہایت عاقلا نہ حکمت سے اپنی ظاہر داری میں سرگرم تھا میں نے جانا کہ اسنے دھوکہ کھایا لیکن اسنے مجھکو دھوکہ دیا میں نے ٹیموکریٹیز کو بھیجا اسنے فلا کلینز کو بہت سراسیمہ دیکھا کہ جزیرہ کاؤٹھس پر حملہ کے واسطے اسکے پاس کچھ تیاری تھی پروٹسیلاز نے یہ سمجھ کر کہ وہ جعلی خط شاید کچھ اثر کرے یہ ایک دوسری تدبیر سوچی تھی کہ جس ہم کو اسنے آسان بتایا تھا اسکو دشوار کرے تاکہ ناکامیابی کے باعث فلا کلینز جو اس ہم پر گیا تھا میرا مور و عتاب ہو مگر فلا کلینز نے اپنی بہت اور عقل اور شہرت سے جو فوج میں رکھتا تھا خود کو ان سب مشکلات میں مبتلا رکھا اس فوج میں ایسا کوئی سپاہی تھا جو بجاتا ہو کہ اس جزیرے کا ارادہ جلد بازارہ اور ناممکن تھا تاہم ہر ایک ایسی ہستی اور سرگرمی سے اسکی تعمیل میں مصروف ہوا گویا اسکی زلیست اور قسمت اسکی کامیابی پر منحصر تھی اور ہر ایک شخص اپنے حاکم کے حکم پر جو اپنی عقل کے واسطے عموماً ممتاز اور اپنی فیاضی کے واسطے ہر اعزیز تھا اپنی جان خطرے میں ڈالنے کو تیار تھا۔

ٹیموکریٹیز ایسے حاکم کی جان کا قصد کرنے سے بہت ڈرتا تھا جو فوج کے اندر تھا اور جسکو سب چاہتے

فیلو لکچر

فیلو لکچر
میوے سیلاز

فیلو لکچر

دیو کے ریز

فیلو لکچر

میں

فیلو لکچر

دیو کے ریز

میوے سیلاز

میوے سیلاز

دیو کے ریز

فیلو لکچر

کارپس

میوے سیلاز

فیلو لکچر

فیلو لکچر

دیو کے ریز

اور اکثر کو زود اثر نادوستیوں سے جو انہیں پیدا کر رہا ہی اسکا دل اس فتح سے بہت بڑھ گیا ہی اور یہ اسکا ایک خط ہی جو آئے اپنے دوستوں میں سے ایک کو اپنے ارادے کی نسبت لکھا ہی ایسے ثبوت پر شک ہونا ناممکن ہے۔

میں نے وہ خط پڑھا جو فلا کلینز کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن جعل تھا پڑوسیلاز اور ٹیموکریش نے ملکر کیا تھا اس خط نے مجھ کو حیرانی میں ڈالا میں نے اسکو بار بار پڑھا اور جب میں فلا کلینز کی بیغرضانہ وفاداری کے ثبوت یاد کرتا تھا جو آئے متواتر دئے تھے تو دل کو یقین ہوتا تھا کہ اس خط کا لکھنے والا وہ ہی مگر حیرت اس کے سے نظر آتے تھے کوئی بات تجویز نہ کر سکتا تھا۔

جب ٹیموکریش نے دیکھا کہ اسکا قریب بہا شک چلا تو آئے اسکو آگے بڑھایا اور کہا کہ اس خط کی نسبت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس خط میں فلا کلینز اپنے دوست کو کہتا ہے کہ میں ایک بات خفیہ کہتا ہوں لیکن آئے اس بات کی جگہ خالی رکھی ہے پڑوسیلاز حقیقت اس معاملہ میں فلا کلینز کا شریک ہی و ران دونوں نے تیرے نقصان پر اتفاق کیا ہی تو جانتا ہی کہ یہ پڑوسیلاز وہ ہی جسے تجھ سے فلا کلینز کو اس مہم پر بھیجا یا تھا اور تمھوڑے عرصہ سے اسکی نسبت کوئی بات نہیں کہتا تھا جیسے آگے کہتا تھا اب وہ ہر ایک موقع پر اسکو سراہتا ہی اور بچاتا ہی اور آنھوں نے بار بار آپس میں مشورے کئے ہیں انہیں شک نہیں ہے کہ پڑوسیلاز نے فلا کلینز کے ساتھ اس فتح کو باہم تقسیم کرنے کی تدبیر سوچی ہے تو دیکھتا ہے کہ اس نے عقل و تدبیر کے قواعد کے خلاف سمجھا اس مہم پر آمادہ کیا ہی اور اپنا حوصلہ پورا کرنے کے واسطے تیرے بحیر کو خطرے میں ڈالا ہی اگر ان دونوں میں دشمنی ہوتی تو کیا ممکن تھا کہ وہ فلا کلینز کے حوصلے کا اس قدر مطیع رہتا بلکہ ظاہر ہو کہ وہ دونوں اپنی بزرگی بڑھانے اور تجھے تخت سے اٹھانے کو اس کام میں متفق ہوئے ہیں میں جانتا ہوں کہ اگر تو پھر اپنا اختیار ان کے ہاتھوں میں رکھتا تو میں اس طرح پر اپنے اشتباہ ظاہر کرنے سے انکا دشمن بنو گا مگر چونکہ میں نے اپنا حق شک ادا کیا ہی اس واسطے اس بات کی پرواہ نہیں رکھتا۔

ٹیموکریش کے یہ پچھلے الفاظ میرے دل میں جاگزیں ہوئے اور یقین ہوا کہ فلا کلینز دعا باز ہی اور پڑوسیلاز اسکا دوست ہی اس درمیان میں ٹیموکریش مجھ کو متواتر کہتا رہا کہ اگر فلا کلینز کے کارہائے کوشش کرنے کا تو منتظر رہیگا تو اسکو آئے ارادے سے محروم رکھنے کا موقع ہاتھ میں نہ رہیگا اسلئے چاہئے کہ

پروہیسیلاز
ٹیموکریش
فلا کلینز

ٹیموکریش
فلا کلینز
پروہیسیلاز
فلا کلینز
پروہیسیلاز
فلا کلینز

پروہیسیلاز
فلا کلینز
فلا کلینز

ٹیموکریش
فلا کلینز
پروہیسیلاز
ٹیموکریش
فلا کلینز
سایپس

کہا کہ تو نے غلط سمجھا ہی ہے پروٹسیلاز تیرا ذکر ایسا نہیں کرتا ہی جیسا تو اسکا کرتا ہی وہ تیری تعریف اور قدر کرتا ہی اور تجھکو تیرے اعتبار کے لائق سمجھتا ہی اور اگر وہ کچھ بھی تیرے خلاف کہے گا تو وہ میرا جیسے اعتبار نہ کرے گا اسلئے تو بلا خوف اپنے کام پر جا اور صرف اسکو فائدے کے ساتھ انصرام دینے کا خیال رکھ اسنے کوچ کیا اور مجھکو نامعمولی ہیچ و تاب میں چھوڑا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھکو بہت سی مہمت میں مشورت کی ضرورت صاف نظر آئی اور کوئی امر میری شہرت اور رفعت کو اسقدر مضرت تھا جسقدر خود کو بے سوچے ایک شخص ہی کی صلاح پر قائم رکھا اور سمجھا کہ فلا کلینز کی ودانا یا نہ صلاح مجھکو بہت سی پرخطر غلطیوں سے محفوظ رکھتی تھی جو میں پروٹسیلاز کی مغروری سے کر بیٹھتا تھا اور واقف ہوا کہ فلا کلینز کے دل میں جو بضاعت راستی و دانائی تھی سو پروٹسیلاز کے دل میں نہیں لیکن میں نے پروٹسیلاز کو طریقہ حاکمانہ اختیار کرنے دیا تھا اسکو میں نہیں روک سکتا تھا آخر میں نے دو آدمیوں کی مشورت سے جو کبھی بکراے نہیں ہوتے تھے تنگ آ کے اپنے امورات کے انتظام میں کچھ نقصان اٹھانا اس سے بہتر جانا کہ ہمیشہ دشمن کی اسے مختلف کودکیوں اور دریافت کروں کہ انہیں کونسی بہتر ہی میں نے انکے اس شرم انگیز اسرار کے اسباب پر کچھ لحاظ نہیں کیا اور وہ میرے دل پر اپنا خفیہ اثر اور سب کاموں میں ہدایت کرتے رہے۔

فلا کلینز دشمن کو گھبرا کے اور اسپر فتح کامل پا کے جن باتوں سے ڈرتا تھا انکے بند و بست کے واسطے واپس آتا تھا لیکن پروٹسیلاز نے جسکو اپنی مطلب برآری کا موقع نہ ملا تھا اسکو میری طرف سے لکھا کہ میری مرضی یہ ہے کہ تو اپنی فتح کو کارپیتھس کے جزیرے پر حملہ کرنے سے ترقی دے اسنے فی الحقیقت مجھکو بھی بہکا یا تھا کہ وہ جزیرہ باسانی فتح ہو سکتا ہی لیکن جانتا تھا کہ اس مہم کے واسطے بہت باتوں کی ضرورت ہوگی اور ایسے احکام بھی لکھ بھیجے جو اسکو پس و پیش میں ڈالے بغیر نہ رہے اور اس اثنائ میں اسنے ایک میرے خانگی ملازم کو جسکے طریقے بہت خراب تھے اور جو ہمیشہ میرے پاس حاضر رہتا تھا تاکہ بہت دقیق باتوں کو بھی دریافت کر کے اس سے ظاہر کرے اگرچہ وہ دونوں کبھی نہیں ملتے تھے اور باہم اتفاق بھی نہ کرتے تھے بہکا یا یہ خانگی ملازم جسکا نام ٹیموکریٹس تھا ایک دن میرے پاس آیا اور بطور راز گوئی کہنے لگا کہ میں نے ایک بڑے خطرے کی بات سنی ہے وہ یہ ہے کہ فلا کلینز تیری فتح کی مدد سے آپکو کارپیتھس کا بادشاہ بنایا چاہتا ہے سب افسران فوج اسکا فائدہ چاہتے ہیں اور تیرے خانگی آدمیوں کو بھی ملا لیا ہے بعض کو اپنی فیاضی سے

پروٹسیلاز

فلا کلینز

پروٹسیلاز

فلا کلینز

پروٹسیلاز

پروٹسیلاز

فلا کلینز

پروٹسیلاز

کارپیتھس

ٹیموکریٹس

فلا کلینز
کارپیتھس

اور اپنی سخت پارسائی کا پُر عجب جلوہ دکھانے کے تحت پر اپنا راستہ کیا چاہتا ہی اول میں نے یقین نہیں کیا کہ فلا کلینز مجھ سے میرا تاج لیا چاہتا ہی کیونکہ اہلی نیکی میں کوئی چیز ایسی صاف اور باسیلیقہ ہوتی ہی جسکو قرب سے نہیں چھپا سکتے اور اگر غور سے دیکھتے ہیں تو غلط نہیں سمجھ سکتے لیکن جس استعداد سے فلا کلینز میری ہوتوئی کو روکنا تھا اس سے میں تنگ آ گیا اور پڑوسیلاز کی خوشامدیانہ فرمانبری نے اور میرے واسطے نئی خوشیاں حاصل کرنے میں اسکی مستقلانہ منت کشی نے مجھکو اسکے ہمسر کے اختیار کا زیادہ تر ناتجمل کر دیا۔ اس عرصہ میں پڑوسیلاز نے دیکھا کہ اس نے جو کچھ مجھ سے فلا کلینز کی نسبت کہا تھا آپس میں بالکل یقین نہیں لایا تب مغرورانہ اشتباہ سے حقارت کر کے جو اسکی دروغگوئی پر واجب تھا مجھ سے اسکا ذکر کرنا بالکل چھوڑ دیا لیکن قوی تر شہادت اور حجت اور دلیل سے میرا شک رفع کرنے کی کوشش کی اور مجھے صلاح دی کہ جو جہاز کا رہتیسا والوں کے مقابلہ کے واسطے تیار کئے گئے ہیں انکی حاکمی اسکو دے تو جانتا ہی کہ میں اسکی تعریف کرنے سے طر فدار ی کا الزام نہیں پاکستانی بحقیقت وہ بہادر اور جنگ میں ہوشیار ہی اس خدمت کے واسطے اس سے بہتر ملنا بہت دشوار ہی اور میں اپنی عداوت پر میری منفعت مقدم سمجھتا ہوں۔

میں اس فیاضانہ راستہ بازی سے ایسے شخص کی جسکو میں نے امور ات ضروری پر معتمد کیا تھا بہت خوش ہوا بلکہ میں نے خوشی کے جوش میں آکے اسکو اپنے گلے لگایا اور خود کو نہایت خوش نصیب سمجھا کہ ایسے آدمی پر اعتبار رکھتا ہوں جو غضب اور غرض پر غالب معلوم ہوتا ہی لیکن افسوس ہی کہ بادشاہ کیسے لایق رحم ہیں یہ شخص مجھکو مجھ سے زیادہ تر جانتا تھا کہ بادشاہ اکثر بے اعتبار اور کاہل ہوتے ہیں بے اعتبار اسلئے کہ ہمیشہ نالایق اور خود مطلبوں سے دھوکہ کھاتے رہتے ہیں اور کاہل اسلئے کہ آرام طلب ہوتے ہیں اور اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں اور اپنا کچھ خیال نہیں رکھتے اسلئے اس نے سوچا کہ ایسے آدمی کی نسبت میرے دل میں حسد پیدا کرنا کچھ مشکل ہوگا جو بڑے کاموں کی تعمیل میں قاصر نہیں ہو خاص طور سے جس حالت میں وہ اسکی مخالفت وہی پر اعتراض کرنے کو حاضر تھا۔

جو بات ظہور میں آنیوالی تھی فلا کلینز نے پہلے سے دریافت کی اور وقت رواں گئی مجھ سے کہا یاد رکھو کہ میں خود کو زیادہ تر نہیں سمجھتا کیونکہ میرے پاس صرف میرے دشمن کو دخل ہیگا اور اگرچہ میں اپنی جان خطر سے میں ڈال کر تیری خدمت کروں گا تاہم شاید تیری ناخوشی کے سوا اور کچھ انعام نہ پاؤں گا میں نے

فیلو کلیج

فیلو کلیج

موتی سہا

موتی سہا
فیلو کلیج

کوپن ہیمن

فیلو کلیج

باعث تھے تو میں اُسکو صرف ایک جھوٹی کہانی جانتا تھا لیکن اب اُسکو صحیح مانتا ہوں مگر اب مجھ سے
کتابوں جس سبب سے یہ خیالات وہی جو میرے مصائب کے باعث تھے ابتدا سے میرے دل میں جاگزیں
ہوئے تھے۔

اُن شخصوں میں جنکو میں اپنی جوانی میں چاہتا تھا و شخص تھے ایک پریٹیلانڈ دوسرا فلاکلین
پریٹیلانڈ مجھ سے کچھ بڑا تھا اور میرا خاص مورد مہربانی تھا اُسکی اصلی طبیعت جو چالاک اور چست تھی
سو بعینہ میری طبیعت کے موافق تھی اور میری سب خوشیوں میں شامل رہتا تھا اور میری سب خوشیوں
کو خوشامد یا نہ سراہتا تھا اور مجھکو فلاکلین کی طرف سے بدگمان کیا چاہتا تھا فلاکلین دیوتاؤں کی تعظیم
عظیم رکھتا تھا اور اپنے خیالات رفیع اور خواہشات مطیع وہ بزرگی طاقت پیدا کرنے میں نہیں بلکہ خود
پر غالب آنے اور بُرے کام کی طرف مایل ہونے میں سمجھتا تھا اکثر نہایت آزادگانہ مجھکو میرے تصور و
سے واقف کرتا تھا اور جب بولنے کی سببت نہ پاتا تھا تب اُسکی خاموشی اور مغمومی سے جو اُسکی صورت سے
پائی جاتی تھی مجھکو ثابت ہوتا تھا کہ میں نے کوئی کام قابل ملامت کیا ہی۔

پہلے میں اُسکی صفائی سے خوش ہوتا تھا اور اقرار کرتا تھا کہ میں تیری راستیوں کو خوشامدیوں
سے اپنا محافظ سمجھتا ہوں سنو گناہ مجھکو سنسنا کی پیروی کرنے اور اپنی رعایا کو خوش رکھنے کی ہدایت
کرتا تھا اُسکی عقل فی الحقیقت تیری عقل کے برابر نہیں ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ اُسکی صلاح کبھی تھی
مگر رفتہ رفتہ پریٹیلانڈ جو حاسد اور طبعی تھا مکر اور فریب سے کامیاب ہوا فلاکلین کی صفائی اور
راستگوبائی نے مجھکو ناخوش کر دیا وہ خود کو فلاکلین کی بزرگی سے بلا مقابلہ مغلوب دیکھتا تھا تاہم
جب کبھی مجھکو سننے پر مایل پاتا تھا تب بے سچ کہے نہیں رہتا تھا کیونکہ اُسکو صرف میرے فائدے
کا خیال تھا نہ اپنے فائدے کا۔

پریٹیلانڈ نے مجھکو ہلکا یا کہ وہ مغرور اور تند خوئی اور ناخوشی طبیعت سے تیری عادت
کا عیب جو تجھ سے کوئی مہربانی نہیں چاہتا صرف اسلئے کہ تیرا ممنون ہونے سے نافرہی اور خود ایسا بزرگ
بنا چاہتا ہو گیا وہ اُن عزتوں کی پرواہ نہیں رکھتا جو بادشاہ دیکھتا ہے اور یہ بھی کہا کہ اس جوان نے
تجھ سے جو تیرے عیب ایسے آزادانہ کہے ہیں سو دوسروں سے بھی ایسی ہی آزادگی کے ساتھ ظاہر
کئے ہیں اور یہ بھی کنایہ کہا ہے کہ تو قابلِ قدر نہیں ہے اور اس طرح مجھکو لوگوں کی آنکھوں میں ہلکا ہانکے

پریٹیلانڈ

فلاکلین

پریٹیلانڈ

فلاکلین

مہینا

پریٹیلانڈ

فلاکلین

فلاکلین

پریٹیلانڈ

اس اثنائ میں شہر اور گرد کے گانہ جوان لڑکے اور لڑکیوں سے بھر گئے تھے جو مدت سے کلفت اور غفلت میں مبتلا تھے اور اپنی تکلیفات بڑھنے کے خوف سے سناکت سے ڈرتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ آئیڈ ویسٹس نے خیالات انسانیت اختیار کئے ہیں اور اپنی رعایا کو ایسا چاہتا ہے جیسا والدین چاہتے ہیں تو دے معیشت کی تنگی سے یا دوسری تکلیفات سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہیں بے اندیشہ ہو گئے ہر طرف شادیوں ہونے سے خوشی کی آوازوں کے اور گلہ بانوں اور کاشتکاروں کے گیتوں کے سوا اور کچھ سننے میں نہیں آتا تھا پھر خود ان کے درمیان حاضر تھا اور قاف اور سیڑ اپنی بریوں کے ساتھ ان کے علاج میں شامل تھے جو انکی دبقانی بالسیوں سے کئی قسم کا ہو رہا تھا ہر طرف راحت و فرحت برآتی تھی مگر فرحت نسا پر نہ جانی تھی صحت کی سستی مٹاتی تھی اور صحت اسکو ایک ساتھ زیادہ تیز اور زیادہ پاک کرتی تھی۔

یہ حال دیکھ کر پرانے آدمی جب کو اتنی بڑی عمر میں ایسی امید تھی بہت متعجب ہوئے اور نہایت ملالت اور سرت کے اشک بہانے لگے انکی خوشی انکو عبادت پر لائی تب اپنے تھر تھراتے ہوئے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کے پکارے اے تو انا جو بیڑ اس بادشاہ کو برکت دے جو تیری مانند ہی اور خود ہمارے واسطے سب سے زیادہ برکت ہو رہا ہے جو تو دے سکتا ہے یہ آدمی کی منفعت کے لئے پیدا ہوا ہے جیسے فوائد ہم اس سے پاتے ہیں ویسے فوائد تو اسکو دے ان شادیوں سے جو اولاد ہوگی اور جو ان سے ہوگی سو اپنی اخیر پشت تک اپنی زندگی کے واسطے اسکی ممنون رہیگی اور حقیقت میں یہ اپنی رعایا کا باپ ہو گا جو نوجوان جوڑے باہم شادی کرتے تھے سو اپنی خوشی اسکی تقریب کے گیت گانے سے ظاہر کرتے تھے جس سے وہ خوشی پاتے تھے اسکا نام ہمیشہ انکی زبانوں پر رہتا تھا اور اسکی تصویر انکے دلوں میں رہتی تھی اگر وہ اسکو دیکھتے تھے تو خود کو خوش نصیب سمجھتے تھے اور اسکے مرگ سے ایسے ڈرتے تھے کہ گویا انکے سر پر بہت بھاری بلا آئیگی۔

اب آئیڈ ویسٹس نے مینٹر سے اقرار کیا کہ میں نے کبھی کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو اس خوشی کی برابری کر سکے جو دوسروں کی فرحت اور محبت پیدا کرنے میں ہے یہ ایسی خوشی ہے جسکا مجھ کو کبھی خیال بھی نہ تھا میں سوچتا تھا کہ بادشاہ کی بزرگی صرف صاحبِ عجب ہونے میں ہے اور دوسرے جتنے آدمی ہیں سو صرف اسی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں میں ان بادشاہوں کا حال سنتا تھا جو اپنی رعایا کی محبت و فرحت کے

جب تک شہر تعمیر نہ ہو سکے تب تک ان کو کاشت نہ کریں

باب سیزدہم

آئیڈوینیس کا مینسٹرسے ظاہر کرنا پڑو سیلازمین اپنا اعتبار رکھنا اور
ٹیمو کریٹیز سے ملے اسکا فریب کرنا اور دھوکہ دینا اور فلاکلین کو تباہ کیا چاہنا اور
اسکا اقرار کرنا ان متمدنوں کے دم میں اگر ٹیمو کریٹیز کو اسکو مارنے کے واسطے بھیجنا اور
اسکا اسوقت میں ایک خطرناک محم پر حاکم ہونا ٹیمو کریٹیز کا اسکو نہ مار سنا اور فلاکلین
کا انتقام اسکی جان نہ لینا اور معاف کرنا اور اپنی حاکمی پالیمنیر کا جو اس کے قتل کے
تحریری حکم میں اسکا جانشین مقرر ہوا تھا سو پ کے جزیرہ سیماس کو چلا جانا
اور آئیڈوینیس کا کہنا کہ میں نے پڑو سیلازمین کی بغاوت جان لی لیکن
تب بھی اس کے اختیار ہی میں رہا

آئیڈوینیس کی ملازم اور مضفانہ حکومت سے قرب وجوار کے ملکوں کے باشندے اسکی رعایا کے ساتھ
شامل ہونے کو اور اسکی بادشاہت سے فرحت حاصل کرنے کو سیلینٹم میں جوق جوق فراہم آئے کھیت
جنین مدت سے کانٹے اور کٹیلے پڑا گئے ہوئے تھے اب بیش بہا غلہ جات اور ایسے بیوجات جنکا آگے وہاں
نام تک نہ جانتے تھے پیدا کرنے کا اقرار کرنے لگے زمین ہل کی پھال سے اپنا سینہ کشادہ اور کاشتکاروں
کے انعام کے واسطے اپنا خزانہ آمادہ کرنے لگی ہر ایک کی آنکھ نور امید سے روشن ہوئی پیشمار گلوں سے
پھاڑا اور درے سفید ہونے لگے اور پہاڑ مویشیوں کی آواز سے گونجنے چکے غول کے غول بھیڑ توں
اور بکریوں کے ساتھ اس وسیع چراگاہ میں چرتے تھے اور زمین چراگاہ کثرت مویشی سے جس قدر رکھات
زیادہ پاتی تھی اسقدر زرخیز زیادہ ہوتی جاتی تھی بے گلہ ہائے مویشی وغیرہ آئیڈوینیس نے مینسٹرس کی
صلاح سے اپنے ہمسایے کی پیو سیٹیز نامی ایک قوم سے ان اشیاء کے بدلے لئے تھے جنکا رواج
قانون جدید کی رو سے سیلینٹم میں ممنوع ہو گیا تھا۔

آئیڈوینیس
مینسٹرس
پڑو سیلازمین

ٹیمو کریٹیز
فیلانکلیز

ٹیمو کریٹیز

ٹیمو کریٹیز
فیلانکلیز

پالیمنیر

سیماس

آئیڈوینیس
پڑو سیلازمین

آئیڈوینیس

سیلینٹم

آئیڈوینیس
مینسٹرس

پڑو سیلازمین

سیلینٹم

سے تباہ کرتی ہیں موقع مناسب پر ایک جان لینا ہتون کو جان دینا ہی اور یہ ہمیشہ یا اکثر بادشاہ کو سختی صاحب رعب رکھتا ہی یہ مقولہ نادرست ہے کہ بادشاہ کی حفاظت رعایا کی سیاست پر موقوف ہے اگر اس کی واقعی اور خوش اخلاقی کی ترقی کی خبر داری نگیجائے تو وہ جو اطاعت کی واسطے پیدا ہوئے ہیں اس کی محبت حاصل کرنے کے بدلے دہشت سے مایوس اور مہیب ضرورت سے مجبور ہو کر خواہ اس کی اطاعت کا جو اپنے کا مذہم سے نیچے رکھیں گے خواہ اس کے بوجھ کے تلے دب مر گئے کیا یہ راحت کے ساتھ حکمرانی کا طریقہ ہی اور عظمت کی طرہ نہ رہنا۔

یاد رکھ کہ جو بادشاہ بغایت خود سر ہوتا ہی ہمیشہ نہایت کمزور رہتا ہی وہ سب پر قابض ہی اور اس کا قبضہ موجب تباہی ہی فی الواقع جو کچھ اس کا ملک رکھتا ہی وہ اس کا مالک ہی لیکن اسی سبب اس کا ملک کوئی چیز قیمتی نہیں رکھتا کھیت ناکاشتہ اور اکثر ویران رہتے ہیں اور قصبے اپنے تھوڑے سے باشندوں میں سے تھوڑے ہر روز کھوتے ہیں اور تجارت روز بروز گھٹتی جاتی ہی بادشاہ جو رعایا کی پرواہ نہیں رکھتا سو بالضرور بادشاہی کی پرواہ نہیں کرتا اور جو صرف رعایا رکھنے سے بزرگ ہی خود معلوم اپنی علامت اور طاقت ایسے کھوتا ہی جیسے تعداد مردم جس سے بے دونوں باتین حاصل ہیں بے معلوم گھٹتی ہی اور اس کا ملک آخر کار دولت اور رعیت سے خالی ہو جاتا ہی آدمیوں کا نقصان جو وہ سہتا ہی بہت بڑا اور بے بدل ہو کر اس کی طاقت مطلق ہر ایک رعیت کو غلام کرتی ہی اس ظالم کی یہاں تک خوشامد کرتے ہیں کہ اس کی عبادت اختیار کرنے ہیں اور جس پر وہ نظر کرتا ہی سو تھوڑا ہی لیکن تھوڑی سی بغاوت پر یہ بے انتہا طاقت اپنی ہی زیادتی ہے آپ نیت ہو جاتی ہی اس نے رعایا کی محنت سے کچھ مدد نہیں پائی اور جہاں تک پہنچی ہی سب کو تنگ اور ناخوش کیا ہی اور اس ملک کے ہر ایک شخص کو اپنی قابضی سے بے صبر مقابلے کے پہلے ہی صدر پر یہ بت سرگون اور ٹوٹے پارہ پارہ اور سب کا پائمال ہونا ہی حقارت اور نفرت اور دہشت اور عداوت اور بے اعتباری اور طبیعت کے دو سر جو ش ایسے مکروہ طبیعت کے مقابلے کو شامل ہو جاتے ہیں جو بادشاہ عافیت کے وقت میں کوئی ایسا ہمتور آدمی نہیں رکھتا جو اس کو راستی ظاہر کر سکے سو مصیبت کے وقت میں کوئی ایسا مہربان نہیں رکھتا کہ اس کے قصور و نگو معاف کرے اور اس کے دشمنوں سے اس کو بچائے۔

ہندوستانی
میں

پھر ایڈمینیسٹریٹو نے اپنی نامزد روعہ ارضی کو تقسیم اور ان کو نکتے کار گیروں سے آباد اور ترقی کی اصلاح کی تعمیل کرنے میں تعجیل کی صحت ایسے حصے ارضی کے باقی رکھے جو ہمارے نگو و نگو تکیہ تھی کہ

مجھ سے بنا کثرت اور موالدت کا طریقہ آسان ہونے سے محدود ریگی کیونکہ قبائل کی زیادتی سے آبادی بڑھتی
 مگر زمین وسیع ہے اسقدر ریگی پس خواہ مخواہ محتیا نہ کاشت کرنی پڑے گی اور وہ محنت متواترہ
 چاہیگی صرف کثرت معیشت اور سستی لوگوں کو کساح اور باغی کرتی ہو بیشک وہ کھانے کو پائینگے اور کھانیکو
 پورا پائینگے لیکن سوا اسکے جو اپنے عرق پیشانی سے اور اپنی زمین سے پیدا کریں گے اور کچھ نیا بین گے۔
 لوگوں کو اعتدال کی حالت میں قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تو جسقدر زمین ہر ایک قبیلہ کو دینی
 چاہئے اسقدر اب مقرر کر دے تو جانتا ہے کہ جسے سب لوگوں کے آنکی حالت کے موافق سات درجے مقرر
 کئے ہیں اور ہر ایک درجے کے ہر ایک قبیلہ کو صرف اسقدر زمین رکھنی چاہئے جسقدر آنکی گذران کیواسطے
 ضرورۃ ضرور ہو اگر قانون مقرر نہ توڑا جائیگا اور اسپر خیال رہیگا تو غربا کی زمین پر امر اکبھی قابض ہونے
 پائیں گے ہر ایک شخص زمین پائے گا لیکن صرف اسقدر پائے گا کہ اسکو محتیا نہ کاشت کا محتاج رکھے اگر بہت
 مدت گزرنے سے آدمی اسقدر بڑھ جائیں کہ انکے واسطے زمین وطن میں نہ مل سکے تو وہ نئی آبادیاں
 بنانے کو باہر بھیجے جائیں اس سے اصل ملک کو زیادہ تر فائدہ ہوگا۔

میری رائے یہ ہے کہ تو اپنے ملک میں شراب کو زیادہ رواج نہ پانے دے اگر تو دیکھے کہ انکو زیادہ
 لگائے ہیں تو اکھڑا دے سب سے زیادہ تر آفت جو آدمیوں پر آتی ہے سو شراب سے پیدا ہوتی ہے وہ بیماری
 اور تکرار اور فساد اور سستی اور محنت سے نفرت اور ہر طرح کی جان کی خرابی کا باعث ہے پس شراب کو
 ایک قسم کی دوا سمجھنا چاہئے یا عرق نادرہ اور اسکا استعمال صرف بیماری کے یا دیوتاؤں کی قربانی کے
 یا عام مہمانی کے وقت جائز ہو مگر مست سمجھ کہ جب تک تو نظیر نہ بنے گا تب تک یہ قانون جاری ہو سکیگا۔
 لڑکوں کی تعلیم کے واسطے مئیناس کے قوانین کو بھی بے تغیر قائم رکھنا چاہئے اور انکو دیوتاؤں
 کا خوف اور اپنے ملک کی محبت اور قوانین کی تعظیم اور نہ صرف خوشی پر بلکہ زندگی پر بھی عزت کی فائیت سکھانے
 کے واسطے مدارس مقرر کئے جائیں اور نہ صرف ہر ایک قبیلہ کی بلکہ ہر ایک شخص کی حادث کی نگرانی کیواسطے
 مجسٹریٹ متعین ہوں اور جھکو بھی انپر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ تو بادشاہ صرف اسواسطے ہے کہ لوگوں کی مثل کلمہ بان
 پاسبانی رکھے اور گلے کی طرح رات دن آنکی نگہبانی کرے اس بلاناغہ خبر داری سے تو بہت سے فوٹو اور
 تصور بند کر سکے گا اور جنکو بند کر سکے انکے واسطے فوراً سخت سزا دے کیونکہ ایسی حالت میں ایک پختی
 کرنا عام پر رحم کھانا ہی سزا نادرست ہو انکے محرج پر بند کرتی ہے ورنہ دے ملک کو خواری اور گندگاری

اور حقیر نے بھی جاسکی اور بل کی حب ایک دفعہ قدر ہوگی تب وہی فتحند اسکو اپنے ہاتھوں سے چلائیں گے
جنھوں نے ملک بچایا ہی اور اس کے وقت میں اپنی ہوڑ و فی زمین کو جو تھے بن اس سے کتر افتخار و تمجید
کے کہ جنگ کے وقت میں اسکی حفاظت کے واسطے تلوار کھینچے میں سمجھتے ہیں تمام ملک تیرے گرد منبر بریگا اور
یکے ہوئے غلوں کے سنہرے سجھے اور بال سریز کے مندرون کے تاج بنیں گے بکس انگور کے خوشنوا اپنے پانو
کے تلے کچلیگا اور آب حیات سے لذت تر شراب پہاڑوں سے ندی کی طرح ہینگی اور پہاڑوں کے درے
گذریوں کے راگ سے گونجن گے جو چکیتی ہوئی دھاروں کے کنارے پر متفرق ہو کر اپنی بانسیوں کی
آواز سے اپنی آوازیں ملائیں گے اور آنے لگے گئے آنکے گرد کھیلین گے اور بلا دہشت گرگ اس سبزہ گلزار
میں چریں گے۔

سیریز
بکس

مہر ڈومینیکس

ای آئیڈومینیکس کیا تو اس بات سے نہایت خوش ہوگا کہ تو ایسی بہتری کا منج بنے اور اپنا سایہ
حفاظت مثل سایہ کوہ آن لوگوں کے سر پر ڈالے جو اسکے تلے راحت و فراغت سے آرام کریں کیا تو اس نعمت
پر ایسی دلی کامیابی کے امیرانہ پاس سے اور ایسی بزرگانہ بزرگی کے سلیمانہ احساس سے محفوظ نہ ہوگا
جو اس ظالم کے سینہ میں کبھی نہیں آسکتی جو فقط زمین کو دیران کر کے واسطے جیتا ہی اور جو اپنی
حد و دین اس سے کتر غوریزی اور آشوب اور دہشت اور عذاب اور پریشانی اور فحط اور ناسید
نہیں پھیلاتا ہی جتنی دوسرے کی حد و دین پھیلاتا ہی جنکو مفتوح کرتا ہی فی الحقیقت وہ بادشاہ خوش ہر
جکو اسکے دل کی مہربانی اور دیوتاؤں کی قدر دانی رعایا کے واسطے باعث خوشی اور آئندہ کی واسطے
نظم بناتی ہیں اہل دنیا اسکی طاقت کے مقابلہ کو ہتھیار اٹھانیکے بدلے اسکے قدموں پر ساجدانہ پڑتے
ہیں اور اس سے اپنی اطاعت میں رکھنے کی درخواست کرتے ہیں۔

مہر ڈومینیکس

مہر

ایڈومینیکس نے پوچھا کہ جب اس طرح لوگ کثرت معیشت اور راحت سے آسودہ ہونگے تو کیا انکی آئندگی
انکے طریقے کو خراب نہ کرے گی اور تو اس طاقت کو جو مجھ سے ہائیکے پیرے برخلاف نہ دکھائیں گے میں نے
جواب دیا ایسا اندیشہ کرنا مصلحت نہیں ہے کیونکہ فضول خرچ بادشاہوں کے خوشامدیوں نے ظلم کے واسطے یہ ایک
بہانہ پیدا کیا ہی لیکن اسکی تدبیر بہت آسان ہے جو قوانین بننے زراعت کی نسبت مقرر کئے ہیں ان سے
محنت کی حادث ہو جائیگی اور لوگ باوجود کثرت معیشت صرف وہی چیز زیادہ رکھیں گے جسکی ضرورت
ہوگی کیونکہ ہم نے علم و ہنر موقوف کر دیئے ہیں جسے خیالات فضولی پیدا ہوتے ہیں اور کثرت ضرورت

گلدے کے ساتھ جاتا ہی سو حقد پیتا ہوا واپس آتا ہے اور جب سب فراہم ہوتے ہیں تب وہ کوئی نیا رنگ جو گرد
کے گانوں و والوں سے نکلتا ہوا آنکھوں سے نکلتا ہوا اور جو کھیتوں میں کام کرتے ہیں اپنا ہل اور اپنے ٹھکے
ہوئے بیل لیکے آتے ہیں جو اپنے سر جھکائے ہوئے سست اور سجاری قدم اٹھاتے ہیں اگرچہ جلد چلانے کے
واسطے آرا لگاتے ہیں مگر بیفا بدہ دن کی محنت کی تکلیفات دن کے ساتھ آخر ہوتی ہیں ویتاؤں کے
حکم سے دست خواب کے ایسی تاثیر زمین پر چھاتی ہے کہ تمام تشویش صاف ہو جاتی ہے اور راحت پر سحر تمام
طبیعت میں سرائت کرتی ہے اور وہ ہارے ٹھکے ایسے آرام میں آ جاتے ہیں کہ دوسرے دن کی تکلیف
سے کچھ دہشت نہیں کھاتے اگر آنکھ دیر پوتا ایسا بادشاہ بخشین جو انکی بے نقص راحت کو نہ بگاڑے تو حقیقت
میں یہ باشندے جو اعتبار سے نزدیک اور فریب سے دور ہیں بہت خوش نصیب ہیں اور وہ لوگ
کیسے بیرحم ظالم ہیں جو اپنی سخوت و ہوس بر لانے کے لئے ان سے وہ پیداوار شیریں چھینتے ہیں جس کے واسطے
وہ قدرت کی فیاضی کے اور اپنی پیشانی کے پسینہ کے مرہون ہیں اس زمین کی طبیعت کے بار و آ
آغوش میں ان کے واسطے جو اعتدال رکھتے ہیں اور محنت کرتے ہیں ایسی زیادتی معیشت ہے کہ کبھی کم نہیں
ہو سکتی اگر کوئی تن پرور اور کاہل نہ ہو تو کوئی کمبخت اور مفلس نہ ہو۔

آئیڈوینیٹس نے کہا کہ اگر وہ لوگ جنکو اس سیراب زمین پر جہاں تھان آباد کروں اسکو
کاشت کرنے میں غفلت کریں تو کیا کروں میں نے کہا تب تجھکو اس کے برخلاف کرنا چاہئے جو عموماً کیا جاتا ہے
بے پرواہ اور غارتگر بادشاہ صرف ان لوگوں پر محصول لگانے کا خیال رکھتے ہیں جو نہایت محنت کرتے ہیں
اور اپنی زمین کو ترقی دیتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ ان لوگوں سے محصول بہ آسانی وصول ہو سکیگا
اور ان لوگوں کو بچاتے ہیں جو اپنی سستی سے محتاج رہتے ہیں تو اس معکوس اور پرمضرت عادت سے
برخلاف عمل کر جو نیکی کو گھٹاتی اور بدی کو بڑھاتی اور سستی کو پھیلاتی ہے اور بادشاہ اور بادشاہت
دونوں کو ملک ہی اسلئے جو اپنی زمین کو کاشت کرنے میں غفلت کریں تو ان پر محصول بڑھا اور سو محصول
کے اگر ضرور ہو تو جو زیادہ اور مضادہ بھی زیادہ کر غفلتوں اور کاہلوں کو ایسی سزا دے جیسی اس سپاہی کو
دیتا ہے جو اپنے پرے سے بھاگتا ہے بخلاف ان کے آنکو خاص حقوق اور فوائد سے ممتاز کر جو اپنے قبیلہ کی
زیادتی کے موافق زیادہ محنت سے زمین کاشت کرتے ہیں تب ہر ایک قبیلہ بڑھیکا اور ہر ایک شخص نہ صرف
فائدے کی بلکہ عزت کی امید سے محنت کرنے پر تقویت پائیگا اور کاشتکاروں کی حالت پھر خراب نہ ہوگی

अइडोमिनिअस

मैन्तर

ہو جائیگے اگر وہ سختی اور قواعد کے مطیع ہونگے تو وہ اچھی رعیت بنیں گے اور تیری طاقت بڑھائیں گے اور جن کا ریکرونگ تو شہر سے کھیتوں میں لائیکا سواپنے لڑکوں کو دھانی ریت کی محنتوں میں لگائیں گے اور جن پر دیس کو تو شہر کی تعمیر پر انکی ہمد کے واسطے مقرر کیا تھا انھوں نے تیری زمین کا ایک حصہ صاف کرنے کا اور کاشتکار ہونے کا اقرار کیا ہی انکو جب تعمیر کا کام پورا کر چکے ہیں اپنی رعایا کے ساتھ شامل کچھو وہ ایسی ملایم حکومت میں جیسی تو نے اب قائم کی ہے یہ کہ اپنی زندگی بسر کرنے کو بہت خوش ہونگے اور چونکہ وہ بدن کے سٹے کٹے اور محنتی ہیں انکی دیکھا دیکھی بے بنائے ہونے کیسان کا ریکرو بھی تقویت پائینگے کہ انکے ساتھ شامل رہیں گے اور تھوڑے عرصہ میں تیرا ملک ایسی توانا نسل سے کہ جسے سب کاشتکار ہونگے بھر جائیگا۔

ایسا ہو جانے پر اپنی رعیت کی زیادتی کے واسطے کچھ فکر اگر تو مناکت آسان کر گیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں بیشمار ہو جائینگے اور مناکت کی آسانی کا طریقہ کچھ مشکل نہیں ہے تمام اشخاص بالطبیعت مناکت کی رغبت رکھتے ہیں اور دشواری اور زیر باری کے سوا کوئی انکو اس رغبت سے مانع نہیں ہو سکتا اگر تو آنپر محاصل کا بار زیادہ نہ ڈالے گا تو انکو اپنا قبیلہ کبھی گراں نہ معلوم دیگا زمین ناشکر گذار نہیں ہے بلکہ جو اسکو محنت سے کاشت کرتا ہی اسکو ہمیشہ روزی بخشی ہے وہ ان لوگوں کو اپنی بخشش سے محروم رکھتی ہے جو محنت نہیں کرتے کاشتکار اگر بادشاہ انکو مفلس نہیں کیا چاہتا تو جتنے اطفال رکھتے ہیں ہمیشہ اتنے ہی مالدار ہوتے ہیں کیونکہ انکے اطفال وقت طفلی ہی سے انکو بد دیتے ہیں سب چھوٹے لڑکے انکے گلوں کو چرا گاہ میں لیجاتے ہیں اور جو آنسے کچھ بڑے ہوتے ہیں سو انکی مویشیوں کی نگرانی رکھتے ہیں اور جو آنسے کچھ بڑے ہیں یعنی تیسرے درجہ کے سواپنے بچے کے ساتھ کھیت میں کام دیتے ہیں اس عرصہ میں انکیاں اپنی ماکوں کو دیتی ہیں جو باہر جانے والوں کے واسطے سادہ لیکن شفا بخش کھانا تیار کرتی ہیں اور جب وہ بچے دن کی محنت سے تھکے ہوئے واپس آتے ہیں تب وہ اپنی گایوں اور بچہ بکرؤں کا دودھ نکالتی ہیں اور اپنے خردن چوبلی اس مایہ طول عمری و تندرستی سے لبالب بھرتی ہیں اور اپنا وہ قلیل المقدار ذخیرہ پیر اور ایک قسم کے پھل اور دودھ کی بوتلیں میں انکے آگے لاتی ہیں آگ جلاتی ہیں اور قبیلہ کے سب آدمی انکے گرد بیٹھتے ہیں ہر ایک کا چہرہ عصمت اور راحت کے نور تابسم ہے چکنا چور اور جب تک وقت آرام طالب نہیں ہوتا تب تک کوئی دھانی راگ انکے دلوں کو ہلانا ہی جو

اب دیکھئے گئے کہ ہمارے پاس دولت زیادہ کثرت سے ہو لیکن یہ زیادتی فریب خالی تھی کیونکہ جس قدر رو
رکھتے تھے اس قدر نادر تھے اور جس قدر نہیں رکھتے تھے اس قدر مالدار تھے وہ کہتے تھے کہ ہماری دولت
وہ ہے کہ ایسی دولت سے نفرت کریں جو حالت کو تباہ کرتی ہے اور اپنی خواہشوں کو اس قدر کم کریں کہ ضرورت
نیکی کی برابر ہو جائیں۔

منیٹر نے اول موقع پانے پر جنگی اسباب خانے دیکھے اور یہ کہہ کر کہ لڑائی کے واسطے ہمیشہ تیار
رہنا لڑائی سے بچنے کا سیدھا طریقہ ہی امتحاناً سب ہتھیار اور لڑائی کے دوسرے ضروری اسباب ملاحظہ
کئے تو بہت سی چیزیں کم پائیں اور فوراً پتل اور لوہے کے کاریگروں کو اس کمی کو رفع کرنے کیلئے
ماہور کیا فی الفور کھٹیاں تیار کی گئیں اور انکا دھوان اور شعلہ باد لون ساتھ بہتہ اوپرٹھا ایسے جیسے
کوہ آئینہ کی اندرونی آتش سے اٹھتے ہیں ہتھوڑا نہائی پر لگتا تھا جو اسکے صدر سے ایسی بھارتی تھی
کہ اس پاس کے ساحل اور پہاڑ اسکی آواز سے گونجتے تھے اور دیکھنے والا اس جنگی سامان کی تیاریوں کا
جو نہایت اس کے وقت میں منظر دور اندیشی ہو رہی تھیں خود کو اس جزیرے میں سمجھتا تھا جہاں
ولکین دیوتاؤں کے بزرگ کیواسطے آلات رعد بنانے میں سکلاپ کو اپنی نظیر سے تقویت دیتا ہے۔
پھر منیٹر نے آئیڈوینیسیس کے ساتھ شہر سے باہر جا کے دیکھا کہ اس زر خیز ملک کا ایک بہت وسیع
خطہ بالکل نامزد روعہ پڑا ہے علاوہ اسکے بہت سے بڑے قطعہ زمین کے کیس قدر مزرعہ تھے اور کیس قدر
کاشتکاروں کی غفلت یا فلاکت سے نامزد روعہ تھے اسنے بادشاہ سے کہا کہ یہ ملک اپنے باشندوں
کو دو تہہ کرنے کے واسطے تیار ہے لیکن باشندے اتنے نہیں ہیں کہ سب ملک کو کاشت کر سکیں اسلئے
چاہئے کہ شہر سے فالتو کاریگروں کو جنکے پیشے صرف لوگوں کے طریقہ کو خراب کرتے ہیں یہاں لائین اور
ان میدانوں اور پہاڑوں کو سیراب کرنے کے کام پر لگائیں یہ کم نصیبی ہے کہ بے آدمی ایسے علموں
میں جو زیت آسائش کے محتاج ہیں مشغول رہنے سے محنت سے عاری رہے ہیں لیکن چاہئے کہ ہم اس
خرابی کے رفع کی تدبیر کو سوچیں یعنی اس نامزد روعہ اراضی کو قمر اندازی سے آئیر تقسیم کریں اور قریب و
جوار کے آدمیوں کو انکی مدد کے واسطے بلا لیں جو سب زیادہ محنت کا کام اس شرط پر خوشی سے اختیار کریں گے
کہ جس قدر زمین صاف کریں اس قدر زمین کی پیداوار سے ایک حصہ انکو ملے اور پھر وہ اسکے ایک حصہ
کے زمیندار مقرر کئے جائیں اور اس طرح وہ تیرے لوگوں کے ساتھ جو کس طرح کافی نہیں ہیں شامل

میں

دینا

بلکین
سیکاپمیں
آئیڈوینیسیس

چھوٹا ستوندار مدور مکان اور ہر ایک قبیلہ کے سب آزاد آدمیوں کے واسطے چند متفرق کمرے بنے رہیں
لیکن سخت سزا کے ساتھ ممانعت کی کہ کوئی بڑے کمرے ضرورت سے زیادہ وسعت اور عظمت کے ذریعہ
جیسے اپنا افتخار اور اقتدار دکھانے کو بناتے ہیں جو مکانات ان نقشوں کے مطابق ہر ایک قبیلہ کے انداز
کے موافق بنائے گئے اُن سے شہر کا ایک حصہ تھوڑے سے خرچ میں آراستہ ہو گیا اور باقاعدہ نظر آنے
لگا اور دوسرا حصہ جو پہلے سے لوگوں کے مغرورانہ اور شکبرانہ شوق سے بن چکا تھا باوجود اتنی عظمت
کے کم خوش نما اور دلکش تھا یہ شہر بہت تھوڑے عرصہ میں تیار ہوا کیونکہ پاس کے یونانی ساحلوں سے
بیشمار معمار اور ایپیرس سے بہت سے کاریگر ہوشیار اس قرار پر رمان آگئے تھے کہ جب تم اپنا کام کر چکے
تب سیلیئم کے قرب و جوار میں آباد کردئے جاؤ گے جہاں تم کو کھیتی کے واسطے زمین عطا ہوگی اور آری
کریکے واسطے مدد ملے گی۔

ہیپیرس

سے لے کر

میں

میتھر نے علم نقاشی اور بت تراشی کا رواج نامناسب سمجھا مگر چند آدمیوں کے واسطے اسکا استعمال
جائز رکھا کئی مددگار بھی اچھے لایق استادوں کے زیر نظر مقرر کئے جو طلباء کی لایقی کا امتحان لیتے
تھے اُسے حکم دیا کہ جو علم زیت کے واسطے بیضرور ہیں اُنکا سکھانا کچھ ضرور نہیں ہو اسلئے کوئی لڑکا اُن کا
استعمال نہ کرے لیکن ایسے جو فضیلت حاصل کرنے کی عقل رکھتے ہیں اور جو طبیعت کمر عمدہ کاموں کی واسطے
پیدا ہیں سو لوگوں کی معمولی ضرورت رفع کرنے میں فائدہ کے ساتھ مصروف ہو سکتے ہیں نقاش اور بت ترا
صرف بڑے آدمیوں اور بڑے کاموں کے یادگار قائم رکھنے کے کاموں میں لگائے جائیں اور جو واقعات ہمارے
نیکی سے خدمت عام کے واسطے ظہور میں آئے ہوں اُنکی صورتیں عام مکانون اور مردوں کی یادگار
میں بنائی اور لگائی جائیں لیکن میتھر کی کیسی ہی جزر سی اور کم خرچ تھی تو بھی اُسے اپنا شوق عظمت
ایسے بڑے بڑے مکانون کے بنوانے میں ظاہر کیا جو مفید عام ہوتے ہیں مثلاً کھیل کھیلنے کے اور گڑھوں
کے اور رستہ دوڑ کے اور رشت زنی اور کشتی گری وغیرہ ہر طرح کی بدن درست اور رشت رکھنیوالی
ورزش کرنے کے۔

میں

سے لے کر

اُسے بہت سے تاجر و نکو دبا یا جو بیرونی دست کاریوں کا بنا ہوا سامان میں قیمت زبردستی اور نقد
و طلائی ظروف مختلف تصویروں سے منقش اور کھینچے ہوئے عرق و غطر پیچے تھے اور یہ بھی حکم سنایا کہ ہر ایک
کمر کا اسباب سادہ اور پائدار ہو تاکہ جلد بگڑ سکے اسلئے سیلیئم والے جو آگے ناداری سے کشاکی تھے

نمایش کو جو طریقہ کو بلا معلوم خراب کرتی ہی کمی پر لائیکلی اور ہر ایک شی کو عمدہ اور کفایتی سادگی میں لائیک
واسطے گھٹانے کی کوشش کی اسنے غذا کا بھی انتظام کیا نہ صرف غلاموں کے واسطے بلکہ اعلیٰ درجہ کے آدمیوں
کے واسطے بھی اسنے کہا کہ نہایت شرم کی بات ہو کہ اعلیٰ درجہ کے آدمی اپنی بزرگی غذاؤں میں سمجھیں جو
و لکونام در کرتی ہو اور بدن کو مغلوب انکو چاہئے کہ اپنی قدر اس بات میں سمجھیں کہ اپنی خواہشوں کو درست
رکھیں اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکیں اور وہ نیکنامی پاسکین جو خاص و عام میں نیکی پھیلانے سے
پاتے ہیں جو شخص پر ہیز گار اور اعتدال پسند ہی اسکو ہمیشہ سادی غذا اچھی لگتی ہو اور صرف سادی غذا
نہایت توانا تندرستی پیدا کرتی ہو اور فرحتاے عالیہ و پاکیزہ کے واسطے ایک ساتھ طاقت و طبیعت بخشی
ہی تو بہت عمدہ غذا کھا لیکن وہ بے تکلف بنائی جائے علم باورچی گری لوگوں کو زبردینے کا علم ہی کیونکہ طبعی
خواہشات پوری ہونے پر اشتہا کو متقاضی کرتا ہے۔

ایڈوینیٹس کو باسانی معلوم ہوا کہ مینے غلطی کی تھی کہ اپنی رعایا کو سیناس کے کفایت شعارانہ قوانین
توڑنے اور اپنے طریقے خراب اور نامزدانہ کرنے دئے بلکہ مینے اسکو یہ بھی ثابت کیا کہ جب تک بادشاہ
اپنی نظر سے تائید نہ کرے گا تب تک ان قوانین کی بحالی سے کچھ فائدہ نہوگا اسلئے اس نے اول اپنے دستخوان
کا انتظام کیا کہ اسپر صرف ایسی سادہ غذا آئے دی جیسی وہ ٹرائے کے محاصرے کے وقت دوسرے بادشاہوں
کے ساتھ کھاتا تھا اور جو فیاضانہ اور لذت مند تھی جس قانون کا بادشاہ خود پابند ہوا اسکے ابراہین کوئی
دم نہ مار سکا اور بلا غدر دستخوان کی کثرت زائدہ اور لذت باطلہ سے دست بردار ہوا۔

مینے دوسرے دو قسم کے باجے بھی بند کئے ایک ملائم اور زنانہ آواز کا جو روح کو سستی اور شہوت پر مایل
کرتا ہے اور دوسرا او با شانہ انداز کا جو اسکو بے سبب ابترا نہ اور زفا شانہ فرحت پر ترغیب دیتا ہے اسنے
صرف وہ پاک اور مذہبی الحان جایز رکھا جو دیوتاؤں کے مندر میں خواہش عبادت کو زائدہ کرتا ہے اور
بہادرانہ نیکی کو شہرت دیتا ہے اور عمدہ عمارتی آرائش مثل ستون اور ستہ گوشہ دیوار اور رواق وغیرہ
بھی مندروں کے واسطے مناسب سمجھی اور سادہ اور عمدہ وضع کے نقوشات ایسے مکانات کے بنائے جنہیں
نہ بہت زیادہ نہ بہت کم زمین پر ایک قبیلہ کے بہت سے آدمی رہ سکیں اور ایک ساتھ راحت و فرحت پاییں
تاکہ اپنی صورت محسوس نہ اور کمزجیات کافی جدا گانہ رکھیں اور انتظام اور ادب قائم رہیں اور خرچ کم لگے
اور ایسی ہدایت کی کہ اوسط درجہ والوں سے جو اوپر ہیں انکے ہر ایک مکان میں ایک دالان اور ایک

ایڈوینیٹس
مذہناس

مینٹر

دراہ

مینٹر

جو لوگ ایرانہ نسل سے نہیں ہیں سو ان سے فروتر رہنا خوشی سے قبول کرینگے جو ایرانہ نسل سے ہیں اگر تو انکو احتیاطاً اتنی تقویت نہ دیگا کہ اپنے واسطے خیال باطل کریں اور انکو یکایک درجہ اعلیٰ پر نہ بڑھائیگا تو خوشی سے ان لوگوں سے فروتر رہنا قبول کرینگے جو ایرانہ نسل سے ہیں ان لوگوں کو سزا دینے میں کبھی کمی نہ کر جو عاقبت میں معتدلانہ رہے ہیں کسی فرق سے اتنا حسد پیدا نہیں ہوتا جتنا خاندانی نسل کے فرق سے پیدا ہوتا ہے۔

انکو کاری کی تجریص اور سرکاری خدمت میں پیش قدمی کی ترغیب دینے کے لئے اس قدر کافی ہے کہ انکو لیاقت عامہ کے واسطے کچھ امتیاز بزرگانہ مثل ناج یا تصویر دیا جائے جو جنکو دیا جائے انکی اولاد کے واسطے نئی ایری کی بنیاد ہو۔

پہلے درجہ کے آدمیوں کا لباس سفید اور سنہری کنارہ دار ہوا اور امتیازاً ایک طلائی انگشتری انکی انگلی میں رہے اور ایک طلائی تہنہ چسپرتیری تصویر منقش ہو انکے گلے میں جمایل رہے دوسرے درجہ کے آدمیوں کا لباس نیلا نقرہ کنارہ دار ہوا اور امتیازاً انکے پاس ایک انگوٹھی بلا تہنہ رہے تیسرے درجہ کے آدمیوں کا لباس نیلا اور یکینارہ ہوا اور انکے پاس انگشتری نہ رہے چوتھے درجہ کے آدمیوں کا لباس گہرا زرد ہو پانچویں درجہ کے آدمیوں کا زردی بایل سرخ چھٹے درجہ کے آدمیوں کا ملے ہوئے سرخ اور سفید رنگ کا ساتویں درجہ کے آدمیوں کا ملے ہوئے سفید اور زرد رنگ کا ہوا ان مختلف رنگوں کے لباس سے تیری ریاست کے آزاد آدمی سات درجوں میں اچھی طرح شناخت ہو سکیں گے غلاموں کا لباس سیاہی بایل سفید رنگ کا ہوا اور اس طرح ہر ایک شخص اپنی حالت کے موافق بلا انصراف پہچانا جائیگا اور ہر ایک ہنر جو صرف تکبر کو ترقی دیتا ہے سیکینٹم میں جاری نہونے پائے تمام ہنروالے آدمی جواب اپنے ملک کے مفائدہ کاموں میں مصروف ہیں آئندہ ایسے ہنر جو فائدہ مند اور نھوڑے ہیں یا تجارت اور زراعت اختیار کریں کپڑے کی قسم اور وضع میں کبھی فرق نہونے پائے آدمی بال طبیعت بھاری اور ضروری کاموں کے واسطے پیدا ہوئے ہیں اور یہ بات انکے لایق نہیں ہے کہ جو کپڑے پہنتے ہیں انہیں کچھ نئی بات ایجاد کریں یا اپنی عورتوں کو جنکو ایسے کام میں بھیجتی کم متصور ہے ایسی مکروہ اور خراب فضول خرچی میں پڑنے دیں۔

سے سے

سے سے

اور ایسے شریکین جو شرائط مقرر ہوں انکی نگرانی سخت ہزار کے ساتھ کی جائے یہ بھی ہدایت کی کہ تجارت بالکل کشادہ اور بے قید رہے آپس حاصل کا بوجھ ڈالنے کے بدلے ہر ایک سوداگر کو جو نئے ملک کی تجارت کا مال سیلینٹم کے بند پر لائے کچھ انعام دیا جائے۔

سلیٹنٹم

ان قوانین سے ہر طرف کے لوگ بہت چلے آئے اور سیلینٹم کی تجارت گویا دریا کا چڑھاؤ آرتار جنگی دولت پر دولت اس کثرت سے آتی تھی جیسے لہر پر لہر آتی ہے ہر ایک شہر بندر پر یا بندر سے بے روٹک آتی جاتی تھی اور ہر ایک چیز جو آتی تھی فائدہ مند تھی اور ہر ایک چیز جو جاتی تھی اپنے بدلے کوئی زیادہ تر فائدے کی چیز چھوڑ جاتی تھی اس بندر پر جو بیشمار قوموں کا مرکز تھا ملائمانہ سختی کے ساتھ ایضاً غالب تھا اور اونچے اونچے برجون سے جو اسکی زریت و حفاظت کے باعث تھے آزادی اور راستبازی اور عزت دنیا کی دور دور کی سر زمین سے سوداگروں کی طالب تھیں اور یہ سوداگر خواہ مشرق کے ساحلوں سے جہاں آفتاب دن نکالنے کے واسطے لہر کو چیرتا ہوا نکلتا ہے خواہ اس نامحدود دریا سے جہاں درازی راہ سے تھک کر اپنی آتش کو بجھاتا ہے آتے تھے تب سیلینٹم میں ایسی سلامت و حفاظت سے رہتے تھے جیسے اپنے وطن میں رہتے تھے۔

سلیٹنٹم

میں تب شہر کے اندر کے سلاح خانجات و اسباب خانجات و کارخانجات میں گیا ان سب بیرونی اشیاء کا بکنا بند کیا جو عیاشی اور نامردانہ خوش باشی سکھاتی ہیں اور اسے ہر ایک درجہ کے باشندوں کے لباس و طعام اور انکے گھر و مکے اسباب اور انداز اور زیورات پر مقرر کیے اور سب فقرہ وطلالی زیورات کا پہننا ممنوع کیا اور اینڈوینیس سے کہا کہ تیری رعایا کو انکے اخراجات میں تیری نظیر معتدل کر لی ضرور ہے کہ تیری وضع میں کچھ امتیاز و رحمت پایا جائے مگر تیرا اختیار تیرے پاس بانوں اور تیرے دربار کے بڑے اہلکاروں میں جو ہمیشہ تیرے گرد رہتے ہیں اچھی طرح پہچانا جاسکتا ہے اسلئے اپنا لباس بہت عمدہ کپڑے کا رکھ لیکن سرخ رنگ کا اور گردن کا سا گوٹ لگا ہوا اور ویسے ہی عمدہ کپڑے کا تیرے خاطر اہلکاروں کا ہو لیکن رنگ دیا نہ مختلف رنگوں سے مختلف درجوں کی پہچان رہے مگر سونا چاندی اور جواہرات کوئی نہ پہننے پائے اور یہ درجے علی قدر ولدیت ترتیب دئے جائیں۔

میں

ایڈومینٹس

جو بہت قدیم اور نامی امرا ہیں انکو اول درجہ میں رکھ جو لیاقت بدنی یا اختیار عمدہ سے ممتاز ہوں سو ان سے جو نیچے مدت سے سو روٹی عہد رکھتے رہے ہیں دو درجہ میں رکھ جائیں اور

بھڈو مینیس

مہندر

بھڈو مینیس

بھڈو مینیس

مہندر مہندر

ہوئے اور انکی سپرن آفتاب میں تابان ہوئیں اور غبار کا ایک بادل آسمان کو چڑھا اٹھو مینیس
اور میٹر آن بادشاہوں کو شہر سے بہت دور میدان تک پہنچائے آئے آخر باجم صفا شعارانہ دوستی کا ثبوت
دیکے اور لیکے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے آن مددگار بادشاہوں کو اب اٹھو مینیس کے طریقے سے
جو لوگوں کے بہکانے سے بگڑ رہا تھا واقف ہونے پر کہ اس صلح کے قائم رہنے میں کچھ اشتباہ نہ واقعیت
میں انھوں نے اسکی نسبت جو تجویز کی تھی سو اس کے طبعی خیالوں سے نہیں بلکہ اس کے خوشامدیوں کی خراب
صلح سے کی تھی جسکو فوراً وہ مان لیتا تھا۔

جب یہ فوج چلی گئی اٹھو مینیس میٹر کو اپنے شہر کے ہر ایک حصہ میں لیگیا مینٹر نے کہا دیکھیں تو
کتنی رعایا کیا شہر میں اور کیا ملک میں رکھتا ہے کہ ان سب کو گنیں اور دریافت کریں کہ انہیں کتنے کا شکار
ہیں اور تحقیق کریں کہ کس قدر غلہ شراب وغیرہ روغن ضروریات تیری اراضی سال بسال پیدا کر سکتی
ہے تب معلوم ہوگا کہ تیرا ملک اپنے باشندوں کی پرورش کر سکتا ہے اور بیرونی تجارت کی واسطے کچھ
بچا سکتا ہے یا نہیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ تیرے یہاں کتنے جہاز ہیں اور ان کے واسطے کتنے ملاح ہیں تاکہ
تیری طاقت کا اندازہ ہو سکے پھر وہ اس کے ساتھ ہر ایک بندر دیکھنے گیا جہازوں پر چڑھا اور ان سب
بندروں سے مطلع ہوا جہاں جہاں وہ جہاز تجارت پر جاتے تھے اور کیا سامان تجارت لیجاتے تھے
اور وہاں سے کیا لاتے تھے اور اس سفر کا کیا خرچ پڑتا تھا اور تاجر و نکو ایک دوسرے کا کیا دینا
تھا اور انہیں کتنی تاجرانہ جماعتیں مقرر تھیں تاکہ معلوم ہو کہ انکی شرطیں منصفانہ اور انکی رعایتیں
ایماندارانہ ہیں یا نہیں اسنے یہ بھی تحقیق کیا کہ ان دریائی سفروں میں کیا خطرہ ہے اور تجارت
میں کیا نقصان پہنچتا ہے تاکہ ایسے قاعدے مقرر کئے جائیں جو تاجروں کو تباہی سے بچائیں کیونکہ کبھی
وہ منفعت کی نہایت طمع میں آکے ایسے کام اختیار کرتے ہیں جنکی تکمیل کا اقتدار نہیں رکھتے۔

اسنے کہا کہ دیوالہ نکالنے کے واسطے سخت سزا دینی چاہئے کیونکہ دیوالہ اکثر دغا بازی کا نتیجہ نہیں
ہوتا تو غلبہ بازی اور بے امتیازی کا ضرور ہوتا ہے اور ایسے قوانین بنائے جسے دیوالہ نکالنا باہر
بند ہو سکے سوداگروں کو ناکید کی کہ اپنے اپنے مال اور آمد و خرچ کا حساب اور اپنی سوداگری کی
تفصیل مجسٹریٹوں کے یہاں جو اس کام کی واسطے مقرر ہوں لکھاتے رہیں اور تنبیہ کی کہ دوسروں کا
مال اپنے آدھے مال سے زیادہ جو کھو نہیں نہ ڈالنے پائیں اور جو تجارت تنہا نہ کر سکیں سو بشرکت کریں

صاف اور راستہ باز اور مصفت اور مہربان اور فیاض ہو اُسکی بہت کامل ہے اور وہ ارادۂ فریب سے بہت بافت
ہوتا ہے نفرت کرتا ہے اُسکی سب ظاہری لیاقتیں بزرگانہ اور اُسکے درجہ کے لائق ہیں اور اُسکی غلطیاں
قبول کرنے کے واسطے اُسکی عاقلانہ طبیعت اور ہر ایک سخت ملامت کے واسطے اُسکی صابرانہ اور سالمانہ
برداشت اور اپنے قصور و ن کی عام درستی کرنے کے واسطے اپنے برخلاف اُسکی مضبوطی اور اسطرح
دوسروں کی ملامت سے اُسکی بلند منزلی بیگان اس بات کی گواہ ہیں کہ اُسکا دل بزرگی حقیقی کھٹا
ہے بعض نقص ایسے ہیں جسے کم لیاقت کا آدمی خوش نصیبی اور خوش صلاحی سے بچ سکتا ہے لیکن جو بادشاہ
مدت سے خوشامدیوں کے فریب میں مبتلا ہو سوا اپنے نقصوں کو صرف نیکی اعلیٰ کی کوشش سے دریافت
کر سکتا ہے اسطرح کا چڑھنا کبھی نہ پڑنے سے اچھا ہے اسٹڈیٹس کی غلطیاں ایسی ہیں کہ اکثر سب بادشا
سے ظہور میں آئی ہیں مگر اُسے شہرت ایسی پائی ہے کہ آج تک کسی نے نہیں پائی اور میں نے جو اُسکو ملامت
کی ہے تو اُسکو آفرین بھی دی ہے کیونکہ مجھ کو اُس نے اپنی ملامت کرنے دی اور ای عزیز ٹیلیمیکس تو بھی اُسکو
سراہ اس میں اُسکی شہرت کمتر ہے اور تیری منفعت زیادہ تر اس لئے میں نے تجھ کو یہ نصیحت دی ہے۔

ایڈووینیٹس

دیلی میگزین

مینیٹر
دیلی میگزین

دیلی میگزین

مینر

دیلی میگزین

مینیٹر

سلیٹنٹ

اس کلام سے مینیٹر نے ٹیلیمیکس کو واقف کیا کہ جو دوسروں کی نسبت سختی سے تجویز کرتے ہیں علیٰ انھوں
اگر وہ حکمرانی کی دشواریوں اور پیچیداریوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنی نیکی کو نقصان پہنچاتے ہیں
پھر کہا کہ اٹی ٹیلیمیکس اب وقت جدا ہونے کا ہے خوش رہو میں یہاں تیری واپسی کا منتظر رہوں گا یا درکھو
جو دیوتاؤں سے ڈرتے ہیں سو آدمیوں سے کی طرح کا ڈر نہیں رکھتے تو خطرے میں پڑیگا لیکن یاد رکھو
کہ منزل تیرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی۔

اس وقت ٹیلیمیکس کو ایسا خیال ہوا کہ وہ وہی روبرو موجود ہے بلکہ یقین ہوا کہ اُسی کی آواز ہے جو قوت
دے رہی ہے لیکن مینیٹر پھر روبرو نظر آیا اور بولا کہ اے میرے بیٹے اُس خبر داری کو یاد رکھ جو میں نے
تیری طفولیت کے وقت سے تجھے تیرے باپ کی مانند دانا اور دلیر کرنے میں کی ہے اور کوئی کام ایسا نہ کر
جو اُسکی نظیر سے ناموافق اور میری نصیحتوں سے منافق ہو۔

آفتاب نکل آیا تھا اور پہاڑوں کی چوٹیاں اُس کے نور سے سنہری ہو رہی تھیں تب
مددگار بادشاہ سیلینڈم سے روانہ ہو کر اپنے لوگوں میں واپس آئے وہ فوجیں جو اُس شہر کے باہر
خمیہ زن تھیں اب اپنے اپنے افسروں کے ساتھ روانہ ہونے لگیں اُنکے نیزے ہر طرف جنگل سے نمایاں

صرف کوئی دیوتا انجام دے سکتا ہے لیکن وہ بادشاہ زمانا کی نسبت کم قابل رحم نہیں ہے جو کمزور و ناقابل
ہی اور خراب اور کمزور و ناقابل۔

ٹیلیفیکس نے کچھ بے باکی سے کہا کہ اسٹڈ وینیس پہلے ہی کرے جو اس کے بزرگوں کی بادشاہت تھی پھر
سے کھو چکا تھا اگر تو اپنی عقل سے اس کی حفاظت نہ کرتا تو سٹڈ وینیس کو بھی جو اس کی عوض آباد کر رہا ہے اپنے ہاتھ
سے کھو دیتا۔

مینٹر نے کہا میں قبول کرتا ہوں کہ اسٹڈ وینیس بڑی غلطیوں کا خطاوار ہے لیکن یونان کو اور ریز
کے دوسرے ہر ایک ملک کو دیکھ اور دریافت کر کہ انہیں جنھوں نے بہت ترقی کی ہے کوئی ایسا بادشاہ ہے
جو بہت سی حالتوں میں ناقابل معافی ہے سب سے بڑے آدمی اپنی اصلی طبیعت اور ذہنی حالت میں ایسے
نقص رکھتے ہیں کہ کبھی انکو گمراہ کرتے ہیں اور سب سے اچھے آدمی دے ہیں جو ان نقصوں کے اقبال کی
طاقت اور جو خرابی ان نقصوں سے پیدا ہوتی ہے اسکو درست کرنے کی واقفیت رکھتے ہیں کیا تو سوچتا
ہے کہ بڑا یوٹیسیر جو تیرا باپ ہے جسکو یونان کے تمام بادشاہ نظیر گردانتے ہیں ایسی کمزوری اور ناکامی نہیں
رکھتا ہے اگر وہ منروا کی دایمی ہدایت و حفاظت سے متمتع نہ ہوتا تو کتنی ہی بار ان خطرات اور مشکلات کے
تلے جو نصیب کی نہایت ناموافقیت سے اسکو پیش آئے تھے دب جاتا اس دیہی نے کتنی ہی بار اسکو روکا
سنبھالا ہے تب وہ نیکی کے راستہ پر چلا ہے اور اس بزرگی کو پہنچا ہے اور جب تو اسکو انتہا کہ میں اسکی
فضیلت کی تمام رونق کے ساتھ حکمرانی کرتا دیکھے تو مت اسید کیجیو کہ وہ بے نقص ہے وہ یونان اور ایشیا
اور دریا کے سب جزیروں میں ان غلطیوں پر بھی باعث تعجب ہے جو اس کے طریقہ کے پر رونق تعجبات میں
فراموش ہو رہی ہیں اگر تو بھی اسکو ایسا سراہتا ہے اور اسکی عقل اور نیکی کے لئے خوش نصیبانہ پیروی
کر کے انکو اپنے سینہ میں جگہ دیتا ہے تو تو دوسری فرحت اور عزت کا محتاج نہ رہیگا۔

بڑے آدمیوں سے اس سے زیادہ تر توقع مت رکھ جو انسانی طبیعت سے ہو سکتا ہے جو ان آدمی
اپنی نا تجربہ کاری اور مغزوری سے ایسی سخت تجویز کرتے ہیں کہ اس سے جن طریقوں کی پیروی
کرنی چاہئے سو بڑے لگتے ہیں اور نا اسید وارانہ سستی پیدا ہوتی ہے تجھکو صرف یہی نہیں چاہئے کہ عظمت
سے محبت رکھے اور اپنے باپ کی ناکامی پر بھی اسکی پیروی کرے بلکہ اسٹڈ وینیس کو بھی باوجود ان
باتوں کے جو اپنے اسکے طریقے اور تجارت میں قابل مذمت بتاتی ہیں نہایت اچھا سمجھنا چاہئے وہ طبیعت

ٹیلیفیکس
اسٹڈ وینیس

سٹڈ وینیس

مینٹر
اسٹڈ وینیس

ٹیلیفیکس

مینٹر

اسٹڈ وینیس

سٹڈ وینیس

اسٹڈ وینیس

ہیں ملک جتنا زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی عمل زیادہ ہوتا ہے کیونکہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بادشاہ خود نہیں
 کر سکتا اور اسلئے اسے کام اور دن سے لیتا ہے اور وہے جنگو وہ اپنا اختیار سونپتا ہے جس قدر زیادہ ہونے
 ہیں اس قدر وہ اپنے انتخاب میں غلطی دیکھتا ہے جو شخص آج بادشاہوں کو برا کہتا ہے سو کل جنگو برا کہتا ہے
 اُسے بھی خراب حکمرانی کرتا ہے اور اگر اسکو ویسا ہی اختیار دیا جاتا ہے تو ویسی ہی بلکہ اُسے بھی سخت تر
 غلطیاں کرتا ہے اگر کوئی شخص طبعی فصاحت رکھتا ہے تو حالت بیکاری میں اُسکے عیب پوشیدہ رہتے ہیں
 اور اُسکی عقل روشن فائدے پر متوجہ ہوتی ہے اور وہ جن کاموں پر نہیں ہے ان سب کاموں کے لائق
 معلوم ہوتا ہے لیکن اختیار آدمی کی لیاقت کو سخت امتحان پر لاتا ہے اور بڑے بڑے عیب جو بیکاری کی
 تاریکی کے سایہ میں پوشیدہ رہتے ہیں ظاہر کرتا ہے بزرگی ان آئینوں کی مانند ہے جو ہر ایک شی کو اُسکی
 مقدار سے زیادہ تر دکھاتے ہیں بڑے درجہ پر ہر ایک عیب بڑا معلوم ہوتا ہے جہاں چھوٹی چیزیں اپنے
 نتیجوں میں بڑی ہوتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے قصور سخت مقابلہ پیدا کرتے ہیں بادشاہ ایک شخص ہے جسکے
 طریق پر تمام دنیا برابر ناظر اور عیب جوئی پر حاضر ہے اُسکا وہے لوگ درست خیال نہیں کر سکتے جو صرف
 اُسکے عہد سے پر قیاس کرتے ہیں اور ان مشکلات سے مطلق واقفیت نہیں رکھتے جو اُسکو گہیرے رہتی
 ہیں اور جیسا کامل جانتے ہیں ویسا ہونے سے اُسکو آدمی نہیں سمجھتے مگر بادشاہ آدمی سے کچھ زیادہ
 نہیں ہے اُسکی نکوئی اور عقلمندی اُسکی طبیعت پر منحصر ہے وہ بھی ہوا اور ہوس اور عادت رکھتا ہے جنہر
 ہمیشہ غالب آنا ناممکن ہے اُسکو غوغا اور زنگار برابر گہیرے رہتے ہیں جو بدو چاہتا ہے سو کسی سے نہیں
 پاتا اور کبھی اپنے جوش طبیعت سے اور کبھی اپنے وزیروں کی نصیحت سے ہمیشہ دھوکہ کھاتا ہے اور ایک
 غلطی کی درستی نہیں کرنے پاتا کہ دوسری غلطی میں پڑتا ہے ان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے جو
 سب سے زیادہ عقل اور سب سے زیادہ نیکی رکھتے ہیں اور جو غلطی ابتدا میں ہوتی ہے انتہا میں اُسکی درستی
 کرنے کے لئے دراز ترین اور بہترین بادشاہت کوتاہ اور بغایت قاصر ہوتی ہے ایسی خرابیاں بادشاہت
 سے جدا نہیں ہو سکتیں اور آدمی کمزوری سے ایسے بوجھ کے تلے دب جاتا ہے بادشاہ لائق رحم و قابل
 معافی ہیں کیا انہر رحم واجب نہیں ہے جو ہمارے مخلوقات کی حکمرانی پر مقرر کئے جاتے ہیں جنکی خواہشیں انہر
 ہیں اور جو اپنے اوپر اچھی طرح حکم کر نیوالوں کی ہر ایک قوت کی مصروفیت جانتے ہیں ورنہ صاف یہ
 بات ہے کیا وہ آدمی قابل رحم نہیں ہیں جو مثل خود کی ضروری اطاعت کرتے ہیں بادشاہت کا کام

نوشہ و خوش ہو گئے اور تو اسے جو رعایت و عنایت چاہ سکتا ہو انکے پانے میں کچھ مشکل نہیں دیکھے گا اگر انکی ناواقفیت ایسی سخت ہو کہ اس طریقے کی درستی ان سے پوشیدہ رہے تاہم تجھ کو ان سے جس بات کی امید ہو سکتی ہو اسکا کسب قدر استخانی علم حاصل ہو جائیگا اور تو انکے ساتھ ایسے معاملات پیش کریگا کہ لڑائی کے درمیان تجھے ان سے زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہ ہوگی اور انکے واسطے تجھ کو ملامت نہ سنی پڑے گی لیکن سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھ کہ تیری ناخوشی ان خوشامدیوں کے روبرو ذرا سی بھی ظاہر نہ ہونے پائے جو ہر وقت حسد اور نفاق پیدا کرنے کو مستعد رہتے ہیں میں یہاں پہونگا اور آئیڈ وینیس کو ان تدبیروں کے کرنے میں مدد و ننگا جو واجباً اسکی رعایا کے فائدے کی واسطے اور ان غلطیوں کی درستی کے واسطے ضرور ہیں جو بد صلاحوں اور خوشامدیوں کے بہکانے سے اپنی نئی بادشاہت جمانے میں اس سے سرزد ہوئی ہیں۔

ٹیلی میکس آئیڈ وینیس کی اس تھوڑی سی ملامت پر اسکے طریقے کی نسبت حقارت آمیز استعجاب ظاہر کئے بغیر نہ رہ سکا مگر نے سخت آواز سے اسکو روکا اور کہا کیا تو تعجب کرتا ہے کہ سب سے زیادہ عالیقدر آدمی آدمی ہی ہوتے ہیں اور وہ بے شمار مکروں اور فریبوں میں جو بادشاہت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں آثار ضعف انسانی ظاہر کرتے ہیں آئیڈ وینیس میں خیالات عظمت و حشمت آیام طفولیت سے جاگزیں ہیں اور ترقی پاتے رہے ہیں اور ایسا فیلسوف کون ہے جو اسکی جگہ پر آکے خوشامد پر غالب ہے حقیقت میں اسنے اسے بہت دھوکہ کھایا ہے جنہاں اعتبار کیا ہی لیکن سب سے عاقل بادشاہ بھی کتنا ہی احتیاط رکھیں اکثر دھوکہ کھا جاتے ہیں کوئی بادشاہ ہر ایک کام آپ نہیں کر سکتا اسلئے اسکو وزیر رکھنے پڑتے ہیں اور انہیں اعتبار کرنا پڑتا ہے علاوہ اسکے کوئی بادشاہ انکو جو اس پاس رہتے ہیں اسقدر نہیں پہچان سکتا جسقدر انکو دوسرے پہچانتے ہیں کیونکہ اسکے روبرو کبھی بے پردہ نہیں آتے اور اسکو دھوکہ دینے کے

لئے جو مکر و حیلہ ممکن ہو سکتے ہیں انہیں ایسی عزت و ٹیلی میکس تیرا خاص تجربہ اس صداقت کا ثبوت اچھی طرح نہیں کر سکتا ہم جو خوبیاں اور لایقیان تلاش کرتے ہیں سو آدمیوں میں کبھی نہیں پاتے اور کیسی ہی محنت اور فراست سے انکے طریقوں کو سیکھتے ہیں تو بھی ہر روز نتیجہ نکالنے میں غلطی ہی کرتے ہیں جو خوبیاں اور لایقیان ہم تلاش کرتے ہیں سو عوام میں کبھی نہیں پاسکتے کیونکہ اچھے اچھے آدمی تو ہم اور تنفر اور حسد رکھتے ہیں اور اپنی رائے کی پیروی میں اور اپنا عیب کیسا ہی مضر ہو کم قبول کرتے

آئیڈ وینیس

ٹیلی میکس

آئیڈ وینیس

مہندر

آئیڈ وینیس

ٹیلی میکس

یعنی صرف ایک وحشیانہ خوشی ہی جاہلانہ بہت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا جو کوئی خطرے میں اپنے ہوش بھانہ نہیں رکھتا ہی سو بہادر نہیں دیوانہ ہی اور صرف اپنی بے امتیازی سے دہشت پر غالب آتا ہی ورنہ جس قدر اضطراب سے آزاد ہو اس قدر بزدل ہو اور اگر نہیں بھاگتا ہی تو مضطرب ہی دل اختیار میں نہیں رکھتا کہ انتظام درست رکھ سکے اور اتفاقی اور ضروری موقع پاسکے یا اس سے فائدہ اٹھا سکے جیسا کہ انیوں میں پاتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں کہ دشمن کو گھبرا دیتے ہیں اور اپنے ملک کو بچا لیتے ہیں اور اگر وہ سپاہیانہ شوق رکھتا ہی تو حاکمانہ تمیز نہیں رکھتا اور نہ وہ بہت رکھتا ہی جو عام آدمی کے واسطے بھی ضرور ہوتی ہی کیونکہ عام آدمی بھی کام کے جوش میں اتنی تمیز رکھتا ہی جتنی اپنے افسر کے احکام سننے اور سمجھنے کو ضروری ہی جو شخص جلد بازی کرتا ہی سو فوج کی درستی اور ترتیب کو بگاڑتا ہی اور پھر ضربے تدبیری کی نظیر بنتا ہی اور اکثر تمام فوج کو لا علاج نقصان میں ڈالتا ہی جو لوگ عام کام پر صرف اپنی ہوس برآری مقدم جانتے ہیں سو انعام کے نہیں ہنرا کے مستحق ہوتے ہیں۔

پس ای میرے بیٹے بزرگی کے تعاقب میں بھی تعجیل سے احتراز کر کیونکہ بزرگی صرف موقع منفعت کا صابرانہ تسلی کے ساتھ انتظار رکھنے سے حاصل ہوتی ہی وہ نیکی زیادہ تر واجب التعظیم ہی جو بے شر اور بے ضرر اور بے نخوت ہوتی ہی جیسے تجھ کو خطرے میں پڑنے کی ضرورت زیادہ ہو ویسے چاہئے کہ تیری تدبیر اور دور بینی اور بہت بھی زیادہ ہو یہ بھی یاد رکھ کہ جس بات سے تیرے رفیقو کو حسد پیدا ہو اس پر ہنر کر اور خود میں دوسرے کی کامیابی کو حسد پیدا نہ کرنے دے جس کام کے واسطے آفرین چاہئے فیاضانہ اثر دے مگر نیکی اور بدی سے مشتمل کام کے واسطے کسی کو مت سراہ نیکی کو خوشی سے ظاہر کر اور بدی کو چھپا اور اس کو کبھی یاد نہ کر مگر جہان پرانے حاکمون کے سامنے جنگو سب طرح کے تجربے حاصل ہیں جو تجھ کو نہیں ہیں اپنی رائے ندے انکی رائے ادبے سن اور ان سے صلاح لے اور جو زیادہ ہوشیار ہوں ان سے مدد چاہ اور جو اچھے کام انکی صلاح سے تجھ سے ظہور میں آئیں تو انکے واسطے اپنی ممنونی ظاہر کرنے میں مت شرم۔

کوئی ایسی بات مت سن جو تجھ کو دوسرے کا حسد اور نا اعتماد کرے ان سے اپنا حال دل اعتبار اور احتیاط کے ساتھ ظاہر کر اگر تو جانتا ہی کہ انکا طریقہ تیرے ساتھ مخصوص ہی تو فوراً اپنا ضمیر انکو ظاہر کر اور اسکا جو سبب ہو انکو جتا اگر وہ اس طریقے کی فیاضانہ عمدگی سے واقفیت کی قابلیت رکھتے ہوں گے

رکھنے کو کافی ہو۔

دو گار بادشاہوں نے اسید وینیس سے رضا مند اور غیر کی عقل سے خورسند ہو کے تسلیم کر کے کرچ
کیا وہ تسلیم کیس کے ہمراہ ہونے سے بہت خوش تھے لیکن تسلیم کیس کو اپنے دوست سے جدا ہونے پر بہت افسوس
ہوا جو وقت وہ بادشاہ اسید وینیس سے رخصت ہوتے تھے اور اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے اپنی دوستی
قائم رکھنے کے عہد کرتے تھے اس وقت مینٹر نے تسلیم کیس کو ایک خاموشانہ جوش و خروش میں آ کے اپنے سینہ سے لگایا
اور خود کو اس کے اشکوں سے تر پائیا تسلیم کیس نے کہا کہ مجھ کو بزرگی کی تلاش میں خوشی نہیں ہے اور میری جدائی
سے سوا افسوس کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور میں سوچتا ہوں کہ وہی ملک وقت پھر آیا جب ہم یوں نے
مجھ کو تیرے آغوش سے دور کر کے تجھ سے پھر ملنے کی امید بغیر دور کے ملک میں ڈالا تھا مینٹر نے اس کو ملایمی اور
تسلی کے الفاظ کہے تسلی دی اور کہا کہ یہ جدائی اس جدائی سے بہت مختلف ہے جو مصر میں ہوئی تھی یہ
جدائی خوشی کی ہے اور تھوڑے دن کی اور مجھ کو بزرگی بخشیگی ایسی بیٹے تو مجھ سے کم ملایمی اور زیادہ مضبوطی
کے ساتھ محبت رکھو اور میری جدائی کی حادث سیکھو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ میں اور تو ہمیشہ کے واسطے
جدا ہونگے اور کیا درست ہے اور کیا نا درست ہے سو مجھ کو اپنی عقل اور نیکی کے اہمام سے زیادہ تر سیکھنا چاہیے
اس سے کہ مینٹر کی موجودگی سے سیکھنا ہے۔
اس ویسی نے جو مینٹر کی صورت میں مخفی تھی تب تسلیم کیس کو اپنی سپر سے محفوظ کیا اور اس کو عقل مند ہی اور
دور بینی اور بے باکانہ ہمت اور شرافت و اعتدال کا نور مع آن نیکیوں کے جو کم نصیب ہوتی ہیں بخشا
اور کہا کہ جہاں تیرا کام ہے وہاں جا اور مت سوچ کہ وہ پر خطر ہی یا پر سلامت بادشاہ کو خطرے سے بچنے کے
واسطے لڑائی سے انکار کرنا اتنا باعث بے عزتی نہیں ہے جتنا لڑائی کے وقت الگ ہونا باعث بی عزتی ہے جو دوسروں
پر حکم کرتا ہے چاہیے کہ اس کی ہمت کبھی متبہ نہ ہو اگر یہ مناسب ہے کہ رعیت اپنے بادشاہ کو بچا دے تو یہ زیادہ تر مناسب
ہے کہ بادشاہ اپنی عزت کو بچائے یا درکھ کہ جو دوسروں پر حاکم ہوتا ہے اس کو اس کے واسطے نظیر بننا پڑتا ہے اور
اپنی بہت دکھا کے ان کی ہمت کو تقویت دینی پڑتی ہے اس لئے ای تسلیم کیس خطرے سے مت ڈر لڑائی میں مرگانی ہی بہت
پر حزن نہ آنے دے جو خوشامدی تجھ سے کہتے ہیں کہ تجھے خود کو خطرے میں نہ ڈالا چاہیے سو ہی جب خطرہ آئیگا
اور اسے صلاح لیجا بیگی تو تیری کم ہمتی ظاہر کرے گی لیکن بے ضرورت خود کو خطرے میں نہ ڈال بہت جہاں تک
عقل کے ساتھ ہے ایک طرح کی خوبی ہے اور اگر عقل کے ساتھ نہیں ہے تو وہ زیست کی ایک جو قوفانہ حقارت

رومینیٹس
نیر، سئلینٹ

تیلیمکس
تیلیمکس

رومینیٹس
مینٹر
تیلیمکس

تیلیمکس

مینٹر

مینٹر

مینٹر
تیلیمکس

تیلیمکس

حاصل کرینگے ایک یہ کہ جو تجارتی محصول کے سبب سیلینیٹم سے چلے گئے ہیں انکو واپس لائیں گے اور دوسرا یہ کہ یولیسز اگر زندہ ہو تو اسکی کچھ خبر پائیں گے وہ کہیں ان دریاؤں کے قریب ہی ہوگا جو یونان کو ایشیائی سے علیحدہ کرتے ہیں اور یہ معتبر خبر پائی ہو کہ لوگوں نے اسکو فینیشیہ والوں کے دریاں دیکھا ہے لیکن اگر یولیسز نہ ملیگا تو بھی اسکے بیٹے کو تیرے جہازوں سے بہت فائدہ ملیگا کہ اسے نام سے تمام ایتھاکہ مین اور اس پاس کے ملکوں میں جہان یقین کرنے ہیں کہ جیسے اسکا باپ مر گیا ہے ویسے وہ بھی مر گیا ہے اسکا رعب پیدا کرینگے پینیلوپ کے امیدوار یہ سنکر حیران ہونگے کہ وہ ایک توانا بادشاہ کی فوج کے ساتھ واپس آتا ہے اہل ایتھاکہ خون سے مطیع رہیں گے اور پینیلوپ کو دوسرے خاوند کے اقبال کے انکار میں تقویت ہوگی اسطرح پر جب ٹیلیمیکس جوانیا والوں کے مقابلہ میں تیری خدمت کر گیا تو اسکی خدمت کر گیا آئیڈ وینیس نے کہا وہ بادشاہ خوش نصیب ہو جسکو ایسی صلاح ملنی ہو لیکن وہ اس سے دو چند خوش نصیب ہو جو اہل صلاح کی قدر جانتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ایک خردمند اور وفادار دوست ایک لشکر فیر وزی اثر سے بہتر ہے تاہم بادشاہ خردمند اور وفادار پر جنگی نیکی سے ڈرتے ہیں اعتبار کم لاتے ہیں خود کو خوشامدیوں کے حوالہ کرتے ہیں اور انکی بے ایمانی سے نہیں ڈرتے ہیں میں خود ایسی ملک غلطی میں پڑ چکا ہوں اور تجھ سے اسے مصائب بیان کرونگا جو مینے ایک جھوٹے دوست سے سے ہیں وہ میری خواہشوں کو خوشامدیانہ سراہتا تھا اس امید سے کہ میں اسکی خواہشوں کو پورا کروں۔

مینٹر نے باسانی مددگاروں کو یقین کرایا کہ مناسب ہے کہ آئیڈ وینیس ٹیلیمیکس کے کام اپنے ذمہ لے اور ٹیلیمیکس اسکی طرف سے ہمارے ساتھ اس معاملے میں شریک رہے بلکہ اس بات سے بہت راضی ہوئے کہ بڑے یولیسز کا بیٹا کرٹھ کے سوجوانوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ رہے گا جنکو آئیڈ وینیس نے اسکے زیر حکم کر رکھا ہے یہ نوجوان اسکے باغ مصاحبت کے گل تھے جنکو وہ اپنے وطن سے اپنے ساتھ لایا تھا اور جنگ کے واسطے مینٹر نے اسکو اس عزیت پر بھیجنے کی صلاح دی تھی یعنی اسنے کہا تھا کہ آیام امان میں رعایا کی تعداد کا بڑھانا ضرور ہے لیکن جنگی نام اور کام کی قومی ناواقفی شانے کے لئے ان نوجوان امیر و نکو جنگ پر بھیجنا بھی واجب ہوتا کہ سپاہیانہ خوبی کا خیال امیرانہ نسل اور بلندی درجہ کے خیال سے ملے قومی خواہش بزرگی اور شوق سلاح اور تحمل تکلیف اور تحقیر مرگ اور علم جنگ سے آزمودہ کارانہ واقفی کے پیدا کرنے اور

سیتلینٹم

یولیسیز

ایڈیلی
فینیسیا

یولیسیز

آدھا کا

پینیلوپ

آدھا کا

پینیلوپ

ایڈیلی
ہانیسا

آڈو مینیس

مینٹر

آڈو مینیس

ایڈیلی
میکسایڈیلی
میکس

یولیسیز

آڈو

آڈو مینیس

مینٹر

اور تیرے اختیار کی مقدار تیری رعایا کی تعداد ہی نہ تیرے ملک کی وسعت اپنے علاقہ کو کیسا ہی چھوٹا ہو سب سے
 رکھ اور اسکو ایسے آدمیوں سے آباد کر جو تعلیم یافتہ اور محنتی ہوں اگر تو ان لوگوں کا عزیز رہیگا تو ان
 سب سے فتح کرے گا والوں سے جنہوں نے زمین کو ویران کیا ہے تو زیادہ تر طاقتور اور زیادہ تر غریب اور بزرگ ہوگا۔
 آئندہ وینیس نے کہا تو پھر میں ان بادشاہوں کو جنہوں نے مجھ سے اس معاملہ جنگ میں مدد چاہی ہے
 کیا جواب دوں کیا اپنی ریاست کی کمزوری ظاہر کروں درحقیقت یہ بات درست ہے کہ باوجود خاص
 فوائد کے جو اپنے موقع حاصل سے مجھکو مل رہے ہیں غافل رہا ہوں عینے زراعت و تجارت کے کام میں غفلت
 کی ہو اور صرف شہر کو مالیشان کرنے کا خیال رکھا ہے لیکن اسی عزیز مینٹر کیا میں اسے بادشاہوں کے سامنے
 اپنی بے تیزی قبول کر کے خود کو یہ ہمت کروں اگر مجبور ہی کرنی پڑے گی تو کرونگا اور کیسی ہی تکلیف ہو
 فوراً جھیلو لگا کیونکہ تو نے مجھکو سمجھایا ہے کہ بادشاہ صرف رعایا کے واسطے ہے اور بالکل انکار ہوں ہوا
 اسکو ہمیشہ چاہئے کہ انکی عافیت اپنی شہرت پر مقدم جانے۔

مینٹر نے کہا کہ یہ تقریر بزرگی رعایا کے لائق ہے اور میں اسی کے واسطے تجھکو تیرے نام کے لائق بادشاہ
 سمجھتا ہوں نہ تیرے شہر کی پر غرور بزرگی کے واسطے لیکن تیری عزت کی حفاظت تیرے ملک کی منفعت
 پر بھی مقدم ہے اس کام کو مجھ پر چھوڑ میں ان بادشاہوں کو سمجھاؤں گا کہ تو یو لیسٹر کو اگر جیتا ہے اور اگر
 مر گیا ہے تو اس کے بیٹے کو جبراً اسکی بادشاہت کی حکومت پر قائم اور پینیلوپ کے اسید واروں کو ملک لے لیا
 سے خارج کیا چاہتا ہے وے فوراً سمجھ جائیگے کہ یہ بات بلا افواج بیٹا ناممکن ہے اسلئے ڈانیا والوں کے
 مقابلہ میں تجھ سے تھوڑی فوج ملنے پر بھی راضی ہو جائیگے۔

وہ یہ بات سنکر اس شخص سے خوش ہوا جو اپنے سر سے اس بوجھ کے اتر جانے سے خوش ہوتا ہے
 جسکے تلے وہ دب رہا ہے اور بولا کہ اسی میرے عزیز مینٹر بیشک اس بات سے تیری شہرت اور میرے
 نوآباد شہر کی عزت دونوں محفوظ رہیں گی اور میرے ہمسایہ کے بادشاہوں پر میری کمزوری ظاہر ہوگی
 لیکن جب ٹیلیسکین خود میری طرف سے ڈانیا والوں کے مقابلہ میں مصروف رہیگا تب میں کس صداقت
 کے اظہار پر یہ عذر کر سکتا ہوں کہ میں یو لیسٹر کو یا ٹیلیسکین کو اسکی بادشاہت پر قائم کرنے کے واسطے
 فوج بھیجا چاہتا ہوں مینٹر نے کہا کہ اس بات سے کچھ تکلیف نہ پائیں جو مجھ کو بھی نہیں بولو گایے جہاز جو
 تو اپنی تجارت کے واسطے درست کر رہا ہے اپنی پیش کے حاصل کو جائیں گے اور دو فائدے ایک ساتھ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

مہینہ

ہوں اور کوئی ایسی راستی نہیں ہے جو تیرے لبوں سے سنکر میں خود کو خوش نصیب نہیں سمجھوں گا رحم کے ساتھ یاد کر کہ میں مدت سے زہر خوشامد سے متاثر ہوا ہوں اور اپنی تکلیفوں میں بھی راستی سے نا آشنا ہوں افسوس ہے کہ کسی شخص نے مجھ کو اتنا نہیں چاہا کہ جس بات کے کہنے میں میری ناخوشی سمجھتا سو مجھے کہتا۔ یہ بات کہتے ہوئے ایڈوکیٹس کا دل گھلا آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بڑی محبت کے ساتھ منہ سے بغلیں ہوا بیٹھنے کا مجھے نہایت افسوس آتا ہے کہ مجھے رنج پہنچاتا ہوں لیکن مجبور ہوں کہ میں سمجھ کر راست بات کے چھپانے سے دھوکہ نہیں دیکھتا کیا تو میرا قائم مقام ہو کر ایسا کر گیا اگر اب تک تو ہمیشہ دھوکہ کھاتا رہا ہے تو اس کا باعث یہ ہے کہ تو دھوکہ کھانا پسند کرتا تھا کیونکہ جو تجھ کو صلاح دیتے تھے تو انہیں صفائی دیکھنے سے ڈرتا تھا کیا تو نے ایسے آدمی تلاش کئے تھے جو نہایت بیغرض تھے اور ایسے جو غالباً تیری مرضی کے خلاف کہتے کیا تو نے ایسے آدمی پسند کئے ہیں جو تیری خوشی کی اور اپنے مطلب کی اعانت نہ کرتے ہوں بلکہ جب تیری خواہشات نادرست ہوں اور تیری تدبیرات ناانصفانہ تب اس کا مقابلہ کرتے ہوئے تو نے دیکھے ہوں جب تو نے کسی کو خوشامدی معلوم کیا ہے تو کیا اپنے حضور سے اسے خارج کیا ہے اور جب تو نے شک کیا ہے کیا پھر آپر سے اپنا اعتبار اٹھا لیا ہے کیا تو نے اسے کام کئے ہیں جو راستی کے چاہنے والے اور اس کے مستحق کرتے ہیں جن راستیوں سے تو بدنام ہو گیا تو انکی سماعت کے تحمل کی طاقت رکھتا ہے ان باتوں کا میں امتحان کرتا ہوں اور تجھ سے پھر کہتا ہوں کہ جس بات سے تو نے تعریف پائی ہے سو قابل ملامت ہے جب تو دشمنوں سے محصور اور اس ملک میں اجنبی ہو تب تو اس نئے شہر کو عمارات عالیشان سے آراستہ کرنے کا خیال رکھتا ہے جس کے واسطے تو نے ابھی مجھ سے کہا ہے کہ تو نے اس کے واسطے اپنا آرام چھوڑا ہے اور اپنا روپیہ خرچ کیا ہے تو نے نہ اپنے ملک میں رعایا بڑھانے کی نہ اپنے ملک میں زراعت کرائی کی تدبیر سوچی ہے کیا تیری طاقت آبادی رعایا پر اور انکی ضروریات کی کثرت پیداوار پر منحصر نہیں ہے اول ریاست قائم کرنے پر ترقی رعایا کے لئے بڑا اس درکار ہے اسلئے بالفعل تجھ کو سوا زراعت کرانے اور قوانین بنانے کے اور کوئی بات نہیں کرنی چاہئے تو بغیر ورنہ حوصلہ سے سیج پہاڑ کے کنارے پر چڑھا ہے تاکہ صورت بزرگی نظر آئے اور اپنی اصلی بزرگی کی بنیاد کو جوڑے کھودتا ہے ان غلطیوں کو بلا توقف درست کر اس سستی افزا بزرگی کے کام چھوڑ اس احتشام سے جو تیرے نئے شہر کو تباہ کرے گا منہ موڑ اپنی رعایا کو محنت سے آسودہ کر اور انہیں کثرت معیشت سے طاقت بنا کر پیدا کر یا دیکھ کہ تو بادشاہ ہو کر علی قدر رعایا جہیز تو حکمران ہو

مذہب
میں
نہیں

شامل ہوئی درخواست کی آئیڈ ویٹس نے اسکا منظور کرنا مناسب سمجھا اور انکو فوج دینے کا اقرار کیا لیکن پھر
 ان سب باتوں سے واقف تھا جو بادشاہت کی بہتری کی واسطے ضرور ہیں اور بالیقین جانتا تھا کہ آئیڈ ویٹس
 کی طاقت فی حقیقت اتنی بڑی نہیں ہے جتنی ظاہر معلوم ہوتی ہے اسلئے وہ اسکو ایک طرف لیگیا اور اسکے
 اس طرح مخاطب ہوا۔

تو دیکھتا ہے کہ اپنی محنت راہگان نہیں گئی سیکینٹم تباہی سے بچ گیا لیکن صرف تو اسکی بزرگی کو ترقی
 دے سکتا ہے رعایا کی محکومی ٹھہر منہصر ہو اور تیرا کام ہے کہ سینکڑوں کی عقل کا رواج دے اور ظاہر کرے کہ تو
 اسکی نسل کے لائق ہیں تیرے بھکویہ سمجھ کے آزاد گانہ کہتا ہوں کہ تو راستی کو پسند کرتا ہے اور خوشاد سے
 نفرت رکھتا ہے جب یہ بادشاہ تیری بزرگی کی تعریف کرتے تھے میں تیری بے تدبیری پر اندیشہ کرتا تھا
 اس بے تدبیری کے لفظ پر آئیڈ ویٹس کا چہرہ بدلا آنکھیں تیزی پر آئین رخسارے دکھائے اور
 اظہار ناخوشی سے پیش رو کا چاہتا تھا کہ میں نے شرم آگین اور تعظیم نما آواز سے بے لگنت اور بے لغزش
 کہا کہ لفظ بے تدبیری تجھکو برا معلوم ہوا ہے اور میں قبول کرتا ہوں کہ اگر یہ لفظ میرے سوا کوئی دوسرا
 آدمی کہتا تو تیری ناخوشی واجب تھی کیونکہ بادشاہوں کی تعظیم فرض ہے اور بے ایک طرح کی حاسدانہ
 سمجھ رکھتے ہیں اسلئے انکے ہاتھوں کو بھی احتیاط چاہئے کہ اسکو کیسے طرح مجروح نہ کریں کیونکہ انکو بیان راستی
 کیسا ہی ملایم ہونا گوارا کرتا ہے اور مجھے امید تھی کہ تو مجھے اجازت دے کہ بلا اظہار ملائمت تعلیمی تیرے
 عیب تجھے بتاؤں اور تو اس بات میں میری خاطر کریگا کہ تجھے اپنے عیب نام بنام سننے کا عادی کروں
 اور تجھے اس خیال کا دریافت کرنا سمجھاؤں جو دوسروں کو تعظیم کے مانع اظہار ہونے سے ہوتا ہے اگر
 تو خود کو عیاشانہ فریب کے حوالے نہ کریگا تو تو اپنے نقصان کے مضمون کو جتنا چاہتا ہے اس سے زیادہ
 سمجھ سکیگا میں تو اپنے اظہار کو جتنا ملایم ہو سکتا ہے ملایم کرنے کو تیار ہوں لیکن تیرے لئے یقیناً اس بات میں
 زیادہ فائدہ ہے کہ جو شخص تیرے کاموں میں بالطبع بے مطلب اور بے غرض اور بے تعلق ہو سو جب تنہائی
 میں کوئی بات کہے تو صاف صاف کہے کوئی دوسرا ایسا ہرگز نہیں کریگا تو راستی کو بالتمام نہ دیکھ سکیگا
 اسکی صورت سے نا آشنا کریگا کیونکہ وہ تیرے روبرو غوغا نہ کرے گا کہیں نہیں آئیگی۔

آئیڈ ویٹس جس کی پہلی بصری پہلے سے دور ہو گئی تھی اب اپنی کمزوری سے شرمانے لگا اور پیشتر
 سے بولا کہ تو جانتا ہے کہ ہمیشہ کی خوشاد کیا کرتی ہیں اپنی نئی بادشاہت کی حفاظت کے واسطے تیرا ہون

آئیڈ ویٹس
 میندر
 آئیڈ ویٹس

میں نے

میں نے

آئیڈ ویٹس

میں نے

آئیڈ ویٹس
 میندر

اس ظالم کا مقابلہ کرنے میں جو کسی کو اپنی اطاعت سے آزاد نہیں رکھا چاہتا ایڈمنسٹریٹس کو بھی دوسرے بادشاہوں سے کم فائدہ نہیں ہے اگر ہم مغلوب ہونگے تو سیلینڈم بھی ہمارے ساتھ مغلوب ہوگا اسلئے مناسب ہے کہ ہم سب عام حفاظت کے لئے بلاوقت اتفاق کریں جب میئر یہ کلام کرتا تھا تب اسے شہر کی طرف بڑھے کیونکہ ایڈمنسٹریٹس نے سب بادشاہوں کی اور خاص سرداروں کی شہر کے اندر دعوت کی تھی :

باب دوازدہم

میئر کا مددگاروں کی طرف سے ایڈمنسٹریٹس سے ڈانیا والے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد چاہنا اور میئر کا سیلینڈم کی اندرونی حکومت کے واسطے درست قوانین کا مقرر کرنا اور لوگوں کا کاشتکاری میں لگانا چاہ کے انکو کریٹ کے سوا امپریسٹریٹ کے زیر حکم دیکے راضی کرنا اور انکی روانگی کے بعد اسکا شہر اور بندر کی محققانہ تحقیق میں مشغول ہونا اور ہر ایک امر سے واقف ہو کر ایڈمنسٹریٹس سے حکومت اور تجارت کے لئے قوانین جاری اور رعایا کے شات درجے مقرر کر کے مختلف لباس سے انکے درجہ اور عزت کی شناخت اور بیضروری ہنر اور عیاشی گھٹانے اور لوگوں کو کاشتکاری میں جو مضفانہ شہرت کا باعث ہے مصروف کرانا :

اب مددگاروں نے اپنے خیمے نصب کئے اور میدان ہر رنگ کے گنبد دار خیموں سے چھا گیا ان میں ہمارے ماندے ہی سپریر والے سوئے اس عرصہ میں بادشاہ اور انکے ہمراہی شہر میں داخل ہوئے اور دیکھ کر تعجب ہوئے کہ اتنی عالیشان عمارتیں اتنے تھوڑے عرصے میں تعمیر ہو گئیں اور ایسی عیب لڑائی اسکی افزائش اور آرائش میں مغل نہوئی۔

آنہوں نے ایڈمنسٹریٹس کی عقلمندی اور ہوشیاری کو سراہا جس نے ایسی لائق بادشاہت قائم کی تھی اور سوچا کہ ڈانیا والوں کے مقابلہ میں ایسے مددگار کا شامل ہونا بہت طاقت بخشہ کا اسلئے اس سے آنہوں نے

ایڈمنسٹریٹس

سے لائنم

میسٹر

ایڈمنسٹریٹس

میسٹر
ایڈمنسٹریٹس
ڈانیامیسٹر
سے لائنمکیڈ
دے لے میسٹر

ایڈمنسٹریٹس

ہے تیری

ایڈمنسٹریٹس

ڈانیا

ہو گے تب اپنے گھر میں پر غفلت اور باہر نامعلوم ہو گے نا اتفاقی ایک روز خیال غضب ہی جو آدمی کو تکلیف دینے کے واسطے دوزخ سے آتا ہی سو صرف اس آرام کو روکتا ہی ہو دیوتاؤں نے شکوہ دیا ہی۔

نیسر نے کہا صلح کرنے کے واسطے ہماری استعدادی اس بات کی ایک دلیل کافی ہو کہ ہم بھانڈہ عظمت کے واسطے جنگ سے اور اپنے ہمسایوں کو گٹھا کے خود کو بڑھا نیکی نامنصفانہ ارادے سے احتراز کرتے ہیں لیکن

جب ان بادشاہوں میں سے جو بیان فراہم ہیں کوئی ایسا ہو کہ قانون کو نہ مانے اور صرف اپنا فائدہ
مقدم جانے اور دوسرے کی حدود پر حملہ آور کسی کاموقع نہ چو کہے تب کیا کیا جائے مت سمجھ کہ اب میں آئیڈیو

کافر کرتا ہوں کیونکہ اب میں آئندہ اسکو ایسا اتہام نہیں لگا سکتا اب بہکوفتھ اپنی راکٹس سے خوف ہی جوڈا آسیا کا بادشاہ ہی یہہ ظالم دیوتاؤں کو نہیں مانتا اور جانتا ہی کہ سب آدمی زمین پر صرت اپنی کینگانہ

رشتہ بادشاہ اور باپ کا پیدا کرے بلکہ صرف اس واسطے چاہتا ہے کہ وہ اس کے غلام اور خادم رہیں اور اطاعت سے میری عظمت کی امداد کے لئے پیدا ہوئے ہیں وہ رعایا کو اس لئے نہیں چاہتا کہ ان کے ساتھ دھبرا

اسکو دیوتاؤں کی سی تعظیم کریں نصیب اُسکی نابینا یا نہ ہوں نے اب تک اُسکے کاموں کو سرسبز کر رکھا ہے ہم سب لکھنؤ پر حماہ کرنے کو صبر اُسکے جلد آئے تھے کہ اس بادشاہت کو حالت ابتدائی میں دبائیں تاکہ

ہم کیسے جیت سکتے ہیں؟
ہم کیسے جیت سکتے ہیں؟
ہم کیسے جیت سکتے ہیں؟

ہوس بر لانے میں کچھ پس و پیش نہیں کرتا اگر وہ اپنے دشمنوں کو تباہ کر سکتا ہی تو زور بازو کر لیتا۔ کچھ اندیشہ نہیں رکھتا اس نے بہت روپیہ جمع کیا ہی اس کی فوج خوب باقاعدہ اور جنگ آزمودہ ہی اور اس کے

انفسر تجربہ کار ہیں اور اچھی نوکری دیتے ہیں وہ اپنے احکام کی نگرانی آپ رکھتا ہی تھوڑے فاصلوں پر بہت سزا کرتا ہی اور اچھی نوکری پر فیاضانہ انعام دیتا ہی اور اپنی فوج کو اپنی نہت سے رکھتا ہی اور تقویت دیتا

ہو اگر اسکا طریقہ انصاف اور ایمان سے درست ہوتا تو وہ بہت کامل بادشاہ ہوتا لیکن نہ وہ دیوتاؤں کے انتقام سے ڈرتا ہی نہ عقل کی سرزنش سے وہ نیکانی کو صرف ایک خیال جانتا ہی جس سے صرغ کز ورون کے انتقام سے ڈرتا ہی نہ عقل کی سرزنش سے وہ نیکانی کو صرف ایک خیال جانتا ہی جس سے صرغ کز ورون

کے دل متاثر ہوتے ہیں وہ اپنے خیال میں صرف اسی کو اصلی اور حقیقی نیکی جانتا ہو کہ بہت سارے پوچھنے والے

नैस्टर

अइडोमिनिअस

रङ्गाक्षस

डानिया

सैलेन्ट

रेड्वास्स

कोटोनिया

انکے ساتھ ہو کر وہ اُس لڑائی میں لڑے تھے انھوں نے ایک دوسرے کو نہایت محبت سے بغلیں کیا اور اُس بزرگ شہر کو جو فخر ایشیا تھا تباہ کر کے بعد جو کچھ ان پر گذرنا تھا سوسنے باہم بیان کیا اور فرس کا ہ پھٹکر پھولوں کے تاج پہنے اور اُس شراب سے جو اُس دن کی مبارکی کے اظہار کے واسطے برتنوں میں بھر کر شہر سے لائے تھے حلقہ اٹھایا۔

ہندو

اس فرحت و بہت میں میٹر یکا یک جو ش طبیعت سے پکار کر کہنے لگا اسی بادشاہ اور اسی سردار و اب سے آئندہ لوگ جو بیان جمع ہیں اگرچہ مختلف قوموں کے ناموں سے موسوم اور مختلف افسروں سے محکوم ہیں ایک قوم سمجھے جائیگے اس واسطے دیوتا جو اپنی مخلوقات سے محبت رکھتے ہیں انکے بیچ میں وثیقہ اتفاق بنا چاہتے ہیں نسل آدمی کیا ہی صرف ایک خاندان ہی جو وسعت کے ساتھ زمین پر پھیلا ہوا ہی بالطبیعت سب آدمی آپس میں برادر ہیں اور اسلئے انکو با یکدیگر برادرانہ محبت رکھنی چاہئے ان ناپاک وحشی مزاجوں پر لعنت ہو جو اپنے رشتہ داروں کے خون میں جو انکے خون سے صرف برائے نام مختلف ہی عظمت چاہتے ہیں جنگ فی الحقیقت کبھی کبھی ضرور ہی لیکن ضرورت جنگ آدمی کے واسطے چشم نمائی ہی چاہئے کہ اب جو صلہ و ربا دشاہ جنگ کو وسیلہ بزرگی سمجھیں کیونکہ جو چیز ظلم رکھتی ہی سو عظمت نہیں رکھ سکتی جو شخص ظلم کر کے عظمت پیدا کرتا ہی سو ایک شیطان ہی آدمی نہیں ہی عظمت حقیقی اس طرح حاصل نہیں ہو سکتی عظمت کچھ نہیں مگر صرف ایک نورینکی ہی اور نیکی بادشاہ میانہ روی اور مہربانی ہی خوشبوے خوشامد ظالم کی بیوقوفی اور بے شعوری پر چڑھاتے ہیں لیکن چڑھائیوں نے خود اپنے دل کی زبان سے پوشیدہ اقرار کرتے ہیں کہ عظمت انکو جس قدر بے ایمانی سے تلاش کرتے ہیں اسی قدر ناز و نیاز ہی واجب ہی کہ جو آدمیوں کو ایسا حقیر جانتا ہی کہ اپنی وحشیانہ بے شعوری کی تسلی کے واسطے انکے خون سے زمین کو آلودہ کرتا ہی اسکو آدمی بھی حقیر سمجھیں وہ بادشاہ خوش ہی جو اپنی رعیت سے محبت رکھتا ہی اور رعیت اُس سے محبت رکھتی ہی اور جو اپنے ہمسایوں پر اعتبار رکھتا ہی اور ہمسائے آپس اعتبار رکھتے ہیں اور جو انکے ساتھ جنگ سے ایسا نافرستہا ہی کہ انکو با یکدیگر جنگ کرنے سے روکتا ہی اور جو دوسرے بادشاہوں کو اپنے ملک میں وہ خوشی پھیلانے کے واسطے حاسد کرتا ہی جو وہ اپنے ملک میں پھیلاتا ہی پس ای بیسیپیر کے بادشاہ ہوتم اکثر مجتمع ہوا کروا کر کم سے کم ہو تو بھی تین سال میں ایک دفعہ تجدید اقرار سے اُس صلح کو مضبوط کرنے اور اپنے باہمی اقرار کو دہرانے اور عام فوائد پر غور فرمانے کے لئے ضرور با یکدیگر ملاقات کر و جب اس پر فرحت ملک میں تم روابط صلح سے مربوط ہو کے اس پر فرحت ملک کی کثرت پیدا ایش پناہ

ہندو

ہندو

دیوتا ناظر اور محافظ ہیں جو کوئی اسکو توڑے اُس سے دیوتا اسکے توڑنے کا انتقام لین اور لڑائی کی تمام بلائیں
ایماندار اور بے گناہ سے دور ہونے کے اس جھوٹے اور ملعون کے سر پر پڑیں جو اس پاک دوستی کے حقوق
کی پامالی کی ہوس کرے وہ آسمان اور زمین پر مکروہ ہو اور اپنی بے ایمانی سے فائدہ نہ اٹھائے اور دنیا
دیوانگیان اپنی نہایت عیب صورتوں سے اسکے سینے میں دائمی رنج اور ناامیدی پیدا کریں وہ بلا اسید
تدین و فانی پائے اسکے اعضا کو گدہ اور کتے چبا لیں جب وہ دوزخ کی سرزمین میں جائے تب تار تیرس
کی خلیج میں پڑے اور وہاں اُس سے بھی سخت تر عذاب ہمیشہ اٹھاتا رہے جو مینٹیس اور اکزن اور
مونیٹیس اٹھاتے ہیں لیکن یہ صلح مثل کوہ ایٹلاس جیسے افلاک قایم ہیں قایم رہے اور زمین پر ہر ایک قوم
میں قابل تعظیم ہو اور اسکی برکات نسل و نسل عاید ہوں اور جنھوں نے یہ صلح کی ہو اسکے نام ہماری اخیر
اولاد تک عزت اور محبت کے ساتھ یاد رہیں یہ صلح ہر ایک صلح کے واسطے نظیر ہو جو آئندہ انصاف شکاری
اور ایماندار سی پر پنی ہو اور سب اقوام جو خوشی اور اتفاق رکھا چاہیں سوا ایل پیسیر کی پیروی کریں۔
پھر آئیڈ مینٹیس نے اور دوسرے بادشاہوں نے اُن شرطوں پر صلح قایم کی جو قسم پر تجویز ہوئی تھی
بارہ بارہ ضامن طرفین سے طرفین کو دئے گئے ٹیلیکس اپنی خوشی سے اُن ضامنوں میں سے ایک بنا جو
آئیڈ مینٹیس نے دیئے تھے لیکن مدوگار بادشاہوں نے میٹر کا اسکے ساتھ دوسرا ضامن ہونا منظور نہ کیا
اس غرض سے کہ وہ آئیڈ مینٹیس کے پاس اور اسکے چال چلن کا ذمہ دار رہے اور جب تک اسکے اقرار
تمام و کمال پورے نہ ہوں اسکی مشورت کی محافظت کرے بعد ازاں ایک سو پچھڑے برون سے سفید اور ایک سو
آسی رنگ کے بل جیسے سینگ سونے سے منڈھے اور آہر پھولوں کے ہار پڑے تھے لشکر گاہ اور شہر میں قربان
کئے گئے اور پاک چھری کے نیچے آنے پر انکی پکار سے اس پاس کے پہاڑ گونج اٹھے اور انکا خون ہر طرف
دغانی دھاریں بنگر بہا اور نہایت تیز شراب کثرت سے دیوتاؤں کے آگے چڑھائی مقتولوں کی آناتروپوں
سے برکتیں ہمارا رہیں جب تک وہ روح باقی رہنے سے تڑپتی تھیں اور پوجاریوں نے محرابوں پر خوشبوئیں
جلانیں جنکا دھواں خوشبودار بادل بنگر اڑا اور سب میدان پر چھایا۔

اس درسیان میں دونوں طرف کے سپاہی دشمنی کو بھول گئے اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے سوانح
سنانے لگے اور بعد محنت فرخ بخش سستی پر ایل ہوئے اور دور بینی سے صلح کا مزہ چکھنے لگے بہتوں نے جو
آئیڈ مینٹیس کے ساتھ ٹراے کے محاصرے پر گئے تھے میٹر کے سپاہیوں سے آسوت کی بچان نکالی جوت

ہاریرس

ہینےلس
ہکجن
ڈینڈیڈ
ہدلاس

ہیسپار

ہڈوہینٹیس

ہیلیمکس

ہڈوہینٹیس
مینٹر

ہڈوہینٹیس

ہڈوہینٹیس
ہای-نہسٹر

نظارہ ہو چکی تھیں بینڈیوریہ والوں نے جو اپنے غضب سے متاثر ہو چکے تھے اب اپنے ہتھیار ہاتھ سے رکھ لے اور
تذمراج فیلیپینٹس مع لیسٹیمین والوں کے خود کو مہربانی سے ملائم دیکھ کر متعجب ہوا اور دوسرے ہر ایک قوم
والے اس صلح کے لئے مرنے لگے جسکی درخواست کی گئی تھی اور فلا کیٹیز جسکی واقفیت مصیبت سے
زیادہ ہو گئی تھی اپنے اشکوں کو روک نہ سکا اور نیسٹر بینٹر کے کلام سے ایسا مسرور اور مستحیر ہوا کہ
بول نہ سکا اور دلی شفقت سے اسکے ساتھ ہم آغوش ہوا اور سب لوگ ایک ساتھ گویا اشارۃ پکاراٹھے کہ یہ
عقل نے ہمارے ہتھیار گراوئے صلح بہتر صلح بہتر پہلی خاموشی پر نیسٹر نے بولنا چاہا لیکن فوج والوں کو اندیشہ ہوا کہ یہ
کچھ دشواری پیدا نہ کرے اسلئے پھر نہایت بیقراری سے پکارے کہ صلح بہتر ہی صلح بہتر ہی اور اُنکے سردار
اُنکو خاموش نہ کر سکے بلکہ خود اُنکی آواز کے شامل ہو گئے۔

نیسٹر نے یہ دیکھ کر کہ کلام برابر سنانہ جائیگا صحن یہ کہنے پر قناعت کی کہ اسی بینٹر تو دیکھتا ہی کہ اچھے
آدمی کے کلام کیسا اعجاز رکھتے ہیں جب عقل اور نیکی اپنا زور دکھاتی ہیں تب ہر ایک جوش سرد ہو جاتا ہے
ہماری عداوت کیسی ہی منصفانہ تھی مگر اب دوستی سے بدل گئی اور ہمارا ارادہ جنگ خواہش صلح پائیدار
سے تبدیل ہوا جس صلح کو تو کہتا ہی ہم منظور کرتے ہیں اسوقت سرداروں نے اپنے ہاتھ بطور علامت استیجا
پھیلائے۔

بینٹر اب سیلیٹم کے دروازے کی طرف دوڑا تاکہ اُسکو گھلوائے اور آئیڈ وینیس کو اطلاع کرے کہ
شہر کو بیخون چھوڑے اس عرصہ میں نیسٹر ٹیلیمیکس کے پاس گیا اور اُسکو گلے لگا کر بولا ای میرے ہر دل عزیز
نوجوان تیرا باپ یونان کے سب بادشاہوں سے عقلمند تھا تو بھی ویسا ہی ہوا اور اس سے زیادہ تر نصیب
تم دونوں کے بدن بہت مشابہ ہیں اور یہ صحن یولیسز کی مشابہت ہی جسے ہماری عداوت کو ملائمت سے بدل
ہوئی فیلیپینٹس اگرچہ طبیعت سخت اور نامتاثر تھا اور کبھی اُس نے یولیسز کو نہیں دیکھا تھا تاہم اُسکی اور اُسکے
لڑکے کی مصیبتوں سے متاثر ہوا اور دوسرے سردار ٹیلیمیکس کے پاس فراہم ہوئے اُسکے سوانح پوچھنے لگے
اس عرصہ میں بینٹر آئیڈ وینیس کے ساتھ واپس آیا اور وہ کریٹ والا نوجوان بھی آیا جو سواری کے
ساتھ تھا۔

آئیڈ وینیس کو دیکھ کر مددگار لوگوں کی عداوت پھر تازہ ہونے لگی لیکن بینٹر نے اس آتش کو پہلے
اس سے کہ مشعل ہو بچھا دیا اس نے کہا اب اس پاکیزہ دوستی کے انصرام میں کیا توقف ہی جس کے آسمانی

مینڈیوریا
کریسٹین
فیلانکریڈین
نیسٹر
مینٹر
نیسٹر
مینٹر
مینٹر
سے لائن
ایڈومینیکس
مینٹر
یولیسیز
کریسٹین
یولیسیز
تیلیمیکس
مینٹر
ایڈومینیکس
مینٹر
ایڈومینیکس
مینٹر

ایسی عقلندی اور عقلی ظاہر کرتا ہی جو صلح نامہ منظور ہونے پر بھی اسکی دشمنی کو مہیب کرتی ہیں اسلئے احتیاط رکھو کہ اس معاملہ میں تمہاری غلطی نہ ہونے پائے اگر تم انصاف اور صلح کو جسکے لئے درخواست ہی منظور کرتے ہو تو یقین رکھو کہ صلح اور انصاف کے کام کا انتقام لیا جائیگا اور اسکیٹ وینیس جو دیوتاؤں کی ناخوشی سے وابہاؤڑا ہی پھر انکو اپنے ساتھ موافق اور تمہارے ساتھ منافق پائیکا ٹیلی میکس اور میں خود اسکی حفاظت کیواسطے ہتھیار اٹھائیں گے اور میں آسمان اور زمین کے دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جملہ شر الظب جو میں تم سے ظاہر کی ہیں سو محض منصفانہ ہیں۔

پھر مینٹر نے شاخ زیتون جو اسکے ہاتھ میں تھی بلند کی تاکہ وہ زور والے علامت صلح دیکھ سکیں سر وار جو اسکو اپنے پاس دیکھتے تھے متعجب ہوئے اور اس آسمانی نور سے جو اسکی آنکھوں سے چمکا چند ہیا گئے اور انھوں نے اس میں کوئی چیز ایسی بزرگانہ اور حاکمانہ دیکھی جو آدمی کے قیاس سے باہر تھی اور اسکی پُر زور اور شیریں فصاحت کے جادو نے گویا اسکا دل چڑایا اسکی طاقت پوشیدہ اور ایسی نامنتہ تھی جیسی سحر ساحر کی جو رات کی خاموشی مردگانہ بین آسمان کے چاند اور ستاروں کو سحر کرتی ہی اور دریا کا جوش خروش مٹاتی ہی اور ہواؤں اور لہروں کو دوباتی ہی اور بڑے زور و زبیاؤں کی روانی روکتی ہی۔

وہ ان غصہ و رادیوں کے درمیان ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بیکس گھیراؤں کے درمیان جنگی سختی اسکی شیریں کلامی سے ملایم ہوتی ہی تھی کہ سب ارادۃ اسکے گلے سے لپٹنے اور اطاعت اسکے بانوں چائنے لگتے ہیں آخر سب لوگ خاموش رہے سردار ایک دوسرے کا منہ نہ دیکھنے کی فضا میں پر متعجب نہ ہو سکے تھے کہ یہ کون ہو جو لوگ اسکے گرد حاضر تھے ان میں سے ہر ایک کی نظر اسپر تھی اور زبان خاموش اس اندیشہ سے کہ وہ کچھ اور کہے اور ہمارے لفظ اسکو سننے نہ دیں اگرچہ وہ سمجھتے تھے کہ جو یہ کہہ چکا ہی آسمان کچھ زیادہ نہیں کر سکتا تاہم چاہتے تھے کہ جلد خاموش نہ ہو اور اسکے لفظ ہمارے دلوں پر نقوش ہوں اسکی خوش بیانی نے اسکو سب کامرج اعتبار ہی نہیں بلکہ مرجع محبت بھی کیا اور سننے والوں کی قوی کو بیکار رکھا وہ دم نہ لے سکے کہ شاید کوئی لفظ اسکے ذمہ سے نکلے اور سننے میں نہ آئے۔

اس خاموشی کے بعد ایک طرح کی آہستہ مکالمت ہوئی سورفتہ رفتہ رفتہ سب میں پھیل گئی وہ غصہ کی سی ناساز اور خط آواز تھی بلکہ علامت اور ادیت کی سی سرگوشی تھی جو پہلے غصہ ہر ایک کی صورت میں

پر حملہ آور ہوا اور یہ بات بھی منصفانہ نہیں ہے کہ وہ اس کے علاقہ پر حملہ آور ہوں وہ اقرار کرتا ہے کہ جن برجن
 سے اس نے گھائے استحکم کر لئے ہیں ان میں طرفین کے سپاہی رہا کریں اور نیسٹر اور ای فلاکٹینیز تم دونوں
 یونانی نسل سے ہو تو بھی اس جھگڑے میں تم ایڈمینسٹریٹس کے خلاف ہو اسلئے تم پر اسکی جانب داری کا اشتباہ
 نہیں آسکتا تم صرف اس عام کام کے لئے ہتیسپیریہ کی صلح اور آزادی کے جانب دار ہو پس یہ گھائے
 جو اس جنگ کے باعث ہوئے ہیں تمہارے سپرد رہیں تمکو جیسا فائدہ ہتیسپیریہ کے اصلی باشندوں کو
 سیلینڈم جو تمہاری جیسی نئی آبادی ہے تباہ کرنے سے باز رکھنے میں ہو ویسا ہی ایڈمینسٹریٹس کو اپنے
 ہمسایوں کے حقوق چھیننے سے باز رکھنے میں ہو اسلئے تم ان دونوں کے بیچ میں میزان عدل بنو اور
 جگہ ساتھ تمہیں محبت اور الفت سے پیش آنا چاہئے انکو آگ اور تلوار سے تباہ کرنے کے عوض اپنے واسطے
 نشانہ اور منصفانہ بزرگی حاصل کرو شاید تم ایسا کہو کہ یہ شرائط پوری نہیں ہونگی تو میں اچھی طرح
 سے تمہارا اطمینان کر سکتا ہوں کہ ایڈمینسٹریٹس صاف دل ہو جن ضامنوں کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے
 سو جب تک یہ برج تمہارے حوالے نہ کئے جائیں تب تک طرفین سے طرفین کے پاس رہیں جب حفاظت
 نہ فقط سیلینڈم کی بلکہ تمام ہتیسپیریہ کی تمہارے اختیار میں رہے گی تو کیا پھر بھی تم راضی نہو گے اور سوا اپنے
 کس دوسرے کی بے اعتباری کرو گے تم ایڈمینسٹریٹس پر اعتبار نہیں کر سکتے لیکن وہ اپنے ارادے کی
 صفائی کے ثبوت کے واسطے تم پر اعتبار کرنے کو تیار ہو اور اپنی اور اپنی رعایا کی سلاست اور زندگی
 اور آزادی تمہارے حوالہ کرنے کو آمادہ ہو اگر یہ بات سچ ہے کہ تم صرف منصفانہ اور پادیدار صلح چاہتے ہو
 تو یہ صلح تم سے ایسی شرطوں کے ساتھ کی جاتی ہے کہ تم انکی نا منظور سی کے لئے کوئی حیاہ نہیں کر سکتے مگر
 ایک دفعہ پھر تمکو مطلع کرتا ہوں کہ ایسا نہ سمجھو کہ ایڈمینسٹریٹس نے یہ تجویز ڈر کے کی ہو اسکا مقصد صرف وہ
 اور انصاف پر مبنی ہو اور اپنے ارادہ کی درستی سے واقف ہو اس سے تمہاری رائے کا محتاج نہیں ہے
 اگرچہ تم اسکو کمزوری سے ستم کرو لیکن وہ جانتا ہے کہ اسکی کمزوری نیکی پر مبنی ہے ابتدا میں وہ بعض
 غلطیوں کا قصور وار تھا اسلئے انکے اقبال کو ایک طرح کی عزت سمجھ کے ایسی شرطیں کرتا ہے جیسی تمہاری
 خواہشوں کے موافق ہیں جو شخص اپنی غلطیوں کو سخت اور رعوت سے بھپایا چاہتا ہے سوا اپنی پراخوس
 کمزوری اور نالائقی اور اپنے فائدہ سے سخت نادانی ظاہر کرتا ہے لیکن جو شخص اپنے دشمن سے اپنی غلطی
 قبول کرتا ہے اور اسکی تلافی کیا چاہتا ہے سو اس بات کی مضبوط دلیل دیتا ہے کہ پھر وہ ایسی غلطی نہ کرے گا اور

نہیستر
فیلادلفیہ

۱۵۰

ہتیسپیریہ

ہتیسپیریہ

سے لے کر
ایڈمینسٹریٹس

ایڈمینسٹریٹس

سے لے کر
ہتیسپیریہ

ایڈمینسٹریٹس

ایڈمینسٹریٹس

رکھتے ہیں تو جو ملک خوشی سے ہم نے اُنکے حوالے کر دیا ہے اس پر قیامت کریں اُنکو خریدا و دوسروں کی آزادی کا ارادہ نہیں کرنا چاہئے تھا اور اسلئے جن راستوں سے دوسرے کے ملک میں جاسکتے ہیں اُنکو اپنے قبضے میں لانا نہیں چاہئے تھا لیکن اسی پیر زمانہ دیدہ اگرچہ تو عقلمند ہی لیکن تو اُنکو نہیں جانتا ہی اور ہم صرف اپنی تکلیفوں سے اُنکو جانتے ہیں اسلئے اسی آسمانیوں کے پیار سے ایسی منصفانہ اور مجبورانہ جنگ کو مت روک جسکے بغیر ہمیں یہ ہمیشہ صلح سے محروم رہیگا وہ بے ناشکرے اور بے ایمان اور بیروت آدمی ہیں جنکو دیوتاؤں نے اپنے غصے میں ہمارے ڈر میں ہمارے آرام میں خلل ڈالنے کو اور ہمارے قصوں کی سزا دینے کو بھیجا ہے لیکن دیوتا جب ہمارے سزا دے چکیں گے تب ضرور ہمارا بدلہ لینگے اور ہمارے دشمن بھی جانیں گے کہ ہم حق پر تھے۔

ہائیمی

ماتم. بے تونا

مندر

دے لومکات

کیر

ماتم. بے تونا

ان کلاموں پر اس مجمع کے سب لوگ متاثر ہوئے اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا مارس اور جلیو ایک صف سے دوسری صف میں جاتے ہیں اور ہر ایک کے سینے میں آتش جنگ بھڑکتے ہیں جسکو ہمیشہ بھگانا چاہتا تھا لیکن اُسے پھر اس مجمع سے مخاطب ہو کے یہ کلام کہے کہ اگر میں خالی اقرار کرتا تو تمہارا نہ ماننا سجا تھا لیکن میں جو اقرار کرتا ہوں اس میں فائدہ یقینی اور حالی ہے اگر تم مجھکو اور ٹیلیکیس کو ضامن لینے پر راضی نہیں ہو تو کرٹ والوں کے سب سے عمدہ اور بہادر بارہ سردار بطور ضامن تمہارے سپرد کئے جائیں گے مگر انصافاً شکوہ بھی اس طرح ضامن دینے پڑینگے کیونکہ آئیڈ وینیس صلح چاہتا ہے لیکن بے درشت اور بے عاجزی چاہتا ہے وہ انہی شرطوں پر صلح چاہتا ہے جن پر تم چاہتے ہو یعنی عقل و اعتدال پر اسلئے نہیں کہ وہ عیاشانہ آرام سے رہا چاہتا ہے یا لڑائی کے خطر سے ڈرتا ہے وہ بھی تمہاری طرح مرنے یا مارنے پر مستعد ہے لیکن وہ صلح کو فتح جلیلہ پر مقدم سمجھتا ہے وہ شرم مغلوبی سے نافرہی الا نا منصفی سے ڈرتا ہے اور اپنے قصوں کی تلافی کرنے میں شرم نہیں کرتا وہ اپنی تلوار ہاتھ میں لیکے تم سے صلح چاہتا ہے لیکن مغرورانہ اپنی شرطوں پر صلح نہیں چاہتا اور مجبورانہ عمدہ نامہ کی قدر نہیں کرتا وہ ایسی صلح چاہتا ہے کہ سب فریق قانع ہوں اور سب طرح کے حسد آخر اور سب طرح کی عداوت دور ہو اور سب طرح کی بے اعتباری جاتی رہے اسکا کتنا منصفانہ ہے جیسا تم چاہتے ہو سوائے ثبوت صداقت اور کوئی بات ضرور نہیں ہے سو اگر تم میرا کتنا بے وقیم اور بے غصے بنو گے تو کچھ مشکل نہیں ہے پس تم اسی شجاعت میں نامی قومو اور ای عقلند گرامی سردار و ہمیں آئیڈ وینیس کی طرف سے اب کتا ہوں سو یہ بات منصفانہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ہمایوں کے علاقہ

ماتم. بے تونا

تھے کیونکہ سب حاضرین ہر ایک کھلے کو ضایع سمجھتے تھے جس میں لڑائی ملوث رہی تھی اور سوچتے تھے کہ میٹر کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہماری عداوت کم کرے اور ہمارا شکار ہم سے چھین لے خصوصاً مینڈیوریہ والے پھر فریبین آنا نہیں چاہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ میٹر کی فصاحت ہمارے مددگاروں پر غالب آئیگی اسلئے بارہا اسکو روکا جاتے تھے بلکہ وہ سب یونانیوں پر جو وہاں حاضر تھے شک کرنے لگے اور میٹر نے جو انکا یہ شک دیکھا تو فوراً اسکو بڑھانا چاہا تاکہ انہیں سنگ تفرقہ ڈال کر انکے اتفاق کو توڑے۔

اسنے کہا میں ماننا ہوں کہ اگر مینڈیوریہ والے جو تکلیف انھوں نے اٹھائی ہے اسکے واسطے شکایت کریں اور اطمینان چاہیں تو زیرِ بابا ہی لیکن ایسے ہی اس ملک کے پرانے باشندے تمام یونانیوں کے ساتھ جو آکر انکے کنارے پر آباد ہو گئے ہیں اشتباہ اور عداوت رکھیں تو کیا بیجا ہی اسلئے سب یونانیوں کو اتفاق سے باہم حکم رہنا چاہئے تاکہ اس پاس کی اقوام سے اپنے ساتھ سلوک واجب کر اسکیں اور خود بھی انکی حدود پر کسی بہانہ سے دست درازی نہ کریں میں جانتا ہوں کہ آئیڈیوینیس اپنی بدبختی سے حسد کا سبب کافی ہوا ہے لیکن یہ حسد بہ آسانی رفع ہو سکتا ہے ٹیلیمیکس اور میں دونوں اسکی آئندہ کی وفاداری کے واسطے ضمانت ہوتے ہیں اور جب تک اسکی شرطیں پوری نہوں تب تک تمھارے اختیار میں رہنے کو حاضر ہیں پھر اسنے مینڈیوریہ والوں سے مخاطب ہو کر کہا میں جانتا ہوں کہ تمھنے جو کنارے کا میدان کریٹ والوں کو خالی کر دیا ہے سو تم واپس نہیں چاہتے لیکن صرف اس سبب ناراض ہو کہ انھوں نے یکایک پہاڑوں کے گھاٹے روک کر اپنے قبضے میں کر لئے ہیں تاکہ جب چاہیں اس ملک میں چلے آئیں جس میں تم جارہے ہو یہ گھاٹے کریٹ والوں نے بلند برجوں سے اور توانافوج سے مستحکم کر لئے ہیں یہی اس لڑائی کا اصل باعث ہے اور اگر کوئی دوسرا باعث ہو تو ظاہر کرو۔

تب مینڈیوریہ والوں کے سردار نے آگے بڑھکے یہ کلام کہ اس لڑائی کا جو کچھ سبب ہے اسکے روکنے کے واسطے جو تدبیر ممکن تھی مینے کوئی باقی نہ رکھی دیو تا ہمارے گواہ ہیں کہ ہمنے صلح قائم رکھنے میں کس طرح کمی نہیں کی لیکن کریٹ والوں کی بیقرارانہ طبع نے اسکو قائم رہنے نہیں دیا اور انکی بے ایمانی سے قسم پر بھی انکا اعتبار ناممکن ہے ان بیوقوفوں نے ہمکو اس مہلک ضرورت میں لا ڈالا ہے کہ خود میں یا انکو ماریں جب تک وہ ان گھاٹوں پر جو مضبوط کر لئے ہیں قابض ہیں تب تک ہمکو ہمیشہ ان سے اپنی حدود پر حملہ آوری اور اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہی اگر دئے اپنے ہمسایوں کے ساتھ صلح سے رہنے کا صاف ارادہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

مینڈیوریہ

آں ذروارے پر گیا جس سے میٹر باہر گیا تھا اور ذی اختیارانہ آواز سے حکم دیا تو دروازہ فوراً کھول دیا
 ایڈوینیٹس جس کو یقین تھا کہ وہ میرے پاس کھڑا ہی تھوڑے لمحوں میں آسکے آں میدان پر دوڑتا ہوا
 دیکھ کر جو آں مقام سے دور تھا جہاں میٹر کھڑا تھا تعجب ہوا میٹر نے فوراً اس کو پہچانا اور جلدی مد نظر
 رکھ کر لیکن آہستہ آہستہ اور بھاری قدم سے اس کی پیشوائی کے لئے بڑھا ٹیلیفون اس کے گلے سے لپٹ گیا اور اپنے
 دونوں ہاتھ اس کی گردن کے حائل کئے بولنے کی طاقت نہ تھی مگر آخر کو بھارا ایسی میرے باپ میں تجھ کو اس
 عزیز خطاب سے پکارنے کے دعویٰ سے خوف نہیں کھاتا اس کا نقصان جس سے میں پیدا ہوا ہوں اور وہ
 پدرانہ محبت جو میں نے تجھ میں دیکھی ہے مجھے تجھ کو اس لقب سے ملقب کرنے میں سہی کرتے ہیں تو وہ باپ ہی
 جس سے میں پھر ملنے پایا ہوں کیا میں اس طرح ایک دفعہ یو کیسز سے ملنے پاؤں گا اگر کوئی شے اس کے نقصان
 کی تلاشی کر سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ تجھ میں اس کی عقل اور نیکی اور شفقت دیکھتا ہوں۔

اس آفت ناشوق کے خطاب سے میٹر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور اپنے اس نوجوان عزیز میں
 ایسا اظہار الفت دلی دیکھ کر جسے اس کے چہرے کو زیادہ رونق بخشی تھی اندرونی خوشی سے متاثر ہوا اور
 آں نوجوان اجنبی کی خوبصورتی اور شیریں زبانی اور خوش اعتقادگی سے کہ بلا احتیاط اتنے دشمنوں
 میں آنے کی بہت کی سب بدو گاران دشمن تھیں ہوئے اور کہنے لگے کیا یہ اس پیر مرد کا بیٹا تو نہیں ہے جو میٹر
 سے باتیں کرنے آیا ہے بیشک ہم ایک سی عقل ان دونوں مختلف العمر میں دیکھتے ہیں سو اس میں صرف بصورت
 شکوفہ ہی اور آں دو سکریں بصورت بار سمجھتے۔

میٹر آں شفقت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا جس کے ساتھ میٹر نے ٹیلیفون کا استقبال کیا تھا اور اس کی اس
 موافق مطلب طبیعت سے استفادہ کر کے بولا یہ یو کیسز کا بیٹا ہے جو سب یونان کا پیارا ہی اور حکومت اور اس
 شفقت سے پیار کرتا ہے میں اس کو ضامن دیتا ہوں جو کچھ ایڈوینیٹس کی طرف سے اقرار ہوگا اس کے
 ایفا کے واسطے یہ ضامن گران بہا ہی تو جانتا ہے کہ میں اس لڑکے کے نقصان سے اس کے باپ کا نقصان
 ہرگز گوارا نہیں کر سکتا اور پینلوپ کے بچے کو سپینڈم کے نئے بادشاہ کی طمع پر نثار کر کے اس کی ملامت نہیں
 اٹھا سکتا اس ضمانت سے اسی پیسپر یہ والو جو میں خوشی سے دیتا ہوں اور حکومت و یونان نے بھیجا ہے
 جو صلح چاہتے ہیں میں پائیدار صلح قائم کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔

صلح کے نام سے لوگ صاف بہ صاف بڑبڑائے لگے اور انصاف خفگی دکھانے لگے جس کو وہ پہلے روکتے

میسٹر
 ایڈوینیٹس
 میسٹر، میسٹر
 ڈیلی میگزین

ڈیلی میگزین

میسٹر

میسٹر

میسٹر، میسٹر

ڈیلی میگزین

ڈیلی میگزین

ایڈوینیٹس

ڈیلی میگزین

ڈیلی میگزین

ڈیلی میگزین

الایہ پیر واجب التعظیم جو پسم یونان کا ممدوح تھا جب سے میٹر کے مقابل ہوا تب سے اپنی نشا
اور فصاحت اور بلاغت بھول گیا اسکے مقابلہ میں وہ عمر سے بڑمردہ اور افشردہ معلوم ہونے لگا کیونکہ میٹر
کی درستی اور چستی میں پیری سے کچھ نقصان عاید نہیں ہوا تھا میٹر کی فصاحت میں اگرچہ پرتسکین اور
سادہ تھی لیکن ایک طرح کا اقتدار اور اختیار پایا جاتا تھا جو میٹر کی فصاحت میں نہ تھا وہ جو کہتا تھا سو
مختصر اور منتخب اور مضبوط ہوتا تھا کبھی لفظ کو دہراتا تھا اور صرف مطلب کی بات کہتا تھا اگر کوئی بات
تعلیم یا ترغیب کے واسطے دوبارہ کہنی پڑتی تھی تو ہمیشہ ایک خوش مزاجانہ تبسم یا اشارے سے ادا کرتا تھا
اسکو راستی سمجھانے کا ایسا علم تھا کہ جب خاص طبیعتوں اور سیرتوں کے ساتھ موافق ہونا پڑتا تھا تب ایک
طرح کی خوش خلقی اور خوش مزاجی سے سمجھاتا تھا ان شخصوں کی صورت میں کچھ ایسی بات تھی کہ جو لوگ
انکے گرد تھے انکے دلوں میں زبردستی تعظیم پیدا کرتی تھی اور جو مددگاروں کے لشکر سیلینٹم پر لائے تھے
سوشائقانہ ایک دوسرے پر گرتے تھے تاکہ انکو اچھی طرح دیکھیں اور انکی کوئی بات سنیں اور ایڈمینسٹر
اور لوگ جو اسکے ساتھ تھے بڑے شوق و ذوق سے اپنی آنکھیں انپر لگا رہے تھے تاکہ انکی صورت
اور اسے ظاہر ہو کہ انکی گفتگو کا کیا مطلب ہے۔

باب یازدہم

ٹیلیکس کانٹر کو مددگاروں کے درسیان دیکھنا اور انکی گفتگو سننے کے
واسطے بیقرار ہونا سیلینٹم کے دروازے کھلوانا اور اپنے دوست کے پاس جانا
اور اسکی موجودی سے مددگاروں کا ان شرطوں کو منظور کرنا جو ایڈمینسٹر
کی طرف سے میٹر نے کی تھیں اور سیلینٹم میں دوستانہ داخل ہونا ایڈمینسٹر کا
میٹر کی تجویزوں کا تصدیق کرنا اور باہم ضامن دینا اور سب فریقوں کا ایک قربانی
میں شہر اور لشکر گاہ کے درسیان اس عہد نامہ کے ثبوت میں مدد کرنا۔

اس اثنائیں ٹیلیکس جو اپنی بے صبری کو زیادہ نہ روک سکا اس مجمع سے علیحدہ ہوا اور دوڑتا ہوا

میں

میں

میں

میں

سے

اور

میں

میں

اور

میں

اور

میں

میں

اڑوہ ظاہر کیا ہی اور یہ کو اپنی آزادی کا بجز اسکے اور کچھ وسیلہ نہیں رہا کہ اسکی نئی بادشاہت کو تباہ کریں
اسکی بے ایمانی سمجھو اس انتہا پر لائی ہو کہ اسکی طاقت کو آخر کریں یا اسکی اطاعت کا جو اپنے کا مذہب پر
برکھیں اگر تو ثابت کرے کہ اسکا اعتبار کرنے میں کچھ نقصان نہ ہو گا اور یقین کر لے کہ اسکے ساتھ عند نامہ کرنے
سے صلح قائم رہیگی تو یہ سب لوگ جو اسکے برخلاف تہفون ہو کر آئے ہیں خوشی سے اپنے ہتھیار رکھ دیں گے اور
تیری عقل کو اپنی عقل سے زیادہ سمجھیں گے۔

یہ ستر نے جواب دیا کہ تو جانتا ہی کہ یوکیسز نے اپنا بیٹا ٹیلیکس نیز ہی حفاظت میں رکھا ہی یہ نوجوان
اپنے باپ کا حال دریافت کرنے کو پہلے پیلاس میں گیا جہاں تو نے آپر اپنی مہربانی کی جیسی مہربانی کی اسکو
اپنے باپ کے دوست سے ایتھس اور جب وہ تجھ سے رخصت ہوا تو تو نے اپنا لڑکا اسکے ہمراہ کیا پھر اسنے
دو ریا پر بہت دور دور کے سفر کے تسلی اور تھرا اور سپرس اور کرٹ کے جزیرے دیکھے آخر ہواؤں
نے بلکہ دیوتاؤں نے اسکو ایتھس کو جاتے جاتے اس کنارے پر لا ڈالا یہاں ہم وقت پر پہنچے ہیں کہ
تجھ کو دوسری لڑائی کی نفرت آئیز عداوتوں سے بچائیں کیونکہ تو اب صلحنامہ کی شرائط کے ایفا کے لئے
ایڈمینیس کا اعتبار نہ کرے گا لیکن یوکیسز کے بیٹے کا اور میرا تو کریگا۔

جب یسٹر اور نیسٹر میں مددگاروں کی فوج کے درمیان یہ گفتگو ہوتی تھی تب ایڈمینیس اور
ٹیلیکس سب سلج کرٹ والوں کے ساتھ سیلینٹم کی دیواروں سے اس حال کے ناظر تھے جانا چاہتے
تھے کہ وہ یسٹر کے کلام کس طرح پرستے ہیں اور ایسے دغیل اور واجب التعظیم آدمیوں کی گفت و شنود میں
حاضر ہوا چاہتے تھے نیسٹر ہمیشہ سے یونان کے دوسرے بادشاہوں سے علم تجویز اور خوبی نصاحت میں
افضل سمجھا جاتا تھا یہی تھا جسے ایکلیز کے غصہ کو ایکیمین کے غرور کو اور آلیجاس کی سختی کو اور ڈیوڈ
کی جلد بازانہ جرات کو روکا تھا شہد سے شیریں تر تقریر ترغیب جو اسکے لبوں سے نکلتی تھی اور صرف
اسکے بولنے کی آواز کو گونگو اسکی طرف متوجہ کرنے کو کافی تھی جب یسٹر بولتا تھا سب بہادران حاضر
خاموش رہتے تھے اور اسی کو طاقت تھی کہ نفاق کو وفاق سے بدلتا تھا اب وہ عمر کی کمزور شہنشاہ تھے
متاخر تھا لیکن اسکے الفاظ ویسے ہی زور دار اور ویسے ہی شیریں تھے وہ اکثر سانحات ماضیہ کا بیان
کرتا تھا تاکہ نوجوان اسکے تجربہ سے تعلیم پائیں اگرچہ اسکی تقریر آہستہ تھی لیکن اسکا مضمون
دلچسپ تھا۔

میسٹر
یوکیسز
ٹیلیکس

پیلاس

سیتیلی، میسٹر
سڈر، کیر

بڈھا کا

بڈو مینیس
یوکیسز

میسٹر، میسٹر
بڈو مینیس
ٹیلیکس، کیر
سیتیلی

میسٹر

میسٹر

سیتیلی
ٹیلیکس، کیر
ڈیوڈ

میسٹر

در بیان میں دیکھتا ہوں کہ مینسٹر بھی ہی ایسی مینسٹر تھی عمر اور عقل نے لڑائی کی آفتوں سے واقف کیا
 ہی خواہ لڑائی انصاف کے مطابق اور دیوتاؤں کی مرضی کے موافق ہو تو بھی سب بلاؤں سے جو آسمان
 آدمی پر نازل ہوتی ہیں زیادہ خوفناک ہی تو کبھی نہیں بھول سکتا ہی جو تکلیفیں یونانیوں نے دس برس
 تک ٹکڑے کی دیواروں کے آگے اٹھائیں اور جو اختلاف ان کے سرداروں میں ہوئے اور جو وابہ نصیبے
 پیدا کئے اور جو غریزی ہیکٹر نے کی اور جو آفات و دردور کے شہروں میں ان کے بادشاہوں کے مدت تک
 غیر حاضر رہنے کے باعث نازل ہوئیں اور جو تکلیفات انھوں نے اپنی واپسی کے وقت جھیلین اور جیسے
 بعضوں کے جہاں کیفیرس کی بلندی پر تباہ ہوئے اور جیسے بعضوں نے میب خرابیوں سے اپنی جان
 لہروں میں گنوائی بیشک جیسے دیوتاؤں نے اپنی ناخوشی میں انکو اس مہم کی رونق باطلہ سے بہکنے
 دیا ویسے ہی پیسیر یہ والو وے ٹکڑے اس مہم کی اسید سے بہکنے ندین فی الحقیقت ٹکڑے خاک میں مل گیا
 لیکن اگر وہ اپنی تمام بزرگی کے ساتھ آباد رہتا اور چیرس ان خوشیوں کے ساتھ تیلین کو رکھتا جو بدلتی
 اور گنگاری کے لایق ہیں تو یونان کے واسطے بہت بہتر ہوتا کیا فلا کیٹیر جو مدت تک لیمناس کے جزیرے
 میں مصیبت زدہ اور متروک عالم رہا ہی لڑائی کی ویسی آفتوں سے نہیں ڈرتا ہی کیا لیکن والوں نے
 اپنے سرداروں اور حاکموں اور سپاہیوں کی غیر حاضری سے جو ٹکڑے کے محاصرے پر گئے تھے تکلیف نہیں
 اٹھائی ہی اور کوئی یونانی اس وقت پیسیر یہ کے کنارے پر ایسا ہی جو اپنے ملک سے اس مہم کا مارا بھاگ کر
 نہیں آیا۔

نیسٹر، نیسٹر

دراہ

ہیکٹر

کئیویریس

ہیسپیری، دراہ

پیرس، ہیلن

فیلوکیڈیون

لیماس

لیمینیا

دراہ

ہیسپیری

میندر، پیلینا

نیسٹر

میندر

فوسیس

آرڈوینینس

مینسٹر یہ خطاب کرتا ہوا پیلینا والوں کی طرف بڑھا اور مینسٹر اسکی وضع سے اسکو بچا کر اسکے سلام
 کو آگے آیا اور بولا یہ بڑی خوشی ہی کہ میں ایک دفعہ پھر مینسٹر سے ہاتھ ملاتا ہوں بہت برس ہوئے جب
 میں نے پہلے تجھکو قوسس میں دیکھا تھا تب تو صرف پندرہ برس کا تھا مگر تجھ میں عقل کا آغاز معلوم ہوتا تھا
 جواب ایک جہان پر آشکار ہی مگر مجھکو جتنا کہ تو یہاں کیسے آیا ہی اور یہ لڑائی روکنے کی تو نے کیا تدبیر سوچی
 ہی اکیڈ وینیس نے ہکو حملہ آوری پر مجبور کیا ہی ہم صرف صلح چاہتے ہیں یہی ہمارا فائدہ ہی اور یہی ہماری
 خواہش مگر ممکن نہیں ہی کہ جب تک وہ مارا نہ جائے تب تک صلح ہو سکے اسنے اس پاس کے لوگوں سے سب
 قول و قرار توڑ دئے ہیں اور اب اگر ہم اسکے ساتھ عہد نامہ کریں گے تو سوا اسکے اور کچھ نتیجہ نہ دیکھا کہ ہمارا اتفاق
 جسپر ہماری سلامت موقوف ہی ٹوٹ جائیگا اسنے اچھی طرح سب دوسرے لوگوں کو اپنی خلائی میں لانے کا

نہیں اٹھی تھیں نیچے وسیع میدان میں دشمنوں کے مغرور بخت و سپر نظر آتے تھے جو آفتاب میں چمکتے تھے اور
نظر کو جھپکاتے تھے انکی برجھیوں سے زمین اُفق تک ایسی چھا گئی تھی جیسی اُن فصلوں سے چھانجاتی ہو جنکو
سبز موسم گرما کے آفتاب کی گرمی سے آئینہ کے کھیتوں میں کاشتکاروں کی محنت کا انعام دینے کو پکاتی ہو
نہیں وہ رتھ نظر آئے جنہیں داس یعنی ہنسوںے لگے تھے اور سب مختلف قوم کے آدمی جو اسکی مدد پر آئے
تھے اپنے ہتھیاروں اور سپاہیوں سے ہر آسانی پہچانے جاتے تھے۔

مینسٹر آنکھوں اچھی طرح دیکھنے کے واسطے ایک اونچے برج پر چڑھا اور رائیڈ وینیس اور ٹیلی میکس اسکے
ہمراہ گئے انہوں نے فوراً دیکھا کہ فلاکیٹیز ایک جانب ہی اور مینسٹر جو اپنی تعظیم قابل عمر سے باسانی پہچانا
جاتا تھا اپنے ارد کے پڑسٹریٹس کے ساتھ دوسری جانب پر مینسٹر نے کہا یہ کیا ہو تو سمجھتا تھا کہ فلاکیٹیز اور
مینسٹر تیرے معاون ہونے پر قناعت کرینگے تو دیکھتا ہی کہ وہ تیرے مقابل ہتھیار باندھکے آئے ہیں
اور اگر میری نظر غلطی نہیں کرتی ہو تو وہ دوسرا گروہ جو ایسی سنجیدہ گامی اور ایسی درست ترتیب
سے آتے ہیں فلیٹھس کے زیر حکم لیسٹیمین والے ہیں یہ سب تیرے خلاف ہیں اس کنارے پر کوئی
قوم ایسی نہیں ہو جسکو تو نے خواہ مخواہ اپنا دشمن نہ بنایا ہو۔

مینسٹر یہ حال دریافت کرتے ہی اس برج سے نیچے اُترا اور شہر کے اُس دروازے کی طرف چلا جدھر
سے دشمن بڑھ آئے تھے اُسے فوراً دربان کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا رائیڈ وینیس اسکی وضع کے جانکا
رعبے متحیر ہو کر نہیں پوچھ سکا کہ تو کہاں جاتا ہو وہ دروازے کے باہر نکلا اور ہاتھ کے اشارے سے دوسرے
ساتھ آئیے واسطے نافع ہو کر آپ سیدھا دشمن کے سامنے بڑھا جو ایک تنہا آدمی کو بے حفاظت اپنے پاس
آتے دیکھ کر شجب ہوئے ابھی وہ نزدیک نہ پہنچا تھا کہ اسنے شاخ زیتون بطور علامت صلح انکے سامنے بلند
کی جب اتنا نزدیک پہنچا کہ وہ اسکی بات سن سکیں تو کہا کہ اپنے سرداروں کو جمع کرو اور جب وہ جمع
ہو گئے تب انسے یہ کلام کہے۔

میں ہر ایک قوم کے افسر کو جو اس خوشامد ملک میں آباد ہیں اپنے آگے دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ
قیاضا نہ مطلب اس مجمع کا ایک فائدہ عام کی حفاظت ہی یعنی آزادی کی جو آدمی کا حق پیدائش اور
رحمت اور فخر ہی میں تمہارے شوق کو آفریں کہتا ہوں لیکن تمکو ایک آسان طریق بتانے کی اجازت جانتا
ہوں جس سے بلا غور زری تم اپنی آزادی اور عزت بچا سکتے ہو اس مجمع میں دوسرا بادشاہوں کے

مینیون
رینا

مینسٹر
رائیڈ وینیس
ٹیلی میکس

فلاکیٹیز
مینسٹر

فلاکیٹیز
مینسٹر

مینسٹر

مینسٹر
ٹیلی میکس

مینسٹر

آنکھوں کے تلے توڑاے کی دیوار ونگے نیچے بار بار اڑا ہی اور جو تب تیزادوست تھا جو عام معاملہ میں سبکا شریک اور وقت محاطہ سبکا رفیق عزیز تھا آئیڈ وینیس نے جواب دیا کہ وہ ان لوگوں کے فریب سے جو نام کے جنگلی ہیں میرے ہاتھوں سے ٹکلیا کہیں گے انھوں نے اسکو اس حیلہ سے بہکا یا کہ آئیڈ وینیس تمام بیسیئر کو کو دبا یا چاہتا ہی بیسیئر نے کہا کہ ہم اسکو اس فریب سے نکالیں گے پیشتر اس سے کہ اسنے اس نئی آبادی کی بنا ڈالی اور ہم نے دنیا میں پولیسز کی تلاش شروع کی ٹیلیکس نے اسکو پلاس میں دیکھا ہی بیسیئر پولیسز کو بھول نہیں سکتا بلکہ ٹیلیکس کو محبت سے یاد کرتا ہوگا جسکو اسنے اپنا بیٹا منہ سے کہا تھا ہمارا خاص کام یہ ہے کہ بدگمانی کو رفع کریں اس لڑائی کو اس حسد نے اشتعال دی ہے جو تو نے اپنے ہمسایوں میں پیدا کیا ہے اور حسد دفع ہونے سے یہ رفع ہو سکتی ہے میں ایک دفعہ پھر تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کام کا انصرام مجھے چھوڑ۔

بیسیئر کے اس خطاب سے آئیڈ وینیس ایسا متاثر ہوا کہ جواب نہ دے سکا اور خاموشانہ محبت کے جوش میں آکر اس سے ہنسنا ہوا اگرچہ آخر کو بڑی شکل سے لیے لفظ بولا کہ ای بیسیئر تو پیغمبر غیبی ہی میں تیری عقل دیکھتا ہوں اور اپنی غلطیاں قبول کرتا ہوں تاہم اقرار کرتا ہوں کہ یہی عقل اگر دوسرے میں ہوتی تو بیشک میرا غصہ پیدا کرتی تو ہی مجھکو صلح کی ترغیب دیکھا ہی ورنہ میں مرنے یا مارنے پر آمادہ تھا لیکن تیر ہی کہ تیری صلاح پر چلوں نہ اپنے جوش طبیعت پر ٹیلیکس کیسا خوش نصیب ہے کہ تجھ سارہنا ساتھ رکھنے سے کبھی ایسا آوارہ نہیں ہو سکتا جیسا میں ہوا ہوں میں یقینی اعتقاد سے تیرا اعتبار رکھتا ہوں تجھکو تو پتاؤں نے عقل آسمانی بخشی ہے تیرا کی صلاح بھی تیری صلاح سے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی پس جا اور جو کچھ میرا اختیار ہے ہو سکتا ہے اقرار کر اور انصرام دے اور جایز رکھ قبول کر یا رد جو کچھ تو کر گیا میں منظور کروں گا اب تک آئیڈ وینیس یہ کلام کہہ رہا تھا کہ انھوں نے یکایک پریشانی کی آواز سنی یعنی رتھوں کی گھڑ گھڑاہٹ اور گھوڑ ونگی ہنہناہٹ اور آدمیوں کی کلکلاہٹ اور تڑائی کی ٹرٹراہٹ لوگ پکارے کہ دشمن فراہم ہو کے نیچے آئے اور ان گھاٹوں کو نہیں گئے جو آئیڈ وینیس نے سیلینڈم کے محاصرے کے واسطے روکے تھے وہاں کے پیر مرد اور پیر زن دہشت سے گھبرائے اور پکارے افسوس کہ ہم اپنا وطن یعنی عزیز و سیراب ملک کریٹ کو چھوڑ کے ایک بد نصیب بادشاہ کے ساتھ دریاؤں کے خطرات اٹھانے کے یہ نیا شہر بنانے کو آئے جو ٹراے کی مانند ابھی خاک میں ملیگا شہر پناہ کی دیواروں سے جو اب تک پوری

دراپ

آئیڈو مینیشس

آئیڈو مینیشس
ہیسپریا،

مینر

یولیسیس،
میلانس،

ٹیلی مہکس

مینر

آئیڈو مینیشس

مینر

ٹیلی مہکس

آئیڈو مینیشس

آئیڈو مینیشس
سے لے لے لے

کریٹ

دراپ

کیا ہی فی حقیقت وئے کچھ میل سیری مدد پر رکھتے ہیں الا متشہارہ بصورت نے ہمارے شہر کی جو ابھی اپنی بنیاد سے اٹھ رہا ہی آنکو ڈرا رکھا ہی ہمارے سب یونانی اور دوسرے ہمسایہ ڈرتے ہیں کہ ہمارا ارادہ ان کی آزادی جھینے کا ہی وئے خیال کرتے ہیں کہ ان بھاری جنگیوں کے بعد ہم اپنا حوصلہ آگے بڑھائینگے فی الجملہ سب ہمارے خلاف ہیں جو ظاہر ہم پر حملہ آور نہیں ہوئے سو بالٹنا ہمکو عاجز دیکھنا چاہتے ہیں آگے حسد نے ہمکو بے رفیق کر رکھا ہی۔

میں

مینٹر نے کہا حقیقت میں یہ عجیب بات ہی کہ تو نے رور آور معلوم ہونیکے واسطے کوشش کر کے خود کو کمزور کر دیا ہی اور تو باہر اپنے ہمسایوں کو باعث دشمنی و دہشت ہوا ہی لیکن اندر اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا کہ لڑائی لڑ سکے جو ضرورت تیری دشمنی اور دہشت نے پیدا کی ہی حقیقت میں تو بڑا بد نصیب ہی کہ اپنے اوپر یہ آفت آپ لایا ہی بلکہ زیادہ تر بد نصیب ہی کہ اس آفت سے جتنی عقل سیکھنی چاہیے تھی تو نے اس سے آدھی بھی نہیں سیکھی ضرور ہی کہ ان خرابیوں کو دیکھنے سے پہلے جنھوں نے تجھے اس نقصان میں ڈالا ہی تو یہ دوسری بادشاہت بھی اپنے ہاتھ سے کھو دے مگر اب اپنی یہ مشکلات حال مجھ پر چھوڑ صرف اتنا بتا کہ اس کنارے پر کون کون سے یونانی شہر واقع ہیں۔

ایڈمینیسٹریٹس نے کہا کہ ایک خاص یونانی شہر ٹیرینٹم ہی جسکو تین برس ہوئے فلینٹھس نے آباد کیا تھا بہت سے لڑکے لیکو نیامین آن عورتوں سے پیدا ہوئے تھے جو اپنے خاوندوں کو غارے کی لڑائی پر جانے سے بھول گئی تھیں اور جب وئے واپس آئے تب آن عورتوں نے اپنے گناہ کی تکفیر کے لئے ان لڑکوں کو چھوڑ دیا اور اس طرح وئے لڑکے اپنے ما باپ سے متروک ہو جانے پر خود مختار رہے اور جیسے بڑے ہوتے گئے ویسے ابتر ہوتے گئے قانوناً آپر سنٹی واجب ہوئی تب وئے فلینٹھس کے زیر حکم ایک جماعت بن گئے جو ایک بہادر اور دلاور اور حوصلہ در سرداری اور جو بہت سے مکر و فریب سے آن نو جوانوں کا دل اپنے ہاتھ میں کر کے آنکو اس ساحل پر لایا جہاں اسنوں نے ٹیرینٹم کو دوسرا ایڈمینیسٹریٹم بنا لیا ہی دوسری طرف پر فلا کیٹینز نے جسے تیراے کے محاصرے میں ہر کو لیز کے تیر لاکے ایسی شہرت پائی تھی پٹیلیا کا کوٹ قائم کیا ہی یہ حقیقت میں ٹیرینٹم سے طاقت میں کم ہی لیکن عاقلانہ حکمرانی سے زیادہ تر مستحکم ہی اور تھوڑے فاصلے پر پٹیلیا ہی اس شہر کو نیسٹر کی ہدایت سے پٹیلیا والوں نے آباد کیا ہی۔

مینٹر نے پوچھا کہ نیسٹر پٹیلیا میں کیسے آیا اور کیا تو اسکو اپنے فائدے میں شامل نہیں کر سکا جسکی

انکی جنگجو یا نہ بہت آہستہ مددگاروں کی تعداد اور فوج سے برابر ظاہر ہی پس تو نے انکی نظیر قابلِ جہد
 کیوں نہیں سمجھی تو عورت و شہرت کے خیالات باطل سے دھوکہ پا کر بلا میں پھنسا ہی تو اپنے دشمنوں کو مغرور
 کرنے سے ڈرا ہی لیکن بیشک تو نے اپنی مغرورانہ اور موزیانہ عادت سے جسے بہت سی اقوام تیرے برخلاف تھیں
 ہو گئی ہیں انکو طاقتور کر دیا ہے یہ برج کس کام کے ہیں جنکے فوائد تو نے اس تسلی کے ساتھ ظاہر کئے ہیں
 سو اسکے کہ تیرے گرد و نواح کی اقوام کو اپنی آزادی کے واسطے اپنے مرنے یا تیرے مارنے پر مجبور کریں تو
 یہ برج اپنے بچاؤ کے لئے بنائے ہیں لیکن درحقیقت تیرے واسطے محلِ خطر ہیں بادشاہت انصاف اور
 اعتدال اور ایمان سے خوب مستحکم ہوتی ہے جسے آس پاس کے رئیسوں کو یقین ہوتا ہے کہ ہماری حدود
 ہمارے قبضے سے باہر بن جائیگی سب سے زیادہ مستحکم دیواریں ایسے مختلف اتفاقات سے گر جاتی ہیں جبکہ کوئی
 دوزخین پہلے سے نہیں دیکھ سکتا اور سب سے بہترین اہتمام والی جنگ قسمت کے ذرا سے تغیر و تبدل سے
 ناکامیاب ہو جاتی ہے لیکن آس پاس کے رئیس جبکہ تیرے اعتدال کا امتحان ہو چکا ہے اپنے اتحاد و
 اعتماد سے تیرے گرد و فراہم ہونگے ایسی دشوار گزار طاقت اور وسائلِ حفاظت کے ساتھ جنہ کوئی فوج
 غالب نہیں آسکتی اور کوئی شجاع حملہ نہیں لاسکتا اگر تو کسی گرد و نواح کے بادشاہ کی بیوقوفی یا انصاف
 سے متحمل حملہ ہوگا تو سب دوسرے بادشاہ تیری حفاظت میں اپنا فائدہ سمجھ کے تیری صیانت پر آئینگے
 ان متفق اقوام کی اعانت جو تیرے فائدے کی مدد میں اپنا فائدہ تصور کریں گے تجھکو ایسے فوائد دیں جو
 آن فوائد سے کہیں زیادہ ہونگے جنگی تو ان برجوں سے امید رکھتا ہے جنہ تو مغرور ہے اور جو صرف ان
 خرابیوں کو لا علاج کرتی ہیں جنکے رفع کے واسطے بنائی گئی ہیں اگر تو پہلے احتیاط کرتا اور آس پاس
 کے رئیسوں میں حسد روکتا تو تیرا یہ نو تعمیر شہر امن و امان سے جلد آباد ہوتا اور تو ہیستہ پیر میں سب
 اقوام کا منصف بننا مگر بالفعل فقط یہ کہو وہ تدبیر سوچنی چاہئے جو مستقبل سے ماضی کی غلافی کر کے ٹوکتا ہے
 کہ بہت سی یونان کی نئی آبادیاں اس کنارے پر آباد ہوئی ہیں یقین ہے کہ انکے باشندے تجھکو مدد
 دینا چاہیں گے وے جو پیر کے بیٹے سیناس کا نام نہ بھولے ہونگے اور نہ تیری ان تحصیلات کو جو تو نے
 ٹرانس کے محاصرے میں حاصل کی ہیں جہاں تو نے یونان کے واسطے یونانی بادشاہوں میں اکثر
 نام پیدا کیا ہے پھر ان نو آبادی والوں کو اپنے فائدے میں کیوں نہیں شامل کرتا۔
 ایڈوینیٹس نے جواب دیا کہ ان نئی آبادیوں کے باشندوں نے طرفین سے علیحدہ رہنا تجویز

ہیسپریا

جوپیر
مہیناس

دراہ

ہندوستان

یہ جنگ کی آفتین تجھپڑ والی ہیں مجھ کو باہم ضامن دینے لینے مناسب تھے اور آسان تھا کہ کچھ آدمی مناسبت اختیار کر کے انکے سلامت سے واپس آئیں گا بند و بست کر کے ایلچیوں کے ساتھ بھیجا جب یہ جنگ شروع ہوئی تھی یہاں مظلوموں نے یہ عذر ظاہر کر کے اس جنگ کو روکنا کہ تمہارا مقابلہ میرے ان لوگوں نے کیا ہے جو اس صلح نامہ سے واقف نہ ہوئے تھے جو ابھی اپنے بیچ میں ہو رہی اور ایسے ضامن دیتا جیسے دے چاہتے اور اپنی رعایا کو تاکید کرتا کہ جو اس صلح نامہ کی شرطوں کو توڑ گیا سو سخت سزا پائیگا لیکن جب سے یہ لڑائی شروع ہوئی تھی تب سے اور کیا ظہور میں آیا ہے۔

अइडोमिनिजम

ایڈومینیس نے کہا کہ میں نے ان جنگلیوں کے ساتھ کی طرح کی درخواست کرنی اپنے درجہ سے کم جانی خصوص جب انھوں نے جلدی کر کے اپنے جنگی آدمی جمع کئے اور تمام اس پاس کے لوگوں سے مل چاہی اور ہماری طرف سے انکو نافر اور بدگمان کر دیا میں نے سوچا کہ سب سے بہتر یہ بات ہی کہ ان پہاڑوں کے جو گھاٹے اچھی طرح محفوظ نہیں ہیں یکایک ان پر اپنا قبضہ کر لوں سو میں نے کر لیا ہے اس سب سے بڑے جنگلی بہت سے ہمارے اختیار میں آگئے ہیں میں نے ان گھاٹوں میں برج بنائے ہیں جن پر سے ہمارے آدمی انکو ایسا تنگ کر سکتے ہیں کہ وہ پہاڑوں سے ہمارے ملک پر حملہ آور نہیں ہو سکتے بلکہ ہم ان کے بیان جاسکتے ہیں اور جب چاہیں تب انکے خاص مقامات کو لوٹ سکتے ہیں اس طرح پر ہم ایسی حالت میں ہیں کہ خود کو انکی بڑی فوج سے بچا سکتے ہیں اور جو بیشمار دشمن ہمارے گرد فراہم ہوئے ہیں انکو اگرچہ ہماری فوج انکے برابر نہیں ہو سکتی لیکن صلح کرنا اس وقت میں ناممکن ہی ہم ان پر جو نکو بے مقابلہ ہوئے چھوڑ نہیں سکتے اور جب تک آپر قباہض ہیں وہ ایک طرح کی گدھیاں سمجھی جاتی ہیں گویا یہاں کے باشندوں کو غلامانہ مطیع کرنے کے واسطے بنائی ہیں۔

मेन्हर
अइडोमिनिजम

یہ نے جواب دیا کہ ایڈومینیس میں جانتا ہوں کہ تیری عقل کو راستی بے زیریابش و آرائش سے زیادہ پسند ہوگی تو ان سب سے بزرگتر ہی جو برابر کمزوری اور دہشت سے اپنی آنکھیں اسکی قربت سے پھرتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی طاقت نہ رکھنے سے اپنے اختیار کو انکی مدد پر لاتے ہیں اس میں آزادانہ تجھ سے کہتا ہوں کہ ان جنگلیوں نے تیرے واسطے ایک عمدہ نظیر پیدا کی ہے جب وہ تیرے پاس صلح کی درخواست سے آئے تھے کیا وہ صلح اس واسطے چاہتے تھے کہ وہ تجھ سے لڑائی کر سکنے کے قابل نہ تھے کیا وہ تیرے ساتھ ہم معرکہ ہونے میں بہت یا طاقت کے محتاج تھے فی الحقیقت ایسا نہیں تھا کیونکہ

وے عادی ہوتے ہیں ان سے بدن کے کڑے اور پٹے کٹے بنے رہتے ہیں ایسے کہ انکی صورت سے
 دہشت معلوم ہوتی ہے لو کرنا والے جو اصل میں یونان سے آئے ہیں اب تک اپنی اصل کی سب علامتوں سے
 خارج نہیں ہوئے وے بہ نسبت دوسروں کے کم وحشی ہیں لیکن انھوں نے اپنی یونانی فوج کی معمولی تعلیم
 میں ان جنگیوں کی وطنی طاقت شامل اور ہمیشہ محنت اور شقت اٹھانے سے سختی عادی حاصل کر لی
 ہی اسلئے ناقابل مفتوحی ہو گئے ہیں سلاھا ایک لمبی تلوار اور حفاظت ایک ہلکی ڈھال بناوٹ کی اور چھڑ
 سے منڈھی ہوئی رکھتے ہیں اور بریوٹیم والے ہرن سے تیز پاہن ایسے کہ گھاس بھی انکے پانوں کے
 تلے کم دہتی ہے ریگستان میں بھی انکے نقش پانہن دیکھ سکتے وے اپنے دشمنوں پر نظر آنے سے پہلے پہنچ
 جاتے ہیں اور ویسی ہی سرعت سے واپس آتے ہیں اور کروٹوں والے اپنی تیر اندازی سے باعث خوف
 ہیں وے ایسی کمان رکھتے ہیں کہ اکثر یونانی اسکو نہیں جھکا سکتے اور اگر وے کبھی یونانی بازیوں
 میں شامل ہوں تو یقین ہے کہ بازی لیجائیں انکے تیر ایک قسم کی زہری گھاس کے عرق میں بچھے
 رہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ دریا سے ایورنس کے کناروں پر آگتی ہے اور ان سے جو زخم ہوتا ہے سو مملک
 ہوتا ہے اور تریسم اور برنڈ یوزیم والے بدنی طاقت اور دلی بہت کے سوا کوئی بات شیخت کی نہیں رکھتے
 لیکن جب حملہ کرتے ہیں تب ایسی پیچ مارتے ہیں کہ سب آوازوں سے زیادہ تر مہیب ہوتی ہے وکلاضن
 کا استعمال اچھا کرتے ہیں ان سے پھروں کی جھڑی ایسی برساتے ہیں کہ ہوا کو تاریک کر دیتے ہیں لیکن
 بے ترتیبانہ لڑتے ہیں یہ لڑائی کی بنا ہے اور ایسی دشمنوں کی طبیعت ہے۔

لوکیویا

بھڑیا

کوہنا

تھرنس

نیریسم
برنڈیسم

تھلومیکس

میسٹر
بڈو مینیس

بڈو مینیس

یہ بیان سننے کے بعد سلیمیکس نے جو جنگ کے واسطے بے صبر تھا صرف انکے ساتھ معرکہ کا ارادہ کیا
 پھر بیٹھنے دیکھ کر اسکے شوق کو روکا اور آئیڈ مینیس سے کہا کہ کیا سبب ہے کہ لو کرنا والے جو خود یونانی
 نسل سے ہیں جنگیوں کے واسطے مسلح ہو کر یونانیوں پر آیا چاہتے ہیں اور کیا سبب ہے کہ اتنی آبادیاں
 ایک ہی ساحل پر آباد ہیں اور باہم ایسی عداوت نہیں رکھتی ہیں ای آئیڈ مینیس تو کہتا ہے کہ دیوتا
 اب تک تیرے تعاقب سے باز نہیں آئے اور میں کہتا ہوں کہ اب تک انھوں نے تجھکو نصیحت کامل نہیں
 دی ان سب مصیبتوں نے جو تو نے اب تک سہی ہیں تجھکو وہ بات اب تک نہیں سکھائی جس سے لڑائی بند
 ہوتی ہے تو نے جو ان وحشیوں کی راستبازانہ صفائی کا بیان کیا ہے سو یہ جتانے کے واسطے کافی
 ہے کہ تجھکو انکے ساتھ برکات صلح میں شریک ہونا چاہئے تھا لیکن تیری نخوت اور رعوت نے بالضرورت

ہمایون کے ساتھ سلوک اور دوستوں کے ساتھ وفا اور اہل دنیا کے ساتھ صفا عافیت میں اعتدال اور صیبت میں استقلال نہر حالت میں راستگویی کی ہمت اور خوشامد سے مصفا نہ نفرت و حقارت واجب سمجھتے ہیں اگر دیوتا جھکوا اپنی ناخوشی سے ایسا اندھا کرینگے کہ تو ان کو پسند نہ کرے گا تو تجربہ جھکوا پسند کرینگا مگر بوقت کہ جنگ و اعتدال صلح پر یابن رکھتا ہی جب جنگ سے مجبور ہوتے ہیں تب نہایت مہیب ہوتے ہیں میں نے ان اطفال قدرت کی یہ بے تعلیمی نصیحت سنی اور غور کا مل سے آنکھ دیکھا لیکن میٹھی آنکھیں سیر نمونین آنکی دائرہ بیان ویسی ہی لمبی تھیں جب ہی نکلی تھیں انکے بال چھوٹے تھے مگر برف سے سفید آنکی بھون گھنی تھیں اور آنکھیں تیز اور نظر مستقل تھی تقریر آنکی سنجیدہ اور زبردست تھی آنکا طریقہ سادہ اور صاف تھا وہ ایک قسم کی کلیان اوڑھے ہوئے تھے سوائپر بے احتیاطی سے پڑی مٹی اور کاندھوں پر گرہ لگی ہوئی تھیں انکے پٹھے زوردار اور بھاری تھے اور انکے ہتھیار کشتی بازوں کے ہتھیاروں سے زیادہ مضبوط اور زوردار تھے۔

میں نے ان عجیب الپھیوں سے کہا کہ میں صلح چاہتا ہوں اور انکے اور اپنے درمیان کئی شرطوں کا صلحنامہ لکھا کے تعمیل کے لئے اندازہ اراوے سے اسپر مہر کی اور دیوتاؤں کی گواہی اور اپنی طرف سے آنکھوں کی دیکر رخصت دی مگر دیوتاؤں نے جنھوں نے جھکوا اس سلطنت سے نکالا تھا جگہ کا میں وارشا پیدا ہوا تھا میرا پیچھا پھوڑا ہمارے شکاری جو باہر گئے تھے اور اس صلحنامہ سے ناواقف تھے ان غریب جنگیوں کی ایک بڑی جماعت سے جو ان الپھیوں کے ساتھ آئی تھی اور جس روز یہ صلحنامہ ہوا تھا اسی روز اپنے گھر کو واپس جاتی تھی ملے اور سخت غصے سے انپر ٹوٹے ہتھوں کو مارا اور باقیوں کا قتل کیا اس طرح یہ لڑائی کا باعث ہوا اور ان جنگیوں کو یقین ہوا کہ یہ لوگ قول و قسم پر قائم اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔

اور اس واسطے کہ مہر کہ میں ہمارا مقابلہ اچھی طرح سے کر سکیں اپنی مدد کے لئے لوگ آیا اور ایپولیو اور کیو کینیہ اور جبر پوٹیہ اور کروٹونا اور ٹرمیم اور برنڈ یوزیم کے باشندوں کو بلایا یہی کیو کینیہ والے لڑائی میں رتھوں پر آتے ہیں جو اس یعنی ہنسوں سے مسلح ہوتے ہیں اور ایپولیو والے جن جنگی جاٹور ونگو مار تے ہیں انکے چمڑے اوڑھے رہتے ہیں اور فولادیوں سے مسلح ہوتے ہیں جو گھسیلی اور کیلون سے جڑی رہتی ہیں وہ قد کے لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں اور جن جنگی خنڈیاں مشقوں کے

لوتھیا
رہنیا
لوتھیا
لوتھیا
لوتھیا
لوتھیا
لوتھیا
لوتھیا

فیاضی کا سبق دیا ہے۔

ہمارا آدمی اُن جنگلیوں سے رخصت ہو کر اپنی لشکر گاہ میں واپس آئے اور جو حال گذرا تھا اُس کے منظر ہو گیا
سپاہی ہیبت منکر بھر کے اور متنفر ہوئے کہ اہل کرپٹ اپنی زندگی کے واسطے ان آوارہ جنگلیوں کے مہمان
رہیں ہمارے نزدیک آدمی کیا سمجھ سے بھی کمتر ہیں اسلئے وہ زیادہ ترجیح اور صلح ہو کر شکار کو گئے اور
جلد اُنکی ایک جماعت کے ساتھ دو چار ہو کے آخر حملہ آور ہوئے یہ مقابلہ خونریز ہوا دونوں طرف سے
تیر چلے جیسے آندھی میں اگلے اور آخر کو وہ جنگلی ہمارے اپنے پہاڑوں کو گئے جہاں ہمارے آدمی اُن کے
تقاب کی ہمت نہ کر سکے۔

تھوڑے عرصے کے بعد اُنھوں نے دو پیر مرد نہایت عقلمند صلح کے واسطے میرے پاس بھیجے اُنھوں نے
جانوروں کے چمڑے اور میو جات جو وہاں ہوتے تھے اور اُنکو میسر تھے میری نذر گزارنے اور یہ
کلام کہے کہ اسی بادشاہ تو دیکھتا ہے کہ ہم ایک ہاتھ میں تلوار کھتے ہیں اور ایک ہاتھ میں شاخ زیتون جو دونوں علامتیں ہیں
صلح و جنگ کی جو چاہے سو پسند کرے نزدیک صلح پسندیدہ ہی صرف صلح کے واسطے بننے یہ خوشنما ساحل تیرے
آدمیوں کے لئے چھوڑ دیا ہے جہاں آفتاب زمین میں رضاعت لاتا ہے اور مزہ دار میوے پکاتا ہے مگر صلح
اُن میووں سے بھی شیریں ہے اور صلح ہی کے واسطے ہم ان پہاڑوں میں رہتے ہیں جہاں ہمیشہ
برف پڑتی ہے اور چشموں پر گھاس نہیں جیتی اور فصل خریف میوے نہیں دیتی ہم جنگ سے نفرت کرتے
ہیں جو بلند جو صلگی اور بزرگی کے عالی لقبوں کے واسطے زمین کو آجاڑتی ہے اور آدم زاد کو بگاڑتی
ہے اگر تو خونریزی اور تباہی میں بزرگی سمجھتا ہے تو ہم حسد نہیں کھاتے مگر تیرے قریب کھانے پر افسوس
کرتے ہیں اور دیوتاؤں سے مانگتے ہیں کہ کبھی ہمارے دل کو ایسے خوفناک جنوں سے خراب نہ کریں اگر
یہ لیاقت جسکو اہل یونان اتنی محنت سے حاصل کرتے ہیں اور یہ مروت جسکے لئے وہ ایسی واقفانہ بزرگی
کے ساتھ شیخت رکھتے ہیں اُنکو ایسی خوشخوار اور مضرت آرزو ہشون کی ترغیب دیتی ہیں تو ہم خود کو بغیر
ان فوائد کے خوش سمجھتے ہیں ہم بزرگی اُسکو جانتے ہیں اگرچہ جاہل و نالایق رہیں مگر مصطفیٰ اور انست
پسند اور ایماندار اور بیغرض اور تھوڑے پر قانع اور بے اصل لذت سے نافر رہیں جو تحصیل زیادہ
کی محتاج کرتی ہے ہم تندرستی اور کفایت شعاری اور آزادی اور بدنی اور ذہنی طاقت کی جیسی
قدر کرتے ہیں ویسی کسی دوسری شے کی نہیں کرتے ہم صرف نیکی سے محبت اور دیوتاؤں سے دہشت اور

بہت خوش ہوں لیکن مجھے یاد رکھنا چاہیے کہ تیرے باپ نے تیرے کے محاصرے پر مددگار بادشاہوں میں
 اپنی بہتر گانہ وانش اور بیچو شانہ صلاح سے شہرت حاصل کی تھی اور ایک لکیر اگرچہ مغلوبی و مجروحی کے قابل
 تھا اور بالیقین جہان کہیں لڑتا تھا اور بہت و ہلاکت پھیلاتا تھا تو بھی شہر تیرے کی دیوار کے تلے مارا گیا
 اور تیرے بے حیثیت قایم رہا اور اس ہیکٹر کو فتح کر نیوالے سے فتح نہوسکا لیکن یوکیسیر نے جسکی شجاعت عقل کامل
 کی ہدایت کے تابع تھی اسکے بیچ میں جا کر تلوار چلائی اور آگ لگائی اور ہم ان اونچے برجوں کی افتادگی
 کے واسطے صرف یوکیسیر کے ہمنوں میں جنھوں نے یونان کے مددگار بادشاہوں کو دس برس تک تباہی
 سے دھمکا یا تھا ہوشیارانہ اور زور و فہمانہ شجاعت پھیلا لانا اور سخت کوشا نہ بہت سے اتنی بڑھکر چھٹی
 سنز و تارین یعنی مرتخ سے اسلئے ہیکو مناسب ہو کہ اس لڑائی میں مصروف ہونے سے پہلے دریافت کریں
 کہ اسکی بنیاد کیسی ہے میں ہر ایک خطرے سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں لیکن مصلحت ہو کہ یہ بھی آئیڈینیس
 سے دریافت کر لوں کہ چٹکے ساتھ وہ لڑائی جانتا ہو انکے ساتھ اسکی لڑائی منصفانہ ہی یا نہیں اور اسکے
 پاس کتنی فوج ہے جسکی مدد سے وہ امید کا سیابی رکھتا ہے۔

آئیڈینیس نے کہا کہ جب ہم اس ساحل پر پہنچے تھے تب یہاں ایک قسم کے جنگلی لوگ آباد تھے جو
 وحشیانہ جنگلوں میں رہتے تھے اور ایسے جانوروں پر جنگو شکار کرتے تھے اور ایسے میو جات اور نباتات
 پر جو بلا زراعت ہر فصل میں پیدا ہوتے ہیں اپنی گزر کرتے تھے یہ لوگ جو اہل مینڈیوریہ کے نام سے
 مشہور ہیں ہمارے جہازوں اور ہتھیاروں کو دیکھ کر ڈر گئے اور ہارڈون کو بھاگ گئے مگر ہمارے سپاہی
 اس ملک کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتے تھے اور شکار کے پیچھے دور تک چلے جاتے تھے سو بعض مفروضوں
 سے دوچار ہوئے انکے افسروں نے ان سے یہ کہا کہ ہم نے دریا کا وہ خوشنما ساحل تمہارے واسطے چھوڑ دیا
 ہے اور اب ہمارے پاس سوا ان پہاڑوں کے جو دشوار گزار ہیں کچھ نہیں رہا اسلئے مقتضائے انصاف
 یہ ہے کہ ہم کو ان پہاڑوں پر غلامز امت قابض رہنے دو تم جو ایک آوارہ و پریشان اور بے پناہ جماعت
 ہو ہمارے ہاتھوں میں آپرے ہو ہم تم کو ابھی ایسا تباہ کر سکتے ہیں کہ تمہارے رفیقو کو خبر تک نہو کہ تمہارا کیا
 حال ہوا لیکن ہم انکے خون سے اپنا ہاتھ آلودہ نہیں کرنا چاہتے جو اگرچہ اجنبی ہیں مگر عموماً ہماری جنس
 ہیں اسلئے صلح سے رہو اور یاد رکھو کہ تم اپنی زندگی کے واسطے ہماری انسانیت کے مربیوں ہو اور یہ
 کہ جن لوگو کو تم نے وحشی اور جنگلی کے نام سے بدنام کیا ہے انھوں نے تم کو اپنی چال سے یہ معتدلی اور

ہیکلیون

دراپ

دراپ
ہیکٹر
پولیسیون

پولیسیون

مینڈوریہ

آئیڈینیس

آئیڈینیس

مینڈوریہ

جو تو اسٹڈینٹس کی نئی بادشاہت کو قائم کرنے سے اور اسکے مصائب سابقہ کی تلافی کرنے سے باز گاہی نو لیسیز کے بیٹے اس سے ثابت ہو گا کہ تو اپنے باپ کے لائق ہی اور اگر ناموافق نصیب آسکو پلیوٹو کی تاریک جد و دین اتار دیا ہی تو اہل یونان خوشی کے ساتھ نو لیسیز کو سمجھ میں دیکھیں گے۔

ہیان اسٹڈینٹس کو پلیسیکس نے روکا اور کہا کہ ہم فینیشیائی جہاز کو نصرت کرتے ہیں پھر تیرے دشمنوں پر ہتھیار اٹھانے میں کیوں توقف کریں کیونکہ جو تیرے دشمن ہیں سو ہمارے دشمن ہیں جب ہم نے اسٹڈینٹس کے لئے جو ٹرے کا تھا اور اسلئے یونانیوں کا دشمن تھا لڑ کر فتح پائی ہے تب کیا یونانی بادشاہ کے لئے جو آن بہادر و ن کا شریک رہا ہے جنھوں نے دغا باز پر ایمپیم کے شہر کو تہ و بالا کیا ہے ہم زیادہ شوق سے لڑنے کی کوشش نہ کریں گے اور کیا دیوتا ہماری مدد فرمائیں گے فی الحقیقت جو الہام ہم نے ابھی سنا ہی اس میں کبھی شک نہیں ہے۔

باب

اسٹڈینٹس کا میٹر کو لڑائی کا سبب بنانا اور مینڈیوریہ والونیکا ساحل پر سپرہ اپنے سپرد کرنا اور وہاں پہنچنے پر اپنا نیا شہر بسانا اور انکا قرب و جوار کے پہاڑوں میں چلا جانا اور وہاں اپنے آدیوں کا آنکھوں اندھا پن بھانا اور اپنے گماشتوں کو بھیجنا اور انکی معرفت شرائط صلح ٹھہرانا اور اپنے آدیوں کا جو شکار کو گئے تھے اور ان شرطوں سے بنا واقف تھے ان شرطوں کو توڑنا اور مینڈیوریہ والونیکا اسپر حملہ آور ہونا اور اسی اثنائے مینڈیوریہ والونیکا صلح ہو کر سیلینٹم کے دروازوں پر داخل ہونا میٹر اور فلا کیٹیز اور فیلیٹس کا جنکو وہ طرفین سے بے علاقہ سمجھتا تھا ان کے لشکر کے ساتھ آنا پھر میٹر کا سیلینٹم کے باہر تنہا جانا اور صلح کے شرائط بدید ٹھہرانا جب پلیسیکس بولتے ہوئے اپنے سینے میں بہادرانہ شوق مشتعل ہونے سے متاثر ہوا تب میٹر نے اسکو ملائمت سے اسکی طرف متوجہ ہو کر کہا ای نو لیسیز کے بیٹے میں تیری آنکھوں میں نور خواہش عظمت تاباں دیکھ

ایڈومینیس
پولیسیز

پڑھے

پولیسیز

ایڈومینیس

ہیلمیکس

فینیسیائی

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ہیلمیکس

ایڈومینیس

مینڈوریہ

ہیلمیکس

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

مینڈوریہ

تھاسب کا عزیز تھا میری راحت میں صرف یہ کمی تھی کہ میں اعتدال کے ساتھ اسکا حاصل کرنا نہ جانتا تھا میرے غور نے اور اسکو خوش لگنے والی خوشامد نے میرا تخت چھین لیا اور میں اس سے دور ہوا جیسے سب دوسرے بادشاہ دور ہو گئے جو اپنی عقل کے تابع رہتے ہیں اور خوشامدیوں کی صلاح نانتے ہیں جب میں بیان آیا تو میں نے خوشی اور امید کی نظر سے اپنا رنج چھپانے میں کوشش کی تاکہ میرے ہمراہیوں کی ہمت قائم رہے مینے اپنے کہا کہ آؤ یہاں جو شہر کھو یا ہو اس کے عوض میں دوسرا بساؤں یہاں جو ہمارے اس پاس کے لوگوں نے ہمارے کام کی ایک اچھی نظیر اختیار کی ہو ہم دیکھتے ہیں کہ ٹیرینٹم بڑھتا جاتا ہے فیلاٹس نے اور اس کے ماتحت ایسیڈین والوں نے آباد کیا تھا اور فلکائیٹیز اسی کنارے پر ٹیلیلیا کو بسا تا ہوا وہ ٹیلیلیا اسی طرح کی ایک اور نئی آبادی ہو پس کیا ہم جیسی آبادی ان انہیوں نے بسائی ہو اس سے بھی کم بسائیں یہ بھی ہماری طرح آوارہ رہے ہیں اور ان کے ساتھ بھی مصیبتوں نے کم مقابلہ نہیں کیا ہو لیکن میں اس تسلی کا محتاج تھا جو دیا جاتا تھا اور اس رنج کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتا تھا جسکو دوسروں میں بڑا سمجھتا تھا اسکا مجھکو سوا اسکے اور علاج نہ سوچا کہ اپنے رنج کو چھپانے کے زور سے بچا جاتا اور تسلی کے ساتھ دن کے اختتام کا انتظار کیا تاکہ رات کے اندھیرے میں بے گواہ اپنے رنج کا تحمل نہ ہوں تب میری آنکھیں اشکوں میں ڈوبتی تھیں اور خواب میری نظر کے پاس نہیں آتا تھا لیکن پھر صبح کو اسی شوق اور کوشش سے محنت کرتا تھا اور یہی سبب ہی کہ اپنے وقت سے پہلے پیر ہوا ہوں۔

ایڈومینیس نے تب ٹیلیلیس اور مینیر سے جو لڑائی اختیار کی تھی اس میں مدد کی درخواست کی اور ٹیلیلیس سے کہا کہ اس لڑائی کے آخر ہوتے ہی میں تجھے ایتھا کہ کو بیج دوں گا اور اس درمیان میں بونیر کی تلاش کے لئے ہر ایک ملک کو جہاز بھیجوں گا اور دنیا کے جس جاتے ہوئے حصہ میں وہ طوفان سے یا کسی موافق دیوتا کی عداوت سے پہنچا ہو گا وہاں سے صبح و سالم لایا جائیگا دیوتا اسکو زماہ رکھیں اور تجھکو عمدہ جہازوں پر جو کرپٹین آج تک بنے ہیں چڑھاؤں گا یہ جہاز ان درختوں سے بنائے گئے ہیں جو ایڈاک کے پہاڑ پر جو جو پیر کی زاد بوم ہی پیدا ہوتے ہیں انکی لکڑی دریا میں کبھی نہیں بگڑتی اور پہاڑ اور ہوا بھی اسکو مانتے ہیں اور خود پتھروں اپنے غضب کی نہایت تیزی میں اس کے مقابل نہروں کو بھلانے کی جرات نہیں کرتا یہ اسلئے یقین کر کہ تو سلاست سے ایتھا کہ کو بیج کا اور پھر کوئی ناموافق دیوتا تجھکو دوسرے ساحل پر نہ لیجا بیگا یہ سفر چھوٹا تو انسان ہی اس واسطے اس فیثیشیائی جہاز کو جو تجھے بیان لایا ہو رخصت دے اور صرف اس بزرگی کا خیال کہ

ڈیورنٹم
فیلادس
ٹیلیڈومین
فیلادکیریز
پیتھلیا
میتھپانڈم

گڈوینینیس
ٹیلیمیکس مینیر

ٹیلیمیکس
بڈیا کا
یولیسیز

پیر، ایڈاک
آپیڈر

نیلون

ایڈاکا

کینوٹیرا

اسی قدر مناسب ہو کہ ہم ان باتوں سے ناواقف رہیں جن پر ہم اختیار نہیں رکھتے اور جن کو دیوتاؤں نے ہمارا نصیب تجویز کیا ہو۔

ٹیلی میکس اس جواب سے متاثر ہوا تاہم بلاشکلی خود کو روک نہ سکا اس عرصے میں اسٹیڈ وینٹس اچھی طرح اپنے آپے میں آئے ٹیلی میکس اور رینٹر کو دشمنوں پر اپنی فتح کے واسطے بھیجنے کے لئے جو پیٹر کو اپنا شکر یہ ظاہر کرنے لگا اس قربانی کے بعد آسنے ایک بڑی ضیافت دی اور پھر ان اجنبیوں سے مخاطب ہو کر اس طرح کہا میں اقبال کرتا ہوں کہ جب میں ٹرائے کے محاصرے سے کرپٹ کو لوٹا تب علم حکومت سے اچھی طرح آگاہ تھا اسی میرے عزیز دوستو تم میری آن مصیبتوں سے جنہوں نے مجھ کو اس میرے وسیع جزیرے سے محروم کیا ہو ناواقف نہیں ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ ہم تیرے اسکو چھوڑینگے بعد وہاں گئے تھے یہ مصیبتیں ایسی ہیں کہ اگر مجھ کو غافل اور غضب پر غالی سکھائیں تو بھی انکو میں بے تکفیر سمجھوں میں آسانیوں اور زمینوں کے انتقام سے متقاب ہو کے مثل مفرور دریا پر آوارہ ہوا میری پہلی حالت کی ترقی صرف میرے تنزل کی زیادتی کا باعث ہوئی اور اپنے خانگی دیوتاؤں کے لئے اس ویران ساحل پر پناہ پذیر ہوا جو چھاری اور کانٹوں سے اور ایسے دشوار گزار جنگل سے ڈھکا ہوا تھا کہ ابتداء میں سے اسکے اوپر آگاہ ہوا تھا اور ایسے دشوار گزار پہاڑوں سے بھرا ہوا تھا جنہیں وحشی جانور رات کو شکار کے لئے پھرتے تھے اور دن میں چھپے رہتے تھے میری ضرورت ایسی تھی کہ تھوڑے سے سپاہیوں اور دوستوں سے جو ہربانی سے میری مصیبتوں میں میرے ساتھ ہوئے تھے میں نے خوشی سے اس ویران صحرا پر اپنا قبضہ کیا اور اس ویرانے کو اپنا ملک سمجھا اس دلکش ملک میں پھر جانے کی امید نہ رہی تھی جہاں دیوتاؤں کی مرضی سے میں حکمرانی کے واسطے پیدا ہوا تھا مجھ کو اس تبدیل سے نہایت رنج ہوا میں نے کہا کہ اسٹیڈ وینٹس دوسرے بادشاہوں کے لئے کیا عبرت انگیز نظیر ہو اور کیا نصیحت ہو جو تیری تکلیفات سے وہ حاصل نہ کرینگے وہ سوچتے ہیں کہ دوسرے آدمیوں پر ہمارا ترقی پانا تکلیف سے محفوظ رہنا ہی لیکن افسوس ہو کہ انکی ترقی ہی اچھے خطرے کا باعث ہوتی ہو مجھ سے میرے دشمن ترسان اور میرے دوست فرخان تھے میں ایک طاقتور اور ایک جنگی قوم کا حاکم تھا دوردور کے بادشاہوں میں میرا بدبہ تھا میں ایک زرخیز اور خوشحال ملک کا مالک تھا شہروں کی دولت سے خراج پاتا تھا مجھ کو لوگ جو پیٹر کی نسل میں جانکر مانتے تھے جو اس ملک میں پیدا ہوا تھا میں میں حاکم تھا میں مثل نہیرہ سیناس کے قوانین نے دفعہ سبکو طاقتور اور خوش کروا

ٹیلی میکس
اڈو مینٹس
ٹیلی میکس
مندر۔ نیپا

دھرم۔ کور

اڈو مینٹس

جوشور

مہنا

ڈیوینس

قاوڑہ جو اسکے اندر متحرک تھی پھر کبھی تھی جلد ہی اسے نیا الہام دیا کہ اسی خوش نصیب ایڈیٹورینس میں کیا
دیکھتا ہوں عجیب عجیب آفات دیکھتا ہوں لیکن وہ روگردان ہیں اندر امان ہی اور باہر جنگ لیکن فتح
ہی ٹیلیوینس تیری تصنیفات تیرے باپ کی تصنیفات سے بڑھ کر ہیں تیرے نیزے کے تلے سخت اور نقیض
خاک میں ایک ساتھ لوٹتے ہیں اور برنجی کوڑا اور دشوار گزار بیج تیرے پاؤں سے پامال ہوتے ہیں اسی
توانا وہی اسکے باپ کو۔ اسی نوجوان نامی تو۔ پھر دیکھے گا یہاں اسکے الفاظ اسکی زبان پر تمام ہوئے اور
اسکے قوی بے اختیار خاموشی اور تعجب میں معلق رہے

ڈیوینس

پولیس

ٹیلیوینس

میں

ڈیوینس

لوگ وراثت سے سرد ہوئے ایڈیٹورینس کا پڑا تھا اور تھیوینس سے زیادہ دریافت کی جرات
نہ کر سکا ٹیلیوینس جو کچھ سنا تھا اچھی طرح سمجھ نہ سکا بلکہ شک کرنے لگا کہ ایسے بڑے اور ضروری الہام فی الحقیقت
دیوتاؤں کی طرف سے دئے گئے ہیں یا کیا اس بڑے مجمع میں صرف ایک تیسرے تھا جو ان غیب کی باتوں سے
متعجب نہیں ہوا تھا اسے ایڈیٹورینس سے کہا کہ دیوتاؤں کا مطلب یہ ہے کہ جس قوم پر تھیوینس اٹھا گیا
تیری فتح ہوگی لیکن اس نوجوان کے ہاتھ سے جو میرے دوست کا بیٹا ہی تو اپنی فتحیابی کے واسطے اسکا
ممنون رہے گا اس عرت پر حاسد نہ ہو بلکہ جو کچھ دیوتاؤں کے ہاتھ سے تجھے دین اُسکو شکر گزاری کے
ساتھ لے۔

ڈیوینس

ٹیلیوینس

میں

ٹیلیوینس

میں

ایڈیٹورینس نے جواب دینا چاہا مگر اب تک اپنی حیرانی سے ہوش میں نہ آیا تھا کچھ جواب نہیں سوچا اور
اسلئے خاموش رہا ٹیلیوینس اس قدر متعجب نہ ہوا تھا تیسرے بولا کہ اتنی بڑی بزرگی کا اقرار کچھ میرے دل پر
اثر نہیں کرتا اور میں صرف ان پچھلے لفظوں کا یعنی تو پھر دیکھو گا کا مطلب جانا چاہتا ہوں جبکو میں پھر
دیکھوں گا سو میرا باپ ہی یا فقط میرا ملک ہی افسوس ہے یہ کلام ناتمام کیوں رہا اور میرا شک گھٹانے کے عوض بڑھانے
کو ایسا کیوں کہا اسی یوکیسز اسی میرے باپ کیا وہ تو ہی ہے جسکو میں دیکھوں گا کیا یہ بات ممکن ہے حیف ہے
کہ میری آرزو مجھے اسید کا دھوکہ دیتی ہے یہ ظالمانہ الہام صرف میری مصیبتوں سے کھیلتا ہے اس میں ایک
لفظ اور ہوتا تو مجھکو بالکل خوش کرتا مگر نے کہا جو کچھ دیوتاؤں نے ظاہر کیا ہے اسکی تعظیم کر اور جو کچھ
انہوں نے چھپایا ہے اسکی جست و جوئی مناسب ہے کہ مستحکم نہ شوق حیرانی سے پوشیدہ رہے دیوتاؤں
نے اپنی حکمت و رحمت کی زیادتی سے مستقبل کو آدمی کی نظر سے دشوار گزار تاریکی میں چھپایا ہے فی الحقیقت
واجب ہے کہ ہم صرف اس بات سے واقف ہوں جو مطلقاً ہم سے متعلق ہے اور ہماری چال کی درستی کا باعث ہو اور

شہرت چل کی تھی ان واقعات میں ٹیلیویکس نے اپنے باپ کو تلاش کیا اور ریس کے گھوڑے پکڑتے ہوئے جبکہ ڈیوئیڈیز نے آسیوت مقتول کیا تھا اور ایکلیز کی زرہ کے واسطے ایجاکس کے ساتھ یونانی بادشاہوں کے آگے لڑتے ہوئے اور ٹراسے کو اسکے باشندوں کے خون میں ڈبونے کے لئے اس ملک گھوڑے پر سے اترتے ہوئے دیکھا ان حالتوں سے ٹیلیویکس نے اپنے باپ کو پہچانا کیونکہ اسنے اکثر اس کے یہ حالات سنے تھے اس سے پیشتر نے کئے تھے جب انکو سوچا تو اسکے دل میں ایک جوش پیدا ہوا آنکھوں میں اشک بھر آئے رنگ بدلا ہوا انگلیں ہوا اسنے اپنی پریشانی چھپانے کو منہ پھیر لیا مگر بادشاہ نے دیکھ لیا آئیڈوینیس نے کہا اس بات سے مت شرمنا کہ ہم تجھے تیرے باپ کی بزرگی اور مصیبت سے متاثر دیکھیں۔

لوگ اب جوق جوق آسکے وسیع صحن میں جمع ہوئے جو ان ستونوں کی دہری قطار سے بنا تھا اب اس عمارت کے گرد تھے انہیں دو جماعتیں لڑکوں اور لڑکیوں کی تھیں جو اس دیوتا کے سچن گاتے تھے جس کے اختیار میں رعہ ہائے آسمانی رہتے ہیں وہ اپنی خوبصورتی کے واسطے منتخب تھے اور لمبے لمبے بال رکھتے تھے جو زلفوں کی طرح شانوں پر لٹکتے تھے بدن پر سفید پوشاک سر پر گلاب کے تاج پہنے تھے خوشبوؤں میں ڈوبا ہوا تھے آئیڈوینیس نے تنویل جو بیڑ کو اس لڑائی میں فتح پانے کے لئے قربانی چڑھائے جو وہ گردونوں کے رکیوں کے ساتھ کیا چاہتا تھا اور مقتولوں کا خون ہر طرف سے دھوان بکراڑنے لگا اور اسکو سونے اور چاندی کے بڑے بڑے برتنوں میں لیتے تھے۔

تھیوفینیز جو اس مندر کا پوجاری اور عمر میں واجب التعظیم اور اس دیوتا کا پیارا تھا اس کام میں اپنا سر سرخ جامہ کے واسن سے ڈھانپ کر مقتولوں کی ٹرپٹی ہوئی انترطیان دیکھنے کو گیا اور ایک تپائی پر چڑھا اور پکارا ای دیوتا ویے اجنبی کون ہیں جبکہ تم ہمارے بیان لائے ہو انکے بغیر یہ لڑائی جو ہم کیا چاہتے ہیں ملک ہوتی اور سیلینٹم اپنی بنیاد سے اٹھتے اٹھتے تباہ ہوتا ہیں دیکھتا ہوں کہ یہ جوان بہادر ہی اور عقل اسکی ہنما آدمزاد کو اسقدر بیان کی اجازت ہی۔

جب وہ بولتا تھا اسکی نگاہیں وحشیانہ اور آنکھیں آتشیں ہو جاتی تھیں اور جو چیزیں اسکے روبرو تھیں انکو چھوڑ کے دوسری چیزوں کو دیکھتا تھا اسکا چہرہ لال اور بال کھڑے ہو جاتے تھے منہ سے جھاگ نکلتے تھے اور بازو جو وہ اوپر کو اٹھاتا تھا بھرت رہ جاتے تھے اور اسکی تمام قوی قدرتی تاثیر سے متاثر معلوم ہوتی تھیں اسکی آواز آدمی کی آواز سے زیادہ تھی وہ دم لینے کو منہ کھولتا تھا اور روح

دیلی مہکس
ریکس

ڈیوئیڈیز
ریکلیون
ریکاکس
ڈای

دیلی مہکس

مینٹر

آئیڈوینیس

آئیڈوینیس
جیوپیٹر

ڈیوئیڈیز

سلیٹنڈم

حالت جسم پیری سے پہلے ضعف پیری لاتے ہیں اور عافیت میں عیاشانہ زندگی کی زیادتیوں بدنی محنت اور ذہنی فکرت سے زیادہ ترسائی ہیں کوئی چیز تندرستی کے واسطے نامعتدل فرحت سے زیادہ مضر نہیں ہے اور اسلئے بادشاہ کیا وقت صلح اور کیا وقت جنگ ایسی فرحت اور تکلیف پاتے ہیں کہ پیری اپنے وقت سے پہلے آجاتی ہے متقیانہ اور معتدلانہ اور سادگانہ زندگی زیادہ رہتی ہے جو اتفاقی و اشتیاقی بیقرار یوں سے آزاد ہوتی ہے اور محنت اور راحت میں برابر انقسام پاتی ہے عاقلوں کو اگر یہ احتیاط محافظ نہیں ہوتا تو برکات ہونی بسناخ زمانہ آئیکے پاس سے آڑ جانے کو تیار رہتی ہیں۔

آئیڈوینیس جو میٹر کی اس نصیحت کو خوشی کے ساتھ سننا رہا تھا اگر اسکو اس قربانی کی یاد نہیں ملتا تو وہ جو پیر کے واسطے کیا چاہتا تھا تو اس عمدہ خوشی کی تحصیل میں زیادہ تر مشغول رہتا ٹیلی میکس اور میٹر کے ساتھ مندر میں گئے بہت سے آدمی ہمراہ تھے جو ان دو اجنبیوں کو بڑے شوق اور تعجب سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آدمی ایک دوسرے سے نہایت مختلف ہیں چھوٹا کچھ ایسی بات چست و دل پسند رکھتا ہے جسکا اظہار مشکل ہے جملہ خوبیاں جوانی اور حسن کی اس کے تمام بدن پر آشکار ہیں تاہم وہ کس طرح کی ملائمت زمانہ نہیں رکھتا اگرچہ شگفتگی نو جوانی پختگی جوانی پر نہیں آئی تاہم توانا و تناور اور محنت کا عادی معلوم ہوتا ہے اور دوسرے نے اگرچہ عمر میں بہت زیادہ ہے تاہم وقت سے کچھ نقصان نہیں پایا ہے باوی النظر میں اسکی عالم صورت کم امیرانہ ہے لیکن غور سے دیکھنے پر ہم اسکی ناساختہ سادگی میں عقل و نیکی کے استوار آثار دیکھتے ہیں ایسی ناموسوم زبکی کے ساتھ کہ وقعت تعظیم و تعجب پیدا کرتی ہے جب دیوتا زمین پر آئے ہیں تب انھوں نے بیشک ایسے ہی اجنبیوں اور سافروں کی سی صورتیں اختیار کی ہیں۔

اس آشنائیں ہم جو پیر کے مندر میں داخل ہوئے جسکو آئیڈوینیس نے جو اس دیوتا کی نسل میں تھا بڑی شان و شوکت سے سجا یا تھا اسکی چاروں طرف مختلف قسم کے سنگ مرمر کے ستونوں کی ڈھری قطار تھی اسکے اوپر کے حصے چاندی کے تھے تمام عمارت سنگ مرمر سے منڈھی تھی اور چاروں طرف تصویریں بنی تھیں کھداوٹ میں جو پیر کا بل کی صورت ہونا اور اسکا یورپ کو بھگانا جسکو وہ صورت عاریتی میں چھپا ہوا ہے اور ان میں ہو کر جو اسکے مطیع تھیں کریٹ کو لگیا تھا اور سیناں کا پیدا ہونا اور اسکی جوانی کا حال اور اپنی کبررسی میں ان قوانین کا جاری کرنا جو اسکے ملک کی بہتری کی پادداری کے باعث تصور ہیں دکھایا تھا ٹیلی میکس نے ہڑائے کے محاصرے کی خاص تصویرات واقعات و ہان کندہ دیکھیں جنہیں آئیڈوینیس نے طبعی ہوا

آئیڈوینیس
مندر
جوپتر
ٹیلی میکس
مندر

جوپتر
آئیڈوینیس

جوپتر
دھروپا
جیور
مندر

ٹیلی میکس
ہوا

آئیڈوینیس

مجھ کو تیرے ملک سے دور ملک میں آواز رہ رہتا ہی آخر کو تیرے اس
جسکو میں دوسری مصیبتوں سے کم جانتا ہوں کیونکہ اگرچہ میں
کے پاس پہنچا ہوں جو آدمیوں میں سب سے زیادہ فیاض ہے۔
ایڈوینیٹس ٹیلیفون کو گلے لگا کر بڑی محبت سے اس
وہ واجب التعلیم پر کون ہے جو تیرے ساتھ آیا ہے
ٹیلیفون نے کہا کہ وہ میٹر ہی تو لیسز کا دوسرا
مہربانوں کا ایسا ممنون ہوں کہ ظاہر ہوا
ایڈوینیٹس نے فوراً میٹر کی طرف بڑے

میں تجھ کو یاد ہے وہ سفر جو تو نے کریٹ کو کیا تھا اور وہ نیک صلاح ہو۔
جوانی اور شوق فریب آمیز شادمانی غالب تھا حاضر و رہا جو بے عقل سے نہیں سیکھا سو مصیب
اچھا ہوتا کہ میں تیری صلاح چل کر تالیکن مجھ کو تعجب ہے کہ اتنے برسوں نے تیری صورت پر اتنا تھوڑا فرق پیدا
کیا ہے کہ تیرے چہرے پر ویسی ہی تازگی پائی جاتی ہے اور تیرا قامت ویسا ہی درست ہے اور تیری
طاقت ویسی ہی بے کم و کاست سوا اسکے میں کچھ فرق نہیں پاتا کہ تیرے سر کے بالوں میں کسی قدر سفیدی
آگئی ہے۔

میٹر نے جواب دیا کہ اگر خوشامد کیا چاہوں تو میں بھی ایسا ہی کہہ سکتا ہوں کہ تو بھی جوانی کی ویسی
ہی شگفتگی رکھتا ہے جو آسے کے محاصرے سے پہلے تیری صورت پر عیان تھی لیکن تجھے خوش کرنے کی ایسی
خوشی سے خود کو مانع ہوتا ہوں اور راستی کو ناخوش کرنا نہیں چاہتا فی الحقیقت تیری عاقلانہ گفتگو سے
دریافت ہوتا ہے کہ تو خوشامد سے خوش نہیں ہوگا اور جانتا ہوں کہ جو صاف کہتا ہے اسکو ایڈوینیٹس سے
کچھ زیادہ نہیں ہے اسلئے کہتا ہوں کہ فی الواقع تیری صورت میں اتنا تبدل آگیا ہے کہ میں تجھ کو نہیں پہچان
سکتا لیکن میں ناواقف نہیں ہوں کہ تو مصیبت کے ہاتھ میں مبتلا رہا ہے مگر اتنی تکلیفوں سے تو فائدہ
یاب ہوا ہے کیونکہ تو نے اپنے عقل سیکھی ہے اور جو جھڑپان وقت سے تیرے چہرے پر پڑ رہی ہیں انہر اگر
تو اس عرصے میں زمین سینہ میں درخت نیکی لگاتا رہا ہے تو ذرا افسوس نہیں چاہئے سوا اسکے یہ بھی فائدہ
کرنا چاہئے کہ دوسرے آدمیوں کی نسبت بادشاہ جلد تھک جاتے ہیں کیونکہ مصیبت میں تردد و دل اور

ایڈوینیٹس
ایڈوینیٹس

ایڈوینیٹس
ٹیلیفون

ٹیلیفون
ٹیلیفون

ایڈوینیٹس
ٹیلیفون

کریٹ

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ایڈوینیٹس

اظہار کے ساتھ استقبال کیا اور فوراً ایڈ وینیٹس کو خبر دی کہ یولیسز کا بیٹا تیری حدود میں آیا ہے اسے
 کہا کیا اس یولیسز کا بیٹا ہی جو میرا عزیز دوست ہے اور کیا اس یولیسز کا بیٹا جو شجاع بھی ہے اور دانا بھی اور
 صرف جسکی صلاح سے تیرے کی بربادی کامل ہوئی تھی اسکو بیان لاؤ تاکہ میں اسے یقین کراؤں کہ میں
 اس کے باپ کو کس قدر چاہتا ہوں تب ٹیلیمیکس کو اس کے روبرو لائے اس نے اپنا نام بتایا اور حقوق ہمانداری
 کا دعویٰ کیا۔

ایڈ وینیٹس نے شفیقانہ قسم سے اسکی پیشوائی کی اور کہا میں یقین کرتا ہوں کہ تو یولیسز کا بیٹا
 ہے اگر تیرا نام نہ سنتا تو بھی میں پہچان لیتا میں تیری آنکھوں میں تیرے باپ کی بصارت اور حیرت و کھیتا
 ہون تیری اول گفتگو میں ویسی ملایمی اور ستیلی پائی جاتی ہیں جیسی آسمین تھیں جو اتنی مختلف دستی
 اور اتنی چستی رکھتی تھیں تو اسکی سی ہوشیارانہ دور بینی اور آسودگانہ بیفکری اور شیرینی اور سادہ
 اور پر اثر فصاحت رکھتا ہے جو دلکو پیشتر اپنی حفاظت کرنے سے تسخیر کرتی ہے فی الحقیقت تو یولیسز کا بیٹا ہی
 اور اب آئندہ ویسا ہی میرا ہی اب مجھ سے بیان کر کہ کونسا کام تجھ کو اس ساحل پر لایا ہے کیا تو اپنے
 باپ کو تلاش کرتا ہے افسوس میں تیرے باپ کی کچھ خبر مجھ سے نہیں کہہ سکتا بدبختی نے اسکا اور میرا برابر
 یکساں بچھا کیا ہے وہ اپنے ملک کو اب تک نہیں لوٹا اور میں بھی دیوتاؤں کی ناخوشی کا شکار بنا ہوں اس نے
 مینٹر پر غور سے نظر کی اور جانا کہ میں اسکو پہچانتا ہوں اگرچہ اسکا نام یاد نہیں رکھ سکا۔

اس عرصہ میں ٹیلیمیکس آنکھوں میں اشک بھر لایا اور بولا ای بادشاہ مجھے میرے افسوس کی واسطے
 معاف فرما جو میں چھپا نہیں سکتا فی الواقع مجھے واجب ہے کہ تیرے حضور میں افسوس ظاہر نہ کروں بلکہ خوشی
 ظاہر کروں اور تیری مہربانی کے واسطے شکریہ تاہم جو تاسف تو یولیسز کے واسطے ظاہر کرتا ہے سو مجھ کو میرے
 باپ کے نقصان کی مصیبت سے زیادہ متاثر کرتا ہے میں اسکو پہلے سے دریا کے تمام جزیروں میں تلاش
 کر چکا ہوں لیکن دیوتاؤں کی ناخوشی ایسی ہے کہ نہ اسکو دیکھنے پاتا ہوں نہ اسکی کچھ خبر سننے نہیں معلوم
 کہ دریا نے اسکو ہمیشہ کیواسطے اپنے اندر چھپا لیا ہے یا کیا اور نہ ایتھا کہ کو واپس جا سکتا ہوں جہاں ٹیلیو پ
 اپنے اسیدواروں سے آزادی پانے کے واسطے بیقرار و مضطرب ہو رہی ہے مجھ کو تجھ سے کرپٹ میں ملاقات
 کی امید تھی سو وہاں میں نے صرف تیری مصیبت کی داستان سنی اور تب مجھ کو پیسیر پہ کے کنارے پر پہنچنے
 کا خیال تھا جہاں تو نے نئی بادشاہت کی بنا ڈالی ہے لیکن نصیب نے جو آدمی کے ساتھ بازی کرتا ہے اور

پڈ ڈومینیٹس
 یولیسیز
 یولیسیز
 یولیسیز
 ڈراپ
 ڈیلیمیکس

پڈ ڈومینیٹس
 یولیسیز

یولیسیز

مینٹر

ڈیلیمیکس

یولیسیز

پڈ ڈومینیٹس
 یولیسیز

کوٹ

ڈیلیمیکس

جس کا کوٹ اب تک پورا نہیں کھنچا۔

جب ایتھیماس اُن مختلف کاموں کا جو اس نوآبادی میں ہو رہے تھے بیان کرتا تھا اور ٹیلیکیس اپنی کمبختی پر روتا تھا تب جو ہوائیپٹیون نے چلائی تھی سو اُنکو بھرے ہوئے بادبانوں کے ساتھ اُس سٹی پر لیگی جہاں اُنھوں نے خود کو پناہ میں اور اُس نئے بندر کے نزدیک دیکھا۔

مینٹر جو نہ پٹیون کی عداوت سے ناواقف تھا نہ وینس کے ظالمانہ فریبوں سے ایتھیماس کی بھول پر صدمہ منسکرا یا جب وہ سلامت سے راستے پر پہنچے تب اس نے ٹیلیکیس کو کہا کہ جو سپر تجھ کو آزاتا ہی لیکن وہ تجھے مرنے نہیں دیگا وہ تجھ کو اسلئے آزاتا ہی کہ تیرے آگے بزرگی کے دروازے کھولے ہر کیولیز کی محنتوں کو یاد کرا اور اپنے باپ کی تحصیلات کو ہمیشہ اپنے دل میں حاضر رکھ جو تکلیف نہیں اٹھاتا ہی سو بزرگی و جانی نہیں پاتا ہی تجھے چاہئے کہ صبر و استقلال سے بد نصیبی کو تھکائے جو تیرے پیچھے لگ رہی ہو اور یقین رکھ کہ تجھ کو پٹیون کی ناخوشی سے اتنا خطرہ نہیں ہی جتنا کیلپسو کی خاطر داری سے تھا لیکن اس بندر پہنچنے میں کیون تو قف ہی بیان کے لوگ اپنے دوست ہیں کیونکہ یہ یونان کے رہنے والے ہیں اور ائیڈوینیس نصیب کی بدسلوکیاں سہ چکا ہی سو ضرور ہماری تکلیف پر طبیعت رحم لائیگا پس وہ فوراً سیلینڈم کے بندر میں داخل ہوئے جہاں فینیشیہ والوں کو بے اشتباہ آنے دیتے تھے کیونکہ وہ زمین پر ہر ایک قوم سے صلح اور تجارت رکھتے ہیں۔

ٹیلیکیس نے اس تعمیر ہوتے ہوئے شہر کو تعجباً نہ دیکھا جیسے ایک نیا پودا جو شہم سے سیرابی پاتا ہی اور صبح کے آفتاب سے تازگی قدرتی تاثیر سے بڑھتا ہی شکوفہ لاتا ہی پتے پھیلاتا ہی اور ہزار ہا رنگ کے خوشبو آں پھول سجھاتا ہی اور ہر لحظہ کچھ زیادہ غولی دکھاتا ہی ویسا سیراب دریا کے کناروں پر ائیڈوینیس کا یہ نیا شہر تھا وہ ہر ساعت زیادہ تر بزرگی میں بڑھتا تھا اور جو مسافر دریا کی راہ سے آسمین آتے تھے اُنکو دور سے نظر آتا تھا عمارت زیبا ایسی بلند تھیں جو بادلوں سے باتیں کرتی تھیں تمام کنارہ کار گیروں کی آوازوں اور ہتھوڑوں کی جو ٹون سے گونج رہا تھا اور بڑے بڑے پتھر ہوا میں چرخوں پر لٹکے تھے صبح ہوتے ہی نوکر اپنے افسروں کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف ہوتے تھے اور ائیڈوینیس خود اپنے حکم دینے کو حاضر رہتا تھا سب کام ایسی پھرتی سے چلتے تھے جو اعتبار نہیں کر سکتے۔

جب فینیشیہ کا ہمارے پر آیا تو کرٹ والوں نے ٹیلیکیس اور مینٹر کا دوستی مخلصانہ کے تمام

ہیپوکرٹس
ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس
ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس
ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس

ہیپوکرٹس
ہیپوکرٹس
ہیپوکرٹس

چلنے کا حکم دیا کہ اس جہاز کو بیسپیر یہ کے ساحل پر لیجائے اور اس ہوائے اس سختی سے اس کے حکم کی اطاعت کی کہ فوراً بیسپیر یہ کا کنارہ انکے آگے آگیا۔

صبح نے پہلے سے دن نکلنے کی اطلاع دی تھی اور ستارے آفتاب کی شعاع سے رشک و دہشت کھاکے اپنی چمکتی ہوئی روشنی کو چھپانے کے واسطے دریا کے سینے میں جا چھپے تھے ملاح یکا یک بیکار کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارا بندر یعنی جزیرہ ایتھاکہ ہمارے آگے ہی بلکہ ہم اس کے ساحل سے آگے ہیں پس ایٹلی میکس خوش ہو گیا کہ ایک گھنٹے کے اندر تو سپرینیلوپ کے گلے لگیگا اور شاید پھر پولیسینز کو تخت پر دیکھے گا۔

اس آواز سے ایٹلی میکس جو اس وقت گہرے خواب میں تھا جاگا اور چونکا اور بے قرار ہو کے پتوار کی طرف دوڑا اور ملاح سے ہم آغوش ہوا اسی وقت اپنی آنکھیں جو اب تک کھلی تھیں کھولے اس پاس کے ساحل کو دیکھا تو دفعۃً ناامید کی اور حیرانی سے متحیر ہوا کیونکہ اس ساحل میں اس نے اپنے ملک کی کچھ شبابہت نہ پائی اس نے کہا افسوس ہم کہاں آئے یہ ایتھاکہ وہ عزیز جزیرہ نہیں ہے جسکو میں تلاش کرتا ہوں بیشک تو بھولا ہو اور میرے ملک سے بخوبی واقف نہیں ہے جو میرے ملک سے بہت دور ہے ایتھاکہ اس نے جواب دیا کہ نہیں ہیں بھولا نہیں ہوں یہ وہی ساحل ہی میں اس بندر پر اتنی بار آیا ہوں کہ اس کی ہر ایک چٹان سے واقف ہوں اور جتنا اس سے آٹھائیس واقف نہیں ہوں دیکھ وہ پہاڑ جو اس کنارے سے چلا ہو اور وہ چٹان جو برج سی اٹھ رہی ہے تو ان دو سے پہاڑوں اور چٹانوں کو نہیں دیکھتا ہے جو اوپر سے اٹھے ہوئے دریا کو اپنے گرنے سے ڈر رہے ہیں اور ان لہروں کی آواز نہیں سنتا ہے جو انکے پانوں سے ٹکرا رہی ہیں یہ ترنوا کا مندر ہے جسکا سر بادلوں سے لگا ہوا نظر آتا ہے اور وہ پولیسینز کا قلعہ اور محل ہے

ایٹلی میکس نے جواب دیا کہ ابھی تک تو بھولا ہوا ہی میں دیکھتا ہوں کہ یہ کنارہ بیشک اونچا ہے لیکن بھوار اور شک ہے میں ایک شہر دیکھتا ہوں لیکن وہ ایتھاکہ نہیں ہے اس طرح ای دیوتاؤ تم آدمیوں کے ساتھ کیلئے جب ایٹلی میکس نے بولن کہہ رہا تھا ایتھاکہ کی آنکھیں کھلیں وہ اثر دور ہوا وہ کنارہ دیکھا جیسا تھا اور اپنی بھول قبول کی اور کہا ایٹلی میکس میں مانتا ہوں کہ کسی ناموافق دیوتا نے میری نظر کو دھوکہ دیا میں نے سوچا کہ میں ایتھاکہ کا کنارہ دیکھتا ہوں جسکا پورا نقشہ میرے آگے ہی لیکن اب وہ مثل خواب جاتا رہا اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایک دوسرا شہر ہے اور جانتا ہوں کہ اسکا نام سپلینڈم ہے جسکو انڈیڈوسٹر جو کریٹ سے بھاگا ہے بیسپیر یہ میں آباد کرتا ہے اور اس کی اٹھتی ہوئی دیواریں اب تک ناتمام ہیں اور یہ بندر

بندر مقصود یعنی ایتھاکہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جائیگا وینس نے اس بندر سے خوش ہو کے اپنے تبسم باندھ لیا
 سے خوشی ظاہر کی اور اپنے آسمانی رتھ کے تیز پہیوں کو آئیڈیلیہ کے بہار و ارسیدانوں پر بھرایا جہان خوبی
 اور بازی اور تبسم نے اسکی واپسی سے نازگی پائی اور وہ اسکے گرد آن پھولوں پر جلوہ نما ہوئے جو
 اس ملک فرح افزا میں زمین کو مختلف خوبی سے آراستہ کرتے ہیں اور ہوا کو خوشبوؤں سے بھرتے ہیں
 نیپٹیون نے ایک کوآن دیوتاؤں میں سے بھیجا جو ان خیالات پر حکومت رکھتے ہیں جو ہر طرح
 خوابوں کے برابر ہیں سوائے اسکے کہ خواب سوتے ہوؤں پر عمل کرتے ہیں اور یہ جاتے ہوؤں پر اس
 کینہ ور دیوتائے ایک جماعت ان پر دار خیالوں کی ساتھ لیکر جو ہمیشہ اسکے گرد اڑتے رہتے ہیں ایک طرح کا
 دلفریب اور جادو آمیز عرق ایتھیماس ملاح کی آنکھوں پر چھڑکا جو ستاروں کے راستے کو اور ایتھاکہ کے کنارے
 کو غور سے دیکھ رہا تھا جسکے ٹیلے بہت دور نہیں معلوم ہوتے تھے اسوقت سے ایتھیماس کی آنکھوں نے
 اپنے کام کے ساتھ وفاداری نکلی اور اسکو ایک دوسرا آسمان اور دوسری زمین دکھائی ستارے ایسے
 معلوم ہوئے گویا انکارا سنہ آٹ گیا تھا اولمپس نئے قاعدے سے چلتا معلوم ہوتا تھا اور زمین نے اپنی
 جگہ سے فرار چھوڑ دی تھی ایک خیالی ایتھاکہ اسکے آگے پیدا ہوا حالانکہ وہ اس اصل ملک سے جہاز کو دوسری
 طرف چلا رہا تھا اور جیسے آگے بڑھتا تھا اسکے آگے نظر فریب کنارے بھاگتے جاتے تھے وہ دیکھتا تھا کہ میں
 ان تک نہیں پہنچتا اور متعجب ہوتا تھا تو بھی کبھی وہ خیال کرتا تھا کہ میں اس بندر کے لوگوں کی آواز سنتا
 ہوں اور ان حکموں کے مطابق جو اسنے پائے تھے ٹیلی میکس کو ایک چھوٹے جزیرے کے کنارے پر جواتھا
 کے قریب تھا انارنے کی تیاری کیا چاہتا تھا کہ اسکی واپسی پنیلوپ کے اسید وارون سے پوشیدہ
 رہے جو اسکی ہلاکت پر متفق تھے اور کبھی خود کو ان چٹانوں سے خطرے میں دیکھتا تھا جو اس کنارے
 کے آس پاس تھے اور سوچتا تھا کہ ان لہروں کا بھیانک شور سنتا ہوں جو اسے ٹکراتی ہیں اور تب
 وہ زمین اسکی آنکھوں سے پھر دور ہو جاتی تھی اور ہاڑھ صرف ایسے بادلوں سے نظر آتے تھے جو کبھی کبھی وقت
 غروب آفتاب آفتاب کو چھپاتے ہیں۔

اسطرح ایتھیماس متعجب اور متحیر تھا اور اس دیوتا کے جس اثر نے اسکی آنکھوں میں دھوکہ دیا تھا
 اسنے اسکے دل میں ایک دہشت پیدا کی جو تب تک اسکو کبھی نہیں معلوم ہوئی تھی کبھی سوچتا تھا کہ میں
 بیاگتا ہوں یا جو کچھ دیکھتا ہوں صرف ایک خواب یا خیال ہے اس عرصہ میں نیپٹیون نے مشرقی ہوا کو

جڑیاکا
وینس

جڑیہنیا

نپٹون

ایٹھیماس
جڑیاکا
ایٹھیماس

پولیمپس

جڑیاکا

پیلی میکس
جڑیاکا

پینیلوپ

ایٹھیماس

نپٹون

تدبیر و تکی مغلوبی کر کے وہ آسکو اس جزیرے سے نکال لیگی ایک آدمی نے مجھ پر فتح پائی ہی اور میں حیران ہوں۔

جو پیر نے جو آسکو غم سے تسلی دیا چاہتا تھا کہا ای بیٹی یہ درست ہی کہ منرو اٹلی میکس کے سینے کو تیرے بیٹے کے تیر دن سے بچاتی ہی اور اسکے واسطے ایسی بزرگی چاہتی ہی جسکا آجنگ کوئی نوجوان سچی نہیں ہوا میں اس بات سے خوش نہیں ہوں کہ اُس نے تیری محرابوں کی ہشک کی لیکن میں آسکو تیری طاقت کا شایع نہیں کر سکتا مگر تیری خاطر سے منظور کرتا ہوں کہ ابھی وہ بحر و بر میں آوارہ پھر گیا اور اپنے ملک سے دور رہ گیا اور آفت و شامت میں گرفتار ہو گا لیکن ابھی آسکا نصیب نہیں ہی کہ مرے اور اسکی نیکی ان خوشیوں میں ڈوبے جو تودیتی ہی پس ای میری لڑکی اپنے دل کو تسلی دے اور یاد رکھ کہ کیسے کیسے بہادریں اور دیوتاؤں پر تیرا حکم چلتا ہی اور قناعت کر۔

جب اُس نے یہ کہا تب شفقت آمیز تبسم نہ ظاہر ہو سکے والی عذوبت و عظمت کے ساتھ اسکی صورت سے عیان ہوا اور ایک محبت نما نور بجلی سے زیادہ تر و روشن اسکی آنکھوں میں چمکا اُس نے اُس ہی کا محبت بوسہ لیا اور وہ پہاڑ فرحت بخش خوشبوؤں سے معطر ہوا آسمانوں کے بادشاہ کی ایسی مہربانی و شہنشاہی کے دل میں بے اثر کئے نہ ہی اُسکا چہرہ فرحت کے ظہور جانفزا سے منور ہوا اور اُس نے حیا اور پریشانی چھپانے کو چہرے پر گھونگٹ مار لیا اہالی مجلس اعلیٰ نے جو پیر کے کلام کو سراہا اور رئیس بلا توقف زیادہ نیپٹیوں کی تلاش کو گئی تاکہ ٹیلی میکس سے انتقام لینے کے واسطے اُس سے نئی تدبیر کرائے۔

جو کچھ جو پیر نے کہا تھا اُس نے وہ سب نیپٹیوں سے بیان کیا اُس نے کہا میں پہلے سے قسمت کے احکام تبدیل نا پذیر سے واقف ہوں اگر ٹیلی میکس کو دریا میں ڈوبا نہیں سکتے تاہم کوئی بات ایسی فراموش نہ کریں جس سے وہ زیادہ تکلیف پائے اور آسکو ایتھا کہ کے پہنچنے میں ہیر لگے میں فینیشیائی جہاز کو جس پر وہ سوار ہے تباہ نہیں کیا چاہتا کیونکہ میں اہل فینیشیہ کو عزیز رکھتا ہوں وے خاص میرے آدمی ہیں اور بہ نسبت دوسروں کے زمین پر میری حکومت کی زیادہ تعظیم کرتے ہیں اُنھوں نے دریا کو اجتماع عام کا محلکہ کر دیا ہی جس سے دور دور کے ممالک متصل ہو گئے ہیں اُنکی قربانیاں میری محرابوں پر ہمیشہ دھوان اٹھاتی ہیں وے استقلالہ منصف اور صاحب تجارت ہیں اور سب قوموں میں راحت اور کثرت معیشت کے باعث ہیں اسلئے میں اُنکے ایک جہاز کو بھی تباہ نہیں ہونے دوں گا لیکن ایسا کروں گا کہ اُنکا ملاح رستہ بھول جائیگا اور ٹیلی میکس اپنے

جوپاٹر
منرو اٹلی میکس

وینس

جوپاٹر، وینس

ٹیلی میکس

جوپاٹر، ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

دھاکا فینیشیائی

فینیشیائی

ٹیلی میکس

آخر ہوگی اور آسائش اور آفتاب کی تابش بحال ہوگی تب سیاہی مایل بادلوں کے درمیان خود کو آراستہ کرتی ہو اور اسکی کمر سے وہ کراٹاتی مکر بند بندھا ہوا تھا جو شوق کو ترغیب دینے والی ہر ایک خوبی سے آراستہ تھا اسکے بال بے پروا پانہ پیچھے مویان زری سے بندھے ہوئے تھے دیوتا اسکے حسن متحیر ہوئے گویا اسکو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور انکی آنکھیں اسکے نور سے ایسی چندھیا گئیں جیسے لمبی رات کے بعد یکایک آفتاب کی چمک سے آدمیوں کی چندھیا جاتی ہیں وہ چہرے سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لیکن آنکھیں اسی پر لگی ہوئی تھیں مگر آنکھوں نے دیکھا کہ وہ روتی تھی اور رنج کی صورت بن ہی تھی اس عرصہ میں وہ سبک اور ملائم حرکت سے جو پیڑ کے سخت کیڑوں بڑھی مثل پرواز اس پر بندھے کے جو ہوا کے میدان میں بے روک اڑتا ہوا جاتا ہو اس دیوتانے تبسم اخلاق قادرانہ سے اسکا استقبال کیا اور اپنی نشستگاہ سے اٹھ کر اسکو گلے لگایا اور کہا اے میری عزیز بیٹی تجھے کیا تکلیب ہو میں بے پروا ہی سے تیرے اشک نہیں دیکھ سکتا ہوں مت ڈر جو تیرے دل میں جو سب ظاہر کر تو میری شفیقاہ محبت سے واقف ہو کہ ہر وقت تیرے مطلب بر لانے کو مستعد ہوں۔

سُپریور

اس دینی نے ایک شیریں اور ملائم لیکن رکی ہوئی آواز سے کہا اے دیوتاؤں اور آدمیوں کے بزرگ کیا تو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو میری تکلیف کے سبب نا واقف ہو تیرا اس بزرگ شہر کو جو میری حکومت میں ہے بیخ و بنیا د سے برباد کرنے اور پیرس سے اپنی خوبصورتی کو یسری خوبصورتی سے کم ماننے کے واسطے انتقام لینے پر بھی قانع نہ ہو کر یو لیسز کے بیٹے کو جسکے ظالمانہ فربہ سے آسے کا شہر تباہ ہوا ہی ہر ایک ملک اور ہر ایک دریا سے بچا کر سلامت لئے جاتی ہو تیرا اب ٹیلیمیکس کے ہمراہ ہو اور یہی سبب ہو کہ اسکی جگہ ان دیوتاؤں میں خالی ہو جو جو پیڑ کے سخت کے گرد رہتے ہیں وہ آس مغرور جوان فانی کو سپر س میں لیگنی صرف اسلئے کہ وہ میری ہتک کرے اُسے میری طاقت کی حقارت کی اور میری محراب پر خوشبو جلائے سے نفرت اور ان ضیافتوں میں جو میری تنظیم کے واسطے کیجاتی ہیں نا فرمانہ شریک نہوا اور اپنے دلوں کو ہر ایک خوشی سے جو میں دیتی ہوں روکا نیشتیوں نے میری درخواست پر ہواؤں اور لہروں کو اسکے برخلاف آمادہ کیا مگر کچھ کام نہ آیا ایک مہیب طوفان سے کیلپسو کے جزیرے پر اسکے جہاز نے تباہی سہی لیکن وہاں خود کیو پڈ پر بھی وہ غالب رہا جسکو میں نے اسکا سخت دل ملائم کرنے کو بھیجا تھا نہ کیلپسو کے اور نہ اسکی پریوں کے شباب و حسن اور نہ کیو پڈ کے دل و وزیر تیرا

مینور

پیرس

پولیسی

ہاٹھ، مینور
دیلی مہکس

سُپریور

سہم

نیکس

کلیپسو

کیو پڈ

کلیپسو

کیو پڈ، مینور

جب ٹیلی میکس اور رائیڈ وایم اس گفتگو میں مصروف ہو رہے تھے کہ خواب بھی سچوں کے تھے اور نہ جانتے تھے کہ آدھی رات گز چکی ہو ایک ناکساز اور دغا باز دیوتانے ایتھا کہ کارا ستم بھلا دیا جسکو انکا ملحق ایتھیا س ہیفائدہ تلاش کر رہا تھا ہینٹیون اگرچہ ایل فینیشیہ پر مہربان تھا لیکن ٹیلی میکس کے اس طوفان سے بچ جانے سے جسنے اس کے جہاز کو کیلپسو کے جزیرے میں تباہ کیا تھا ناراض تھا اور وینس اس جوان کی فتح سے زیادہ تر ناخوش تھی جو کیو پڈ کے تمام فریب اور طاقت پر غالب آیا تھا اسکا کلیجہ حسرت وغیرت سے مضطرب تھا اور ان مقامات میں نہیں رہ سکتی تھی جہاں ٹیلی میکس نے اسکی سلطنت کی حقارت کی تھی اسلئے ستھیر اور پرفاس اور رائیڈ بلیپ سے منہ پھرا کے اور اس اطاعت کو جو جزیرہ سٹیپرس میں ہوتی ہو خیال میں نہ لا کے اولمپس کے قلعہ منورہ پر چڑھی جہاں دیوتا جو پیر کے تخت کے آس پاس مجتمع تھے اس جگہ سے وے ستاروں کو اپنے پانوں کے تلے گرہکتا ہوا دیکھتے تھے اور یہ زمین چھوٹے سیاہ داغ سی انکے درمیان نظر آتی تھی اور یہ وسیع دریا جیسے سب ولایتیں علیحدہ ہو رہی ہیں فقط پانی کے قطروں سے دکھائی دیتے تھے اور بڑے بڑے ملک انکے بیچ میں ریت کے چھوٹے دانے سے بکھرے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور یہ بیشمار مخلوقات جو اسکی سطح پر پھرتی ہیں سو ایسی نظر آتی تھیں جیسے آفتاب میں ذرے اور یہ طاقت ور لشکر چوٹی کے دل سے نظر آتے تھے جو غلہ کے دانے یا گھاس کے پتے کی واسطے جھگرتے ہیں جو چیز آدمی کے خیال میں بہت ضروری ہو اسپر دیوتا ہنستے ہیں اور اسکو بچو کا کھیل سمجھتے ہیں اور جسکو ہم عظمت اور حرمت اور طاقت اور تدبیر کے نام سے پہچانتے ہیں انکو وے دولت اور جہالت سے بہتر نہیں جانتے۔

اس عجیب و غریب بلندی پر جو پیر کا تخت جاودانی ہو اسکی آنکھیں ہر ایک کے دل کے مرکز میں پہنچ کر ایک آن میں اس کے تمام بچہ ارکان کو دیکھتی ہیں اسکا جسم سب مخلوقات کو فرحت و راحت بخشنا ہو لیکن اس کے غضب سے صرف زمین ہی نہیں آسمان بھی کانپتا ہو دیوتا اس کے جلال سے جو اس کے گرد چھارہا ہر چند ہیا جاتے ہیں اور اس کے تخت کے پاس نہیں جاسکتے مگر غیرت اور دہشت سے۔

اس وقت آسمانی دیوتا اس کے گرد حاضر تھے اور وینس اپنے حسن کی تمام رونق کے ساتھ جسکا وہ خود ایک فخر جہیز ہو اس کے آگے حاضر آئی اسکا لباس جو بے پرواہی سے اس کے بدن پر تھا ان سب رنگوں سے چمک میں بڑھ کر تھا جس نے آئیں جب ڈرے ہوئے آدمیوں سے اقرار کرتی ہو کہ اب آندھی

ایک عجیب ہنر سمجھ کر وہ سزاہتے ہیں لیکن زود پاجاتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ضرور بات زندگی اپنے ملک میں رکھتے ہیں تو ہمارے ملک میں کیا ڈھونڈنے کو آتے ہیں کیا جو چیزیں حاجات طبیعت رفع کرتی ہیں سو انکی حاجات رفع نہیں کر سکتی فی الحقیقت جو حرص پوری کر نیکی لئے طوفان کو ہیج سمجھتے ہیں سو تباہی جہاز کے لایق ہیں۔

ٹیلی میکس نے ایڈ وایم کا یہ بیان نہایت خوشی سے سنا اور خوش ہوا کہ دنیا میں ایسے لوگ اب تک ہیں جو قانون قدرت کی اطاعت کامل کرنے سے ایسے عاقل اور ایسے خوش ہیں اور بولا کہ ان لوگوں کے طریقے ان طریقوں سے کیسے مختلف ہیں جو ان لوگوں میں جنہوں نے عقل میں سبک بڑھ کر نام پایا ہر نجات اور ہوس سے داعی ہوتے ہیں ہم ان بیوقوفیوں کے جنہوں نے ہیکو خراب کر رکھا ہے ایسے عادی ہو رہے ہیں کہ اس سادگی کو اگرچہ جو درحقیقت جلتی ہے تو بھی جلتی نہیں سمجھتے ہم ان لوگوں کے طریقوں کو صاف انکار دیتے ہیں اور وہ ہمارے طریقوں کو بے اصل خواب سمجھتے ہوں گے۔

ٹیلی میکس
ریڈو ایف

باب

پھر بھی ونش کا ٹیلی میکس پر غضبناک ہو کے جو پیر سے اسکی تباہی چاہتا لیکن ایسا مقصود نہونے سے اس دیہی کانپٹیوں سے اسکو ایتھا کہ نہ پہنچنے دینے کی جان ایڈ وایم اسکو لیجاتا تھا صلاح کرنا اور ایک غافل خادو پوتا کا ایتھیما س صلاح کو رستہ بٹھلانے پر مقرر کرنا اور اس صلاح کا اپنے آگے کی زمین کو ایتھا کہ سمجھ کر جہاز کو تیز کر کے سیلینڈم کو لیجانا وہاں ایڈ وینیس کا اپنے نئے شہر میں ٹیلی میکس کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور مینڈیوریہ والوں سے ایک جنگ میں فتحیاب ہونے کے لئے جو پیر کے واسطے ایک قربانی کی تیاری کرنا اور پوجاری کا مقتولوں کی انٹرویو سے استخارہ کرنا اور اس سے کہنا کہ انجام نیک ہی مگر تو اپنی خوش نصیبی کے واسطے اپنے مہمانوں کا ممنون ہو گا۔

ویونس، ٹیلی میکس
جڑی پتھر

نایڈیون
اندھا کا

ریڈو ایف
ایف ماس

اندھا کا

سے لائن
ریڈو مینیٹرس
ٹیلی میکس

مینیڈیوریہ
جڑی پتھر

اندیشہ نہیں رکھتے اور نہ انکو اندیشہ رکھنے کے باعث ہوتے ہیں نہ انکو ستایا جاتے ہیں و بے اپنے ملک کو چھوڑ دینا بلکہ مر جانا پسند کرتے ہیں لیکن غلامی کی حالت میں رہنا پسند نہیں کرتے چنانچہ جو صفیتیں انھیں دوسرے ملکوں مغلوب کرنے سے روکتی ہیں وہی انکو اپنے پر غالب آنے سے مانع ہوتی ہیں اس سبب سے انکے اور انکے ہمسایوں کے درمیان صلح رہتی ہے۔

پھر اٹلیہ و ایم نے اس تجارت کا بیان کیا جس پر اہل فینیشیہ ہٹیکا کو گئے تھے اسنے کہا کہ جب انھوں نے پہلے پہل دیکھا کہ دریائی لہریں اجنبی آدمیوں کو ہمارے کنارے پر لاتی ہیں تب متعجب ہوئے مگر ہمارے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آئے اور جو کچھ رکھتے تھے اس میں سے ایک حصہ بے مانگنے کے اور عارضہ چاہنے کے بہکودیا بلکہ گیدیہ کے جزیرے پر بہکوا ایک آبادی کی بنیاد ڈالنے دی اور جو آٹوں انکی ضرورت سے بچ رہی تھی سو بہت سی اسوقت ہمارے پاس بطور تحفہ بھیجی کیونکہ جو اپنے خرچ سے باقی بچتا ہی سو وہ غیر ملکوں کو دینے میں خوش ہوتے ہیں۔

انکی کانوں کا یہ حال تھا کہ انھوں نے انکا استعمال نہیں کیا اور اسلئے بلا دریغ انکو ہمارے حوالہ کر دیا و بے اس آدمی کو عقلمند نہیں سمجھتے تھے جو اتنی محنت سے اس شو کے لئے زمین کی تھوٹ کو کھودتا ہی جو نہ سچی خوشی دے سکتی ہو نہ طبعی ضرورت کو رفع کر سکتی ہو نہ کھوٹ کی کہ زمین اتنی گہری نہ کھودو و قلبہ رانی پر قناعت کرو اور وہ عوض میں تمکو حقیقی فوائد بخشیں گی یعنی وہ چیزیں دیگی جنکے طلا و نقرہ اپنی قدر کے واسطے مرہون ہیں کیونکہ سونا چاندی صرف ضروریات زندگی کے وسائل تحصیل ہونے سے قیمتی ہوتے ہیں۔

ہم نے اکثر انکو جہاز رانی کا کام سکھلانا اور انکے نوجوان لڑکوں کو فینیشیہ میں لیجا نا چاہا مگر بے راضی نہ ہوئے کہ انکے لڑکے ہماری سی زندگی کریں اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے لڑکے تمہارے ساتھ جائیں گے تو انکی ضرورتیں بھی اتنی زیادہ ہو جائیں گی جتنی تمہاری ہیں طرح طرح کی بیماریاں چیزیں جو تنے ضروری کر لی ہیں سو انکو بھی ضروری ہو جائیں گی اور جب تک اے فرضی ضرورتیں چل نہونگی تب تک بیقرار رہیں گے اور انکو ہم پہنچانے کے بے عزتاناہ وسائل کا استعمال کرنے سے اپنی بچی چھوڑ دینگے اور جلد اس شخص کی مانند ہو جائینگے جسکے اعضا چمے اور بدن درست ہیں مگر مدت کی بے استعمالی سے چلنا بھول جاتا ہی اور بے دست و پا کی طرح چلنے پھرنے میں محتاج مدد رہتا ہی جہاز رانی

ہیڈویم فینیشیا
دھیکا

میدورا

فینیشیا

زن سے زیادہ نہیں کرنے پاتا اور ہر ایک مرد کو اپنی زن کی پرورش تازیت کرنی پڑتی ہے اس ملک میں
 مرد کی عزت اپنی زن کی وفاداری پر اس قدر موقوف ہے جس قدر زن کی عزت دوسرے ملکوں میں
 اپنے خاوند کے ساتھ وفادار رہنے پر کسی ملک کے لوگ اپنی پاکی کے واسطے ایسے شکی اور ساسد نہیں
 ہوتے ہیں جیسے یہ ہیں انکی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں اور اپنی طبیعت میں ایسی مذہبیت اور عفت
 رکھتی ہیں جو خوبصورتی پر فائز ہیں مگر وہ آرائش سے استفادہ نہیں کرتی ہیں اپنے طریقے اور
 لباس میں سب طرح کی قدرتی سادگی رکھتی ہیں اور دن میں اپنا کام کرتی ہیں انکی شادی بیلانہ
 اور متعانہ اور پاکیزگانہ ہوتی ہیں مرد و زن دو جسم ایک روح معلوم ہوتے ہیں مرد باہر کے کام
 کرتے ہیں اور زن گھر کے کام کرتی ہیں وہ اسکی دلہن پر اسکی آسائش کا انتظام کرتی ہے اور صرف
 اسکی خوشی کیواسطے زندگی چاہتی ہے وہ اسکا اعتبار حاصل کرتی ہے اور جتنا اپنے حسن سے اس سے زیادہ
 اپنی عفت سے فریفتہ کرتی ہے انکی خوشی ایسی ہے کہ صرف مرنے پر رفع ہو سکتی ہے ایسے متوسط اور پاک اور
 سادہ طریقوں سے انکو دراز عمری اور تندرستی حاصل ہے انہیں اکثر آدمی ایک سو اور ایک سو بیس
 برس کی عمر تک کے دیکھنے میں آتے ہیں جو ایسی فرحت و طاقت رکھتے ہیں کہ زندگی کیواسطے ضرور ہیں۔
 ٹیلیفکس نے پوچھا کہ وہ لڑائی کی آفتوں سے کیسے محفوظ رہتے ہیں کیا دوسرے ملک والے
 کبھی انہر حملہ آور نہیں ہوئے آئیڈ و ایم نے کہا کہ قدرت نے انکو دوسری اقوام سے اس طرح جدا کیا ہے
 کہ انکی ایک طرف سمندر ہے اور دوسری طرف کوہاے دشوار گزار واقع ہیں علاوہ اسکے ان کی
 نیکیاں ایسی ہیں کہ باہر کے بادشاہوں کے دلوں پر اپنا رعب و وقار منقوش رکھتی ہیں جب گرد و
 نواح کے کسی ملک میں کوئی نزاع پیدا ہوتا ہے تو اس ملک کو انکے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور یہ بیچ بنکے
 اس نزاع کو رفع کرتے ہیں کیونکہ یہ عاقل لوگ ظلم کر کے گنہگار نہیں ہوتے سب انکا اعتبار رکھتے ہیں
 جب وہ سننے ہیں کہ فلانے بادشاہ اپنے ملک کی حدود کے واسطے لڑتے ہیں تو ہنستے ہیں اور کہتے ہیں
 کہ کیا یہ ڈرتے ہیں کہ زمین اپنے باشندوں کے واسطے جگہ نہیں رکھتی زمین مزرعہ سے نامزروعہ
 ہمیشہ زیادہ رہتی ہے اور جب زمین نامزروعہ موجود ہے تو ہمارے نزدیک حملہ آوروں سے اپنی
 زمین کو بچانا محض بیوقوفی ہے حقیقت میں یہ لوگ بالکل غرور اور فریب اور ہوس سے آزاد ہیں
 کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے اور عہد نہیں توڑتے اور ملک نہیں چاہتے اسلئے انکے ہمسایے انکے کی طرح

دیلی مہک

رہو رہے

خوشی سمجھنی دیوانگی ہی کیونکہ اچھی حکمرانی ایک کارہائے انسانی ہیں لیکن دوسروں پر ان کی مرضی کے خلاف غلام
 حکمرانی اس سے بھی زیادہ دیوانگی ہی مرد و عاقل جب تک اپنے اوپر سختی نہیں کرتا تب تک ان لوگوں پر بھی
 حکمرانی اپنے ذمہ نہیں لیتا جو رضامند ہیں اور جنکو دیوتا اس کی سپرد کرتے ہیں اور جو اس سے ہدایت اور
 حفاظت کی درخواست کرتے ہیں پھر لوگوں کو ان کی خواہش کے خلاف محکوم کرنا غیر کو غلام رکھنے کی جھوٹی توقیر
 کے واسطے خود کو خرابی میں ڈالنا ہی فتح کرنا والا وہ ہی جسکو دیوتا آدم زاد کی بد اعمالی سے ناراض ہو کر اپنے غضب
 میں زمین پر بھیجتے ہیں تاکہ بادشاہوں کو خراب کرے اور ان کے گردا گرد و دور و نزدیک و ہشت اور خرابی اور
 ناسیدی پھیلانے بہادر و نگو بگاڑے آزاد و نگو غلام کرے جو بزرگی کا حوصلہ رکھتا ہی سو جو لوگ دیوتاؤں
 نے اس کی حفاظت میں رکھے ہیں کیا ان کا انتظام عقل کے ساتھ کرنے سے اس کی تحصیل کا موقع کافی نہیں پاسکتا
 کیا ایسا خیال میں آسکتا ہی کہ صرف رعوت اور صعوبت سے یا ظلم و تعدی سے مستحق شائش ہوتے ہیں سوا
 حفاظت آزادی کے جنگ کبھی نہیں کرنی چاہئے وہ شخص خوش ہی جو دوسرے کا غلام نہیں ہو اور دوسرے
 کو اپنا غلام کرنے کی ہوس سے آزاد ہو یہ فتح کرنا والے جنکو بزرگی سے محصور جانتے ہیں ان دریاؤں
 کی مانند ہیں جو اپنے کناروں سے باہر بہتے ہیں فی الواقع وہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں لیکن جن ملکوں کو
 سیراب کرنا چاہئے انکو تباہ کرتے ہیں۔

انڈیا و ایم بیٹیکا کا بیان کر چکا تب ٹیلیمیکس نے جو اس حال کو خاص شوق سے سننا رہا تھا اس سے
 کئی سوالات کئے جو عام شوق سے کبھی نہیں کئے جاتے اول اس نے پوچھا کہ کیا بیٹیکا کے رہنے والے شراب
 پیتے ہیں انڈیا و ایم نے جواب دیا کہ وہ شراب پینے سے ایسے محترزمین کہ اسکو تیار بھی نہیں کرتے اس واسطے
 نہیں کہ انکو رویان پر نہون کیونکہ دنیا میں کہیں انکو راسقدر کثرت اور عمدگی کے ساتھ نہیں پیدا
 ہوتے جسقدر رویان مگروے دوسرے سیوجات کی مانند انکو کھانے پر ہی قناعت کرتے ہیں اور شراب
 ڈرتے ہیں کیونکہ وہ انسان کو خراب کر نیوالی ہو اور کہتے ہیں کہ وہ ایک قسم کا زہریلا جو دیوانگی پیدا کرتا
 ہی اگرچہ درحقیقت آدمی کو ہلاک نہیں کرتا تاہم انکو مثل حیوان جابل مطلق کر دیا ہی آدمی بغیر شراب بھی اپنی
 تندرستی و طاقت محفوظ رکھ سکتے ہیں شراب سے صرف ان کی تندرستی ہی نہیں بلکہ نیکی بھی خطرے میں
 پڑتی ہے۔

پھر ٹیلیمیکس نے دریافت کیا کہ بیٹیکا میں شادی کر نیکی کیا دستور ہیں انڈیا و ایم نے کہا کہ کوئی مرد ایک

ہیڈوہیم، ویدیکا
 ٹیلیمیکس
 ویدیکا
 ہیڈوہیم

ہیڈوہیم، ویدیکا
 ویدیکا
 ہیڈوہیم

میں کچھ ایسی چیز ہی جو محض دلربا ہی نہیں بلکہ بزرگی نہا بھی ہو وے عموماً بلا تقسیم اراضی رہتے ہیں ان قبیلہ اپنے قبیلہ کا بادشاہ ہی یہ دوسرے بادشاہ اپنے بیٹے پوتوں کو اگر وے کسی تصور کے مرکب ہوتے ہیں تو سزا دینے کا اختیار رکھتا ہے لیکن اول اپنے قبیلہ سے صلاح لیتا ہے و حقیقت سزا ان لوگوں میں شاذ و نادر دیکھائی ہے کیونکہ طریقوں کی بے زبانی دل کی صفائی بدی سے نفرت اس ملک کی طبعی پیداوار ہیں ایسٹریہ جسکو کہتے ہیں کہ زمین کو چھوڑ کے آسمان پر گیا ہے اب تک آن خوشحال لوگوں میں پوشیدہ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ منصفوں کی ضرورت نہیں رکھتے کیونکہ سب عقل کی حکومت کے تابع رہتے ہیں وے سب چیزیں شاملات میں رکھتے ہیں کیونکہ مویشی و دودھ اور کھیت غلہ اور باغ میوے ہر قسم کے اس کثرت سے دیتے ہیں کہ جو لوگ ایسے کم خرچ اور معتدل مزاج ہوتے ہیں انکو جدا گانہ ضرورت فراہمی نہیں ہوتی یہ کہیں سبکستقل نہیں رکھتے لیکن اس بہشت کے ایک حصہ کے جہان وے رہتے ہیں میوے کھا لیتے ہیں اور سبزہ چڑا دیتے ہیں تب اپنے خیمے دوسرے حصہ میں لیجاتے ہیں اسلئے یہ فائدے کا مقابلہ نہیں چاہتے بلکہ برادرانہ محبت سے مربوط رہتے ہیں جسکا کوئی امر مانع نہیں ہے یہ امن اور یہ اتفاق اور یہ آزادی جسکو دولت بیفائدہ اور خوشی فریبندہ کو چھوڑنے سے حاصل کرتے ہیں وے سب آزاد ہیں اور اسلئے برابر ہیں۔

صرف عقل اعلیٰ جو تجربہ دراز یا خاص لیاقتوں کا نتیجہ ہے ان لوگوں میں علامت امتیاز کی سمجھی جاتی ہے فریب کی تحقیقات اور ظلم کی فریاد اور کچھری کی بحث اور جنگ کی ہاسے ہو اس پاک سرزمین میں جسے خود دیوتاؤں نے اپنی خاص حفاظت میں رکھا ہے کبھی سننے میں نہیں آتی ہیں یہ زمین خون انسان سے کبھی آلودہ نہیں ہوئی بلکہ خون حیوان سے بھی شاذ و نادر تر ہوئی ہوگی جب یہاں کے باشندوں سے جنگھارے خونریز و فتوحات متواتر و فتوحی ممالک کا ذکر کیا جاتا ہے جیسا دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے تو وے تعجب سے حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا آدمی جلد نہیں مرتے ہیں جو قتل دوسرے کا پسند کرتے ہیں کیا کوئی آدمی زندگی کی کوتاہی سے ناواقف ہے اور جو واقف ہے تو کیا زندگی کو طول سمجھتا ہے کیا ایسا سوچنا ممکن ہے کہ آدمی دنیا میں صرف خرابی پھیلانے اور ایک دوسرے کو تکلیف دینے اور تباہ کرنے کو آیا ہے باشندگان ہیکہ نہیں سمجھ سکتے کہ وے فتح مند و نکانام کیسے پاتے ہیں اور کیونکر سراپے جاتے ہیں جو بڑے بڑے بادشاہوں کو مفتوح کرتے ہیں وے کہتے ہیں کہ دوسرے کی حکومت میں

انکے کپڑے بہت آسانی سے بنتے ہیں کیونکہ وہ انکی آب و ہوا معتدل ہی اسلئے وہ ایک نفیس سفید کپڑا پہنتے ہیں سو بدن کے انداز کے موافق نہیں بناتے بلکہ اسکے گرد لپیٹتے ہیں اس طرح پر کلبی شکن ہی پڑ جاتی ہیں اور ایسی صورت بن جاتی ہے جیسی ہنسنے والا پسند کرتا ہے۔

مرد زمین جوڑتے ہیں اور اپنے گلوں کی سنبھال رکھتے ہیں اور دوسرے ہنز جنکا وہ استعمال رکھتے ہیں صرف وہ ہیں جنہیں وہ لکڑی یا لوہے کے ضروری اوزار بناتے ہیں اور لوہے کو سوا کاشکاری کے آلات کے اور کام میں کم لاتے ہیں سب ہنز جو عمارت سے علاقہ رکھتے ہیں انکے نزدیک بیٹھا ہیں کیونکہ وہ مکانات نہیں بناتے اس سے ظاہر ہے کہ انکو زمین کا زیادہ خیال نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اسپر ایسا گھر بنانا عجیب ہے جو ہماری عمر سے زیادہ رہیگا اگر ہم ضرورت موسم سے محفوظ رہیں تو کافی ہے دوسرے ہنز جنگلی یونان اور مصر اور دوسرے ملکوں میں قدرتی جنھون نے عمدہ زیست کے لوازم پیش کر دیے ہیں وہ انکو سخت اور عیاشی کا باعث سمجھ کر ان سے نفرت رکھتے ہیں۔

جب کوئی ان سے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو عمدہ عمارات یا چاندی یا سونے یا زردوزی یا جواو سامان یا عمدہ خوشبو یا لذت کھانے اور باجے کے ساز بنانے کے علم جانتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ایسے لوگ نہایت ناخوش رہتے ہیں کیونکہ اپنی عقل و محنت خود کو خود خراب رکھنے میں صرف کرتے ہیں انکا قول ہے کہ یہ فضولیان جو لوگ کرتے ہیں انکو نام و اور شہرت رکھتی ہیں اور تکلیف دیتی ہیں اور جو نہیں کرتے انکو قریب و ظلم سے اپنی تحصیل کی ترغیب دیتی ہیں کیا وہ فضولی اچھی ہے جو آدمی کو صرف بدی کھاتی ہے کیا ان ملکوں کے آدمی ہم سے زیادہ تندرست و صحت مند ہیں کیا وہ ہم سے زیادہ جیتے ہیں یا بالکل دیگر زیادہ متفق رہتے ہیں کیا وہ ہم سے زیادہ آزادی اور راحت و فرحت پاتے ہیں بخلاف انکے کیا وہ اپنے آپ میں ایک دوسرے کے حاسد ہیں ہوتے کیا انکے دل خود سے خراب نہیں ہو جاتے اور حرص و ہوا اور دہشت سے بچ و تاب نہیں کھاتے کیا وہ ایسی خوشی کے نالایق نہیں ہوتے جو پاک اور سادہ ہے کیا یہ نالایقی ان پیشہ مصنوعی خواہشات کا نتیجہ نہیں ہے جسکے وہ غلام ہو رہے ہیں اور جسکے متعلق اپنی سب خوشی سمجھتے ہیں۔

ایڈ وائیم نے کہا ان دور میں لوگوں کے ایسے خیالات ہیں جنھون نے صرف قدرت کے مطالعے سے ایسی عقل حاصل کی ہے جو بے ہماری آرائش سے نافرین اور یہ بات قابل اقبال ہے کہ انکی سادگی

تجھ کو خوشی سے سناؤں گا کیونکہ وہ تیرے سننے کے لائق ہے اور جیسا مشہور ہے اس سے زیادہ تعجب ہے
 بیٹیں دریا ایک سیراب ملک میں ہو کے بہتا ہے جہاں ہوا ہمیشہ معتدل ہے اور آسمان صاف ہے اور پانی
 اپنے نام سے آسکو نامزد کیا ہے سمندر میں ہر کپور کے ستونوں کے پاس گرتا ہے سو اس جگہ سے بہت دور
 نہیں ہے جہاں سمندر نے اپنی حد توڑ کے ملک ٹارن کو ولایت آفریکہ سے علیحدہ کیا ہے یہ سرزمین ست جگہ
 کی تمام سیرابی رکھتی ہے سرمایہ شمال کی ٹھہرائی ہوئی ہے نہیں چلتی اسلئے وہ موسم معتدل ہے لیکن گرا
 میں مغرب کی تازگی بخش ہوائیں ہمیشہ چلتی رہتی ہیں درون اور میدانوں میں فصل دو چند ہوتی ہے
 کھیتوں کی باڑ لاریں اور انار اور یاسمن وغیرہ درختوں کی بناتے ہیں جو ہمیشہ ہرے اور پھولوں سے بھرے
 رہتے ہیں پہاڑ بھیڑی اور بکریوں سے چھائے رہتے ہیں جنگلی آؤں کو بہتر عذگی سے سب اقوام چاہتے
 ہیں اس خوشمال ملک میں کئی سونے چاندی کی کانیں ہیں لیکن باشندے ساوگی سے خوش ہیں سونے
 چاندی سے نفرت رکھتے ہیں انکو اپنی دولت میں داخل نہیں سمجھتے صرف اس چیز کی قدر کرتے ہیں جو
 آدمیوں کی اہلی و عیال کے رفع کرنے میں مدد کرتی ہو۔

جب میں نے پہلے ان لوگوں کے ساتھ تجارت کی تھی تب دیکھا تھا کہ ہونکے پھال چاندی اور سونے
 اور اکثر لوہے کے ملاکے بناتے ہیں چونکہ وہ بے پروائی تجارت نہیں کرتے روپے اشرفی کی ضرورت نہیں
 رکھتے وہ سب کے سب گلہ بانی یا کاشتکاری کا کام کرتے ہیں کیونکہ اپنے درمیان علوم و فنون کا
 استعمال نہیں ہونے دیتے سوا ایسے علوم و فنون کے جو فوراً ضروریات زندگی کو کام آتے ہیں اور اس
 سبب یہاں علم و ہنر والوں کی تعداد کم ہے علاوہ اسکے بہت سے بے لوگ جو کاشتکاری یا گلہ بانی کا کام
 رکھتے ہیں سوا ایسے ہنر جانتے ہیں جو سادہ اور کم خرچ والوں کو ضرور ہیں۔

عورتیں آؤں کاٹنے یا اسکے کپڑے بنانے میں جو بہت عمدہ اور صاف ہوتے ہیں مصروف رہتی
 ہیں وہ روتی بناتی ہیں اور کھانا بھی پکاتی ہیں اور اس کام میں انکو تکلیف کم معلوم ہوتی ہے
 کیونکہ علی الخصوص سب لوگ سیوے اور دودھ پر گذر کرتے ہیں گوشت کم کھاتے ہیں وہ بھیڑیوں
 کے چمڑے سے پنڈلیوں اور پانوں کے لئے ہلکی قسم کی پوشاک بناتی ہیں سوا اپنے جان و بدن اور
 انکو دیتی ہیں عورتیں رہنے کے رکانات بھی بناتی ہیں سوا اپنے ہم کے غم سے ہوتے ہیں اور ہومی
 پٹرے یا درختوں کی چھال سے چھائے جاتے ہیں اور اپنے گھروں کو بہت صفائی و درستی سے رکھتی ہیں

بیتس

ہکیرلی

دافیس، ریفو

لاریں

دلون کے روشن کرنے کے واسطے جو اسکے لئے کشادہ رہتے ہیں مطلع نور سے یہ حقایق آسنے ناساختہ
 بالکی کی ایک ایسی کوشش اور آنکی بزرگی اور ضرورت کی ایک ایسی جوشش سے گائے کہ تمام حاضرین
 نے خود کو اولپس کی بلندی پر اور جو پیڑ کے آگے بیٹھا دیکھا آسکی آنکھیں بجلی سے بھی زیادہ ترنیز میں
 پھر آسنے ناسیس کے نصیب کاراگ کا یا جو اپنے حسن پر آپ عاشق ہو گیا تھا اور ہمیشہ ایک چٹنے کے
 کنارے پر بیٹھ کر برابر اپنے عکس کو اس پانی میں دیکھا کرتا تھا اور آخر میں بے اثر شوق سے مٹا اور ایک
 پھول ہوا جو اب تک اسکے نام سے موسوم ہے یعنی نرگس اور بعد اسکے آسنے خوبصورت ایڈونس کے مرگ
 بے زمان کاراگ چھیڑا جو ایک خنزیر کے دانت سے مارا گیا تھا اور جبکہ واسطے ویش جلا نہ سکنے سے بیفائدہ
 گریہ وزاری کرتی رہی۔

سامعین کے شوق راگ کے مضمون کے مطابق تھے اسلئے درپردہ بصورت اشک ظاہر ہوتے تھے او
 اپنے افسوس میں نہ ظاہر ہو سکنے والی خوشی پاتے تھے جب گانا سجا نا ختم ہوا تاہل فنیشیہ متعجب اور متحیر ہو کر
 ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ایک بولا کہ یہ حقیقت آفینس ہے اور یہ اسکے اچان بہن جن سے
 وہ صحرا کے وحوش کو سخر اور پہاڑوں اور درختوں کو متحرک کرتا تھا اس طرح آسنے سر جہرس کو شیفہ کیا
 تھا اور اگزیزین اور ڈیٹائیڈ کی تکلیفوں کو روکا تھا اور نامعلوم پلوٹو کے سینے کو رجم سے متاثر کیا تھا
 جسے آسکو اپنی حد و دسے خوبصورت یورنڈس کو واپس لجانے و یاد دوسرے نے کہا کہ یہ لینس ایسا لوکا
 بیٹا ہے اور نیرس نے کہا کہ یہ خود ایسا پوہر ٹیلیمیکس بھی دوسروں سے کم حیران تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا
 تھا کہ میٹر گانے میں بھی ایسا کامل اور ہوشیار ہے ایکٹیو آس جواب بخولی ہوش میں آگیا تھا اپنا چھپا
 کے لئے میٹر کو سر بنے لگا لیکن بولتے ہوئے شرمایا اور آگے نہ بڑھ سکا میٹر نے اسکی بفراری دیکھی الا دوسرے
 پر نہ ظاہر ہونے دی اور چونکہ وہ بول نہ سکتا تھا اسلئے آپ بول اٹھا اور اسکی لیاقت کے موافق تعریف
 کر کے آسکو تسلی دینی چاہی مگر ایکٹیو آس کو تسلی نہ ملی کیونکہ آسنے معلوم کیا کہ میٹر آس سے بہ نسبت علم کے
 جو دین بھی بڑھ کر ہے۔

اس اثنائ میں ٹیلیمیکس نے ایڈ وایم سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجھے یاد ہے کہ جب ہم مصر سے ساتھ واپس آئے تھے
 تب تو نے ذکر کیا تھا کہ میں نے میکا کا سفر کیا ہے میکا وہ ملک ہے جسکی نسبت بہت سے عجائبات مشہور ہیں ایسے
 کہ یقین میں نہیں آسکتے اسواسطے مجھ کو بتا کہ دے صبح میں یا نہیں ایڈ وایم نے کہا کہ میں آس ملک کا حال

خوشیوں کو کہتی ہی ہے عیب تھیں بے اعتباری اور دہشت سے دیکھتا تھا اور میٹر کی نظروں پر نظر رکھتا تھا کہ وہ آنکو کیسا سمجھتا ہے۔

میں

میں

میٹر اسکی حیرانی سے خوش ہوا مگر اسکو اپنا دیکھنا ظاہر نہونے دیا لیکن آخرش اسکی ٹرکاوٹ سے متاثر ہو کے اسنے مسکرا کے کہا میں جانتا ہوں جس بات سے تو ڈرتا ہے اور یہہ ڈرنا تجھکو باعث عزت ہے لیکن اسکو حد سے زیادہ نہونے دے ممکن نہیں ہے کہ جتنی خوشی میں تیرے واسطے چاہتا ہوں اس سے زیادہ تر خوشی تو نہ چاہے بشرطیکہ وہ خوشی ایسی ہو کہ جوش کو نہ بھڑکائے اور طبیعت کو نامردانہ نہ کرے تیری فرحت ایسی چاہئے کہ تیرے دل کو کشادہ اور تازہ کرے یعنی ایسی کہ تجھکو کچھ چاکم رکھے نہ ایسی کہ تجھکو اپنا محکوم کرے جو خوشی میں تیرے واسطے چاہتا ہوں سو روح کو بھڑکائے درندگاہ غضب پر نہیں لاتی لیکن اسکو ایک شہین اور ملایم تاثیر سے نرم کر کے پاک اور صاف راحت پر لاتی ہے تو نے تکلیف اور خطر اٹھائے ہیں اور اب فراغت و راحت ضرور رہی اسلئے اچھے و اچھے کامنوں ہو کر ان خوشیوں کو جو وہ تجھے دیتا ہے منظور کر اے عزیز ٹیلیو کس آنکو حاصل کر اور بے خطر اور بے حذر اس سے تمتع ہو عقل نہ سختی رکھتی ہے نہ نرمی ایسی عقل خوشی کی باب ہے کیونکہ وہی اسکو پاک اور پائدار کرتی ہے اور وہی لعب و طرب کو بھاری خیال اور ضروری محنت کے ساتھ ملانے کی طاقت رکھتی ہے جو وہ محنت سے خوشی کو تیزی بخشی ہے اور خوشی سے محنت کو پھر طاقت دیتی ہے اور عقل چاہتی ہے کہ وقت خوشی اتنا خوش نہونا چاہئے کہ شرمنا پڑے۔

ہیوے
ہیوےمیں
ہیوے

میٹر نے یہ کلام کہنے اپنا ربط لیا اور ایسا بجا یا کہ اکیٹو اس نے حیرت اور غیرت سے متاثر ہو کے اپنا ربط ہاتھ سے گرا دیا اسکی آنکھیں کھل گئیں چہرہ زرد ہو گیا اور اسکا اضطراب اور اضطراب اگر حاضرین کا خیال میٹر کے بجانے پر بالکل متوجہ نہوتا تو سب کو ظاہر ہو جاتا وے دم لینے سے ڈرتے تھے کہ کہیں یہی آواز اسکے الحان میں شامل نہوجائے اور اسکی دلقریب غولی کو نہ گھٹائے اگر آنکو اس کے راگ کے تمام پوچھنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فی الواقع آنکو خوشی کا لچل چل ہوئی کیونکہ میٹر کی آواز میں اگرچہ ملایمی زمانہ نہ تھی تاہم وہ الحان کے کل اختلافوں سے بھری ہوئی تھی وہ برابر برالحان اور پرتوان تھی اور ایسی طاقت اظہار رکھتی تھی کہ خیال کے کل وقایع بخوبی ظاہر ہوتے تھے۔

میں

میں

جیو
مین

اسنے پہلے جو میٹر کی تعریف الاپنی جو سب دیوتاؤں اور آدمیوں کا بزرگ ہے اور بادشاہ ہے پھر شہزاد کی صورت میں اپنے سر سے عقل ظاہر کی جو اس سے کہ وہی اسکا اکیلا اور دائمی چشمہ ہے لکھے ان مخلوقوں کے

دوستی سے کہ ایڈوائیمر نے اسکی مصیبت کے وقت اسکے ساتھ ظاہر کی تھی زیادہ تر متاثر ہوا تھا یہی جو آ
 دیا کہ اسکو جوش منونی و ہربانی و قدر دانی میں اپنے سینے سے لگا لیا تب ایڈوائیمر نے پوچھا کہ تو جزیرہ
 کیلیپو میں کیسے آیا اور اسکے جواب میں ٹیلیمیکس نے پیر سے اپنے روانہ ہونے اور جزیرہ کیلیپو میں پہنچنے
 اور میٹر سے ملاقات ہونے اور کریش کو جانے اور ایڈوائیمرس کی گریز کے بعد دوسرا بادشاہ پسند
 کرنے کی تمام بازیوں اور وینس کے انتقام اور اپنے جہاز کی تباہی اور کیلیپو کی خاطر داری اور یو جیل
 کے ساتھ اسکی حاسدی کا اور اس ساحل سے کچھ فاصلے پر ایک فینیشیائی جہاز دیکھنے پر میٹر کا اسکو
 دریا میں گرانے کا تمام حال بیان کیا۔

پھر ایڈوائیمر نے ایک عمدہ ضیافت دی اور اپنی خوشی کی تصدیق کے واسطے جو وسائل خوشی وہاں
 موجود تھے سو بھی پیش کئے اس کھانیکے دیوان جو سفید کپڑے اور پھولوں کا تاج پہنے ہوئے فینیشیائی نوجوان
 برس بہتھے وہ مقام مشرقی خوشبودار گوند کے جلانے سے ہمک رہا تھا انکے باجے والوں نے
 جنکو ڈانزیوں نے اپنی جگہ بٹھا یا تھا اپنے بربط کی صدا سنائی اس صدا کے دریاں ایکسٹو اس
 جب تب اپنی بانسلی کی آواز ایسے سروں سے سناتا تھا جو دیوتاؤں کے دسترخوان پر سننے کے قابل
 تھے اور خود ایسا لوبھی شکر خوش ہوتا اور ٹرائٹن اور ٹریڈ اور دوسرے دیوتا جو والی دریا
 کے ماتحت پانی پر حکومت رکھتے ہیں اور نامعلوم برف سے سفید ملکوں کے سب دیوبھی دریا کے آبی مقامات
 چھوڑ کے جوق جوق جہاز کے گرد سرود سننے کو پرتے ہوئے آئے کسی فینیشیائی عجیب خوبصورت جوان
 عمدہ برف سی سفید ملل کے کپڑے پہنے ہوئے اس ملک کے طریقے سے بہت دیر تک ناچے پھر مصر اور یونان
 کے موقع مناسب پر ٹرائی کی تیز آواز ہوتی تھی جسکو لہریں دریا کے دور دور کے کناروں پر دہرائی
 تھیں رات کی خاموشی اور دریا کی پجوشی اور چاند کی خوشنار و شنی جو لہروں کے سطح پر تھڑھکی تھی
 اور آسمان کی گہری نیلگوئی جہیں ہزار ہا ستارے چمکتے تھے اس بہار کی خوبی کی افزونی کا
 باعث تھیں۔

ٹیلیمیکس نے جو طبیعت کی تیزی اور رسائی میں موصوف تھا ان سب فرعون سے بہت حظ اٹھا
 تاہم اپنے دلوں کی تاثیروں سے متاثر نہ ہونے دیا کیونکہ کیلیپو کے جزیرے میں نہایت پریشانی اور
 بدنامی کے ساتھ اس بات کا امتحان ہو چکا تھا کہ جوان آدمی کا دل بہت جلد بہک جاتا ہے اسلئے سب

رے ڈوہم

رے ڈوہم

کے لیسو

ہیلی میکس

رہر سڈ پلاس

مینٹر کٹر

ڈی ڈی مینٹس

وینس کے لیسو

یو ویرس

فینی شیا دی

مینٹر

رے ڈوہم

فینی شیا دی

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

رے ڈوہم

بیلیزر نے دیوتاؤں کو اس ظالمہ کے ہاتھ سے مخلصی بخشنے کے واسطے بیشمار قربانیاں چڑھا کے اپنی ممنونی ظاہر کی اور یگلیئین کے طریقے سے مختلف طریقے کے ساتھ اپنی سلطنت کا آغاز کیا اب وہ بڑی محنت ترقی تجارت میں جو مدت سے رفتہ رفتہ کم ہو گئی تھی مصروف رہتا ہی بڑے بڑے کاموں میں تار بیل سے صلاح لیتا ہی تو بھی ہر ایک بات میں بے سوچے اسکی صلاح پر عمل نہیں کرتا وہ حکومت کا انتظام آپ کرتا ہی ہر ایک کی حفاظت اپنے زیر نظر رکھتا ہی ہر ایک کی رائے سنتا ہی اور پھر اپنی رائے سے تجویز کرتا ہی اسواسطے اپنی رعایا کا مرجع تعظیم ہو رہا ہی اور اپنی رعایا کی محبت سے اپنی دولت کا مالک بن رہا ہی کہ اسکا باپ طمع سے اتنی دولت کا مالک نہیں ہو سکا تھا کیونکہ اسکی حدود میں کوئی ایسا شخص نہیں ہی کہ اگر سخت ضرورت کے وقت میں وہ اس سے کل مال اسکا چاہے تو بے تشدد دینے میں عذر کرے اسلئے جو کچھ وہ اپنی رعایا کے پاس باقی رکھتا ہی سو درحقیقت زیادہ تر اسی کا ہی اس سے کہ ان سے لیکر اپنے پاس رکھے اسکو اپنی جسمی حفاظت کے سب احتیاط ہی ضرورت ہیں کیونکہ وہ برابر دشوار گزار حفاظت یعنی محبت عامہ سے محصور رہتا ہی اسکی بادشاہت میں کوئی رعیت ایسی نہیں ہی جو اپنے بادشاہ کے نقصان سے نہ ڈرتی ہو اور اسکو اپنا نقصان نہ سمجھتی ہو اور جو اس کے اور اس کے خطرے کے بیچ میں پڑ کے اپنی جان دینا نہ چاہتی ہو وہ خوش رہتا ہی اور اس کے ساتھ اسکی رعایا خوش رہتی ہی وہ اسے زیادہ لینے سے ڈرتا ہی اور وہ اسکو کم دینے سے ڈرتے ہیں اسکا اعتدال انکو مالا مال رکھتا ہی مگر اس مالا مالی سے وہ سرکش اور گستاخ نہیں ہیں کیونکہ وہ عادت سے محنتی ہیں اور تجارت کے عاداتی اور اپنے قوانین کی پاکی قدیمہ کو قائم رکھنے میں مضبوط ہیں فینیشیہ اب اپنی عظمت اور حشمت کی بلندی پر پہنچا ہی اور اس عام بہتری کے واسطے اپنے نئے بادشاہ کامر ہوں ہی۔

ناریل اسکا وزیر ہی اور اسکی عقل اور نیکی کا ظہیر ہی ٹیلیمیکس اگر وہ اب تجھ سے ملے تو نہایت خوش ہو اور بہت سے تحایف دے اور تجھے بڑی دھوم دھام سے تیرے ملک کو پہنچائے اور یولیسیز کے بیٹے کو ایتھاکہ کے تخت پر بٹھا کے بغایت خوش ہوتا کہ ایسی ہی خوشی اس جزیرے میں پھیلے جیسی بیلیزر سے ٹیرین پھیلی ہی اور میں بھی نہایت خوش نصیب ہوں کہ اس کے عوض میں تیری یہ خدمت کرتا ہوں۔

ٹیلیمیکس نے ان حالات کا بیان بڑی خوشی سے سنا تھا اور جو اس شفیقانہ اور شائقانہ

بیلیزر

پیگمیلیشن

ناریل

فینیسیا

ناریل
ڈیلیمیکس

یولیسیز

ایڈیاکا

بیلیزر
رہبر

ڈیلیمیکس

حقارت کر کے اسکو روکا اور اپنے سپاہیوں کو بلایا وہ اسکو فوراً قید خانے میں لیکے اور کسی شخص جو اپنے تجربے اور عقل کے باعث سے مشہور تھے اس کے چال و چلن کی تحقیقات پر مقرر کئے۔

پیرمیلیٹین

فیوٹیو شیا

انہوں نے غنیمت نہ دریافت کیا کہ اس نے پہلے پگلیوں کو زبردیا تھا اور پھر اسکا گلہ گھونٹا تھا اور یہ کہ اسکی تمام زندگی علی الاطلاق تقصیرات مہیبہ کا باعث رہی تھی اس واسطے اسکو مستوجب سزائے سخت ترین جو قوانین فینیشیہ کے مطابق ہو سکتی تھی سمجھا اور ہلاکی میں جلانے کا حکم دیا تھا لیکن جیون ہی اس نے دیکھا کہ اس کے تمام تصور معلوم ہو گئے اور اس کے منصف سختی پر ہیں اس تمام غم کے جو اس کے دل میں بھرا تھا ظاہر کیا اور فوراً زہر کھا لیا جو اس نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا صرف اس لئے لگا کر اسکو سزائے تکلیف زد کا حکم ہو تو اس کے وسیلے سے موت جلد حاصل کرے جو لوگ اس کے گرد تھے انہوں نے دیکھا کہ وہ تکلیف بہت زیادہ پاروی ہو جو درآسایش ان کے اختیار میں تھی انہوں نے دینی چاہی لیکن اس نے کچھ جواب نہ دیا اور اس کا کیا کہ میں کسی کی مدد نہیں چاہتی پھر انہوں نے پاک دیوتاؤں سے اس کے واسطے دعا مانگی تب کا غضب آسیر نازل ہوا تھا لیکن اس نے ناسف اور پشیمانی کے عوض آسمان کی طرف اشتعال نفرت اور نفرت سے دیکھا گویا اس نے انکی صفات کی حقارت کی اور اس کے انتقام کو ناچیز سمجھا۔

اب آسیر حالت نزاع طاری ہوئی اور مرتبہ وقت بھی اسکی صورت پر صرف ناپاکی اور خفگی ظاہر تھی اس خوبصورتی کا کچھ نشان نہ رہا جو بتوں کے حق میں ملک ہوئی تھی ہر ایک خوبی خائبہ ہوئی اسکی آنکھیں جب پہلے سے موت کا ہاتھ بھاری تھا وہ شبانہ یعنی سختی کے ساتھ ہر طرف پھرنے لگیں اس کے ہونٹ اینٹھے اور سنہ سچٹ گیا اور تمام صورت بگڑ گئی زردی چھا گئی اور بدن سرد ہو گیا لیکن تو بھی کبھی کبھی ایسی چونک پڑتی تھی گویا جی اٹھی لیکن یہ صرف اس تکلیف کا اظہار تھا جو اسکو آہ اور نالوں سے جگاتی تھی مگر آخر اس نے ان سب کو جو اس کے پاس کھڑے تھے لایقان گھبراہٹ اور وحشت میں چھوڑ کر وفات پائی اور یگان اسکی گنگا دروچ ان غم خیز مقاموں میں آتری جہاں ویناس کی بے درو اور کیاں ہمیشہ ان ظروف کو بھرتی رہتی ہیں جو پانی میں رکھ سکے اور جہاں ایکڑ میں اپنا پیٹہ بھرتا رہا اور وینس بے فائدہ اپنی دوائی پیاس اس آبا سے سمجھا یا چاہتا رہا جو اس کے ہونٹوں میں کبہ نکلتا رہا اور جہاں سیفس بے فائدہ محنت سے پتھر کو توہکا تا رہا جو ہمیشہ پیچھے کو آتا رہا اور جہاں ٹیٹس کرگس کو اتار اپنے دل پر گوشت کھاتے ہوئے معلوم کرتا رہا جو کھانے پر بھر تازہ ہو جاتا رہا۔

ویناس

وینس

وینس

سیسیفس

وینس

دریاں بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا یہ آواز ہاے خوشی ایستار بی نے محل کے نہایت اندرونی مکان
 میں سینہاں جہان وہ اپنے بے ہمت اور بدنام آشنا جو زر کے ساتھ چھپی ہوئی تھی اُسکے سب خوشامدی
 اور چالو سی بندکار اور بد اطوار جو پکلیں کی زینت میں اُسکے ساتھ ہو گئے تھے اب اس سے کنارہ کش
 ہو گئے کیونکہ بد بد سے ڈرتے ہیں وئے اُنکو اعتبار کے قابل نہیں سمجھتے اور اسلئے نہیں چاہتے کہ وہ ہانتیا
 رہیں خراب طریقے والے خوب جانتے ہیں کہ جو خراب طریقے والے ہیں اختیار کو کیسا خراب کرتے ہیں اور کمان
 تک جو ر و ظلم پھیلاتے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ اُنکی جگہ پر اچھے مقرر ہو جائیں کیونکہ وہ اچھوں سے گواہ
 انعام نہیں رکھتے تاہم جانتے ہیں کہ نقصان سے محفوظ رہیں گے اسلئے ایستار بی کا ساتھ سب سے چھوڑ دیا
 صرف وہی بد ذات اُسکے ساتھ رہے جنکو دوسرے فرق کے ساتھ رہنے پر امید محفوظیت تھی۔
 وہ محل میں زبردستی داخل ہوئے تصور وارناستقل اور پرخوف ہوتے ہیں تاب مقابلہ
 نہ لاسکے اور سجاگ اُٹھے ایستار بی نے کنیز کے بھاگنا چاہا لیکن ایک سپاہی نے جو اُسکو جانتا تھا
 اُس کو چپا نا اور پکڑ لیا اور بڑی مشکل سے لوگوں کو اُسکے پُرزے پُرزے کرنے سے روکا پہلے
 سے اُسکو گرا کے فرش پر گھسیٹ رہے تھے ناریل نے اُنکے ہاتھوں سے اُسکو چھڑایا اب اُس نے عرض کی کہ
 میں بلیز سے کچھ کہا چاہتی ہوں اس امید سے کہ اُسکو اپنے حسن فریفتہ کر دے اور کچھ ضروری حالات
 بتانے کے اقرار سے شیفہ بلیز اُسکی عرض سننے سے انکار نہ کر سکا وہ اس کے روبرو آئی اُسکی صورت
 سے ایسی شرم و حیا ظاہر تھی کہ اُسکے حسن کو نہی طاقت بخشتی تھی اور غضب کو رحمت و شفقت سے بدل سکتی
 تھی اُس نے نہایت ناز کا نہ اور دلربا بیانہ خوشامد سے عرض کی اور اُسکے باپ کی خاک کی قسم دی کہ مجھ پر
 جسکو تیرا باپ ایسی محبت سے چاہتا تھا رحم لا دیو تاؤن سے التجا کی اس طرح پر کہ گویا اُنکو صاف تعظیم کی
 نذر گزارا تھی اور اُنکو ہونے آنسو بہاتی تھی اُس جوان بادشاہ کے آگے زمین پر ساجدانہ گری اور
 عاجزانہ اُسکے زانو سے لپٹی لیکن جیون ہی اُس نے سوچا کہ میرے فرہون نے اُس پر اثر کیا ہی تو اُسکو اُسکے
 نہایت ایماندار اور وفا شعار نوکروں کے ساتھ بدگمان کرنے میں کچھ باقی نہ رکھا اور ناریل کو پکلیں
 کے مارنے اور خود کو بجائے بلیز بادشاہ کرنے کی تہمت دی اور یہ بھی کہا کہ وہ بھلو بھی زیر دیا چاہتا
 ہی اور اس طرح ہر ایک دوسرے شخص کو جسکو جانتی تھی کہ دوست نیکی ہی مہتم کیا اور امید کی کہ جیسے اسکا
 باپ شکی و بے اعتبار تھا ویسے بلیز بھی ہو گا لیکن اس جوان بادشاہ نے اُسکے اکیلے اور کینے سے نفرت اور

رے سارو

جونیور

پیغمبہ لیاہن

رے سارو

رے سارو

ناروئل

وے لونیور

وے لونیور

ناروئل

پیغمبہ لیاہن

وے لونیور

وے لونیور

نہایت خطر کا بلکہ پگمیلین کے ہاتھ میں تھا اس سے بھی زیادہ تر ضرر کا باعث تھا۔

ناریل جانتا تھا کہ بلیکیز رڈ و بانہیں ہی جب وہ دریا میں گرا یا گیا تھا اگرچہ ان کچھنوں نے اس کا ڈوب جانا سمجھا تھا جنہوں نے ایسا رلی کو اس کی وفات کی اطلاع دی تھی لیکن اس نے تاریکی شب کے وسیلے سے خود کو پیر کے سجایا اور کرپٹ کے بعض سوداگروں نے رحم کھا کر اس کو اپنے جہاز پر سوار کر لیا اس کو یقین ہو گیا تھا کہ میری تباہی منظور تھی اور پگمیلین کے ظالمانہ عہد اور ایسا رلی کے بیباکانہ فریب کا بھی اندیشہ تھا اس لئے وہ اپنے باپ کی خدو میں نہیں آیا لیکن سریہ کے کناروں پر آوارہ رہا جہان کرپٹ والے جنہوں نے اس کو جہاز پر چڑھایا تھا اتار گئے تھے اور بھیڑیوں کا گلہ چرا کے تھوڑا کھانے کو پاتا رہا مگر آخر کو اس نے موقع پا کر ناریل کو اپنی حالت سے مطلع کیا اس یقین سے کہ وہ اس کے حالات اور جان کا محافظ ہو گا کیونکہ اس کی نیکی کا بار ہا امتحان ہو چکا تھا ناریل اگرچہ اس کے باپ سے کئی بار بدسلوکی دیکھ چکا تھا تاہم اس کو نظر شفقت سے دیکھتا تھا اور اس کے فواید پر کم خیال نہ رکھتا تھا لیکن ایسا کام کرنے میں خود کو روکتا تھا جو اس کے باپ کے ساتھ وفاداری میں فرق لائے اور اس لئے حتی المقدور اس کو مصائب پر شاکر رکھنے میں کوشش کرتا رہا۔

بلیکیز نے ناریل سے یہ درخواست کی تھی کہ جب میرا تیر میں آنا مناسب معلوم ہو تب آگیا لگوٹھی بطور نشانی کے میرے پاس بھیج دینا لیکن ناریل نے اس کے باپ کی حیات ایسا کرنا مصلحت نہ سمجھا کیونکہ اس میں دونوں کی واسطے خطر متصور تھا اس واسطے کہ اس ظالم کی محققانہ نگرانی ایسی تھی کہ کسی کی ہوشیاری یا کوشش اس سے چھپ نہ سکتی تھی لیکن جب یہ بدبختی اسپر نازل ہوئی جس کا وہ ستمی تھا تب ناریل نے انگوٹھی بلیکیز کے پاس بھیجی بلیکیز فوراً روانہ ہو کر بوقت عام شہری یہ بات دریافت کرنے کے لئے تھا پریشانی اور حیرانی کی حالت میں تھے کہ کون تخت نشین ہو گا شہر کے دروازے پر داخل ہوا اس کو سب خاص و عام نے جانا اور پہچانا اور قبول کیا وہ اس کو جانتے تھے نہ اس کے باپ کی خاطر سے جو منفور عالم تھا بلکہ اس کی محبت کی خوبی اور اس لوٹی کے سبب اور اب اس کی مصیبتوں نے اس کی خوبونکو تازہ جلا بخشی جو بڑے فائدے کے ساتھ ظاہر اور خاص و عام کو باعث میل خاطر ہوئیں۔

ناریل نے رعایا کے سرداروں کو اور دربار کے بزرگوں کو اور فیئیشیائی بڑی و بی کے پوجا کو فراہم کیا انہوں نے بلیکیز کو شل اپنے بادشاہ کے سلام کیا اور نقیبوں نے فوراً اس کو خوشی کے شور مچا دیا۔

پرمیلین

وین، وینو

ہسٹون

کوٹ

پرمیلین

سیریا

کوٹ

ناریل

ناریل

وینو، ناریل

دھر

ناریل

وینو

وینو

ناریل

فینیسیائی

وینو

کھانا کھانے کو مجبور کیا جب وہ ڈر کر دروازہ پر گیا تھا تب اس نے اس کے طلائی پیالہ میں زہر ڈال دیا تھا۔ لیکن
 نے اپنی معمولی احتیاط کے ساتھ اول وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دیا اس نے اس تریاق کے اعتبار پر جو پہلے کھایا
 تھا بخیر و نجات پکلیں۔ آپ پیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد بالکل بہوشی کی حالت میں ڈوبا۔ ایسا ہی
 جو جانتی تھی کہ اگر ذرہ سا بھی شک ہو گیا تو خنجر میرے سینے میں مار کر ہلاک کر دے گا اور ابھی اسے ہوش میں
 آئی کی طاقت تھی مگر ہوش میں نہ آیا تھا ایسا ہی نے اپنے کپڑے پھاڑے اور بال نوچے اور زور
 سے نعرے مارے اور بادشاہ کو اپنی آغوش میں لیا سینے سے لگایا اور اسپر دریا سے اشک بہایا جو ہمیشہ
 اس کے حکم میں تھا لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کی طاقت جاتی رہی اور حالت نزاع غالب ہی اسے پر وہ
 ڈال دیا اور اس کا نہایت روتے روکنے کے لئے خود اسپر گری اور اس کا گلا گھونٹا پھر اس نے خاتم شاہی اس کی
 انگلی سے نکالی اور اس کے سر سے تاج اتارا اور بے دونوں جو زر کی نذر کر کے جس کو اس نے اسی واسطے پہلے
 سے اندر بلا لیا تھا وہ سوچتی تھی کہ سب شریک میری اس خواہش کے انصرام میں مدد کریں گے اور میرا عاشق
 بادشاہ ہونے سے محروم نہ رہے گا لیکن وہ جو بڑی جانفشانی سے اپنی تعظیم ادا کرتے تھے سب کے سب بد ذات
 اور زور و دست اور ناکارہ تھے جو صاف محبت کے لائق نہ تھے اور جو سوا بے بہت ہونے کے دشمنوں کے
 ڈر سے ایسا ہی کی مدد کرنے سے بھی ڈرتے تھے علاوہ اس کے اس کے فریب اور ظلم زیادہ ترمیم تھے اور
 سب اپنے اپنے بچاؤ کے واسطے اس کا منہ چاہتے تھے اس وقت محل میں ایک نہایت شور و شر پیدا ہوا کچھ
 سنائی نہ پڑتا تھا سو اس بات کی تکرار کے کہ بادشاہ مر گیا بعض ترسان و لرزان کھڑے رہے بعض نے
 ہتھیار اٹھائے ہر ایک اس موقع پر خوش ہوا مگر بیٹھوں سے ڈرتا تھا یہ خبر افواہا تمام شہر میں پھیل گئی
 وہاں کوئی ایسا نہ تھا جس کو اس بادشاہ کے مرنے کا افسوس پیدا ہوا ہو کیونکہ اس کا منہ موجب آزادی
 و اطمینان عام تھا۔

نارہیل نے ایک ایسے ناگہانی اور مصیب وقت سے حیران ہو کر پکلیں کی مصیبت پر رحم کھایا اگرچہ وہ
 اس کی بیویوں سے نافر تھا تاہم وفادار نہ افسوس کھاتا تھا کہ اس نے ایسا ہی کا بچہ اور غیر واجب اعتبار
 کر کے خود کو تباہی میں ڈالا اور بادشاہ ہونے کا کام کرنے اور رعایا کا مایا پ بننے کے بدلے ظالم اور سب کا
 مردود اور منفور ہونا پسند کیا اور اس کو ریاست کے فوائد کا بھی لحاظ تھا اس لئے اس نے جھٹ پٹ ایسا ہی
 کی تدبیر و نگر و کنے کے واسطے ملک کے دوستوں کو جمع کیا کیونکہ اس کے ہاتھ میں اختیار کا رہنا ملک کو

ظاہر نہیں ہوا تو صرف اسکی طبع اسکے قتل کو کافی نہ پاسلے ایک لفظ بھی ضائع کرنا نہ چاہا وہ دیکھتی تھی کہ دربار کے تمام بڑے بڑے خاص امراء اسکے خون سے ہاتھ رنگنے کو تیار ہیں اور سنی تھی کہ ہر روز نئی سازش ہوتی ہی پھر بھی کوئی ایسا نہ پاتی تھی جسکو اپنے ارادے کا راز دار کر کے اور اپنی جان اسکے ہاتھ میں نہ رکھے اسوقت اسنے پگلیں کو زہر سے مارنا اور خود اسکو زہر دینا چاہا۔

پگلیں کا یہ عام دستور تھا کہ کھانا عزت میں اسکے ساتھ کھاتا تھا اور کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتا تھا اپنے ہاتھ کے سوا کسی کے ہاتھ کا اعتبار نہ تھا اور جب یہ شغل رکھتا تھا تب خود کو اپنے محل کے ایک نہایت مخفی مکان میں بند کرتا تھا تاکہ نہ کوئی اسکو دیکھے نہ کسی پر اسکی دہشت ظاہر ہو نہ وہ دسترخوان کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا تھا اور نہ وہ چیز کھاتا تھا جو اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی نہیں ہوتی تھی اسطرح بادرچی گری کی نفاست و لطافت ہی کے استعمال سے محروم تھا بلکہ شراب و نان و نمک و روغن و شیر اور سب دوسری معمولی غذا سے بھی بے نصیب رہتا تھا صرف ان میوؤں پر گذر کرتا تھا جو اپنے باغ سے اپنے ہاتھوں سے چنتا تھا یا لسی بیج و ترہ کھاتا تھا جو اپنے ہاتھ سے بوٹا اور پکاتا تھا کوئی عرق وغیرہ نہیں پیتا تھا سوا اس پانی کے جو اپنے ہاتھ سے ایک چٹھے سے بھرتا تھا جو اسکے محل میں ایک طرف بنا ہوا تھا اور جسکی کنجی اپنے پاس رکھتا تھا اور اگرچہ ایسا زہلی پر اسکا اتنا اعتبار تھا لیکن اس کام میں اسکی طرف سے بھی احتیاط کم نہ رکھتا تھا ہر ایک شے جو دسترخوان پر آتی تھی سو اپنے سامنے آپ چکھنے سے پہلے اسے کھلاتا تھا اور پلاتا تھا تاکہ معلوم ہو کہ اس میں زہر تو نہیں بلایا ہوا اور وہ بھی اسکے بعد زندہ نہ رہنے پائے مگر ایسا زہلی نے اس احتیاط کو بے اثر کر دیا کیونکہ یہ تدبیر کی کہ ایک بڑھیا سے جو اس سے زیادہ تر بد ذات تھی اور جسکا اس موقع پر اعتبار کرنے میں اسنے شک نہ کیا تھا کیونکہ وہ آگے سے اسکے عشق سے واقف تھی ٹھوڑا تر یاق منگالیا اور اسطرح بادشاہ کو زہر کھلانے کے خطرے سے جسکے ساتھ آپ کھانے میں شریک ہوتی تھی بچنے کا بندوبست کر کے اپنے ارادے کو یوں انصرام دیا۔

جب وہ اپنے دسترخوان پر بیٹھتے تھے تب اس بڑھیا نے اس کمرے کے دروازے پر آکر شور کیا بادشاہ کو ہمیشہ مقولی کا اندیشہ رہتا تھا اسلئے بہت ڈرا اور خود دوڑ کر دروازے پر گیا تاکہ دیکھے کہ بند ہی یا نہیں وہ بڑھیا اپنا کام کر کے چلی گئی اور بادشاہ تعجب سا کھڑا رہا نہایت در یافت کر سکا کہ یہ کیا شور تھا جو سنا تھا اور نہ دروازہ کھول کر اپنا شک رفع کر سکا تھا ایسا زہلی نے اسکو تقویت دی اور گلے لگایا اور

کرنے کا خطرہ ہمیشہ نہ رہتا ہوا اور اس خطرے میں دوسروں کی نسبت اس کے محافظ زیادہ تر رہتے تھے چونکہ اس کی زندگی اس کے ہاتھ میں تھی اس لئے اس کے اختیار کے موافق اسے ڈرتا تھا اور ذرا سی بے اعتباری پر آنکھوں اپنی سلامت پر نشانہ کرتا تھا اس لئے اس کی حفاظت کی تلاش نے اس کی عافیت کو ناممکن الوصول کر دیا اور لوگ جن کے ہاتھ میں اس نے اپنی جان رکھی تھی خود اس کے اشتباہ سے خطرہ و وحی میں مبتلا تھے اور اس خوفناک حالت سے بچنے کے واسطے صرف یہی تدبیر تھی کہ اس کے اشتباہ کے نتائج کو اس کے مرگ سے روکین مگر جس نے پہلے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا سو وہ ناپاک ایسٹاربی تھی جس کا ذکر تو نے آگے سے اکثر سنا ہی وہ ایک تیز کے جوان پر بدرجہ غایت عاشق تھی جو بہت مالدار تھا اور جس کا نام جوڑر تھا اور جس کو وہ سخت پر بٹھانے کا ارادہ رکھتی تھی اس ارادے کی تعمیل آسان کرنے کے لئے اس نے بادشاہ کو بہکا یا کہ تیرے دو لڑکوں میں سے بڑے لڑکے فیڈائیل نے تیری جان نشینی کے واسطے بے قرار ہو کے تیری جان لینے کے لئے سازش کی ہو اور اس قصور کے ثبوت کے واسطے جھوٹے گواہ بنائے اور اس کجخت ظالم نے فیڈائیل کو قتل کرایا اور اس کے دو سر بیٹے بیلنیر کو یونان کے طریقے اور علم و ہنر سکھانے کے بہانے سے ساماس کو بھیجا یا لیکن درحقیقت اس واسطے کہ ایسٹاربی نے بادشاہ کو بہکا یا تھا کہ اس کو باہر بھیج دینا ضرور چاہئے تاکہ دو سر ناخوش لوگوں سے سازش نہ کرے جس جہاز پر وہ سوار ہوا تھا اس نے بندر کو چھوڑا ہی تھا کہ وہاں باز اور ظالم ایسٹاربی نے جو لوگ اس کے چلانے پر مقرر تھے ان کو رشوت دیکر تجویز کی کہ انھوں نے رات کو جہاز ڈبو دیا اور اس جوان شاہزادے کو دریا میں ڈال کے اپنی جان پیر کے اور زور قوت میں سوار ہو کے بچائی جو اس کام کے واسطے وہاں سے مناسب فاصلے پر موجود کر کے تھے۔

اس عرصے میں ایسٹاربی کا عشق کسی سے پوشیدہ نہ تھا مگر صرف پگلیکین سے مخفی تھا جو شاقانہ سمجھتا تھا کہ میں ہی اس کا مرجع عشق ہوں اور جو نسیم کی سرگوشی کو بھی خون اور بے اعتباری سے سننا تھا سو اس فاحشہ عورت پر نا بینا یا نہ اور جاہلانہ اعتبار رکھتا تھا لیکن جو قوت عشق نے اس کو اس کے فریب کا طبع کیا تھا اس کو طمع نے اس بات کی ترغیب دی تھی کہ کسی بہانے سے اس کے معشوق جوڑر کو ہلاک کرے تاکہ اس کی دولت اپنے قبضے میں آئے۔

لیکن جب اشتباہ اور عشق اور حرص پگلیکین کے دل میں باکد گیر شریک ہو رہے تھے تب ایسٹاربی نے اس کی تباہی کی تجویز کی تھی اس نے سوچا کہ شاید میرا تعلق جوڑر کے ساتھ اس کو ظاہر ہو گیا ہو اور اگر

میریٹ

میریٹ

ایسٹاربی

جوڑر، جوائنر

فیڈائیل

فیڈائیل

بیلنیر

ساماس

ایسٹاربی

ایسٹاربی

ایسٹاربی

پگلیکین

جوائنر

پگلیکین

ایسٹاربی

جوائنر

میں سوچتا ہوں کہ میں نے تجھ کو پہلے بھی دیکھا ہی تیری صورت سے نا آشنا نہیں ہوں اول نظر میں مجھ کو ایسا
 خیال ہوا تھا لیکن یہ یا وہیں رہا کہ میں تجھ کو کہاں ملا تھا شاید تیری یاد میری یاد کو بددکریلیکس
 نے فوراً اشتغال حیرت و فرحت سے جواب دیا کہ پہلے ہی جو خیال مجھے دیکھ کر تجھے ہوا سو تجھے دیکھ کر مجھے
 ہوا تھا مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے تجھ کو دیکھا ہی لیکن یہ یاد نہیں ہے کہ مصر میں دیکھا یا تیر میں وہ فیضیالی
 حاکم مصر اور تیر کا نام سنکر مثل اس شخص کے جو صلیح جاگ کر بتدریج اور گویا بہت دور سے خواب کی آن
 صورتہا سے غائبہ کو جو رات کے سایوں کے ساتھ غائب ہو جاتی ہیں پھر خیال میں لاتا ہی کا یک ہوش
 میں آکر پکارا تو ٹیلیفون پر جس کے ساتھ ناریل نے مصر سے واپس آتے ہوئے دوستی کی تھی میں اس کا بھائی
 ہوں جس کا ذکر ہیشک اس نے مجھ سے کیا ہو گا جب تیر سے چلے گئے تو میں نے تجھ کو اس کے ساتھ چھوڑا تھا
 میں ضرور وہ بیٹیکا کو گیا تھا جو ہر کیولیز کے ستونوں کے پاس دریا کی دور و دراز حدود پر ایک
 مشہور ملک ہی اس لئے چونکہ تجھ کو دیکھا ہی تھا عجب نہیں ہے کہ تجھ کو اول دید پر اچھی طرح نہیں پہچان
 ٹیلیفون نے کہا میں معلوم کرتا ہوں کہ تو ایڈ وایم ہی تیری تجھ سے ذاتی ملاقات نہیں تھی لیکن میں نے
 تیر اذکر ناریل سے بہت سنا ہی اس کا حال تجھ سے سنکر مجھ کو نہایت خوشی ہو گی کیونکہ مجھ کو اس کی یاد ہمیشہ بہت
 عزیز ہی کیا وہ اب تک تیر میں ہی اس کو پکلیٹین کے ظلم اور اشتباہ سے کچھ تکلیف تو نہیں پہنچی ایڈ وایم نے قطع
 کلام کر کے کہا ای ٹیلیفون نے اب تجھے ایسے شخص کی سپرد کیا ہے جو علی قدر لیاقت اس سپردگی کے لائق
 ہی میں تجھ کو آپس میں جانے سے پیشتر امتحان کے کنارے پر اتارونگا اور تو ناریل کے بھائی میں ناریل
 سے کہ محبت نہ دیکھنے کا یہ بات کہتے ہوئے اس نے اوپر کو نظر کی تو دیکھا کہ جس ہوا کے واسطے ٹھہرے تھے سو
 اب چلنے لگی ہی اس لئے اس نے فوراً لنگر اٹھانے کا حکم دیا بادبان ہوا کے رخ پر پڑھائے اور ڈانٹ
 بلانے لگے۔

تب ایڈ وایم ٹیلیفون اور میٹر کو علیحدہ لگیا اور ٹیلیفون سے کہنے لگا کہ اب میں تیرا شوق پورا کرتا
 ہوں کہ اب پکلیٹین کا ظلم نہیں رہا اس ظالم سے رحم دل دیوتاؤں نے دنیا کو نجات بخشی جیسے وہ کسی
 آدمی کا اعتبار نہیں کرتا تھا ویسے کوئی آدمی اس کا اعتبار نہیں کرتا تھا نیک آدمی خفیہ آہ پر قانع تھے
 اور خود کو اس کے ظلم سے چھپاتے تھے کوئی کام اس کے خلاف نہیں کیا چاہتے تھے بدوں نے سوچا کہ اس کی جان
 لینے کے سوا اپنی جان بچانے کی کوئی صورت نہیں ہے تیر میں کوئی شخص ایسا تھا جس کو اس کا اشتباہ پیدا

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

ٹیلیفون

لیکن دریائین پر تانتا اسلئے کبھی طرح نہیں پہچانا جب مینٹر جہاز سے اتنا نزویک ہوا کہ آواز سنی جا سکے تب پانی سے سر اٹھا کے بلند آواز سے پکارا ای فینیشیہ والو تم جو سب اقوام کے تکلیف زدوں کی مدد کرتے ہو ہم نو مسافروں سے اپنی مدد کا انکار نہ کرو جسکی زندگی تمہارے رحم پر مشتمل ہے اگر کوئی دوتاؤن کی کچھ سمجھ تعظیم منظور ہو تو ہکو جہاز پر چڑھا لو اور ہم جہان جاؤ گے تمہارے ساتھ چلین گے خاکم جہاز نے فوراً جواب دیا کہ ہم تمکو خوشی سے سوار کریں گے یہ ضرور نہیں کہ تمکو پہچانیں صرف یہی کافی ہے کہ تم آدمی ہو اور تکلیف میں ہو پھر حکم دیا تو دونوں کو جہاز پر چڑھا لیا۔

جب وہ جہاز پر چڑھے تو ایسے تھکے ہوئے اور بیدم تھے کہ نہ بول سکتے تھے نہ چل سکتے تھے کیونکہ بہت دیر سے پیر رہے تھے اور لہروں سے مقابلہ کر رہے تھے مگر تدریج ہوش میں آئے تو آنکھوں نے نئے کپڑے دئے سوچنے کیونکہ انکے کپڑے پانی سے بھیگ کر بھاری ہو رہے تھے اور جا بجا پھٹ بھی گئے تھے جب انکو بولنے کی طاقت ہوئی تو اہل فینیشیہ انکے گرد مجتمع اور انکا سانحہ سننے کے مشتاق ہوئے حاکم نے پوچھا تم اس جزیرے میں کیسے گئے جس سے آتے ہو یہ ایک دیہی کے قبضے میں ہے جو کسی مرد کو وہاں آنے نہیں دیتی علاوہ اسکے اسکے گرد چٹانیں ہیں جو ہمیشہ ایسی خوفناک لہروں کی ٹکر کھاتی ہیں کہ کوئی بلا تباہی جہاز انکے قریب نہیں جاسکتا مینٹر نے جواب دیا کہ ہکو ایک طوفان وہاں لیکیا تھا ہم ایتھا کہ کے یونانی ہیں جو ایک جزیرہ پر اور اپسیرس سے دور نہیں ہیں جہان تم جاتے ہو اور اگر تم اس جزیرے کے کنارے سے کہ تمہارے راستے میں ہی نہ لگو گے تو ہم تمہارے بندر ہی کے کنارے پڑاؤ کرنے سے خوش ہونگے وہاں سے ایتھا کہ کو پہنچنے کا بندوبست کر لینگے اور تب ان لوگوں میں داخل ہونگے لئے جو دنیا میں عزیز ہیں تمہاری مروت و انسانیت کے ممنون رہیں گے۔

ٹیلیمیکس خاموش تھا اور دونوں کی طرف سے مینٹر ہی جواب دیتا تھا ان قصور و ن سے جو اسنے کیلکس کو کے جزیرے میں کئے تھے اب اسکی عقل زیادہ ہو گئی اپنا اعتبار نہ رکھتا تھا اور خود کو خود سے وانا ترکی ہدایت کا اسقدر محتاج جانتا تھا کہ جب مینٹر کی صلاح پوچھنے کا موقع نہیں ملتا تھا تو اسکی نظروں کی صلاح پوچھنے کی کوشش کرتا تھا۔

فینیشیائی حاکم نے ٹیلیمیکس کی خاموشی دیکھ کے اسکی طرف غور سے دیکھا اور سوچا کہ میں اسکو پہلے دیکھا ہی لیکن کوئی شناخت کی خاص بات خیال میں نہ گذری تو پوچھا کہ تو نے مجھکو کبھی پہلے دیکھا ہی کیونکہ

مینٹر
فینیشیائی

فینیشیائی

مینٹر
شہنشاہ

ہیپیرس

شہنشاہ

ٹیلیمیکس
مینٹر

ٹیلیمیکس

مینٹر

فینیشیائی
ٹیلیمیکس

ہیلی میکس
کے لپٹو
میں

ٹیلی میکس نے معلوم کیا کہ کیلپسو کے مہلک جزیے سے دور ہوتے ہی میرا استقلال اور عشق نیکی پھر بحال ہوا تب میں نے کہا کہ جو بات تو نے کہی تھی اسکا مجھ کو اب امتحان ہوا اگر میں یہ تکلیف نہ دیکھتا تو مجھ کو ہرگز یقین نہیں ہوتا کہ بدی صرف بھاگنے سے مغلوب ہوتی ہے اسی میرے باپ مجھ کو دیوتاؤں نے تیری عقل کی ہدایت و حفاظت بخشنے سے اپنی محبت کی کیسی بھاری گواہی دی ہے فی الحقیقت میں دونوں سے محرومی کے لایق اور اپنی بیوقوفی سے مردودی کے قابل تھا اب میں نہ دریا سے ڈرتا ہوں نہ ہوا سے صرف اپنے جوش طبیعت سے غوت کھاتا ہوں اتنا غوت تھا ہی جہاز کی آفتوں سے نہیں ہی جتنا صرف عشق سے ہی۔

پانچواں

ٹریاڈ رے ڈو ایس
ناروئل

ہیلی میکس
پیمپلیٹ
سٹراٹو
ہیٹو

ہیلی میکس
ڈاڈرین

ناروئل
میں

ہیلی میکس
ڈو ایس
ہیٹو

ہیلی میکس
ہیٹو
ہیٹو
ہیٹو
ہیٹو
ہیٹو

اس جہاز کا ٹریاڈی معلوم دنیا اور زیر حکم ایڈوائس ہونا جو ناریٹل کا بھائی تھا اور اسکا ان مصیبت زدوں کو غربانی کے ساتھ جہاز پر چڑھانا اور ٹیلی میکس کو بچانا اور بیان کرنا ٹیلیٹین اور ایٹارنی کا افسوسناک مارا جانا اور بلیکیزر کا تخت نشین ہونا جسکو اس ظالم والد نے اس کے بہکانے سے نکال دیا تھا ایک ضیافت میں جو آستے اپنے مہمانوں کے لئے کی تھی ایکٹیو اس کا آنکھوں پر اٹھانا سنا نا جس سے ٹرائٹن اور ٹریٹ وغیرہ دریائی دیویوں کا جوق جوق اس جہاز کے گرد آنا اور ٹریٹ کا ربط اسٹھا کے ایکٹیو اس سے بہتر گانا ایڈوائس کا بیٹیکا کا عجیب حال اور آفت وائی کا ٹرایٹم احتمال اور وہانکی خوبیوں کا کمال بیان کرنا جان لوگوں کو طریقوں کی غایت سادگی سے سلاست و دائمی حاصل ہے

جو جہاز لنگر پر تھا اور ہسکی طرف ٹیلی میکس اور ٹریٹ جاتے تھے سو فیٹھیہ کا تھا اور اب پیرس کو جانا تھا جو اب فیٹھیہ اس جہاز پر تھے انھوں نے ٹیلی میکس کو مصر سے فیٹھیہ کے سفر میں دیکھا تھا

پر یون کو اپنا اثر پھیلانے کو گیا وہ پہاڑوں پر جہاں تہاں پھر رہی تھیں جس طرح وہ سمیریاں بھرنے
 ہیں جو سمیریاں کے سمیریاں کے متعاقب ہونے سے اپنے گلہ بان سے دور ہو جاتی ہیں ان سب کو جلد فراموش کر کے
 ان سے کہا کہ ٹیلی میکس اب تک تمہارے ہاتھوں میں ہی لیکن ایک لمحہ کے بعد نکلیا گیا اسلئے جلد ہی کرو اور
 اس جہاز میں آگ لگا دو جو منظر کی بے باکی نے اسکو لیجانے کے واسطے بنایا ہی انھوں نے فوراً اسٹیلین
 جلا میں اور اس ساحل کی طرف متوالے شراہیوں کے سے زور و شور کے ساتھ دوڑیں انکے ہال
 پریشان تھے اور انکے اعضا لرزان انھوں نے چاروں طرف سے آگ لگا دی اور جہاز ایک لمحہ
 جلنے لگا اور شعلہ آئیز و ہوان بادل سا بنکر آسمان کو چلا ٹیلی میکس اور منیٹر نے اس پہاڑی کے اوپر
 یہ شعلے اٹھتے دیکھے اور ان پر یون کی پکار سنی ٹیلی میکس یہ واقعہ دیکھ کر پوشیدہ خوش ہوا ابھی اس
 دل کی درستی بالکل بحالی پر نہ آئی تھی اور منیٹر نے دیکھا کہ اسکا عشق مثل اس آتش کے اس کے دل
 سے بالکل نہیں گیا ہی جو جب تب اپنی چنگاریوں سے چمک اٹھتی ہی اور اکثر ناگہانی اور نا ستر قبہ طاقت
 سے چنگاریاں اڑاتی ہی ٹیلی میکس نے کہا کہ اب ہماری ہزیمت سدود ہوئی اور ہمارا گریز اس جزیرے
 سے ناممکن ہوا منیٹر نے دیکھا کہ یہ پھر اپنی بیوقوفیوں میں جاتا ہی اور جانتا کہ اب ایک لمحہ کھونا نا ستر
 ہی اسنے ایک جہاز کچھ فاصلے پر لنگر کیا ہوا دیکھا جو کنارے کے پاس نہیں آیا تھا اسلئے کہ سب ملاوٹ کو
 معلوم تھا کہ کیلپسو کے جزیرے میں نہیں جاسکتے اسلئے اس نا آزمودہ جوان کے اس عاقل محافظ نے
 یکا یک ٹیلی میکس کو اس پہاڑی کے اوپر سے دریا میں ڈال دیا اور اس کے پیچھے آپ بھی کو ٹیلی میکس
 اقل کرنے سے گھبراہ اور کھاری پانی پکیر لہر و کا کھیل بنا لیکن آخر کو اپنی گھبراہٹ سے ہوش میں آکر
 اور منیٹر کو دیکھ کر جس نے پیرتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی مدد کو پھیلا رکھا تھا ناچار اس جزیرے کو چھوڑ کر
 اس کے ساتھ پیرا۔

تیلی میکس

منیٹر

تیلی میکس

منیٹر

تیلی میکس

منیٹر

تیلی میکس

منیٹر

کیلپسو

تیلی میکس

تیلی میکس

منیٹر

کیلپسو

کریڈ

ایڈیلیف

وینس

پر یون نے جنھوں نے سمجھا تھا کہ اپنے قیدیوں کو روک لیا ہی جب انکو جاتے ہوئے دیکھا تب ایک
 دہشت ناک نعرہ مارا کیلپسو پھر نا ابدی سے غمزدہ ہو کے اپنے مکان کو واپس گئی اور بیفا مدہ گریہ و زاری
 کرنے لگی اور کیو پڈ جس نے دیکھا کہ میری فتح یکا یک شکست سے بد لگئی ہو امین اڑا اور اپنے پر پھیلا کے
 آئینہ بلیک کے شجرستان کو اڑ گیا جہاں میں اسکی منتظر تھی یہ لڑکا جو اپنی مائے بھی زیادہ ظالم تھا اپنی
 مایوسی چھپانے کو اپنی شرارت پر لاف زن ہوا۔

دوران ہی یا نہیں اور عجیب حال دیکھا کہ کم سے کم بیشتر کو نہایت اضطراب اور اضطراب کا باعث ہوا۔
 کیونکہ پڑنے جو جانتا تھا کہ میرے تیرے بیٹے پر اثر نہیں کرتے اب دیکھا کہ وہ ٹیلیفون کو لئے جاتا ہی تو خاموشی
 سرت کی تکلیف سے نہایت رنج اور غصے سے رویا اور کیلپسو کی تلاش میں گیا جو اس صبح کے نہایت تاریک
 مقامات میں ادھر ادھر پھر رہی تھی جبوقت اس نے اسکو دیکھا تو ایک گہری آہ کھینچی اور اپنے ہر ایک زخم جگر
 کو تازہ پایا اس غضبناک ارکے نے کہا کہ کیا تو وہی ہو کے ایک کمزور اور فانی شخص کو جو تیری حدود میں
 مقید ہو اپنی ہتک کرنے دیتی ہو اسکو بے سزا دے کیوں جانے دیتی ہو کیلپسو نے جواب دیا اسی ملک طاق
 والے میں اب تیری خطرناک صلاح زیادہ نہیں بننا چاہتی جسے مجھ کو پہلے ہی کامل اور فرح حاصل
 راحت کی حالت سے مجروح کیا ہو اور خرابی کے ایسے دریا میں ڈالا ہو کہ خیال بھی سبکی تنہا نہیں پاسکتا
 فی الحقیقت اب تیری صلاح بیزمان ہو میں نے آج تک اس کی قسم کھائی ہو کہ میں اسے نہ کوئی اور اس
 قسم کو خود جو پیڑ بھی جو سب دیوتاؤں کا بزرگ ہو اور ہر طرح کی طاقت رکھتا ہو بالہ و دم نہیں توڑ سکتا
 اسے اٹلی میکیس اس جزیرے سے جائے اور تو بھی اسی سرکش لڑکے جاکو نکہ میری مصیبتوں کا باعث حقیقت
 تو ہی وہ نہیں۔

کیونکہ پڑنے نے آنسو پونچھ کر نفرت و حقارت آمیز قسم کے ساتھ جواب دیا اس قسم سے تو اسکا کچھ بھی علاج
 نہیں کر سکتی تو یہ کام میرے اہتمام پر چھوڑا اگر تو نے اٹلی میکیس کو جانے دینے کی قسم کھائی ہو تو تو اس کے
 روکنے کی تدبیر نہ کر لیکن نہ میں نہ تیری پر بیان تیری قسم کی پابند ہیں میں خفیہ آنکھوں اس جہاز کے
 جلاوینے کی ترغیب و نگاہ جو بیشتر نے اس جلدی سے تیار کر لیا ہو اور اسکی کوشش ہو کہ وہو کہ دینے
 کے واسطے بیفائدہ ہوگی بلکہ وہ خود وہو کہ کھائیگا اور ٹیلیفون کو تیرے اختیار سے باہر لیجائیے واسطے
 جو تدبیر اس نے سوچی ہو اس سے یکایک محروم ہو جائیگا۔

کیونکہ پڑنے کے کلام نے کیلپسو کی ناامیدی کو کم کیا جیسے دم سپر چنے کے کنارے پر آن ٹھکے ہوئے مویشیوں
 کو تازہ کرتا ہو جو موسم گرما کے آفتاب کی تپش سے لے تاب ہوتے ہیں ویسے امید و خوشی کے اثر شیریں نے
 پھر اس کے سینے کو تازگی دی اسکا چہرہ متلی ہوا اور اسکی آنکھیں ٹھنڈی اور نورانی ہوئیں ایک
 لمحے کے واسطے تاریکی فکر دور ہوئی وہ متوقف ہوئی اور مسکرائی اور اس چالاک لڑکے کو گلے لگانے
 سے ممنون ہوئی جس سے اس کے دل کی بیکاری اور بڑھی کیونکہ کیلپسو سے کامیاب ہونے پر خوش ہوا اور

دیوتاؤں نے اقرار کیا ہی اور اپنے اقرار کو اپنی اعجاز نمانی سے استوار تو یو پھر اس کے ساتھ تازیکی و بدنامی
میں رہا چاہتا ہی تو بھی کہتا ہی کہ میری محبت اُسکے ساتھ تاثیر عشق سے نہیں ہی سوو عشق کے وہ کیا ہی
جو مجھ کو تکلیف دے رہا ہی یہ عشق نہیں تو کیا ہی جسے مجھ کو زیست سے ناخوش کر رکھا ہی اور وہ عشق نہیں
تو کیا تھا جس سے تو نے اپنا راز کیلیسو سے ظاہر کر دیا تھا میں تجھ کو بے صفائی کا اٹھام نہیں دیتا مگر تیرے
فریب کھانے پر حیف کھاتا ہوں بھاگ ای ٹیلی میکس بھاگ کیونکہ عشق صرف بھاگنے سے مغلوب ہو سکتا ہی
ایسے دشمن کے مقابلے میں ہمت صادقہ صرف ڈرنے اور بھاگنے میں ہی ایسے بھاگنے میں کہ پھر اسکی طرف
خیال نہ کرے اور پھر کر دیکھے تو اپنی اُن طفلانہ بے قرار یوں کو بھولا ہو گا جو ابتداء سے طفولیت سے میں رفع
کر رہا ہوں اور نہ اُن خطر و نگو بھولا ہو گا جسے میں اپنی صلاح سے بچا رہا ہوں پھر اب کیوں میرا
اعتبار نہیں کرتا ہی یا میرا اعتبار کر یا مجھے تجھ کو اپنے نصیب پر چھوڑنے دے تو نہیں جانتا ہی جو سچ مجھے تجھ کو
تباہی کی راہ میں جاتے ہوئے دیکھ کر ہوتا ہی اور تو نہیں سمجھتا ہی کہ جب میں تجھ سے نہیں بولتا تھا تب میرے
دل کو کیا تکلیف ہو رہی تھی تیری مانے بھی تیری پیالاش کے وقت اُس سے زیادہ تکلیف نہ سہی ہوگی
میں خاموش تھا اور اپنی آہوں کو دباتا تھا اس شائقانہ اسید میں کہ آخر تو بلا نصیحت و ملامت میری
طرف متوجہ ہوا میرے بیٹے مجھے وہ دے جو مجھ کو اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہی یعنی خود کو دے اور
ایک بار پھر اپنا اور میرا بن اگر عقل آخر کو اس عشق پر غالب ہوگی تو میں جیونگا اور مجھ کو زیست خوش لگیگی
لیکن اگر عشق کے مقابلے میں عقل مغلوب ہوگی تو میری خوشی آخر ہوگی اور میں زیادہ تر زندہ
نہ رہوں گا۔

اس گفتگو میں مینٹر کنارے کی طرف بڑھتا رہا اور ٹیلی میکس جو اب تک پورا ارادہ اُسکے ساتھ جانے کا
نہ رکھتا تھا اتنا متاثر تھا کہ بے مزاحمت آگے دبڑہ سکتا تھا مگر وہ اسکی اس اہم حالت میں بھی مینٹر ہی
کی صورت میں چھپی رہی اور اُس پر غائبانہ اپنی سپر کا سایہ ڈالتی اور قدرتی روشنی نامصنوعی اُسکے گرد
پھیلاتی رہی اُسکا اثر سریع اور غیر منبج تھا اور ٹیلی میکس دل میں کچھ ایسی طاقت پاتا تھا جو کیلیسو کے
جزیرے میں آنکے بعد کبھی نہ پایا تھا آخر دریا کے اُس ساحل پر پہنچے جو ڈھالوا اور چٹانوں سے چڑھا
وہ ایک کھڑی پہاڑی سا اٹھا تھا جسکے پاس لہریں نگرانی تھیں اور جسکے اوپر سے وہ ایک دور تک
نظر آتا تھا اُس اونچی پہاڑی پر سے انھوں نے نظر کی کہ جو جہاز مینٹر نے تیار کیا تھا سو جہاز ترکھا تھا

یو کے ریس

کے لپس

تیلی میکس

مینٹر
تیلی میکسمینٹر
مینٹرتیلی میکس
کے لپس

مینٹر

اسکے ساتھ ہو گیا مگر ہر ایک قدم پر پھر پھر کے دیکھتا تھا یو چہرس اگرچہ کچھ فاصلے پر تھی مگر اب تک نظر آتی تھی لیکن اس کا چہرہ نہ دیکھ سکتا تھا لہذا اسکے غشما بالوں کو جو پیچھے پڑے ہوئے ایک انداز سے لٹک رہے تھے اور اسکے ڈھیلے اور ہلکے لباس کو جو بے پرواہی سے ہوا میں آڑ رہا تھا دیکھتا تھا وہ اس کی رفتار کی شان و آواز یا نہ کا ناظر تھا اور جب وہاں تک نظر نہ پہنچ سکی تب چاہتا تھا کہ زمین پر اس کے نقش پا کا بوسہ لے سوچتا تھا کہ اس کی آواز سنتا ہوں اگرچہ نظر سے غایب ہو گئی تھی تو بھی جانتا تھا کہ دیکھتا ہوں خیال میں اس کی صورت دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اس سے باتیں کر رہا ہوں میں کہاں ہوں نہ یہ بیہوش تھا اور نہ مینٹر جو کچھ کہتا تھا اس پر گوش تھا۔

میں

میں

پھر

پھر

میں

لیکن آخر کو گویا خواب سے چونک کر اُس نے کہا اے مینٹر میں تیرے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن میں نے وہ شک یو چہرس سے رخصت نہیں لی اور مجھ کو مرنا پسند ہی مگر ناشکری سے اُس کو چھوڑنا پسند نہیں صرف اتنا توقع کر کہ ایک دفعہ میں اُس کو پھر دیکھ لوں اور ہمیشہ کی واسطے اُس سے رخصت ہو لوں اور کہہ لوں کہ دیا میرے آرام پر رشک لاکے بچہ مجھ کو نکالتے ہیں لیکن دے میری جان لینے مگر تجھ کو میرے دل سے نہ بھلا سکیں گے اے میرے باپ اس میری اخیر اور غرور پذیر درخواست کو منظور کر یا اسی لحظہ مجھ کو مارا اور اپنے قدموں میں مرنے دے میں اس جزیرے میں نہ رہا چاہتا ہوں اور نہ اپنا دل عشق کو دیا چاہتا ہوں فی الحقیقت میں عشق سے نا آشنا ہوں کیونکہ جو کچھ مجھ کو یو چہرس کے واسطے احساس ہی سو صرف اس کی دوستی اور اپنی منوئی کا پاس ہی میں اُس سے خوش رہیو اتنا کہا چاہتا ہوں اور ابھی بلا توقف یکساں لحظہ تیرے ساتھ چلا چاہتا ہوں۔

مینٹر نے کہا اے میرے بیٹے میری شفقت تیرے حال پر اس قدر ہے کہ بیان نہیں کر سکتا تیرا عشق ایسا غالب ہے کہ تو اپنی مغلوبی سے واقف نہیں ہے اگرچہ تو مجھ کو اپنی جان لینے کے واسطے قسم دیتا ہے تو بھی خود کو حالت سلامت میں سمجھتا ہے اور اگرچہ اپنے مرجع عشق کو چھوڑ نہیں سکتا اور اسی کو دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور سوا اسکے سب طرف سے اندھا اور بہرا ہو رہا ہے تو بھی کہتا ہے کہ میں عشق سے مغلوب نہیں ہوں جیسا وہ شخص کہ بیماری سے بیہوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بیمار نہیں ہوں تیری سمجھ عشق نے اندھی کر رکھی ہے تو ہینلیوپ کو جو ایتھا کہ میں تیری منظر ہی اور یو لیسٹر کو چھوڑا چاہتا ہے جس سے تو اپنی واپسی پر ضرور ملیگا اور جس کے تحت پر بیٹھیکا تو اس تمام بزرگی کو چھوڑا چاہتا ہے جس کے

ہینلیوپ
پڑھا کا
پولیسی

اوپچی کرے آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور بولنے لگا مگر منہ سے آواز نہ نکلی اور نہ کوئی بات سوچھی وہ نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور میں نے کیا کیا ہی اور مجھ کو کیا کرنا چاہئے لیکن آخر کو پکارا ای میرے باپ سے زیادہ تر میٹر مجھ کو ان آفتوں سے بچا جو میرے گرد ہو رہی ہیں میں نہ تجھے چھوڑ سکتا ہوں اور نہ تیرے ساتھ چل سکتا ہوں ان بدیوں سے بچا جو موت سے بدتر ہیں مجھ کو مجھ سے بچا یا میری زندگی کو بچھڑانے میں نے اسکو گلے لگایا اور تسلی اور تقویت دی اور بلا تخفیف جوش اسکو زندگی سے آشنا کیا اور کہا اے وانا تو کیسیر کے بیٹے دیوتاؤں نے اپنی بڑی عنایت کی ہے اور آج تک کرتے ہیں یہی تکالیف جنکا تو شاکہ جو انکی محبت کی گواہیاں ہیں جسے خواہشوں کی طاقت اور اپنی کمزوری نہیں سہی سو اب تک عقل سے آشنا نہیں ہے اور نہ آپ سے واقف ہے اور نہ جانتا ہے کہ اسکا دل کتنا کم اعتباری کے لائق ہے دیوتاؤں نے تجھ کو گویا اپنے ہاتھ سے یہ ساحل آفت اور قعر دریائے شامت دکھایا ہے لیکن تجھ کو آسین گرنے نہیں دیا اور اب اس علم کو یاد رکھ جو اور طرح پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتا اور اس تجربے کو ترقی دے جسکے بغیر تجھ کو عشق کا جو فقط تباہی کی ترغیب دیتا ہے اور سخت تکلیف کو فرحت کی صورت میں چھپاتا ہے فریب بتانا بیامدہ تھا تو نے اب اس چالاک اور سرکش لڑکے کو دیکھا اور پہچانا یہ بیان اپنے حسن لازمات سے شگفتہ ہوتا ہوا آیا اور صرف خوشی اور لبو و لعب اور خوشنمائی اور عیاشی اسکا کام تھا اسنے تیرا دل بھرا دیا اور شوشی سے اسے پھرانے دیا اور تو بھی تو نے اسے اپنا ہی سمجھا تو مجھ کو فریب دیا چاہتا تھا اور خود کو شکیب اور اب تو اپنی بے تمیزی کے پھل پارہا ہی تو مجھ سے اپنی جان لینے کی درخواست کرتا ہے اور دل میں یہی امید رکھتا ہے کہ میں اسے منظور کروں وہ وہی اپنے جوش کی سختی سے ووزخیانہ غضب سہ رہی ہے اور یو جیرس اس شعلے کی تکلیف سے نسبت موت کے زیادہ تکلیف کی متحمل ہے اور کیلپسو کی دوسری بیویوں میں صد نے اپنی سب طرح کی وباؤں سے کسی کو محفوظ نہیں چھوڑا اس لڑکے کے ایسے کام ہیں جسکی صورت ایسی نازک اور دلکش ہے پس تجھ کو دیوتاؤں نے کیسا پیار کیا ہے جنھوں نے تیرے واسطے ایک رہتہ کھولا ہے کہ تو اس سے بھاگے اور اپنے ملک کو مراجعت کرے جو بے عیب اور عمدہ محبت کا خاص مطلب ہے کیلپسو تجھ کو بیان سے نکالنے کے واسطے خود مجبور ہے اور جہاز تیار ہے کہ ہمت باندھ کہ اس جزیرے سے جلد نکل چلیں جہاں یقین ہے کہ نیکی سرگز نہیں ٹھہر سکتی۔

میٹر یون کہتے ہوئے ٹیلی میکس کا ہاتھ پکڑ کے ساحل دریا کی طرف لیچلا ٹیلی میکس خاموشانہ ناوشی سے

میں

میں

پولیسی

پولیسی

پولیسی

پولیسی

پچھتا گیا پینٹینون اب تک اس نقصان کو نہیں بھولا جو اسے سسلی میں تیرے باپ کے ہاتھ سے اٹھایا ہو اور ویس کے عرض کرنے پر جسکی پرستش کی تو نے جزیرہ سٹیپرس میں ہتک کی ہو وہ تجھ پر طوفان اٹھانے کے واسطے آمادہ ہو رہا ہو تو اپنے باپ کو دیکھ گیا وہ موانہیں ہی لیکن جب تو اسے دیکھ گیا تب اسکو نہیں پہچان گیا اور اگرچہ تو اسکو انتہا کہ میں لگا لیکن پہلے نصیب کے جھٹکے انقلاب اٹھانے کا میں آسمانی دیوتاؤں سے چاہتی ہوں کہ تجھے میرا انتقام لین تو دریا کے اندر کسی ننگے اور اکیلے پہاڑ کے کنارے پر روکا جائیو وہاں تیرے اور پصاصہ گریو اور مجھ سے بے فائدہ استدعا کیجیو میں تیری شہبانی سے نفرت کرونگی اور تیری سزا سے خوش ہوگی لیکن کیلیپو کا یہ غصہ جس دم کے ساتھ ظاہر ہوا تھا اسی دم کے ساتھ اڑ گیا اور ٹیلیمیکس کے رکھنے کی خواہش اس کے سینے میں پھر تازہ ہوئی اس نے اپنے دل سے کہا اسکو چینی دے اور بیان رہنے دے شاید کچھ دنوں میں سیری مہربانی کی قدر دانی واجب سمجھ جائے اور جان جائے کہ تو چیرس راحت جاودانی نہیں بخش سکتی لیکن افسوس کہ میں خود کو ناشکستی سوگند سے پابند کر چکی ہوں اس سوگند نے مجھ کو دوائی زنجیروں سے جکڑا دیا اور لا علاج آب ٹنگس نے جسکی میں نے قسم کھائی ہو ہمیشہ کو مجھے اس اسید کی لہری سے محروم کر دیا ہو جب یہ خیالات خاموشانہ اس کے دل میں گزرے تھے تب غصے کے آثار اس کے چہرے پر آشکار تھے اور کاسیٹس یعنی طیش غضب کے وہابی تجارت اس کے دل سے نکل رہے تھے۔

ٹیلیمیکس اسکی یہ صورت دیکھ کے نفرت آمیز دہشت سے ڈرا اسے فوراً دریافت کر لیا کیونکہ عشق کی تیز نظری سے کیا پوشیدہ رہ سکتا ہو اس دریافت سے اس کے جنون میں نئی سختی داخل ہوئی فوراً جہان کھڑی تھی وہاں سے چلی ایسے غصے کے ساتھ جو ٹیکس یعنی ملک الصبا کے مریدوں کو بھڑکاتا ہو اور آنکی آواز تجھریس کے پہاڑوں سے گونجتی ہو وہ چھپی لیکر سب پر یون کو دھمکاتی ہوئی جنگلوں میں گئی کہ میرے ساتھ آؤ اور جو چھپے رہ جائیگی اسکو اس برچھی سے چھید ونگی اس حکم سے ڈر کے سب اس کے گرد ہو گئیں اور تو چیرس بھی ان کے ساتھ تھی اسکی آنکھوں سے اشک بہتے تھے اور نظر ٹیلیمیکس پر لگی تھی جس سے بولنے کی ہمت نہ رکھتی تھی جب قریب تر آئی تو وہ دہی غصہ کے مارے کانپ اٹھی اسکی اطاعت سے اسکا غصہ فروزن ہوا بلکہ جب اس نے دیکھا کہ تکلیف سے اسکا حسن زیادہ تر چمکا ہو تو اور بھی بھڑکا۔

ٹیلیمیکس اب میٹر کے ساتھ اکیلار ہا اور کچھ دیر کی خاموشی اور حیرانی کے بعد اس کے آگے زمین پر گرا اور اس کے زانوؤں سے لپٹ گیا مگر اتنی جرات نہ رکھتا تھا کہ اس کے گلے سے لپٹے یا آنکھیں اسکی طرف

نہیں
سیمیٹی
وینس
میں

کالیپو
دیلیمیکس

یوچیرس

تیکس

کاسیٹس

دیلیمیکس

بیکس

پریس

یوچیرس
دیلیمیکس

دیلیمیکس
میں

تمام ہوئی اور وہ گھر کو صبح کے اُس حصے میں ہو کر لوٹے جہاں مینٹر تمام دن کام میں مصروف تھا کیلپسو نے تھوڑے فاصلے پر وہ جہاز تمام تیار ہو گیا ہوا دیکھا اور موت کا ساندھیر فوراً اسکی آنکھوں میں چھا اور اُسکے زانو کا پٹنے لگے اور بدن ٹھنڈے پسینے میں تر ہوا مجبور ہو کے اُسے جو پر بیان اُسکے گریختن اُنکے کاندھے کا سہارا لیا اُنہیں یوچیرس بھی تھی اُسے حقارت اور نفرت سے غصہ کے مارے سہارا دینے کے بہانے سے اُسے پیچھے کو دھکے دیا۔

ٹیلیمیکس نے وہ جہاز دیکھا مگر مینٹر نہ دیکھا جو اُسکو بنا کر چلا گیا تھا تو کیلپسو سے پوچھا کہ یہ کس کا جہاز ہے اور کسکے واسطے بنایا گیا ہے وہ فوراً جواب نہ دے سکی لیکن آخر کو کہا کہ مینٹر کو بیان سے روانہ کر نیکی لائے بنایا ہے مینے اُسکو اس کام کے کرنے کا حکم دیا تھا پھر تو اس سخت ملامت گوئی سختی سے تکلیف میں نہ رہا جو تیرے عیش و عشرت میں مزاحم ہوتا ہے اور تیری حیات جاودانی پر حسد کھاتا ہے ٹیلیمیکس نے کہا کہ یہ جہاز مینٹر کی روانگی کے واسطے ہے اگر اُسے مجھے چھوڑا تو میں تباہ ہوا اگر وہ مجھکو چھوڑ جائیگا تو ای یوچیرس تیرے سوا میرا بیان کون ہے ایسے تعجب اور عشق کی متحیرانہ حالت میں راز دل اسکی زبان پر آ گیا اور انہیں سمجھا کہ میں کیا کہتا ہوں اور اب سمجھا تو وقت تھا سب ساتھ والی تعجب سے خاموش ہو گئے یوچیرس نے شرمناک آنکھیں نیچی کر لیں اور وہ سامنے ہونٹ کی تاب نہ لا کے سبکے پیچھے جا کھڑی ہوئی لیکن اگرچہ شرم چہرے پر عیاں تھی مگر دل میں خوشی نہاں ٹیلیمیکس کو یاد نہ رہا کہ میں نے کیا کہا یہ سب حال اُسکو خواب سا نظر آیا مگر یہ خواب تکلیف و ہراسی کا تھا۔

کیلپسو فوراً وہاں سے اٹھی اور غصے سے بھری ہوئی تیز تر بہکتے ہوئے قدموں سے جنگل کو گہری نفیٹر پاکی پر پہنچی نہ جانتی تھی کہ میں کہاں جاتی ہوں مگر آخر اپنے مکان کے دروازے پر پہنچی جہاں مینٹر اُسکے واپس آنے کا منتظر تھا اُسے کہا ای اجنبی اس جزیرے سے چلا جا تو یہاں میرے آرام میں خلل ڈالنے کو آیا ہے ای سفید ہو جنھو العقل اس دیوانے لڑکے کو ساتھ لیجا اور یقین جان کہ اگر وہ پھر میری حدود میں نظر آئیگا تو تو دیکھے گا کہ دیونا کیسی سزا کر سکتے ہیں میں اُسے پھر نہ دیکھوں گی اور نہ اپنی پر یونکو اُسکے ساتھ گفتگو کرنے دوں گی میں اب سسکس کی قسم کھاتی ہوں جس قسم سے باشندگان بہشت بھی کاٹتے ہیں لیکن ای ٹیلیمیکس تو جان کہ تیری مصیبتیں اب شروع ہوئی ہیں میں تجھکو اس جزیرے سے نکالتی ہوں لیکن صرف نہی مصیبتوں میں ڈالنے کی واسطے میں بدلہ لوں گی اور تو میری مہربانی کی قدر دانی سے بیفائدہ

مینٹر، کیلپسو

ٹیلیمیکس
مینٹر، کیلپسو
مینٹرٹیلیمیکس
مینٹر، یوچیرس

یوچیرس

ٹیلیمیکس

کیلپسو

مینٹر

سٹیکس

ٹیلیمیکس

ہوں تو سست پڑا ہی اس جزیرے کے اُس دور و دراز حصہ میں بڑے بڑے چنار کا جنگل ہی جس سے
 بڑا جہاز باسانی بن سکتا ہی اور وہاں خود پولیس نے اپنے ہاتھ سے ایک جہاز بنایا تھا اور اسی
 پر سوار ہو کر وہ اس جزیرے سے گیا تھا اور فلاں جگہ ایک غار ہی آسمین جملہ اوزار جو اس کام کے
 واسطے ضروری ہیں رکھے ہیں وہ میٹر کو یہاں اطلاع دیکر بچھتا لی لیکن اُس نے اس اطلاع سے استفادہ کرنے
 میں ایک لحظہ نہ کھویا فوراً اُس غار میں گیا اور وہ اوزار لئے اور درخت کاٹے اور ایک روز میں
 اپنی روانگی کے لایق ایک جہاز تیار کیا کیونکہ سفر واکو بڑے کام کے واسطے تھوڑا سا وقت کافی
 ہوتا ہی۔

اس عرصہ میں کیا پسونے نہایت تکلیف زرا اضطراب اور اضطراب رہا کیونکہ اُسے ایک ہی وقت میں دو
 خیال تھے ایک یہ کہ میٹر یہاں اطلاع پانے پر کیا کرتا ہی دوسرا یہ کہ مجھ کو چھوڑ کر ٹیلی میکس اور یو چیس شکار کو
 تنہا چلے جائیں اسکے حق نے اجازت نہ دی کہ آن و ونون عاشقون کو اپنی نظر سے دور رکھے اور
 اس واسطے وہ شکاریوں کو اُس صحرا میں لگبی جہاں جانتی تھی کہ میٹر کام کر رہا ہی اور اُسے خیال ہوا کہ بسو
 اور ہتھوڑے کی آواز سننے میں آتی ہی وہ سننتی تھی اور ہر ایک چوٹ سے تھر تھراتی تھی اور ہر حال میں
 بھی اس دہشت سے گھبراتی تھی کہ کوئی عاشقانہ خبر یا اثر یا نظر ٹیلی میکس اور یو چیس کے درمیان ہو
 اور میرے دیکھنے میں نہ آئے۔

یو چیس نے اس اثنائیں اپنے عاشق کو دبانامنا سب سمجھا اور کہا کیا تو ڈرتا نہیں ہی کہ میٹر تجھ کو
 مارے گا تو بغیر اسکے شکار کو چلا آیا ہی یہ کیا افسوس کی بات ہی کہ تو ایسا سخت اتالیق رکھتا ہی آسمین ایسی سختی
 ہی کہ کی طرح ملائم نہیں ہو سکتی وہ آپ خوشی سے نافرہی اور اسلئے تجھ کو بھی منع کرتا ہی بلکہ مصوما نہ خوشی
 بھی نہیں کرنے دیتا البتہ جب تو خود پر اختیار نہیں رکھتا تھا تب تجھ کو اسکی ہدایت کا تابع رہنا واجب تھا
 مگر جب تجھ سے عقل کے ایسے ایسے کام ظہور میں آئے ہیں پھر تجھ کو بچے کی طرح اسکے حکم کی تعمیل نہیں
 کرنی چاہئے۔

یہ تیز طعنہ تیرا ٹیلی میکس کے دل میں لگا اور اسکو میٹر سے پوشیدہ نفرت پیدا ہوئی اور اسکے
 بار اطاعت سے سبکدوش ہوئی خواہش مگر تاہم اسکو دیکھنے سے ڈرتا تھا اور اسکا دل ایسا مضطرب تھا
 کہ اُس پر ہی کو کچھ جواب نہ دے سکا یہ شکار بازی جسکے اندر سب تکلیف اور تصدیق سی تھی اب

نہ دے جائیگے مین آنکھوں روکنے کی تجویز خوب جانتی ہوں اگر مین بیتر سے کہو نگلی کہ تو اپنے دوست کو اس جزیرے سے لیجا تو وہ فوراً اسے اٹھتا کہ کو لیجا بیگا لیکن مین یہ کیا کہتی ہوں جب ٹیلی میکس چلا جائیگا تب کیلپسو کا کیا حال ہوگا مین کہان رہو نگلی اور کیا رو نگلی اسی ظالم و تیس تو نے مجھ کو فریب دیا اور اس ممکنہ خشش سے جھوٹھا شکب اسی ملک لڑ کے مین نے خوش کر نیوالی اسید کے دم مین آ کے اپنا دل جھکو دیا اسلئے کہ تو اسکو آرام دیگا لیکن تو نے اسکو باغیانہ سنج اور نا اسیدی سے بھرا سیری پر یون نے میرے برخلاف اتفاق کر لیا ہی کیا اچھا ہوتا کہ مین اپنی ہستی اور تکلیف کو آخر کرتی مگر مین مر نہیں سکتی اور اسلئے اسی ٹیلی میکس تو نہیں جینے پائیگا مین تیری ناشکری کا بدلہ لو نگلی اور جو تیرے گناہ کی شریک ہو سو تیری سزا کی گواہ بنے گی اور اس کے سامنے مین جھکو تیرے دل تک سزا دو نگلی لیکن مین یہ کیا کہتی ہوں اسی کھنٹ کیلپسو تو کیا کرے گی کیا تو اس بیگناہ جوان کو تباہ کرے گی جسکو تو نے پہلے سے تباہ کر رکھا ہی مین نے ہی اس کے پاک سینے کو بھرا کر رکھا ہی یہ کیسی گناہ گار نہ شرم ہو اسکی بیگناہی کیسی پاک تھی اور اسکی نیکی کیسی صاف اسکو بدی سے کیسی عمدہ نفرت تھی اور نازیبا خوشی سے کیسی بہادرانہ حقارت مین نے اس کے بے عیب سینے کو کیون عیب لگا یا اچھا ہوتا کہ وہ مجھ کو چھوڑ جاتا اور کیا وہ مجھ کو اب نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ وہ یہاں رہتا ہی تو صرف میری رقیبہ کے لئے رہتا ہی اور اگر رہیگا تو صرف میری تحقیر کرنے کو رہیگا لیکن مین اس مصیبت کے لایق ہوں جو اٹھاتی ہوں تب اسی ٹیلی میکس تو جا اور دریا کو اپنی بہن کا وسیلہ بنا جا کیلپسو کو بے تسلی چھوڑ جا اپنی زندگی کا بار نہیں اٹھا سکتی اور اپنے پانوں سے اپنی گور مین نہیں جاسکتی مجھے چھوڑ تاکہ مین آرام سے دور شرم ویاس سے محصور رہوں افسوس کی قربانی اور یو جیس کی مور و حقارت بنوں۔

مینٹر
بھڑا کا
دیلی میکس
کے لپسو، وینس
دیلی میکس
کے لپسو
دیلی میکس
کے لپسو
یو جیس

اسطرح وہ اپنے مکان کے تاریک کمرے مین تنہا آہ وزاری کرتی تھی بعد ایک لمحہ کے یکایک چونک اٹھی اور سخت غصہ سے بھری ہوئی اپنی نشست گاہ سے باہر آئی اور بولی اسی بیتر تو کہان ہی تو اسی عقل سے ٹیلی میکس کو اس شرارت سے جو اسکو نہ وبالا کیا چاہتی ہی بچا بیگا جب عشق تیرے خلاف جاگتا ہی تو سوتا ہی مین اس غافلانہ سستی کی زیادہ برداشت نہیں کر سکتی کیا تو بڑے یو کیسز کے بیٹے کو اپنی پیدائش کی ہتک کرتے ہوئے ہمیشہ دیکھیگا اور کیا تو اس کا ہلانہ غفلت سے اس کے نصیب کے فوائد سے آگے جائیگا اسکی حفاظت تیرا کام ہو نہ میرا کہ اس کے دوستوں نے اسکو تیرے حوالہ کیا ہی پھر جب مین اسکی حفاظت چاہتی

مینٹر
دیلی میکس
یو جیس

گھر گھراتی اور تھرتھراتی اور رکتی ہوئی نکلتی تھی میٹر نے اس کے جوش کی یہ سب تبدیلیاں دیکھیں لیکن ٹیلی میکس سے کچھ زیادہ نہ کہا وہ اس کے ساتھ اس طرح پیش آتا تھا جس طرح لاعلاج بیمار کے ساتھ پیش آتے ہیں مگر ایسی نظر سے دیکھتا تھا کہ اس سے شفقت عیاں تھی۔

ٹیلی میکس اپنی کمزوری سے آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ مین میٹر کی دوستی کے لائق نہیں رہا اپنی آنکھیں زمین پر گڑھی ہوئی رکھتا تھا اور پر نہیں اٹھا سکتا تھا اس خون سے کہ مین میٹر کی آنکھوں سے دو چار نہو جائیں اس کی خاموشی سے ہی خود کو گنہگار سمجھتا تھا اکثر چاہتا تھا کہ اس کے قدموں میں گرے اور وضعۃ اپنی تیز قدمی پر اتوار کرے لیکن کبھی بے اصل انفعالی سے اور کبھی اس خیال سے کہ میرا اقرار صدق سے ساقط ہو گا ترک جاتا تھا اور کبھی اپنی حالت کا پوشیدہ شوق اگرچہ جانتا تھا کہ خطرناک ہی خوش لگتا تھا اور اسکو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

اس اثنائ میں دیوتا اولمپس پر فراہم ہوئے اور بے تعلقانہ خاموشی سے کیلیسو کے جزیرے کو دیکھنے لگے کہ دیکھیں وینس اور مینروا کی تکرار سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ جسکو خوشنما بچے کی طرح سب پر بیان باری باری سے لگے لگاتی تھیں سب کے دل میں آگ سی لگا دی تھی مینروا نے میٹر کی صورت میں اس حسد سے استفادہ کیا تھا جو عشق کے ساتھ رہتا ہے اور اپنے اثر دکھاتا ہے اور جو پیڑ ان کے درمیان بے تعلق بنا بیٹھا تھا۔

یوچیرس جو ڈرتی تھی کہ مین ٹیلی میکس میرے پھندے سے مکمل نجات آسکے اور وکنے کی ہزار ہا تدبیریں کرتی تھی وہ اس کے ساتھ دوسری شکار بازی کے واسطے جیسا باہم قرار ہوا تھا جانے کو تیار ہوئی اور خود کو شل ڈائنہ آراستہ کیا اور عشق اور حسن کی دیویوں نے ملے اس کے ناز واداکو زرب دیا سواب کیلیسو کے ناز واداسے بھی زیادہ خوشنما ہو گئے تھے کیلیسو نے اسکو دور سے دیکھا اور ایک چشمے میں جس کے پاس کھڑی تھی اپنا عکس دیکھا تب مقابلے سے غیرت اور حسرت عاید ہوئی اور اپنے سرکان کے اندرونی کمرے میں جا کر پوشیدہ ہوئی اور اپنے دل میں یہ خیالات کرنے لگی کہ میں نے ان عاشقوں کی عشرت روکنے کو یہ کمزور کہ میں شکار کی واسطے جلوگی ناصح کوشش کی جو افسوس ہے کہ پھر بھی ان کے ساتھ جاؤں اور اسکی خوبصورتی سے شکست اٹھاؤں اور اسکی فتح کی اور اس کے عشق کی ترقی کا باعث بنوں میں کیسی کجغت ہوں اور میں نے کیا کیا جو اب نہ میں جاؤں گی

میسٹر

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

میسٹر

پرولیمپس

کالیپسو

وینس مینروا

وچیرس

یوچیرس

ٹیلی میکس

ڈائینا

کالیپسو

کالیپسو

ناپاک اور نامراد نہ کر دیا ہی اور معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے اسکو عورتوں میں سستی اور تارکی کی ننگی
 کے واسطے پیدا کیا ہی مگر غرض ہوا کہ کئی پوسو کو صد سے بہت غصہ ہوا ہی اور اسے اسوقت آنے زیادہ
 بھڑکانے کو اور کچھ نہ کہا تاکہ وہ اس کے ارادے سے واقف نہ ہو جائے مگر ایسی صورت بنائی جس سے رنج و غلظت
 جائے اس دہی نے جو کچھ دیکھا اس سب سے بے تحاشی اپنی بقراری پائی اور متواتر اسکی نئی شکایت کرنے لگی اور
 اس کے شوق شکار سے جو میٹر نے ظاہر کیا تھا اپنے آپ سے باہر ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس سے
 ٹیلیفون کا سوا اس کے اور کچھ ارادہ نہیں ہے کہ تو چیرس کو اور پرپون سے علیحدہ لیجائے تاکہ اس سے نہ
 میں گفتگو کر سکے اور تھوڑے دن بعد جلد ہی پھر شکار کا قصد ہوا کئی پوسو نے سمجھا کہ یہ اسے طلب کیا واسطے
 ہی جس کے واسطے پہلے یہ ارادہ ہوا تھا اس ارادے سے اس نے اسکو مایوس رکھنے کو کہا کہ میں بھی شکار کے
 واسطے ساتھ چلوں گی لیکن اسکا غضب ایسا تیز تھا کہ چپ نہ سکتا تھا جو اس ملاست آمیز گفتگو سے ظاہر
 ہوا کہ اکیسویں مغرور لڑکے کیا اسی واسطے تو ٹیلیفون کی عداوت اور دیوتاؤں کے واجب انتقام سے
 میری حدود میں پناہ پذیر ہوا ہی کیا اس جزیرے میں جہاں آدم زاد کا نام منع ہے تو صرف میری طاقت
 کی ہتک کرنے کو آیا ہی اور میرے عشق کی توہین آسمان اور زمین کے دیوتا میری فریاد شنیں اور مجھ
 مظلوم دہی کی تکلیف پر رحم کھا کر بدلہ لین اس باغی ناسپاس ناپاک کو جلد تباہ کریں چونکہ تیری سرکشی
 اور نامنصفی تیرے باپ کی سرکشی اور نامنصفی سے زیادہ تر ہیں اس لئے تیری تکلیفات بھی دراز تر اور
 سخت تر ہوں تیرا ملک تیری آنکھوں سے ہمیشہ کے واسطے غائب ہو جیو جس کھنٹ اور بلعون ملک کو اپنی
 مغرورانہ بے تمیزی سے بلا شرم و حیا میری صحبت کی بقا پر مقدم سمجھتا ہی بلکہ توجیب وہ دور و دراز آفت
 میں تیرے زور و ہود و فات پائیو اور دریا میں ڈوبیو اور لہر و مکا کھیل ہو کر بیٹھا اور بیجان آنکھوں
 میں پڑیو جہاں تیرے توفیق میں نہ ہو سکے اور میری آنکھیں تجھے کھاتے ہوئے گرسوں کو دیکھو میری آنکھیں تجھ کو دیکھو اور وہ بھی آنکھوں کو دیکھو جسکو
 تو پیار کرتا ہی وہ آنکھوں کو اسیدی اور غصہ سے دیکھے گی اور میں اس تکلیف کو خوشی سے دیکھوں گی
 کئی پوسو اس طرح کہہ رہی تھی اور غصہ اس کے تمام چہرے پر چھا رہا تھا اسکی نظر و نئے جو متواتر ایک شہر
 سے دوسری شہر پر جاتی تھیں سختی ظالمانہ ظاہر تھی اس کے ہونٹ تھڑھڑاتے تھے اور اس پاس ایک نیلا
 دائرہ سا بناتے تھے اسکا رنگ ہر لحظہ بدلتا تھا اور کبھی مردے کا ساز رو ہو جاتا تھا اس کے اشکوں نے
 جو وہ بہت بہا یا کرتی تھی اب بہنا چھوڑ دیا گویا ناسیدی اور غصہ سے ابکا چشمہ خشک ہو گیا تھا اسکی آواز

میں کالی

میں

دو لیمکس
بھیرس

کالی

نہیں

کالی

کوئی ایسی دلیل ڈھونڈتا ہے جو اس کے موافق ہو اور اس سے بچتا ہے جو اس سے منافق ہے تو صرف فریب کا ہے
 میں اور فرحتاے ممنوعہ کو پشیمانی کی دست درازی سے بچانے میں ہشیار ہے کیا تو سبھول گیا ہے کہ دیوتا
 تیری واپسی کے لئے خود تیرے وسیلے بنے ہیں کیا تسلی سے تیرا بچنا قدرتی نہیں تھا کیا وسے آفتین
 جو مصر میں تجھے نازل ہوئی تھیں ناگہانی اور غیر مترقبہ راحتوں سے مبدل نہیں ہوئیں اور کیا وسے خطرے
 جو تیرے میں تجھ کو ڈراتے تھے دست غیب سے نہیں ہٹائے گئے کیا ممکن ہے کہ اتنے معجزات دیکھنے کے بعد تجھ کو اپنی
 حفاظت کا انتہا دریافت کرنے میں شک رہے مگر میں تجھے کیوں سمجھتا ہوں تو اس خوش نشیبی کے قابل
 نہیں ہے جو تیرے واسطے ٹھہرائی گئی ہے میں تو شک نہیں ہے کہ کوئی وسیلہ اس جزیرے کو چھوڑنے کا
 پیدا کر لوں گا اور اگر تو یہاں رہا چاہتا ہے تو میں تجھے یہاں چھوڑا چاہتا ہوں جو لڑکا بڑے یو لیسیر کے
 لائق نہیں ہے سو یہاں پڑا رہے اور ان عورتوں کے درمیان عیاشی اور سستی کی شرم آگین تار کی
 میں گزار رہے اور بجائے اوج آسمان وہ مقام پسند کرے جس سے اس کا باپ متفر رہا ہے۔

سینسیلی

تھر

یولیسیز

تیلیمکس

مینر

کلیسیو، مینر

یولیسیز،

پینیلوپ

یولیسیز

اس ایسی پُر زور اور تیز ملاست نے ٹیلیمکس کے دل کو چھیدا وہ رقت اور افسوس سے کھلا لیکن
 اس کا افسوس شرم سے شامل تھا اور اس کی شرم خوف سے کامل تھی وہ مینر کے بغض اور اس رفیق کے
 نقص سے ڈرتا تھا کہ جس کی گیارہ و عنایت کا اس قدر ممنون تھا لیکن اس حالت میں وہ عشق جو اس کے سینے
 میں جاگیر ہوا تھا اور جس سے وہ خود ناواقف تھا وہ اس کو اپنے ارادے پر قائم رکھتا تھا اس نے مینر سے
 رو کر کہا کیا تو اس لافانیت کی حالت کو جو مجھے کیلپسو کے ساتھ حاصل ہوگی نا چیز سمجھتا ہے مینر نے جواب
 دیا کہ ہاں ہر ایک چیز جو ہدایات نیکی اور احکام آسمانی کے برخلاف ہے اس کو میں نا چیز سمجھتا ہوں نیکی
 تجھ کو اب تیرے ملک اور یو لیسیر اور پینیلوپ کی طرف بلاتی ہے اور تجھے تیرے دل کو نا لائق خوشی کے حوالہ
 کرنے سے منع کرتی ہے اور دیوتا جنھوں نے تجھ کو ان خطرات سے بچایا ہے چاہتے ہیں کہ تیرا نام یو لیسیر سے
 کم مشہور نہ ہو اس لئے تجھ کو اس جزیرے کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں جہاں تجھ کو صرف ظلم عشق رکھتا ہے یہ وہ
 ظلم ہے جس کو روکنا غالب آنا ہے اور اس لئے اس کو سنا بدنامی اٹھانا حیف ہے اس لافانیت پر لافانیت بے ازاد
 اور بے نیکی اور بے عزت کیا ہے کیا وہ ایک حالت خواری نہیں ہے جو بے امید ہے اور کبھی آخر نہیں ہو سکتی
 اس واسطے زیادہ تر قابل افسوس ہے۔

ٹیلیمکس اس تقریر کا جواب بجز آہ کچھ نہ دے سکا کبھی اس نے چاہا کہ مینر ہر طرح زبردستی سے مجھ کو

تیلیمکس

مینر

یہ چاہتا اور نہ سراہنا ناممکن ہی جو اس نے اتنا کہا تو شرمایا اور نہ جانتا کہ کیوں شرمایا نہ کہنے سے باز آسکتا تھا کہہ سکتا تھا کیونکہ اسکی تقریر رکاوٹ سے بھری اور ملاوٹ سے خالی اور ناصانہ تھی اور کبھی بالکل سمجھ میں نہیں آتی تھی مینٹر نے کہا ای ٹیلیویژن کے جو خطرے تجھ پر جزیرہ کا سپر س مین واقع ہوئے تھے سو بمقابلہ ان کے جنہیں اب تو مبتلا ہو رہا ہے کچھ نہیں تھے جس طرح بدی جب ظاہر ہوتی ہے تب نفرت پیدا کئے بغیر نہیں رہتی ہم آس بدکار کو دیکھ کر گھبراتے ہیں جو سب قیود سے آزاد ہوتا ہے لیکن تب زیادہ گھبراتے ہیں جب کچھ بھی حیا باقی رہتی ہے کیونکہ تب ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت نیکی پر مایل ہے اور خود کو اس پر فریب عشق کے حوالے کرتے ہیں دراصل سن جب کام چھ ہی اور جب تک وہ قابل نامغلولی نہیں ہوتا تب تک اسکی بے اعتباری نہیں کرتے اسلئے ای عزیز ٹیلیویژن ان ملک خوبصورتوں سے بھاگ جو صرف اسلئے پاکیزہ معلوم ہوتے ہیں کہ تبھکو فریب دین ان خطروں سے بھاگ جو تیری جوانی سے تجھ پر آئے ہیں لیکن زیادہ تر اس لڑکے سے بھاگ جس سے تو نہیں ڈرتا ہی صرف اسلئے کہ تو اسکو نہیں پہچانتا ہی یہ لڑکا کیونکہ ہی جسکو اسکی ماں اس جزیرے میں ہیکو سپر س مین اپنی پشت کی حقارت کر نیکی سب سے سزا دینے کو چھوڑ گئی ہے یہ کیلیپو کے دل میں داخل ہو گیا ہے جو تجھ پر عاشق ہو گئی ہے اور اس نے اسکی پر یو کو بھی شہنشاہ دی ہے اور ای کبخت جوان اگرچہ تو نہیں جانتا ہے لیکن اسکی آتش تیرے سینے میں پہنچی ہے اس نصیحت کے درمیان ٹیلیویژن نے مینٹر کو بار بار رر کا اور کہا کہ ہم اس جزیرے میں کیوں نہیں آتے کیونکہ اب زمین پر نہیں آئی والا بیشک وہ دریا میں ڈوب گیا ہے اور پتیلی پ نہ صرف اسکی واپسی بلکہ میری واپسی کا انتظار بے فائدہ کر کے ان بہت سے امیدواروں میں سے جو اس کے پاس لگ رہے ہیں کسی خوش نصیب امیدوار کی خواہشوں کے تابع ہو گئی ہے اور ایسا یقین ہوتا ہے کہ اس کے باپ انیکس نے اپنے پد راند اختیار سے اسے دوسرا خاوند قبول کرنے کو مجبور کیا ہوگا پھر میں آئی تھا کہ کو کیوں جاؤں بجز اس کے کہ اسے نئی نسبت سے بیعت دیکھوں اور جو اقرار اس نے میرے باپ کے ساتھ کیا ہے اسکی شکستگی کا خود گواہ بنوں اور اگر پتیلیو پ پو کیسیز کو بھول گئی ہے تو ایسا قیاس نہیں کر سکتے کہ لوگ اسے یاد کرتے ہوئے اور نہ حقیقت میں مجھ کو اس جزیرے میں زندہ پہنچنے کی امید ہے کیونکہ اس کے امیدواروں نے ہر ایک بندر پر سپاہی تعینات کر دیئے ہونگے اتنے کہ ہماری واپسی پر مجھ کو تمام کرین مینٹر نے جواب دیا کہ یہ سب جو تو نے کہا ہے اس بات کی صرف ایک دوسری دلیل ہے کہ تو ایک بیوقوفانہ اور ملک جوش کی تاثیر سے مؤثر ہو تو شگافا

مینٹر
ٹیلیویژن
سڈپرس

ٹیلیویژن

سڈپرس

کلیپو

ٹیلیویژن

مینٹر

پتیلیو پ

سڈپرس

سڈپرس

پتیلیو پ

پتیلیو پ

مینٹر

نیکزاد کے جزیرے میں رہا تھا ٹیلی میکس اسکو دپوتا نہ سمجھیکا بلکہ ایک بچہ جانیکا اور غافل ہونے سے اپنا
بچاؤ نہ کر سیکا بلکہ جلد اسکی طاقت سے متاثر ہوگا پھر ملکہ ٹسن کیلپسو سے رخصت ہو کر اسی بادل کے دریا
اور پس پرگئی اور اپنے پیچھے آسمانی خوشبو کی ایک قطار چھوڑ گئی جسے رفتہ رفتہ بڑھکے کیلپسو کے تمام
شجرستان کو معطر کر دیا۔

کیونکہ کیلپسو کے ہاتھ میں تھا اور اگرچہ وہ خود دیہی تھی تو بھی اسنے اسکی آتش اپنے سینے میں شعل
دیکھی اتفاقاً ایک پری جسکا نام یوچیرس تھا اسوقت اسکے پاس حاضر تھی کیلپسو نے وہ لڑکا اسکے ہاتھوں
میں دیا بالفعل یہ آرام کا سبب ہوا مگر افسوس کہ آخر کو نہایت رنج کا باعث ہوا یہ لڑکا شروع میں بے زبان
اور نازک اور محبوب اور دلربا معلوم ہوتا تھا اسکا کھیل میں گلے سے لگ جانا اور بار بار مسکرانا سب
آس پاس والوں کو یقین کراتا تھا کہ یہ صرف خوشی کے واسطے پیدا ہوا ہی لیکن جبوقت دل اسکی محبتوں سے
آگاہ ہوتا تھا معلوم کرتا تھا کہ وہ صرف رنج افزا طاقت رکھتی تھیں وہ نہایت فریبی اور کینہ ور ہی
اسکا گلے لگنا صرف دھوکہ دینا ہی اور اسکا مسکرانا صرف اُن خرابیوں کا دکھانا ہی جو وہ پیدا کرتا ہی یا
کیا چاہتا ہی لیکن اس زور داری اور سنگاری پر بھی وہ مینٹر کے پاس آنے کی جرات نہ رکھتا تھا
مینٹر میں نیکی کی کچھ ایسی سختی تھی کہ اسکو کم بہت کرتی تھی اور دور رکھتی تھی وہ اپنے دل سے جانتا
تھا کہ یہ دریافت نہ ہو سکے والا اجنبی میرے تیرون سے زخمی نہیں ہونیکا ورنے پر بیان فی الحقیقت
اسکی طاقت سے آگاہ ہو گئی تھیں لیکن جس زخم کا وہ علاج نہیں کر سکتی تھیں اسکو ہوشیاری سے
چھپا ہوا رکھتی تھیں۔

اس اثنائیں ٹیلی میکس نے اس لڑکے کو کبھی ایک پری کے کبھی دوسری پری کے ساتھ کھیلتا ہوا
دیکھا تو اسکی شیرینی اور خوبصورتی پر متحیر ہوا کبھی اسکو اپنی چھاتی سے لگاتا اور کبھی اپنے زانو پر بٹھاتا
اور اکثر اپنے ہاتھوں میں لیتا تھا بہت عرصہ نگذرا تھا کہ وہ ایک قسم کی بقراری سے متاثر ہوا جسکا سبب
وہ نہ معلوم کر سکا اور جب قدر اس بقراری کو بیگانہانہ تفریحات سے بٹھانا چاہتا تھا اسقدر بقرار اور
مضطرب زیادہ ہوتا تھا اسنے مینٹر سے کہا کہ کیلپسو کی پر بیان اُن عورتوں کے موافق نہیں ہیں جو ہم
جزیرہ ٹیپرین میں دیکھی تھیں وہ ایسی بے ادبانہ چال سے باوصف ناز و ادا قابل تفرت معلوم ہوتی
تھیں مگر اُن لافانی خوبصورتوں میں ایک ایسی معصومیت اور حیا اور سادگی پائی جاتی ہے کہ اُن کا

نیکزاد
ٹیلی میکس
کیلپسو
یوچیرس
کیلپسو

کپیڈ، کیلپسو
یوچیرس، کیلپسو

مینٹر
مینٹر

ٹیلی میکس

مینٹر، کیلپسو

سدرپرس

دیتا تھا کہ اُسکے تمام خیالات اُلٹے ہو جاتے تھے اور کسی چھوٹے اور مختصر جواب سے پھر اُسکو بیچ و تاب اور شہنشاہ
مین ڈال دیتا تھا۔

اس طرح سے کیلیپسو دن پر دن آخر کرتی تھی کبھی ٹیلیمیکس کا دل خوشامد سے تسخیر کیا جاتا ہی تھی اور کبھی
اُسکو میٹر سے جسکا حال دریافت ہونے کی زیادہ امید نہ رہی تھی علیحدہ کیا جاتا ہی تھی اُسنے اپنی بیویوں میں
سے سب سے زیادہ خوبصورت پر ہی کو اُس نوجوان بہادر کے دل میں عشق پیدا کرنے پر مشغول کیا اور
اس کام میں ایک دیہی نے جسکی طاقت اُسکی طاقت سے زیادہ تھی اُسکو مدد دی۔

وینس میٹر اور ٹیلیمیکس سے عداوت جلتی تھی اس واسطے کہ انھوں نے سپرس میں اُسکی پشت سے
نفرت کی تھی اور اُس طوفان سے حفاظت پائی تھی جو بیٹیوں نے اُسکی تباہی کے واسطے اُسٹھایا تھا
اور اس سبب سے اُسکو زیادہ تر تحس اور تفکر تھا اسلئے اُسنے جو میٹر سے اپنی مایوسی اور مظلومی کی شکایت
کی اور اُسکے اقتدار اعلیٰ سے اپنی مخلصی کامل چاہی مگر اُس سب دیوتاؤں سے بڑے دیوتا نے اُسکی
شکایت پر صرف تبسم کیا اور اُسکو یہ بات بتائے بغیر کہ منرو میٹر کی صورت بگنے ٹیلیمیکس کی محافظ ہی اُسکو
اختیار دیا کہ جی طرح چاہے اُس طرح اپنا بدل لے وہ دیہی اُولپس سے اُتری اور اُن تمام عمدہ خوشبوؤں سے
جو ستھیرا اور انیڈیلیا اور ہیفاس میں اُسکی محرابوں پر چڑھائی جاتی ہیں بے پرواہ ہو کر اپنے رتھ پر
پڑھی اور اپنے بیٹے کو بلایا جو رتھ اس کے چہرے پر چھایا تھا اُسنے گھٹانے کے بدلے اُسکے حسن کو بڑھایا تھا
اُسنے اُس عشق کے دیوتا سے کہا ای میرے بیٹے اگر بے آدمزادہ ہاری طاقت کی حقارت کر کے بے سزا ہائے
بیج جائینگے تو آئندہ ہماری محراب پر کون خوشبو چڑھائیگا اسلئے اپنی عزت کی حفاظت کے واسطے جلدی
اور اپنے تیرے بیٹے کو ساتھ لگا میرے ساتھ اُس جزیرے میں آ اور میں کیلیپسو سے کوئی یون کے اُس

دیہی نے باگ اُسٹھائی اور ہوا میں ہو کر ایک بادل کے درمیان جو آفتاب کی شعاع سے سنہری ہو رہا تھا
چلی کیلیپسو کے آگے آئی جو متاسف اور تنہا اپنے مکان سے کچھ دور ایک چشمے کے کنارے بیٹھی تھی
اُس سے بولی ای ناغوش دیہی ابھی یوکیسیز جسکو تیرے ساتھ نہ صرف عشق کے بلکہ شکر گزاری کے
بند سے پابند ہونا تھا تیری ہتک کر کے چلا گیا ہے اور اب اُسکا بیٹا جو اُس سے بھی زیادہ کشر ہے وہ
اُس ہتک کے دہرائے کی تیاری کر رہا ہے مگر ملک العشق تیرا انتقام لینے کو خود بیان آیا ہے میں اُسکو تیرے
پاس چھوڑے جاتی ہوں یہ اس جزیرے کی بیویوں میں ریگا جیسے ایکس ایام طفولیت میں ایک دفعہ

چاہتی تھی جسکو اسنے اپنی خوشی کے ساتھ مناتھا اور بار بار اپنے شوق کو روکتی تھی آخر وہ اپنی نشستگا سے رشتا قائم اٹھی اور ٹیلیفون کے ساتھ لیکر پاس کے ایک خوشبودار شجرستان میں گئی وہاں اپنی تمام عقل سے اس سے دریافت کرنا چاہتا تھا کہ مینیٹر آدمی کی صورت میں کوئی دیوتا تو نہیں ہے مگر اسکے اس شوق کی تسلی ٹیلیفون کے اختیار میں تھی کیونکہ منروانے جو مینیٹر کی صورت میں اسکے ساتھ تھی اسکو کم عمر جانکر لایا ہوا ہوا نہ سمجھا تھا اور اپنے ارادوں سے واقف نہ کیا تھا علاوہ اسکے وہ بڑے خطروں میں اسکو پھنسا گیا چاہتی تھی اگر وہ خود کو سایہ حفاظت منروا میں جانتا تو کیسی ہی محب اور کیسی ہی قریب کوئی بلا ہوتی اسکے مقابل میں کسی طرح کے استقلال کی ضرورت نہ پڑتی اسلئے چونکہ ٹیلیفون اپنے رفیق غیبی کو مینیٹر جانتا تھا کیلپسو کے سب ذریعہ اس بات کی دریافت میں بے اثر تھے جو وہ دریافت کیا چاہتی تھی۔

ٹیلیفون

مینٹر

ٹیلیفون -
مینٹر

مینٹر

ٹیلیفون
مینٹر، کیلپسو

مینٹر

ایڈیٹور

مینیٹر

کیلپسو

ٹیلیفون -
مینٹر

کیلپسو

مینٹر

کیلپسو

اس اثنا میں وہ پریشان جو مینیٹر کے پاس حاضر رہی تھیں اسکے گرد جمع ہوئیں اور اس سے اپنی تفریح طبع کے لئے سوال کرنے لگیں ایک نے اس سے اتنی پوچھا کہ حال پوچھا دوسری نے جو کچھ اسنے دشمن میں دیکھا تھا دریافت کیا تیسری نے کہا کہ تو یوٹیلیٹیز کو ٹرا سے کی لڑائی سے پہلے بھی جانتا تھا مینیٹر نے ان سب کو خاطر داری اور ملائمت سے جواب دیا اور اگرچہ اسنے اپنی تقریر کو تعلیمی زیب نہیں دیا تھا تاہم اسکا بیان پُر معنی ہی تھا بلکہ پُر فصاحت بھی تھا کیلپسو کی واپسی نے جلد اس گفتگو کو ختم کیا پھر اسکی پریشان پھول چٹے اور ٹیلیفون کی طبیعت خوش کرنے کو راگ گانے لگیں وہ مینیٹر کو ایک طرف لیگی تاکہ ممکن ہو تو اسی کی زبان سے اسکا حال دریافت کرے۔

کیلپسو کے الفاظ ایک شیریں اور ملائم اور ناممکن الاثر کے ساتھ دل میں ایسے جاگزیں ہوتے تھے جیسے تھکے ہوئے کی آنکھوں میں خواب ہوتا ہی لیکن مینیٹر میں کوئی بات ایسی تھی جو اسکی فصاحت کو شکست دیتی تھی اور اسکی فصاحت کو فریب اور کچھ ایسی بات تھی جو کیلپسو کی طاقت پر اسقدر غالب تھی جسقدر وہ پہاڑ جو اپنی بنیاد اپنے مرکز میں چھپاتا ہی اور اپنے سر بادلوں میں اُن ہواؤں پر غالب ہوتا ہی جو اس سے متصادم ہوتی ہیں وہ اپنی عقل کی تجویزوں میں ہجرت پا رہا تھا اور اُس وہی کو اپنے اوپر اسکے فریب کی تعمیل نہایت بے پرواہی اور حفاظت سے کرنے دیتا تھا کبھی اسکے سوالات پر اپنی پریشانی کی امید سے اسکو فریب دیتا تھا اور کبھی اپنی ناخواسیتہ ظاہری سے اسکے دل کو شکیب لیکن جب وہ سوچتی تھی کہ میرا مطلب پورا ہوا چاہتا ہی تب اسکے انتظار کو ناامیدی سے یکایک ایسا انتشار

اپنے جزیرے میں ٹھہرانے کی کوشش کرنا لیکن مینٹر کی دوستداری اور دانش
شکاری سے اُسکے فریبوں سے اور کیو پڈ کی طاقتوں سے جسکو وہ نہیں اُسکی
مدد کے واسطے رکھ گئی تھی اُسکا محفوظ رہنا ٹیلی میکس اور یو جی پریس کا ایک دوسرے
پر عاشق ہونا اور اس سبب کیلپسو کا اوّل حسد کھانا اور پھر غصہ لانا اور آب ٹکس
کی قسم کھا کے ٹیلی میکس کو اپنے جزیرہ سے نکالا چاہنا اور کیو پڈ کا اُسکو تسلی دینا اور
جو جہاز مینٹر نے بنایا تھا اُسکا جب تک وہ ٹیلی میکس کو اُسپر سوار ہونیکے واسطے سمجھا
رہا تھا اُسکی پریوں کو بہکا کر جلوانا ٹیلی میکس کا اُسوقت میں ایک اندرونی خوشی
سے متاثر ہونا اور مینٹر کا اُس سے واقف ہو کر ایک چٹان سے اُسکو دریا میں گرانا
اور اُسکے ساتھ ہی آپ بھی دریا میں کود پڑنا اور ایک دوسرے جہاز پر جو کنارے
سے کچھ فاصلے پر نظر آتا تھا اُسکی طرف پیرتے ہوئے جانا۔

جب ٹیلی میکس اپنے سوانح بیان کر چکا تب وہ پریان جنگی آنکھیں ٹنگی باندھے ٹیلی میکس پر لگی ہوئی تھیں
اب اجتماع حیرت و مسرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور کہنے لگیں یہ کیسے آدمی ہیں ورنہ دیوتا کس کے
تصیب میں شریک ہوتے ہیں اور کسکے ایسے عجائب شننے میں آتے ہیں یو لیسینز کا بیٹا ابھی سے صاحبِ مکت
و بہت ہی یو لیسینز پر فضیلت رکھتا ہی کیا صورت میں کیا آدمی نہ خودی کیا اجتماعِ عزت و آدمیت و استقلال
و عیا ہی اگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ آدمی سے پیدا ہوا ہی تو اُسپر کسی دیوتا کا اشتباہ ہوتا بیکس کا یا
مرکیوری کا یا شاید خود ایسا لوکا لیکن یہ بیشک کون ہی اسکی صورت تو ایسے آدمی کی سی ہی جو کسی آدمی
خاندان میں پیدا ہوا ہو یا آدمی حالت میں ہو لیکن جب امتحانِ غور سے دیکھتے ہیں تو انہیں کوئی ظاہر نہ ہونے
والی بات بلکہ کچھ ایسی بات جو آدمی سے زیادہ ہوتی ہی پائی جاتی ہے۔

کیلپسونے یہ بیانات ایسے اضطراب کے ساتھ سننے کہ چھپانے لگی اور اُسکی آنکھیں متواتر کبھی مینٹر
سے ٹیلی میکس پر اور کبھی ٹیلی میکس سے مینٹر پر جاتی تھیں وہ بار بار اُس داستان کی تکرار کی درخواست کیا

مینٹر

کاپیڈ وینس

ٹیلی میکس
یو جی پریسکالیپسو،
ٹیکسٹیلی میکس
کاپیڈمینٹر
ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

مینٹر

ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

یو لیسینز

بیکس

مرکیوری
کالیپسو
مینٹر

کالیپسو، مینٹر

ٹیلی میکس

دُر دریا سے مت ڈرا کر تو پہلے سے دریا کے قعر میں ہوتا تو جو وکا ہاتھ تھکونکا ل سکتا اور اگر تو اوکس
کی بلندی پر ہووے اور ستار و نکو اپنے پانوکے گرد گھومتا ہوا دیکھے تو بھی جو وکا ہاتھ تھکونکا دریا میں
ڈوبا یا وزنخ میں سرنگوں گرا سکتا ہی میں نے یہ بات اُسکی سنی اور سرا ہی لیکن اگرچہ اُس سے تھکونکا کچھ نشانی
تو بھی میرا دل ایسا حیران و پریشان تھا کہ جواب نہ دے سکا نہ وہ مجھکو دیکھ سکتا تھا نہ میں اُسکو سنے وہ تمام
رات سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے موت و زلیست کی درمیانی حالت میں بسر کی ہوا کے آگے جاتے تھے اور زمین
جانتے تھے کہ کس ساحل پر جا کر پڑ گئے مگر آخر کار ہوا کی تندہی گھٹنے لگی اور دریا اُس شخص سامعہ ہوا جسکا
غصہ بہت دیر تک تندہی و تیزی میں آکر اپنی ہی سختی سے کم ہو جاتا ہی اور ناخوشی کی بڑا ہٹ میں
آخر ہوتا ہی لہروں کا شور رفتہ رفتہ جاتا رہا اور وہ اتنی اونچی رہ گئیں جتنے اونچے قلبہ رانی
کے نشان رہتے ہیں۔

اب مشرق نے اپنے دروازے آفتاب کے لئے واکے اور ہکوا ایک بہتر روز کے وعدے سے خوش
کیا مشرق ایسا چمکا گویا آتش پر تھا اور ستارے جو پوشیدہ تھے اب ظاہر ہوئے اور آفتاب کے آنے سے
بھاگے ہم نے تھوڑے فاصلہ پر زمین دیکھی ہوا سے ملائم ہکوا اس طرف لیگئی میرے سینہ میں اسید پھر پیدا ہوئی
ہم نے اپنے رفیقوں کے لئے چاروں طرف نظر کی مگر بیفائدہ شاید نا اسید ہی نے اُنکو آندھی کی نذر کیا
اور جہاز کے ساتھ ڈوبا دیا ہم کناروں کے نزدیک تر گئے مگر اب دریا بہاتا ہوا ہکوا چٹانوں پر لے گیا جن سے
لگ کر ہم پرزے پرزے ہو جاتے لیکن اہمکاصدہ مستول کے اُس سرے پر پہنچا جو یمن نے اس موقع پر ایسا مفید
مطلب کر لیا تھا جیسے سب سے عمدہ پتواری سب ہشیار نا خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہی اس طرح اُن چٹانوں سے
سلامت کے ساتھ بچکر ہم نے وہ باقی کنارہ دریا سے اونچا پایا جس پر چٹھانی صاف اور آسان تھی اور ملائم
ہوا سے آسانی بہتے ہوئے زمین پر پہنچے اور اپنے پانوں سے چلے اور تجھ وہی سے ملے جو اس جزیرے میں
آباد ہی اور ہمارے اور پراسی شاد ہی کہ ہکوا اپنی پناہ میں رکھا ہی۔

باب ہفتم

کیلیپو کا ٹیلیکس کے ہتورانہ کا مونکو سراہنا اور قدور بھراپے عشق کی ترغیب سے

چٹا نوٹکی نوکوں نے ہمارے جہاز کے تلے کو شق کیا ہر طرف سے پانی بھر گیا جہاز ڈوبا ملاہون نے
 تکلیف کی بچار آسمانوں تک پہنچائی مین میٹر کے پاس دوڑا اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا کہ
 ہماری موت آگئی آہیون اس سے بلین دیوتاؤں نے ہکو اپنے خپرون سے بچا یا صرف اس واسطے کہ
 اس خطر سے مین مین پس مراضہ رہی میرے عزیز مینٹر مجھ کو یہ بات تھوڑی سی تسلی کی ہو کہ مین میرے ساتھ
 مڑا ہوں پانی سے مقابلہ کرنا محض بیفائدہ ہی مینٹر نے جواب دیا ہمت حقیقی ناامیدی سے سست نہیں ہوتی
 موت کو راحت سے چاہنا کافی نہیں ہی ہکو چاہئے کہ بلاخون اس سے حتی المقدور مقابلہ کرتے رہیں اور کوئی
 پارہ جہاز ہم پہنچائیں اور جو بے ڈرے ہوئے اور گھبرائے ہوئے اپنی جان کے نقصان سے روتے ہیں
 اور اس کے بچانے میں کوشش نہیں کرتے ہم تو اپنی جانوں کو بچانے میں کوشش کریں یوں کہتے ہوئے ایک
 تیر لیا اور اس تنھے کو کاٹا جو تب تک اس ٹوٹے ہوئے ستول میں لگا ہوا تھا جسے جہاز پر گر کے اسکو ایک
 طرف کروا سکتا اور ستول کا سر پانی میں پڑا تھا اور مینٹر اسکا دوسرا سرا ہرا نکال کے لہر و نکلے درمیان اسپر کوڑا
 اور مجھے نام سے بچار کے کہا کہ میرے ساتھ آجیسے کوئی بلوط قوی جب ہوا میں اسپر چارون طرف سے زور
 لاتی ہیں اپنی بیخ پر مضبوط کھڑا رہتا ہی اور صرف اس کے پتے پلتے ہیں ویسے مینٹر صرف ہیون ہی تھا بلکہ بڑھیک
 بھی تھا ہواؤں اور لہروں کے زور پر غالب معلوم ہوتا تھا مین نے بھی اسکی تقلید کی اور اس تقلید کے
 زور کو کون روک سکتا تھا ہم اس بہتے ہوئے ستول پر چڑھ گئے سو ہم دونوں کے اٹھانیکے واسطے کافی
 تھا اور اسلئے ہمارے بہت کام آیا کیونکہ اگر ہم صرف اپنے دست و پا سے پیرتے تو ہماری طاقت کم ہو جاتی
 مگر وہ ستول جس پر ہم سوار تھے اکثر باوجود اپنے وزن کے آندھی سے الٹ جاتا تھا اس سبب سے اکثر ہم
 پانی میں ڈوب جاتے تھے اور پانی ہمارے منہ اور کانوں اور تھنوں میں گھس جاتا تھا اور ہم بے ہوش
 محنت و مشقت کے پھر اپنی جگہ نہیں پاتے تھے کبھی لہر ہاڑ سی پھولتی ہوئی ہمارے اوپر ہو کر چلی جاتی تھی
 تب ہم بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے تھے تاکہ ستول کہ وہی ہمارا سہارا تھا اس کے صدمہ سے ہمارے
 نیچے سے نہ نکل جائے۔

جب ہم اس خوفناک حالت میں تھے مینٹر جو اس ٹوٹے ٹکڑے پر ایسا آسودہ تھا جیسا اب اس فرش کاہ
 پر ہی مجھ سے بے الفاظ بولا کہ اسی ٹیلیمیکس کیا تو یقین کرتا ہی کہ ہوا اور لہر مگ درزیت پر مختار ہیں کیا
 وہ تجھ کو بے حکم آسمانی کی طرح مار سکتی ہیں جو کچھ ہوتا ہی سو دیوتاؤں کی مرضی سے ہوتا ہی اسلئے دیوتاؤں

پتیلیوپ پر قابض ہوئی کی زیادہ تر سرت اور راحت عطا کرین ای ٹیلی میکس تجھ کو میں نے ایک اچھا اور ناخدا
وسپاہ وغیرہ سے بخوبی آراستہ جہاز دیا ہے جو سپاہ تیری ہا کو اسکے امیدواروں کے ہاتھ سے چھڑک
میں تجھ کو مدد دیگی اور ای ٹیلی ٹیرے واسطے تیری عقل کافی ہے اسکی موجودگی میں تو کسی شکر کا مستحق نہیں
ہی جو کچھ میں دے سکتا ہوں سب فضول ہے اور جو کچھ میں چاہ سکتا ہوں ہی معمول تم دونوں ساہسک
جاؤ اور مدت تک ایک دوسرے کو باعث آرام ہو آیرسٹوڈیس کو یاد رکھو اور اگر آیتھا کہ کریٹ کی امداد
کا محتاج ہو تو میری زندگی کے اخیر دم تک میری دوستی پر اعتماد رکھو پھر ہم سے بغلیہ ہو اور ہم سے اسکا
شکر یہ بجز اشک فشانی اور کچھ ادا نہیں ہو سکا۔

ایسی ہوا سے ہمارے بادبان بھرے کہ ہکو اپنا یہ سفر مبارک دکھائی دیا آیتھا کا پہلا ٹول ہی سے
ایک پہاڑی سانپ نظر آنے لگا کریٹ کے ساحل تھوڑے عرصہ میں بالکل غائب ہوئے اور پیکو پوس کے
کنارے ہمارے استقبال کو آگے آتے معلوم ہوئے لیکن ایک طوفان نے یکایک آسمان کو تیرہ کیا اور
دریا کی امواج کو خیرہ رات ناگاہ ہم پر چھائی موت باہمہ خطر ہائے متعلقہ ہمارے روبرو آئی ای ٹیلی ٹیرے
یہ صرف تیرا ایک ترسول ہی ہے دیا کو اسکے دور دور کے کناروں تک مضطرب کیا ہے مینٹر جو واقعہ
اسرار غیبی تھا کتا تھا کہ وینس اس حقارت کا انتقام لینے کے واسطے جو تو نے اسکی شہتہیرا کے مندر
میں کی تھی ملک الطوفان کے پاس دوڑی گئی اور غم سے ہکلاتی اور آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی
کہ کیا تو ان ناپاک آدمیوں کو میری قدرت کی ہتک کرنے پر بے سزا جانے دیگا خود دیوتا میری طاقت
کے قائل ہیں اور وہ بھی جو میرے عزیز جزیرے میں رہتے ہیں اسکے معتقد ہیں ان مغرور آدمیوں
نے اسکی توہین کی جرأت کی ہے یہ اپنی تیرہ عقل پر جو کبھی شعاع حسن سے سوز نہیں ہوئی مغرور ہیں
اور محبت کی فرحتوں کو بیوقوفی جانکے آنسے متنفر ہوتے ہیں کیا تو بھول گیا ہے کہ میں تیری حدود میں
پیدا ہوئی ہوں پھر کیوں ان کبختوں کی تباہی میں جنسے میں نافر ہوں دیر کرتا ہے۔

نپٹیون نے فوراً لہر ونگوا ایسا پھلا کر پہاڑوں سا کر دیا جو آسمان سے جا لگیں اور وینس نے اس
آندھی پر تبسم ہو کے ہمارے جہاز کی تباہی کو یقینی سمجھا ہمارا ملاح گھبرا گیا اور ناامیدی سے پکار مٹھا
کہ میں ہواؤں کے غضب کا زیادہ مقابلہ نہیں کر سکتا جو ہکو نا قابل سختی کے ساتھ چٹانوں پر پڑتا ہے
ہیں ایک ناگہانی صدمہ ہوا سے ہمارا ستول ٹوٹ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم نے سنا کہ پانی میں سے

پینی لویہ
ٹیلی میکس

مینٹر

ہیریسٹوڈیس
شکریہ کا، کیر

آڈڈ

کیر، ۶

نپٹیون

مینٹر

وینس، سیٹیون

نپٹیون، وینس

ان تین شرط پر اول یہ کہ اگر دو برس میں تھکاوٹ سے اب ہو اس سے بہتر نکروں یا تم تعمیل قوانین میں مڑا کرو تو سخت خالی سمجھا جائے دوم یہ کہ میں بادشاہت پر بھی سادہ اور کفایت شعارانہ طریقوں سے رہوں سوم یہ کہ میرے لڑکے ہو ملٹون سے درجہ زیادہ نہ سمجھے جائیں اور میری وفات کے بعد بلا امتیاز انکی کیاقت کے موافق ان سے سلوک کیا جائے ان لفظوں پر ہوا آواز خوشی سے پڑ ہوئی اور تاج شاہی قوانین کے سفید موالے محافظوں کے افسر نے آیرسٹوڈمیس کے سر پر رکھا اور جو پٹیر اور دوسرے دیوتاؤں کو قربانیاں چڑھائیں آیرسٹوڈمیس نے ہیکو تھایف دئے نہ فیاضانہ بزرگی سے بلکہ سادگی سے اور ہیزائیل کو قوانین میں سنیاس کی ایک جلد اسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی دی اور ایک مجموعہ قوانین دیاتسین کریش کا کل حال عہد سیرن یعنی زحل اور زمانہ راست بازی یعنی ست جگ سے درج تھا اور اسکے جہاز پر ایک قسم کا میوہ جو کریش میں پیدا ہوتا ہو اور سریہ میں جسکا نام تک کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ ضرورت تھا رکھ دیا۔

چونکہ اب ہم روانگی کے واسطے بیقرار تھے اسنے ہمارے لئے ایک جہاز آراستہ کرایا اسپر بہت سے لایق ڈائریلائیوالے اور اپنی بہترین فوج کے کچھ سپاہی معین کئے اور کئی چوڑے لباس کئے اور کئی قسم کا زارواہ بھی رکھا جیون ہی جہاز روانہ ہونے کو تیار ہوا ہوا انتھاکہ کو موافق ہوئی لیکن ہیزائیل کا دوسری طرف جانے کا ارادہ تھا اسلئے مجبوراً کریش میں متوقف ہوا اسنے ہم دونوں سے بڑی محبت رکھتے تھے اور ہیکو ایسے دوستوں کی طرح بغلیکیر کیا جسے عمر بھر کو جدا ہونا تھا اسنے کہا کہ دیوتا نصف جن اور جانتے ہیں کہ نیکی اپنی دوستی کی بنا سے پاک ہی اور اسلئے ہیکو ایک دن باہم پھر ملائیں گے اور ان مبارک کشت زاروں میں جہان نیکی کو آرام دائمی حاصل ہو ہماری ارواح ملاقی ہونگی اور کچھ بھی جدا نہ ہوگی آہ میری خاک بھی تمھاری خاک سے شامل ہو جو یہاں اسکے الفاظ ناتمام رہے اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے ہم بھی ایسی ہی محبت اور رقت سے آنسو بہانے لگے۔

ہمارا آیرسٹوڈمیس سے جدا ہونا کم رقت افزا تھا اسنے کہا جو تم نے مجھ کو بادشاہ بنایا ہے تو ان خطروں کو یاد رکھو جن میں تم نے مجھ کو ڈالا ہے اور دیوتاؤں سے دعا مانگو کہ اوپر سے میرے دل کو نور عقل سے منور کریں اور جیسا اختیار مجھ کو دوسروں پر ہے ویسا مجھ کو مجھے بخشیں وے تھکاوٹ تمھارے ملک میں بخیریت پہنچائیں اور تمھارے دشمنوں کا غرور گھٹائیں اور تمھارا انتھاکہ کے سخت پر یولیسیر کے پھر سندنشین ہونے کی فرحت اور

رستوڈمیس
جوپیتر
رستوڈمیس

اریل، مڈناس

کیڈ
سیرن

کیڈ، سیریا

ایٹاکا، ہیزائیل

کیڈ

رستوڈمیس

ایٹاکا
یولیسیز

اراضی کے چند بیکھے کاشت کرتا تھا اس کام میں وہ اپنے ایک بیٹے سے مدد پاتا تھا اسے دونوں محنت اور کفایت سے جلد آسودہ ہو کر جو کچھ دہقان ساوگی کی حالت میں زریست کی واسطے ضروری سوسب بلکہ کچھ زیادہ رکھتے تھے یہ پیرم دجیسا بہادر تھا ویسا فیلسوف بھی تھا جو بچتا تھا سو بیماروں اور ضعیفوں کو تقسیم کرتا تھا جو انون کو محنت کی ترغیب دیتا تھا سرکشوں کو نیکی سکھاتا تھا اور نادانوں کو پڑھاتا تھا غرض ہر ایک تکرار کا بیج تھا اور ہر ایک خاندان کا مربی اپنے گھر میں کوئی بات تکلیف کی نہ رکھتا تھا سو اسکے کہ اسکے دوسرے بیٹے کی طبیعت خراب تھی آپس ہر ایک تعلیم بے اثر تھی باپ نے مدت تک اسکی نادرستیوں کا تحمل کیا آخر اپنے گھر سے نکال دیا تب سے وہ سخت عیاشی میں مبتلا ہو اور حرص کی جہالت میں آکے بادشاہت کے واسطے امیدوار ہوا ہی۔

اسی ساکنان کریٹ ایرسٹوڈیس کا ایسا حال سنا ہی سچ ہی یا جھوٹھ سو اچھی طرح تمکو معلوم ہوگا لیکن اگر یہ شخص فی الحقیقت ایسا ہی جیسا مجھ سے ظاہر کیا ہی تو امتحان عام کیوں لیا ہی اور اتنے اجنبیوں کو کیوں جمع کیا ہی تم اپنے ہی درمیان ایک شخص رکھتے ہو جسکو تم اچھی طرح جانتے ہو اور جو تمکو اچھی طرح جانتا ہی ایسا کہ جسکو سب فنون جنگ معلوم ہیں اور جسکو ہمت نے صرف تیر اور برجھی کے مقابل ہی نہیں بلکہ غریبی کے مہیب حملوں کے مقابل بھی مستقل رکھا ہی جو اس دولت کو برا سمجھتا ہی جو خوشامد سے حاصل ہوتی ہی اور سستی پر محنت کو مقدم جانتا ہی اور ان فائدوں سے واقف ہی جو کاشتکاری سے لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں اور جو نمائش اور زیبائش کا دشمن ہی اور جسکے جوش عقل کے تابع ہیں کیونکہ شفقت پدرانہ بھی جو اکثر دوسروں میں جا بلائے عقل حیوانی ہوتی ہی آئین عاقلانہ اصل اخلاقی کا کام دیتی ہی کیونکہ دواڑ کون میں سے ایک کو اسکی نیکی کے واسطے پرورش کیا ہی اور دوسرے کو اسکی بدی کے واسطے نکال دیا ہی یہ ایسا شخص ہی کہ اسکو اسکی سب نیکیوں کے واسطے والد عام کہنا زیبا ہی اسلئے ای باشندگان کریٹ اگر حقیقت میں تم قوانین سنیاس سے محکوم ہو اچاہتے ہو تو اسکو اپنا بادشاہ بناؤ۔

فوراً سب لوگ بالاتفاق بول اٹھے کہ حقیقت میں ایرسٹوڈیس ایسا ہی جیسا کہتے ہیں اور وہ ہمارا بادشاہ ہونیکے لایق ہی تب بزرگان مجلس نے حکم دیا کہ اسکو ہمارے سامنے لاؤ فوراً اسکو اس ہجوم میں تلاش کیا تو چھوٹے آدمیوں کے شامل پایا اور انکے روبرو لائے تو بالکل آسودہ اور بے تعلق پایا اور اس سے کہا کہ تمکو لوگوں نے اپنا بادشاہ بنانا تجویز کیا ہی تو اسنے جواب دیا کہ میں اس عمدے کو نہیں قبول کرتا لیکن

کیرٹ

کیرٹ

مذہب

ہیریسٹوڈیس

تاہم تکلیف و خطر سے محصور ہی اور بادشاہ ہشت کی ظاہری بھرپور صرف بیوقوف اور خود پسند کو لبھاتی ہے
زندگی کوتاہ ہے اور بزرگی کی خواہش کو بھرتی نہیں بلکہ بڑھاتی ہے یہ ایک آن ولریا تحصیلوں میں سے ہے
جن سے نفرت کرنے کو اتنی دیر آیا ہوں نہ جسے حاصل کرنے کو مجھے سوا اسکے اور خواہش نہیں ہے کہ ایک دفعہ
پھر عزت میں جاؤں اور راحت پاؤں جہاں میری روح غذا سے علم اور بدرقہ طاعت سے طاقت پائے
اور وہ میری امید بقا جو نیکی سے حاصل ہوتی ہے مجھ کو ضعف پیر میں تسکین بخشے علاوہ اسکے دوسری
یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ان دو شخصوں سے جو اب تمہارے روبرو کھڑے ہیں کبھی خدا انہوں۔

تب اہل کرٹ پینٹر سے بولے کہ ای آدمیوں میں سب سے بزرگ اور عاقل تو ہو گیا کہ ہمارا بادشاہ
کون ہو جب تک تو ہو کو کوئی آدمی اس کام کے لائق نہ بتائیگا ہم مجھ کو یہاں سے جانے نہ دینگے پینٹر نے فوراً
جواب دیا کہ جب میں تماشائیوں کی جماعت میں جو بازیاد دیکھنے کو جمع ہوئے تھے کھڑا تھا تب میں نے
ایک آدمی دیکھا تھا جو اس شور و غل کے درمیان مجتمع اور تسلی معلوم ہوتا تھا اور پوچھنے پر کہ یہ کون
ہی میں نے سنا تھا کہ اسکا نام ایرسٹوڈیمس ہے پھر جو لوگ میرے پاس کھڑے تھے انہیں سے ایک نے
مجھ کو کہا کہ اسکے دو لڑکے اسید و ارون میں ہیں مگر وہ یہ خبر سن کر خوش نہوا اور بولا کہ میں انہیں سے
ایک کو اتنا چاہتا ہوں کہ نہیں چاہتا کہ وہ بادشاہی کے فطرون میں پڑے اور اپنے ملک کا اتنا خیال
رکھتا ہوں کہ نہیں چاہتا کہ وہ دوسرے لڑکے کا محکوم ہو میں نے فوراً جانا کہ یہ پیر مرد اپنے دو لڑکوں
میں سے ایک کو جو نیک ہی محبت تناسب چاہتا ہے اور دوسرے کو فساد انگیز نادستی سے بچاتا ہے
پھر میرا شوق زیادہ ہوا تو میں نے زیادہ تر خصوصیت سے اسکی زیست کے حالات دریافت
کئے تو شہریوں میں سے ایک نے کہا کہ ایرسٹوڈیمس نے بہت برسوں تک اپنے ملک کی خدمت میں ہتھیار
باندھے لیکن ناراستی خوشامد کی نفرت نے اسکو اسٹوڈیمس کے ساتھ ناموافق کر دیا اسواسطے ٹرائے
کے محاصرے کو جانے پر اسے کرٹ میں چھوڑ گیا اور فی الحقیقت وہ اس سے ہمیشہ فکر میں رہتا تھا کیونکہ یہ اسے
ایسی صلاح دیتا تھا کہ اسے پسند کرنی پڑتی تھی مگر طاقت تعمیل نہ رکھتا تھا علاوہ اسکے جسے رکھتا تھا کہ
ایرسٹوڈیمس نامور سی پیدا انکر لے اسلئے بادشاہ نے اپنے اس سپاہی کی خدمات بھول کر اسکو بہان غریبی
کی تکلیفوں میں اور ظالم اور ناپاکوں کی حقارت میں چھوڑا جو صرف دولت کو لیاقت جانتے ہیں مگر اسے
غریبی پر قانع ہوا اور خوشی کے ساتھ اس جزیرے کے ایک دور کے گوشہ میں رہنے لگا وہاں اپنے ہاتھ

کیٹر مینٹر

مینٹر

ایرسٹوڈیمس

ایرسٹوڈیمس

ایرسٹوڈیمس

درا

کیٹر

ایرسٹوڈیمس

ایرسٹوڈیمس

مخالطے میں آکر بیٹھتے ہیں اگر تابعداری میں ناخوشی ہو تو بادشاہی میں بھی خوشی نہیں ہے کیونکہ بادشاہی خود ایک پوشیدہ تابعداری ہی اسلئے کہ بادشاہ ہمیشہ انکاتابع رہتا ہے جسکی معرفت اپنے حکم جاری کرتا ہے وہ خوش ہیں جبکہ کام محنت حکومت نہیں ہے اس کام سے اپنی آزادی عوام کے فائدے پر قربان کرنی پڑتی ہے جس فائدے کا اپنا ملک خواستگار ہے اور جو اسکا اختیار رکھتا ہے قرضدار۔

اہل کرٹ پہلے تعجب کے مارے خاموش رہے لیکن پھر تیسرے پوچھنے لگے کہ تیرے صلاح میں کونسا آدمی اس کام کے واسطے پسند کرے لایق ہی تیسرے نے کہا کہ میری صلاح یہ ہے کہ ایسا شخص پسند کرو کہ وہ جن لوگوں پر حکم کرے انکو اچھی طرح جانتا ہو اور حکومت سے بھی اچھی طرح آگاہ ہو اور اسکو خوف و خطر کا مقام سمجھتا ہو جو شخص بادشاہت چاہتا ہے سو جو کام بادشاہت کو ضروری ہیں نہیں جانتا اور جو ان کاموں کو نہیں جانتا سو انکو کبھی نہیں کر سکتا ایسا شخص صرف اپنے خوش کرنے کو بادشاہی اختیار چاہتا ہے لیکن بادشاہی اختیار صرف اس شخص کو دینا چاہیے جو اسکو محض دوسروں کی محبت کی واسطے منظور کرے۔

سب سے اس بات سے تعجب ہوئے کہ جن بادشاہت کو بہت سے دوسروں نے چاہئے ہیں کوشش کی ہے اس سے یہ دو پر دہی انکار کرتے ہیں دریافت کیا کہ یہ دونوں کرٹ میں کسے ہمراہ آئے ہیں ناسیکر ٹیڈ نے جو ہکو بندر سے اس دار سے میں لیکیا تھا فوراً ہیزائیل کو بتایا جسکے ساتھ مینڈا اور میں تیسرے کے جزیرہ سے جہاز پر سوار ہوئے تھے لیکن انھوں نے جب سنا کہ جسے ابھی کرٹ کا بادشاہ ہونے سے انکار کیا ہے سو کچھ عرصہ پہلے ہیزائیل کا غلام رہا ہے اور ہیزائیل اسکی عقل سے متعجب ہو کے اب اسکو اپنا استاد اور دوست سمجھتا ہے اور صرف اشتیاق میں علم کے و شوق واقعہ سر یہ سے کرٹ کو آیا ہے تاکہ سیناس کے قوانین سے آگاہ ہو اور کبھی زیادہ تعجب ہوا۔

پس ان بزرگوں نے ہیزائیل سے متوجہ ہو کر کہا کہ ہم اتنی جرات نہیں کر سکتے کہ جس تاج سے تیسرے نے انکار کیا ہے سو تیری نذر کریں کیونکہ تم دونوں کی رائے یکساں معلوم ہوتی ہے تمھو کو آدمیوں پر حکومت کرنے سے نفرت ہے اور نہ دولت یا طاقت میں کوئی ایسی بات ہے کہ تیرے واسطے تکلیف حکومت کا معاوضہ کر سکے ہیزائیل نے جواب دیا کہ اے ساکنان کرٹ مت سمجھو کہ میں آدمیوں سے نافر ہوں یا اس حشمت سے ناواقف ہوں جو انعام ہے اس محنت کا جس سے وہ نیکساں اور خوش ہوتے ہیں لیکن اگرچہ یہ محنت کیسی ہی محنت ہے

کیر میندر

میندر

کیر

ناسیکر ٹیڈ
ہیزائیل میندر

سڈ پراس کیر

ہیزائیل

سیریا، کیر

مڈناس

ہیزائیل میندر

ہیزائیل کیر

میں تمکو سب لوگوں سے زیادہ عقلمند مانتا ہوں تاہم ایک ضروری امتیاز کی بات ہو سوا تک تم نے
 نہیں سوچی تمکو وہ شخص پسند کرنا نہیں چاہئے جو تمہارے علم قوانین سے خوب آگاہ ہی رکھتا ہو لیکن وہ
 شخص پسند کرنا چاہئے جو نہایت مستقلاً نہ ٹکونی کے ساتھ آنکو عمل میں لایا ہو میں اب تک صرف ایک نوجوان
 ہوں اور اسلئے نا تجربہ کار اور سخت جوشون کے ظلم کا تابعدار ہوں میں ابھی اُس حالت میں ہوں کہ
 محکوم ہو کے سیکھوں کہ پیچھے کیسے حکم کروں نہ کہ اُس علم کو عمل میں لاؤں جو ایک ساتھ اتنا مشکل اور گراں
 ہوا اسلئے ایسا شخص مت ڈھونڈو جو جسے عقلی یا جسمی مشق سے دوسرے کو مغلوب کیا ہو لیکن ایسا شخص ڈھونڈو
 جسے اپنی مغلوبی حاصل کی ہو ایسا شخص تلاش کرو جسے سبنا س کے قوانین اپنے دل پر لکھے ہیں اور
 جسکی عمر نے ہر ایک نصیحت کو مثیلاً سیکھا ہو بلکہ جسکو پسند کیا چاہتے ہو اُسکو اُسکا فعل دیکھ کر پسند کرو نہ قول
 دے واجب التعظیم بزرگ ان باتوں سے بہت خوش ہوئے اور لوگوں کا آوازہ تحسین زیادہ تر
 بلند دیکھ کر مجھ سے بولے چونکہ دیوتا ایسی اسید ہکو زیادہ نہیں کرنے دیتے کہ تو ہم پر حکم کرے تو ایسا بادشاہ پسند
 کرنے میں ہماری مدد ہی فرما جو ہمارے قوانین کی حکومت کو قائم کرے تو کسی ایسے شخص کو جانتا ہو جو اس
 محدود اور قابل انصاف اختیار پر قانع ہو گا میں نے کہا ہاں بیان ایک شخص ہو جسکا میں اپنی لیاقتوں
 کے واسطے ممنون ہوں اُسی کی عقل ہو جو میرے منہ سے نکلی ہو اور اُسی کی ہدایت سے وہ جواب دے
 ہیں جو تم نے پسند کئے ہیں یہ بات کہہ رہا تھا کہ سب کی آنکھیں ٹیڑھ کی طرف متوجہ ہوئیں جسکا ہاتھ پکڑ کے
 مینے اُنکے روبرو کیا اور جو حفاظت اُس نے میری طفولیت سے کی تھی اور جو رہائی مجھ کو خطروں سے بخشی
 تھی اور جو صہبتیں مجھے اُسکی صلاح نہ ماننے سے پڑی تھیں سو سب بیان کیں ٹیڑھ اب تک اُن لوگوں میں
 نامعلوم سا کھڑا تھا کیونکہ لباس سادہ اور بے تکلفانہ تھا اور اُسکی صورت شرم آگین تھی وہ کم بولتا تھا اور
 افسردہ دلی اور نا آشنا مزاجی سی رکھتا تھا لیکن جب مرجع تو جہات ہوتا تھا تب ایک طرح کا وفار اور ثبات
 جسکا بیان نہیں ہو سکتا اُسکی صورت پر عیان ہوتا تھا اُسکی آنکھوں میں عجیب طرح کی تیزی اور اُسکی
 حرکت میں خاص توانائی اور چالاکی پائی جاتی تھی اُس سے فوراً کچھ سوال کئے اُس نے جواب ایسے دئے کہ سب
 متحیر ہوئے اور بادشاہت دینے لگے مگر بادشاہت اُس نے بیدریغ انکار کیا اور کہا کہ میں زیست تنہائی کے
 آرام کو بادشاہت کے عیش و آرام سے بہتر سمجھتا ہوں بہت سے اچھے بادشاہ اکثر بالفرض زنا خوش رہتے
 ہیں کیونکہ جو نیکی کیا چاہتے ہیں سو شاد و نادر طور میں لاسکتے ہیں اور جو بدی روکا چاہتے ہیں سو خوشامدیوں

بادشاہی کا بیقرارانہ شوق والدین اور ملک کی محبت سے بدل گیا اس عرصہ میں پھر دس لوگ، حرکت اور فائز ہوئے اور میں نے ان سے یہ کلام کہے کہ اسی نامور کرٹ کے رہنے والوں میں اس درجہ کے لائق نہیں ہوں جو تم مجھے دیا جاتے ہو یہ الہام جو تم کو یاد دلایا ہے فی الحقیقت ظاہر کرتا ہے کہ جب کوئی اجنبی آدمی سائناس کے قوانین کی حکومت جائیگات کرٹ کی سلطنت اس کے خاندان سے جاتی رہیگی لیکن ایسا نہیں کہتا کہ وہ اجنبی بیان کا بادشاہ ہوگا میں بالفرض وہ اجنبی ہوں جو الہام نے جتایا ہے اور یہ کہ میں آس الہام کی تصدیق کی ہی میری قسمت مجھ کو اس جزیرہ پر لے آئی ہے میں نے سائناس کے قوانین کا صحیح مطلب بتایا ہے اور چاہتا ہوں کہ میرا بیان ان قوانین کے اس شخص کی بادشاہت میں جاری ہو نہ کہ باعث ہو جس کو تمہاری پسند ایسے ضروری اعتبار گاہ پر نامزد کرے اور میں تو اپنے گناہ نامک اور چوٹے سے جزیرے یعنی ایتھاکہ کو بہ نسبت اس کرٹ کے سو شہروں اور اسکی عام دولت اور محنت کے پسند کرتا ہوں اس واسطے مجھے اجازت دو کہ جہاں میرا نصیب لیجائے وہاں جاؤں اگر میں تمہارے کھیلوں میں شامل اور مقابل ہوا ہوں تو تم پر حکمرانی کر نیکی خواہش سے نہیں بلکہ صرف اس نیت سے کہ تمہاری قدردانی اور مہربانی حاصل کروں تاکہ تم زیادہ تر استعدادی سے مجھے میری زاد و بوم میں پہنچنے کے وسیلے ہم پہنچاؤ کیونکہ میں اپنے باپ یولیسز اور اسکی بیگم یعنی اپنی مائیںیلوپ کی فرمانبرداری تمام زمین کی اقوام پر حکمرانی کرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں اسی کرٹ والو اب تم میرے دل کے منفی حال سے واقف ہوئے تم نے مجھ کو رہی جدا ہوتا ہوں مگر میری ممنونی صرف میرے مرنے پر جلد ہوگی تمہارے فائدے کو میں اپنی عزت زیادہ عزیز سمجھوں گا اور تم کو محبت کے ساتھ یاد کروں گا جب تک موت تم کو میرے دل سے نہ ہٹائیگی۔

کیٹر

مڈناس کیٹر

مڈناس

مڈناس کیٹر

یولیسیز
مینیلوپ

کیٹر

اب تک میں یہ کلام پورا نہیں کر چکا تھا کہ بہت سے لوگ جو میرے آس پاس کھڑے تھے ایسے زور سے باواز بلند پکارے جیسی آواز ان لہروں سے ہوتی ہے جو وقت طوفان اسپین لڑتی ہیں بعضوں نے پوچھا کیا یہ آدمی کی صورت میں کوئی دیوتا تو نہیں ہے بعضوں نے کہا کہ ہم نے اسکو دوسرے ملکوں میں دیکھا ہے اور جانتے ہیں کہ ٹیلیمیکس ہے اور بہت سے بولے کہ اسکو جبرائیل وینیکس کے تخت پر بٹھانا چاہیے اسلئے میں نے پھر بولنے کا ارادہ ظاہر کیا دس پھر ایک لحظہ میں خاموش ہوئے صرف یہ سمجھ کے کہ اسے جس بات کا پہلے انکار کیا ہے اب اقرار کر گیا میں نے کہا اسی کرٹ والو میں تم کو اپنے خیالات بلا اختصار ظاہر کرتا ہوں

ہیلمیکس
مڈناس

کیٹر

512

इडोमिनिश्चस
यूलीसीज्

मइनास

अथवा

टैलीमेक्स

गङ्गाका कीर्ति

मैन्टर, मैन्टर

कीट, मैन्टर

चन्द्र, हेरिन्दोडीमस

भैरव

लीमेकस, नेप्यून

गिनस. कैलिप्सों

यूलीसीजं

मइनास

मैन्टर

पैनीलोप

पूतीसीज

अथ यथा

۱۰۰

ٹیلیسکس کا بیان کرنا اسی تھا کہ جانے کے واسطے اپنا کرٹ کی سلطنت سے
انکار کرنا اور کہنا کہ مینٹر کو بادشاہ کرو اور مینٹر کا بادشاہ ہونے سے انکار کرنا اور
اپن کرٹ کا مینٹر ہے اپنے واسطے بادشاہ کی درخواست کرنا تب مینٹر کا ایسٹوٹو مین
کی خوبیاں جو سنی تھیں اُسے کہنا اور انکا اسکو بادشاہی پر فوراً قبول کرنا پھر مینٹر اور
ٹیلیسکس کا ایٹیلی کو سوار مونا اور پیٹوین یعنی ملک البحر کا وٹین کا اہتمام لینے کی واسطے کیلیسکو
جزیرہ کے پاس آئے جہاں پر تباہی لانا اور اس مینٹی کا انکے ساتھ مہربانی اور خاطر داری سے پیش آنا
پھر وہ لوگ اس شجرستان پاک سے فوراً باہر آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کے جو لوگ تصفیہ کے واسطے بقدرانہ
منتظر تھے اُسے متوجہ ہو کر بولے کہ یہ انعام اسکو دئے جائیگا حکم ہی ابھی اُنکے منہ سے یہ لفظ نکلے ہی تھے کہ انتظا
کی مرگ گاہ خاموشی خروش عام سے بد لگئی ہر ایک پکار اٹھا کہ یو لیسیر کا بیٹا جو مینساں ثانی ہی ہمارا بادشاہ
ہوا اور اس پاپس کچھ پاڑون کی گونج سے بھی یہی صدا برآمد ہوئی۔
میں کچھ دیر متوقف ہوا اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اس اثنا میں مینٹر
نے میرے کان میں کہا کہ کیا تو اپنے ملک کو چھوڑا چاہتا ہی اور کیا یہ ہوس مینیلوپ کی یاد کو فراموش کرانی ہے
جو تجھ کو اپنا اسید گاہ اخیر جانکر تیری واپسی میں چشم برام ہی اور کیا تو بڑے یو کیسیر سے دل اٹھاتا ہی جسکو دیوتا
نے اسی تھا کہ میں پہنچانے کا ارادہ کیا ہی ان لفظوں نے میرے سینے میں ہر ایک طرح کا ملایم جوش پیدا کیا اور

زیت لانیوالو نکو تقویت دیگا خصوص کاشتکاری کو بڑھائیگا جسکی طرف اسکی رعایا تہ دل سے متوجہ ہوگی
تب جو بات ضروری ہو سوافزونی پائیگی اور لوگ محنت کے عادی ہونے سے اپنے طریقے سادہ رکھیں گے
اور تھوڑے پرگنہ رکھیں گے اسواسطے اپنے کھیت سے آب سانی اپنی روزی پیدا کر کے اپنے شمار میں افوازش
بے انتہا پائیں گے پس یہ بادشاہت جلد تر نہایت آباد ہوگی اور اسکی رعایا تندرست اور طاقتور
اور محنت کش ہوگی نہ کثرت معیشت سے نامردانہ بلکہ نیکی سے آزمودہ زمانہ ہوگی اور نہ عیا شانہ زندگی
سے شایق سستی غلامانہ بلکہ مرگ سے بہادرانہ ہوگی مرنا پسند کریگی مگر ان حقوق مردانہ کا کھونا نہیں گوارا
کریگی جو اسکو ایسے بادشاہ سے حاصل ہیں کہ حکمرانی کے واسطے صرف عقل کا قایم مقام ہی اگر کوئی ہمسایہ
غالب آنے سے لوگوں پر حملہ آور ہوگا تو شاید انکو شکر کے انتظام اور لڑائی کے کام اور محاصرہ کی بھاری
اور مہلک کلون کے اٹھانے اور لگانے کے اہتمام میں بے تعلیم سمجھیکا تاہم وہ انکو انکی تعداد اور قیمت اور
نخل محنت اور عادت سختی کشی اور مقابلت حملہ آوری اور استقلال نکوئی سے یاس جسکے پاس نہیں آسکتی
نامغلوب پائیگا علاوہ اسکے اگر انکا بادشاہ خود اپنی فوج کی حاکمی کے قابل نہ ہوگا تو جن شخصوں کو اس اعتبار
کے لایق سمجھیکا انکو اسپر مقرر کریگا اور انکو اپنا وسیلہ کر کے اپنے اختیار میں فرق نہ آنے دیگا اسکے مددگار
بادشاہ اسکی مدد پر آئیں گے اور اسکی رعایا ظلم و جور کی مطیع بننے کے بدلے مرنا پسند کریگی اور خود
دیوتا اسکی طرف ہو کر لڑینگے اسطرح صلح پسند بادشاہ جب کوئی بلا اسکے سر پر آجائیگی تب اسکا متحمل ہوئیگا
اور اس سے بین یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اگرچہ علم جنگ سے اسکی ناواقفنی اسکی خوبی کو ناقابل کرتی ہو کیونکہ
اپنے درجہ کے خاص کاموں میں سے ایک کام نہیں کر سکتا یعنی انکو جو اسکے علاقہ پر حملہ لاتے ہیں یا اسکی
رعایا کو ستاتے ہیں سزا نہیں دے سکتا تاہم وہ اس بادشاہ سے بہتر ہو جو حکومت کے ملکی انتظام سے
بالکل ناواقف ہو اور علم جنگ کے سوا دوسرا علم نہیں جانتا۔

میں نے بلا تعجب دیکھا کہ اس مجلس کے بہت سے آدمیوں نے میری اس را کو پسند نہیں کیا جسکے اظہار
میں نے اتنی محنت کی تھی کیونکہ اکثر آدمی ذوق و فیر و زری کی رونق باطلہ سے متحیر ہو کے جس قدر جنگہاے
کامیاب کی دھوم و دھام اور احتشام کو پسند کرتے ہیں اس قدر صلح کی آرام بخش ساوگی اور اچھی حکومت کے
آرام بخش فوائد کو نہیں پسند کرتے مگر اس مجلس کے منصفوں نے کہا کہ اسنے وہ رائے دی ہے جو میناس
نے لکھی ہے اور افسر منصفان بولا کہ ایسا لو کا امام سب کریٹ والو نکو معلوم ہے سو ثابت ہوا میناس نے اس

اور شہر بیرونی نگاہداشت کی عادت اختیار کرنی پڑتی ہے جو سب بدترین بادشاہ کو بدنام کرتی ہے اس کے وقت میں کتنے بدکاران سرکش سزا پاتے ہیں جو جنگ کے اہل وقت میں مستحق انعام سمجھے جاتے ہیں جو لوگ فتح مند کے محکوم ہوتے ہیں انہوں نے اسکی ہوس سے کتنی تباہی اٹھائی ہے غالب اور مغلوب دونوں ایک ہی بلا میں مبتلا رہتے ہیں خود بادشاہ فتح کی فکر میں خیران رہتا ہے چونکہ وہ علم اس سے بالکل ناواقف ہوتا ہے کامیابی جنگ سے فوائد عام نہ حاصل کرنا جانتا ہے نہ حاصل کر سکتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو صرف اپنے ملکیت کو نہیں بچاتا بلکہ زبردستی سے ہمسائے کا بھی چھینتا ہے لیکن اسکو نہ جوتا ہے نہ بوتا ہے اسلئے دونوں سے کچھ درو نہیں کرتا وہ اپنی رعایا میں عاقلانہ اور منصفانہ حکومت سے خوشی پھیلانے کو نہیں بلکہ دنیا کو ظلم اور فساد اور تباہی سے بھرنے کو پیدا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

صلح پسند بادشاہ کی نسبت فی الحقیقت ایسا کہہ سکتے ہیں کہ وہ فتح کرنیکی لیاقت نہیں رکھتا ہے یعنی جن لوگوں پر کچھ استحقاق واجب نہیں رکھتا اسکو مغلوب کر کے مضطربانہ ارادے کر کے اپنی رعایا کو دوامی نزاع سے تکلیف میں ڈالنے کو نہیں پیدا ہوا ہے لیکن اگر وہ صلح آمیز حکومت کی واسطے لیاقت کامل رکھتا ہے تو یہی تین دشمن کی دست درازی سے اسکی رعایا کو محفوظ رکھ سکتی ہیں اسکی انصاف پروری و میانہ روی و صلح پسندی اسکو ہمسایہ نیک بناتی ہیں وہ ایسے کام میں مصروف نہیں ہوتا جو اس صلح میں فرق لاسکے جو اسکے اور دوسرے رئیسوں کے درمیان قائم ہے اور وہ اپنے اقرار کار استبازی سے ایفا کرتا ہے اسلئے اسکے ہمسایہ رئیس اس سے محبت رکھتے ہیں نہ دہشت بلکہ نہایت اعتقاد سے اسکا اعتماد رکھتے ہیں اگر کوئی مغرور اور ہوسٹا صلح دشمن بادشاہ اسکو ایذا پہنچا یا چاہتا ہے تو سب اس پاس کے بادشاہ اسکی مدد پر آمادہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس سے اپنی راحت میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں رکھتے بلکہ اسکے دشمن سے ہر طرح محفوظ رہتے ہیں اس استقلال انصاف شعاری و بے جانب داری اور عام ذمی اعتباری سے وہ اپنے گرد و نوا کی ریاستوں کا بیچ بچاتا ہے اور جیسے جنگجو بادشاہ کو اسکی ہوس کے کام مہر و نفرت عام کرتے ہیں ویسے صلح دوست بادشاہ کو جس پر ایک دوسرے تو انا بادشاہ کی آنکھیں مہربانی و محافظ عام جانکر تنظیم و محبت کے ساتھ متوجہ ہوتی ہیں ایسی نیکی نامی جو فتحیابی کی نیکی نامی سے بڑھکے ہوئے بے توقع حاصل ہوتی ہے بے فوائد بیرونی ہیں اور جو اندرونی ہیں سو زیادہ قابل غور ہیں اگر وہ صلح کے ساتھ حکومت کی لیاقت رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ عاقلانہ قوانین سے حکم کرے گا خود نمائی اور زیادتی کو روکے گا اور جو امر بدی کو بڑھاتا ہے اسکو دبا دے گا

نہیں کر سکتا اور فی الواقع اسکی واقفیت ڈرتا ہی اور ایسے خوشامد گو پاس رکھتا ہی جو راستی کو دور رکھتے
 ہیں یا وہ اپنی خوشی کا غلام رہتا ہی اور اپنے کام سے بالکل ناواقف اُسے نکو کاری کی خوشی کا مزہ بھی
 نہیں چکھا وہ کمبخت ہی لیکن وہ جو کمبختی بہتا ہی اسکا ستحق ہی اور اسکی تکلیف کیسی ہی بڑی ہو ہمیشہ بڑھتی
 جاتی ہی وہ گمراہی کے گھاٹ سے گرتا ہی اور سزا سے دوامی کی خلیج میں ڈوبتا ہی اہالی جلسہ نے ایسا باس
 والے پر میری غالبی ثابت کی اور ان منصوبوں نے کہا کہ اس نے یعنی میں نے مطلب ٹھیک ادا کیا ہی۔
 تیسرا یہ سوال تھا کہ ان دو بادشاہوں میں کونسا بہتر ہی ایک وہ جو جنگ میں غالب رہتا ہی دوسرا
 وہ جو بلا تجربہ جنگ وقت امان میں عقل کے ساتھ ملکی انتظام اچھا رکھتا ہی اکثر ان کے لڑائی میں غالب
 رہنے والے بادشاہ کو بہتر بتایا اس سبب کہ اگر بادشاہ وقت جنگ اپنے ملک کو بچا نہیں سکتا تو عہد
 حکمرانی وقت امان تھوڑا فائدہ بخشتا ہی کیونکہ وہ خود اپنے ملک سے خارج ہوتا ہی اور اسکی رعایا غنیم کی
 غلام بنتی ہی بعضوں نے کہا کہ سلیم الطبع بادشاہ بہتر ہی اس سبب کہ جس قدر لڑائی سے ڈرتا ہی اسی قدر وہ
 اُس سے پرہیز کرتا ہی مگر انکو جواب دیا گیا کہ فتح کرینوالے کی تخیلات صرف اُسی کی بزرگی کو نہیں بڑھاتی
 ہیں بلکہ اسکی رعایا کی بزرگی کو بھی جنکے ساتھ وہ بہت سے لوگوں کو مطیع کر کے شامل کرتا ہی لیکن سلیم الطبع
 بادشاہ کی حکومت میں امن و امان رہنے سے نامردی اور سستی پیدا ہوتی ہی پھر میری رائے پوچھی تو میں نے
 یہ جواب دیا کہ اگرچہ وہ بادشاہ جو وقت جنگ یا ہنگام صلح صرف حکومت کر سکتا ہی ادا ہا بادشاہ ہی تو بھی اگر
 اپنی گیارہ سے دوسروں کی لیاقت پہچان سکتا ہی اور وقت حملہ اپنے ملک کو بچا سکتا ہی گو بذات خود نہیں اپنے
 ماتحت حاکموں کے ذریعہ سے تو میری دانست میں اُس سے بہتر ہی جو علم جنگ کے سوا اور کچھ نہیں جانتا جو
 بادشاہ صرف عقل جنگی رکھتا ہی سو اپنی حدود بڑھانے کے واسطے بے انتہا لڑائی کر تا ہی اور اپنا نام
 لقب سے ملقب کرنے کے واسطے اپنے لوگوں کو تباہ کرتا ہی اگر جس قوم پر وہ اب حکم رکھتا ہی وہ اُسے ناخوش
 ہی تو بادشاہ چاہے جتنے نئے ملک پیدا کرے اُس قوم کو کیا فائدہ باہر کی لڑائی جو بہت دنوں تک قائم
 رہتی ہی تو ملک میں بے انتظامی پیدا کئے بغیر نہیں رہتی خود فتح کرینوالوں کے طریقے پریشانی عامہ میں
 خراب ہو جاتے ہیں یونان نے ٹرائے کی فتح سے کتنا نقصان اٹھا یا دس برس تک وہ اپنے بادشاہوں
 سے بے نصیب رہا جہاں کہیں شعلہ جنگ بھڑکتا ہی وہاں قوانین بے سزا ٹوٹ جاتے ہیں کاشتکاری
 چھوٹ جاتی ہی اور علم بھول جاتے ہیں سب سے بہتر بادشاہ کو جب جنگ پیش آتی ہی تب سرکشوں کی برداشت

جو کچھ چاہتا ہے خرید کر سکتا ہے کوئی بولا کہ آزاد وہ شخص ہے جو کبھی شادی نہیں کرتا اور ہمیشہ ملک بہ ملک پھرتا ہے اور کسی ملک کے قانون کا تابع نہیں ہوتا کسی نے سوچا کہ آزاد وہ جنگلی ہے جو وحشیانہ جنگل میں رہتا ہے اور شکار سے اپنی پرورش کرتا ہے ہر ایک صحبت سے بے پرواہ ہے اور کسی کا محتاج نہیں کسی نے سمجھا کہ آزاد وہ غلام ہے جو فوراً غلامی سے آزاد ہوا ہے کیونکہ اطاعت کی سختیوں سے بچے آزاد ہی کی شیرینی سے زیادہ محظوظ ہوتا ہے اور کسی نے ایسا کہا کہ آدمی وقت مرگ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ تر آزاد ہوتا ہے کیونکہ موت سب رشتہ توڑ دیتی ہے اور مردے پر تمام دنیا کو کچھ اختیار نہیں رہتا ہے۔

میں

جب میری رائے چاہی تب مجھ کو جواب دینے میں کچھ شک پیدا ہوا کیونکہ مجھے یاد تھا جو مینٹر نے مجھ سے بار بار کہا تھا میں نے کہا کہ وہ آدمی سب سے زیادہ آزاد ہے جسکی آزادی کو خود غلامی دوزخ میں کر سکتی ہے اور وہی ہر ایک ملک اور ہر ایک حالت میں آزاد ہے جو دیوتاؤں سے ڈرتا ہے اور سوا انکے اور کوئی ڈر کا باعث نہیں رکھتا یعنی حقیقت میں صرف وہ آزاد ہے جسپر دہشت اور خواہش کچھ اختیار نہیں رکھتی اور صرف عقل اور دیوتاؤں کا تابع ہے ان بزرگوں نے تبسم کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا اور تعجب کیا کہ میرا جواب بالتحقیق وہی تھا جو مینٹاس نے لکھا تھا۔

میں

دوسرا یہ سوال تھا کہ کون سے زیادہ ناخوش ہے اسکا ہر ایک نے وہ جواب دیا جو اسکے خیال نے تجویز کیا ایک نے کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ آدمی ہے جو بے زرا اور بے تندرستی اور بے نیکنامی ہے دوسرے نے کہا کہ وہ ناخوش ہے جو کوئی دوست نہیں رکھتا کسی نے سوچا کہ ناخوش وہ کبھت ہے جو نالایق اور ناسپاس لڑکے رکھتا ہے ایک ایسا لباس کے باشندے نے جو عقل میں مشہور تھا کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ ہے جو خود کو ناخوش سمجھتا ہے کیونکہ ناخوشی جتنا بے صبری سے علاقہ رکھتی ہے اتنا بدبختی سے نہیں رکھتی اور حالات بدبختی صرف اُنکے دلوں سے طاقت تکلیف دہی پاتے ہیں جنہوں نے واقعہ ہوتے ہیں اہالی مجلس نے اس رائے کو آوازہ تحسین کے ساتھ سنا اور ہر ایک نے یقین کیا کہ اس سوال کے جواب میں ایسا لباس والا غالب رہے گا لیکن میری رائے پوچھی تو میں نے مینٹر کے مقلد کے مطابق جواب دیا اور کہا کہ سب سے زیادہ ناخوش وہ بادشاہ ہے جو اور و کو خراب کر کے ناشائستہ بن خوش ہوں اسکی بدبختی اسکی جاہلی سے دُشمن ہوتی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور اسکا کچھ علاج

میں

وہی لوگ آنے پائے جو ان بازیوں میں مقابل تھے ان داناؤں نے وہ کتاب کھولی جس میں قوانین
 کے تمام قوانین جمع تھے میں جب ان بزرگوں کے روبرو گیا جنکو عمر نے بلا تخریب طاقت دماغی مقرر کیا تھا
 تو تعظیم اور تحجر سے متاثر ہوا وہ اپنی نشستگاہ منقرہ پر ایک قرینے اور رعب سے بیٹھے تھے انکے اہل برہن
 سے سفید تھے بلکہ بعض بعض کے بالکل گر گئے تھے اور انکی صورتیں اگرچہ متقیانہ تھیں مگر گریست سلیمانہ اور
 حلیمانہ کے نور سے منور تھیں اور بولنے میں پیش قدمی نہ کرتے تھے اور سوا اسکے جو خیال کامل کا نتیجہ تھا
 کچھ نہ کہتے تھے جب مختلف الزامے ہوتے تھے تب اپنی اپنی راے کی اس صفائی و اعتدال سے تائید کرتے
 تھے کہ سب کو یقین ہوتا تھا کہ ایک راے رکھتے ہیں انہوں نے مدت کے سیر بے اور ہر وقت کے مطالعہ سے
 فہم رسا اور عقل وسیع حاصل کی تھی مگر جس بات نے انکی تجویز کی درستی اور طاقت کو بدو دی تھی سو
 انکے دلوں کی بردبارانہ اور بے غضبانہ آسودگی تھی کہ مدتوں سے جوانی کی شور انگیز غمناکی اور
 متلونانہ بے ثباتی سے آزاد تھی صرف عقل انکے عمل کی بنیاد تھی اور نیکی کی قدیم اور عادتیں تبدیل سے انہوں
 نے اپنی طبیعت کی نادرستی کو ایسا درست کیا تھا کہ آرام کا مزہ پایا تھا تاہم عقل کی فرحت کو بے آمیزش
 بڑھایا تھا ان رعب دار بزرگوں کو میں نے متحیرانہ دیکھا اور چاہا کہ زندگانی کے اختصار ناگہانی سے فوراً
 میں بھی اس عمر پسندیدہ کو پہنچ جاؤں کیونکہ میں جوانی کو حالت بے آرامی سمجھتا تھا جو غضب کی ناپائیدانہ
 شندی کے تابع ہو اور نیکی کی دور بینانہ راحت سے دور۔

جو شخص اس مجلس کا افسر تھا اسنے وہ کتاب کھولی جس میں قوانین کے سب قوانین درج تھے یہ ایک
 بڑی جلد تھی اور بہت عمدہ خوشبو کے ساتھ ایک طلائی صندوقچہ میں مقفل رہتی تھی جب مکالی تو سب
 داناؤں نے اسکو بڑی تعظیم سے بوسہ دیا اور کہا کہ سوا دوتاؤں کے جسے اصلاً ہر ایک نیکی ظاہر ہوتی
 ہی کوئی شراپسی پاک نہیں ہو جیسے وہ قوانین جو عقل اور نیکی اور خوشی کو بڑھاتے ہیں جو ان قوانین کو
 دوسروں کی محکومگی کے واسطے بجالاتے ہیں ان کو چاہئے کہ خود کو بھی ان قوانین کا محکوم رکھیں کیونکہ
 حکم کر نیوالا قانون ہر نہ آدمی ان سفید موابالی مجلس کی ایسی راے تھی اور تب افسر مجلس نے یہ تین
 سوال کئے اور انکے جواب مقولہ کے مطابق چاہے۔

پہلا سوال یہ تھا کہ کون سب سے زیادہ آزاد ہو ایک نے جواب دیا کہ وہ بادشاہ جو اپنی رعایا کا حکم
 مطلق ہو اور اپنے سب دشمنوں کو مغلوب رکھتا ہو دوسرے نے کہا آزاد وہ شخص ہو جو اپنی دولت سے

نظر آنا نام اُسے پھر مقابلہ کرنیکی جرأت نہ کی۔

پھر رستمہ دوڑ شروع ہوئی رستمہ فرعہ اندازی سے تقسیم کئے گئے تھے میرا رستمہ سب کے برابر تھا اسکے پیچھے
 بھاری تھے اور گھوڑے کم طاقت تھے ہم نے رستمہ چلائے غبار کا بالوں ہمارے پیچھے اٹھا اس سے آسمان سیاہ
 ہو گیا اول ہین بیٹے اور ورن کو آگے جانے دیا لیکن ایک جوان تیسیدمین کا رہنے والا جس کا نام کریٹر تھا
 سب آگے نکلا اور پالیکیٹس ایک اہل کرٹ تھا اس سے تھوڑا پیچھے ہوا پیپو میکس جو آئیڈوینٹس کا رشتہ دار
 تھا اسکے پیچھے جانے کا ارادہ کر کے گھوڑوں کی باگ چھوڑی گھوڑے پسینہ میں تر ہوئے اور وہ اُمکی گردن پر
 جھکا اور پٹے ایسی سرعت سے گھومے کہ ہوا میں اڑتے ہوئے عقاب کے بازوون کی مانند چلتے نہ معلوم
 ہوتے تھے میرے گھوڑے آہستہ آہستہ چلنے سے دم پا کے اب تیز ہونے لگے جلد آن سب کے جو اپنے شوق
 سے آگے بڑھے تھے بہت آگے نکلے پیپو میکس نے نہایت شوق سے آگے بڑھنے کے واسطے اپنے گھوڑوں کو دبا دیا
 مگر اسکے سب سے تھوڑا گھوڑے گر پڑے اور یون اسیدہ اسکی منقطع ہوئی پالیکیٹس اپنے گھوڑوں پر بہت جھکا
 تھا سو یکایک صدمہ پہنچنے سے اپنے رستمہ سے گر پڑا اور ہاتھ سے لگا مچھٹ گئی اور اگرچہ اب اسیدہ تجلیابی
 نہ رہی تھی تو بھی اپنی جان سے بچنے کے واسطے بہت خوش ہوا کہ یہ سرنے دیکھ کے کہ میں اسکے پیچھے قریب
 پہنچ گیا تھا عند وجد کے مارے زیادہ تر اشتیاق سے گھوڑے بڑھائے کبھی دیوتاؤں کو بڑی نیاز
 چڑھانے کا اقرار کرتا تھا اور کبھی اپنے گھوڑوں کو بڑھاوے دیتا تھا ڈرتا تھا کہ میں اسکے رستمہ اور راستے کی
 روک کے درمیان ہو کے اس سے آگے نہو جاؤں کیونکہ میرے گھوڑے کم تھکے تھے اور راستہ بلند پراگے
 ہو سکتے تھے اگرچہ کتراتے ہوئے لیک سے باہر چلتے تھے وہ انکو راستہ روکنے کے سوا اور طرح پر نہیں روک
 سکتا تھا اس واسطے اگرچہ اپنی خواہش کے خطرے سے واقف تھا تو بھی اُس نے اپنے رستمہ کو اس روک کے
 قریب تر چلا یا اسکا پیٹہ اُس سے اڑا اور ٹوٹا اور رستمہ نیچے آیا اب میں نے راستہ صاف رکھنے کے لئے رستمہ
 کو بٹایا پھر اُس نے دیکھا کہ میں مقام پر پہنچ گیا لوگ پھر بپارے کہ یو کیسینر کا بیٹا جیتا یہ وہ ہی جس کو دیوتا
 ہمارا بادشاہ بنایا جاتے ہیں۔

پھر ہیکو زیادہ ترین نامی و گرامی اہل کرٹ کے ایک صحرا میں لیگئے جو قدیم سے پاک تھا اور جہاں
 ناپاک و ناپارسانہین جانے پاتے تھے یہاں ہیکو آن وانا یان اسرار آہی نے بلایا تھا جنکو میناس نے
 اپنے قوانین کی حفاظت اور رعایا کی ناش کی سماعت کے واسطے مقرر کیا تھا لیکن اس مجلس میں صرف

لےسی ڈیمن
 کیندر

پالیکیٹس، کیڈ
 ہپو میکس
 ڈیڈو مینٹس

ہپو میکس

پالیکیٹس

کیندر

یولیسیز

کیڈ

مہناس

سچہ تھابت وے ایتھا کہ کو گئے تھے اور میرا چہرہ یاد رکھتے تھے۔

ہندو کا

روڈیا

پہلی ورزش کشتی تھی ایک روڈیہ کارہنے والا عمر میں تھینا پینتیس سال کا تھا اسنے جو اس کے مقابلہ میں آیا اسکو بچھاڑا تاہم اسکی طاقت ویسی ہی بنی تھی اس کے بازو مضبوط اور گھٹیلے تھے اور پٹھے ہر ایک حرکت پر ظاہر ہوتے تھے اور اعضا سخت اور مضبوط تھے اسنے سوچا کہ ایسے کمزور مقابل پر غالب آنے میں کچھ ناموری نہوگی اسلئے میری جوانی پر رحم کھایا اور بیٹھنے کو تھا الا میں اس کے آگے بڑھ کے مقابل ہوا ہم دونوں آپس میں بھرے اور جب تک بیدم نہوئے لڑے شانہ بشانہ اور باہر ایک رگ کھڑی ہو گئی اور ہمارے ہاتھ سپا کی طرح باہم لپٹ گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو زمین سے اٹھانے میں کوشش کی اسنے مجھکو گرانا چاہا کبھی پیچ سے اور کبھی زور سے کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف مگر جب وہ اس طرح پر اپنا علم اور زور عمل میں لارہا تھا میں ایک اتفاقی جھٹکا ایسی سختی کے ساتھ دیکر اس کے آگے گرا کہ اسکی پیچھے کے پٹھے بٹ گئے اور وہ زمین پر گرا اور مجھکو اپنے اوپر کھینچا اسنے مجھکو اپنے نیچے لائیکی بہت کوشش کی مگر کچھ کام نہ آئی میں نے اسکو اپنے نیچے ایسا دبایا کہ بل نہیں سکا لوگ پکار اٹھے کہ یو لیسز کا بیٹا جیتا تب میں نے اسکو اٹھنے دیا اور وہ گھبرا کے چلا گیا۔

پولیسیز

مشت زنی کی لڑائی زیادہ تر مشکل ہے سیاس کے ایک مالدار شہری کے لڑکے نے اس ورزش میں ایسا نام پیدا کیا تھا کہ دو سکرامید وارون نے اس سے بے لڑے ہی ہار مانی اور سوامیر کے سیکو اسپر فتح پانے کی امید نہ ہی اوّل مقابلہ میں اسنے میرے سر اور پیٹ پر گھونسے مارے کہ میرے منہ اور نٹھون سے خون بہہ نکلا اور میری آنکھوں کے آگے ایک گہری وھندسی چھا گئی میں لڑ کھڑا یا اور میرے دشمن نے مجھکو دبایا میں بیہوش اور بیدم ہونیکو تھا کہ مینٹر نے کہا ای یو لیسز کے بیٹے کیا تو مغلوب ہوتا ہی میرے دوست کی آواز نے مجھکو مقابلہ کی قوت دی اور اسکی حقارت نے نئی طاقت بخشی میں نے اس کے کئی گھونسے بچائے نہیں تو اس کے نیچے گر پڑا میرا مقابل ایک گھونسا لگانے میں جو کا اسکا ہاتھ اپنی ہی طاقت سے ایک طرف ہلو اسکا بدن آگے کو جھکا مینے یہ موقع پا کے اسکو ایک گھونسا مارا کہ وہ نہیں بچا سکا میں نے اپنا دستانہ پڑھایا کہ زیادہ تر زور سے اترے اسنے میری غالبی دیکھی اور ضرب سے بچنے کو اپنا بدن پھرایا اس حرکت سے طاقت مساوت جاتی رہی اور مینے اسکو بہ آسانی زمین پر گرایا اور فوراً اپنا ہاتھ دیا کہ اسٹھ اس نے انکار کیا اور بلا اعانت اٹھ کھڑا ہوا خاک اور خون سے بھرا ہوا لیکن اگرچہ وہ اپنی ہار سے بہت شرمندہ

سے مات

میں سے پولیسیز

وہاں رہنا نہیں چاہتا تھا ہوا انکو پیسپر کے ساحل پر لگی اور اب وہ سیکلینڈم کے ملک میں نہی ریاست بناتے ہیں۔

کیر

اہل کرٹ نے اس طرح اپنا بادشاہ کھوکے ایک شخص کو اپنا افسر بنانا چاہا جو اس قوم کے قوانین مقررہ کی تعمیل کرے اس غرض سے اس شہر کے خاص سکنا راہن مقام پر بلائے گئے ہیں اور جو قربانیاں ایسے کام کی اول رسوم ہیں سو پہلے سے شروع ہوئی ہیں تمام گرد و نواح کے ملکوں کے بڑے بڑے نامدار حکماء امید واروں سے انکی فراست کے امتحان کے واسطے سلالات کرنے کو جمع ہوئے ہیں اور انکی ہمت اور طاقت اور چالاکی تجویز کرنیکے واسطے عام بازیونکی تیار یاں لگی ہیں کیونکہ اہل کرٹ چاہتے ہیں کہ یہ ملک ایک انعام ہو سو ایسے شخص کو دیا جائے جو سب دوسروں سے طاقت اور لیاقت میں بزرگتر ٹھہرے اور اس فتحیابی کو زیادہ تر دشوار کرنیکے واسطے امید واروں کا شمار بڑھایا جاتے ہیں اور اسلئے سب پر دسی بھی اسلئے واسطے بکاتے ہیں۔

ناسی کے ریز

ناسیکر پٹین نے یہ عجیب حالات بیان کر کے ہکو بھی اس فہرست میں داخل ہونیکو دیا اور کہا کہ اسی مسافر و ہماری جماعت میں چلو اور اس بازی میں دوسروں کے ساتھ مشغول ہو کیونکہ اگر دیوتا ہم فتح تم میں سے کسی کے نصیب کرنیکے تو وہ کرٹ کا بادشاہ ہو گا پھر وہ جلد آگے ہوا اور ہم اسلئے پیچھے چلے فتحیابی کی خواہش سے نہیں بلکہ اس خواہش سے کہ اس غریب تماشہ سے ہم بھی اپنا دل راضی کریں۔

کیر

ہم ایک بڑی وسعت کے دائرے میں پہنچے جو ایک گھنے جنگل کے درمیان تھا اس دائرے میں پہلوانوں کے واسطے ایک اکھاڑا بنایا تھا جسکے اس پاس دُوب کا ایک مدور کنارہ لگایا تھا اسپر تماشائی لوگ بیشمار بیٹھے تھے اہل کرٹ ہمارے ساتھ نہایت اخلاق سے پیش آئے کیونکہ وہ ہمانداری کے قواعد کی فیاضانہ اور پارسایانہ تعمیل میں اور سب لوگوں سے بڑھکے ہیں انھوں نے ہکو وہاں صرف بٹھایا ہی نہیں بلکہ اس ورزش میں شامل ہونے کو بھی کہا مینٹر نے اپنی پیرنی کے سبب انکار کیا اور ہینز ایل اپنے بدن کی بنا ساز حالت سے مجبور تھا مجھ کو جوانی اور طاقتوری سے کچھ عذر نہ تھا تب میں نے بھی مینٹر کی طرف اس کی مرضی دریافت کرنیکے واسطے دیکھا اور اسکی مرضی پائی اسلئے میں نے اسکی درخواست منظور کی اپنے کپڑے اتارے اور بدن پر پٹیل ملا اور دوسرے پہلوانوں میں شامل ہوا تمام لوگوں میں فوراً یہ ہرچہ پھیل گیا کہ بادشاہ بہت کے واسطے یہ دنیا امید وار نو لیسیر کا بیٹا ہی کیونکہ بہت سے اہل کرٹ جب میں

کیر

مندر، ہینڈل

مندر

سولیسیز

کیر

اور صورت بھوت کی سی ہو گئی اور عزم بندم اسکا رنگ بدلا اور دل کے دروازے اسکا تمام بدن کانپا اٹھا
اسکے لڑکے نے اسکی تکلیف سے متاثر ہو کر یہی چاہا کہ اسکو اس تکلیف سے بچائے اسلئے اس نے کہا کہ اگر
میرے باپ کیا مین یہاں حاضر نہیں ہوں جس دیوتا سے تو نے وعدہ کیا ہے اسکو خوش کرنے میں توفیق نہ کر
اور اسکا انتقام اپنے سر پر نہ لے اور مجھکو مار اور مت ڈر کہ مرگ کی نزدیکی پر مین ایسی کمزوری دکھاؤنگا
جو تیرے بیٹے کو شایان نہیں ہے۔

اسوقت ائیڈوینیٹس نے گویا دوزخیانہ قہر کا تازیانہ کھایا اپنی حالت سے غضبناک جنون کی ناگمانی
سمجھتی کے ساتھ چونک کر جو لوگ اسکو دیکھ رہے تھے انکی آنکھوں میں دھول ڈالی اور اپنی تلوار اپنے بیٹے
کی چھاتی پر ماری اور جلد نکالی ہنوز گرم تھی کہ اپنے سینہ پر مارنی چاہی لیکن ایسا کرنے میں پھر روکا گیا
وہ جوان جو فوراً گر پڑا اپنے خون میں لوٹنے لگا اسکی آنکھیں ہوت کی تاریکی نے بند کیں اسنے کھولنی چاہیں
لیکن روشنی کی برداشت نہیں کر سکیں اور فوراً تاریکی دائمی میں بند ہو گئیں۔

جیسے کھیت کی چنبیلی کی جڑ قلبہ رانی سے کٹ جاتی ہے پھر اپنے تنہ سے پرورش نہیں پاتی مرجھا کے زمین
پر گر پڑتی ہے اور اگرچہ اسکی خوبی کی رونق دفعۃً نہیں جاتی ہے تاہم وہ زمین سے کچھ مدد نہیں پاتی ہے
اور نہ رگ زندگانی سے کچھ توانائی پاتی ہے ویسے ائیڈوینیٹس کا بیٹا اپنی جوانی کے آغاز میں صدمہ
ناگمانی سے پھول کی مانند ٹوٹ کے گرا۔

باپ افسوس کی زیادتی سے بیہوش ہوا نہیں جانتا تھا کہ مین کہاں پر ہوں اور اب کیا کروں
لیکن لڑکھڑاتا ہوا شہر کی طرف گیا اور شہر کا قانہ اپنے بیٹے کا حال پوچھنے لگا۔

اس عرصہ میں جو لوگ اس جوان کے واسطے رحم سے متاثر تھے اور اس کے باپ کے ظلم سے متغیر ہوئے کہ
دیوتاؤں کے انصاف نے اسکو دیوانہ کر دیا ہے غصہ کے مارے فوراً انہوں نے ہتھیار بکھینچائے کسی نے
لکڑی اٹھائی اور کسی نے پتھر ناخوشی نے ہر ایک کے سینہ میں بغض اور کینہ بھر دیا اہل کریشا کیسے ہی عاقل
ہیں مگر اسوقت جاہل بکئے اور اپنے بادشاہ سے بیوفا ہو گئے اسواسطے اس کے دوست چونکہ اسکو عوام کے
غضب سے اور طرح نہیں بچا سکتے تھے اسکو بحیرہ میں واپس لگئے اور اس کے ساتھ جان و زمین سوار ہوئے
اور ایک دفعہ پھر لہروں کے رحم پر جان نثار ائیڈوینیٹس جب اپنی دیوانگی سے ہوش میں آیا تو انکا
اس ملک سے لیجانیکے واسطے شکر گزار ہوا جسکو اسنے اپنے بیٹے کے خون سے آلودہ کیا تھا اور اسلئے

بھڑوہو مینیشس

بھڑوہو مینیشس

نیر

بھڑوہو مینیشس

نہرومینیس

نہرومینیس

نہرومینیس

پاس جلد جانا تاہی میں آنا تھا اسیٹھ وینیسس اس طوفان سے نجات پا کے اپنے بندر پر پہنچا اور اپنی دعا سننے کے واسطے نیپٹیون کا شکر گزار ہوا الا اس دعا کے ملک اثر سے جلد واقع ہوا کچھ بد نصیبی کا ایسا شگون ہوا کہ وہ اپنے دل کے سخت اضطراب کے ساتھ اپنی بے امتیازی پر پھٹپھٹا یا اور اپنے لوگوں میں آنے سے ڈرا اور جو نہایت عزیز تھے انکے ملنے سے گھبرا یا لیکن نیکس نے جو ایک ظالم اور سنگدل انتقام لینے والی دیوی ہو اور آدھو نکو سزا دینے پر متوجہ رہتی ہو اور طاقتور وں اور مغرور وں کو عاجز کرنے میں خوش ہوتی ہو اپنے ملک اور نامعلوم ہاتھ سے اسکو آگے دھکیلا وہ ہماز سے کنارے پر آیا لیکن آنکھ اُدھر کرتے ہی اپنا بیٹا سامنے دیکھا زرد ہو گیا اور کانپتا ہوا پیچھے ہٹا ہر طرف کو دیکھنے لگا کہ کوئی دوسرا جاندار نظر آئے جس سے کمتر واسطہ رکھنا ہو لیکن اب وقت تھا اسکا بیٹا اسکی طرف چھپتا اور اس کے گلے سے لپٹا لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ وہ بجائے جھکنار کرنے کے بے حرکت کھڑا ہوا اور آخر آنکھوں سے آنسو بہانے لگا۔

نہرومینیس

اس نے کہا اے میرے باپ اس افسوس کا کیا سبب ہو اتنی مدت کی غیر حاضری کے بعد تو اپنے لوگوں میں واپس آنے اور اپنے لڑکے کو خوش کرنے سے رنجیدہ ہو آہ میں نے کس بات سے تجھ کو ناخوش کیا ہے تیری آنکھیں مجھ سے اب تک پھری ہیں گو یا تو مجھے دیکھنے سے نفرت کرتا ہو یا ڈرتا ہو اس کے باپ کو افسوس کے مارے تب بھی جواب نہ آیا لیکن کچھ آہوں کے بعد جو اس کے سینہ میں دھک دھک مضر ب کر رہی تھیں رو یا اور پکارا اے نیپٹیون میں نے تجھ سے کیا اقرار کیا ہے کس شرط پر تو نے مجھ کو جہاز کی تباہی سے بچا یا ہو مجھ کو اب پھر آن لہروں اور چٹانوں میں چھوڑ مجھے مکرے مکرے ہونے اور دریا میں ڈوبنے دے لیکن میرے لڑکے کو بچا اے ظالم اور ہر دم دیوتا اس کے خون کے بدلے میں میرا خون قبول کر پھر اس نے اپنی تلوار نکالی اور اپنے بیٹے کے سینہ میں لگائی چاہی جو لوگ اس کے پاس کھڑے تھے انھوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سافرونیس نے جو ایک سفید موٹا تھا اور مدت سے دیوتاؤں کے اکہام دیتا تھا اسکو کہا کہ نیپٹیون تیرے بیٹے کے مرگ بغیر تجھ سے راضی ہو سکتا ہے تیرا اقرار جلد بازارہ اور ظالمانہ تھا دیوتا ظلم سے تعظیم نہیں سمجھتے بلکہ ناخوش ہوتے ہیں اس واسطے ایک ظلم کو دوسرے ظلم سے شامل نہ کر اور جو اقرار داخل گناہ ہی اس کے ایفا کے لئے قانون قدرت کو مت توڑ ایک سو بیل برف سے سفید تر پسند کر اور نیپٹیون کی تحراب کو پھولوں سے شجا اور ان جانوروں کو اپنی بیگناہ قربانی مجھ اور اس دیوتا کے لئے بطور تعظیم اپنی شکر آمیز خوشبو کے دھوئیں کا بادل اٹھا۔

اسیٹھ وینیسس نے یہ خطاب بجاالت انا امید می ثنا کچھ جواب نہ دیا اسکی آنکھیں غصہ سے لال ہوئیں

نہرومینیس

نہرومینیس

نہرومینیس

نہرومینیس

لیکن اس شرط پر کہ وہ اسے ان بقولوں پر عمل رکھیں کیونکہ وہ اپنی رعایا کو اپنے فرزندوں سے زیادہ چاہتا تھا اور اس عاقلانہ قاعدے سے اس نے اپنی بادشاہت کو طاقت اور راحت بخشی تھی اور اسے طاقت آن تو انافتمندوں کے آفتاب ستائش کو مسوں کیا تھا جنہوں نے لوگوں کو اپنی نخوت پر قربان کیا تھا اور خود کو بڑا سمجھتے تھے ان ظالموں کی طاقت نے بعد چند سال کے انکو قبر میں چھوڑا لیکن میناس کے اہلکاروں نے اسکو عالم ارواح میں زیادہ تر عیب والے تخت پر بٹھایا ہی جہاں وہ مثل منصف عالی مقام سب کو پائدار جزا اور سزا دیتا ہی۔

ہم میٹر کا یہ کلام سن رہے تھے کہ اس جزیرے میں پہنچ گئے جیون ہی اس کنارے پر آ رہے ہم نے وہ مشہور پیدار عمارت دیکھی جو ڈیڈلیس نے اس عمارت کی دیکھا دیکھی بنائی تھی جو بننے مہر میں دیکھی تھی ہم اس عجیب عمارت پر خیال کرتے تھے کہ اس کے کنارے پر بہت سے آدمی آئے اور اس مقام پر جمع ہوئے جو دریا سے بہت دور نہیں ہی تھے اس اجتماع کا باعث دریافت کیا تو فوراً ایک کرٹ والے نے جس کا نام ناسیکیٹس تھا ہمارا تعجب رفع کیا۔

اس نے کہا کہ ایڈمینیس جو کیلیکین کا بیٹا اور میناس کا پوتا دو سکریونانی بادشاہوں کے ساتھ ٹراے کی لڑائی میں گیا تھا سو اس شہر کی تباہی کے بعد کرٹ کو سواری جہاز آتا تھا لیکن ایک ایسے سخت طوفان نے اسکو آگھیرا کہ ناخدا اور دوسرے آدمیوں کو جو جہاز پر سوار تھے اور جہاز رانی کے علم میں کامل تھے یقین ہوا کہ ہمارا جہاز تباہ ہوگا ہر ایک کے خیال میں موت حاضر تھی اور یہی اندیشہ تھا کہ دریا گلا چاہتا ہی سب لوگ اس مصیبت پر روتے تھے جس سے اس ناکامل آرام کی پُر افسوس امید بھی باقی نہ رہی جو جسم کو رسومات تجنیز و تکفین ہونیکے بعد ارواح مردگان کو آہستہ سے تسکین کے اس پار میسر ہوتی ہی اس حالت میں ایڈمینیس نے ہاتھ اٹھا کے اور آنکھیں آسمان کی طرف پھر کے نیپٹیون یعنی ملک المار سے عاجزانہ عرض کی کہ اے تو انا دیوتا تو جو حدود و دریا کا مالک ہی اس نہایت تکلیف کے وقت میں میری فریاد سن اگر تو امواج کے اس غضب سے بچاؤ گا اور مجھ کو سلامت میرے ملک میں پہنچاؤ گا تو میں اپنے والدین پہنچنے پر جو پہلا جاندار کنارے پر دیکھوں گا اسکو تجھ پر قربان کروں گا۔

اس عرصہ میں اس کے بیٹے نے فرزندانہ گرمی اشتیاق میں اپنے باپ سے ملنے کے واسطے جلدی کی اور خوشی مانی کہ اپنے باپ سے پہلے ہم آغوشی حاصل کروں گا اس کمبخت جوان نے نہیں جانا کہ باپ کے

مذکور

مندر

ڈیڈلیس

کیر

ناسیکیٹس

آرڈو مینیٹس

ڈیڈلیس

مذکور

ڈیڈلیس

تکلیف

آرڈو مینیٹس

مذکور

بناتے ہیں اور ان پر رنگ بہت خوب چڑھاتے ہیں مگر سادہ اور بے تکلف ہوتے ہیں انکے کھانے جکے ساتھ کچھ شراب پیتے ہیں نہایت اعتدال کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی صرف روٹی اور ایسے میوے جو اس موسم میں مل سکتے ہوں اور زود و دھ اگر گوشت کبھی کھاتے ہیں تو تھوڑا اور بے تکلف پکا ہوا اور ازراں نرخ کا کیونکہ اچھی خوشبو دے محنت کے واسطے بچاتے ہیں تاکہ زراعت اچھی ہو انکے مکانات صاف اور آرام بخش اور خوشنما ہوتے ہیں مگر کچھ آرائش نہیں رکھتے فی الواقع عمارتیں نہایت پاکیزہ اور نفیس بنانا جانتے ہیں لیکن اس علم کا استعمال صرف دیوتاؤں کے مندر کے بنانے میں کرتے ہیں مگر اپنے رہنے کے واسطے ایسی عمارتوں کا بنانا بے ادبی سمجھتے ہیں اہل کرپٹ کی دولت یہ ہے تندرستی اور طاقت اور محبت اور خانگی راحت و اتفاق اور تمام آزادی اور اشیاء ضروری کی زیادتی اور ہر ایک زیادتی سے نفرت عادت محنت اور سستی سے کراہت نیکی کی تقلید قوانین کی اطاعت اور دیوتاؤں کی تعظیم۔

میں نے پوچھا اختیار شاہی کی کیا حد وہیں تیسرے جواب دیا کہ بادشاہ کا اختیار رعایا پر بطلق ہے لیکن ویسا ہی قوانین کا اختیار اسپر نیکی کرنے کے واسطے اسکا اختیار نامحدود ہے لیکن بدی کرنے کو ممنوع قوانین نے رعایا کو اسکے ہاتھوں میں مثل امانت قیمتی اس شرط پر رکھا ہے کہ انکے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا اپنے فرزندوں کے ساتھ کیونکہ ان قوانین کا یہ منشا ہے کہ ایک کی عقلندی و منصفی بہتوں کی خوشی کا باعث ہو کہ بہتوں کی کمبختی اور غلامی ایک کی سخت اور عسرت کا موجب ہو بادشاہ کو سوار رعایا کے کچھ نہ کھنا چاہی لیکن اتنا اقتدار جتنا اپنے عہدے کی تکلیف گھٹانیکو اور رعایا کے ولوں میں قوانین کی تعمیل کا عیب جانے کو ضرور ہو سو اسکے ہر طرح پر بادشاہ کو ہر ایک دوسرے آدمی سے کیا راحت اور کیا فرحت میں کمتر مصروف اور عسرت اور سخت پر کم متوجہ ہونا چاہیے کہ دوسرے آدمیوں میں اپنی دولت کی افزونی اور عسرت کی بوقلمونی سے نہ پہچانا جائے بلکہ بزرگانہ عقل اور بہادرانہ نکوئی اور نامورانہ عسرت کی زیادتی سے ملک کے باہر افواج کا جاکم ہونے سے اپنے ملک کا محافظ ہو اور اندر وادرسانی اور اخلاق آرائی اور راحت افزائی سے اپنی رعایا کا مرنی منصفانہ ہو کیونکہ دیوتاؤں نے اسکو اسکے فائدے کے واسطے بادشاہت نہیں بخشی ہے بلکہ اسکو لوگوں پر صرف اس واسطے بزرگی دی ہے کہ وہ سب کا خادم رہے اپنا سب وقت رعایا کے لئے صرف کرے اور اپنا سب خیال رعایا پر لگائے سوا رعایا کے دوسرے کسی کو بچا ہے کیونکہ جب قدر وہ عوام کو آرام بخشے ہے اس قدر اس درجہ کا مستحق ہوتا ہے میناس نے حکم دیا تھا کہ میرے بعد میرے فرزند تخت پر نہ بیٹھائے جائیں

مشغون تھے اور اس صہبا کو جو غم گھٹا کے سرور بڑھاتی ہے اور تھکان مٹا کے بدن میں طاقت تازہ لاتی ہے۔
نیترونے ہم سے کہا کہ میں آگے کریٹ میں آیا تھا اور جو کچھ آسکو وہاں کا حال معلوم تھا سو اچھی طرح
بیان کیا کہ یہ جزیرہ جسکی سب پر ذیسی تعریف کرتے ہیں اور جو اپنے ایک سو شہروں کے واسطے نامی ہے
اپنے باشندوں کے لئے اگرچہ بے انتہا ہیں زندگی کی سب ضروریات پیدا کرتا ہے۔

کیونکہ اسکی زمین ہمیشہ انکے واسطے بہت فائدہ بخشی ہے جو آسکو جوتے ہیں اور آسکے خزانے بے نقصان
ہیں باشندوں کا جسد شمار کسی ملک میں زیادہ ہوتا ہے اسقدر وہاںکی زمین میں پیدایش زیادہ
ہوتی ہے اگر وہ سست نہیں ہوتے اور حسد نہیں رکھتے تو زمین اچھے ماہاپ کی طرح اپنے لڑکوں کی
تقداد کے موافق اور عالی قدر محنت انکے استحقاق کے مطابق انکے واسطے اپنی بخششوں کی کثرت رکھتی ہے
آدمی کی حرص و ہوس ہی اسکی آفتوں کا باعث ہوتی ہے ہر ایک شخص سب کا حصہ لیا جاتا ہے اور زیادتی
کی خواہش سے محتاج رہتا ہے اگر آدمی صرف طبیعت کی ضرورت پر قناعت کرے اور صرف اتنا چاہے جو رفع
ضرورت کو کافی ہو تو کثرت فرحت اور خاص فراغت اور عام راحت اپنے واسطے برابر اور بلا ناغہ پاسکتا ہے
ان ضروری صداقتوں کا اچھا علم میناس کے فخر کا باعث تھا جو موجدان قوانین میں عاقل ترین
اور بادشاہوں میں فاضل ترین تھا اس جزیرے کے سب عجائب آسکے قوانین کے نتائج ہیں جو تعلیم آسنے
لڑکوں کے واسطے بتائی ہے انکو درست اور حست رکھتی ہے اور جلد ہی کفایت اور محنت کی عادت سکھاتی
ہے یہ مقولہ قدیم سے جاری ہے کہ ہر قسم اور ہر درجہ کی عیاشی اپنی مقدار کے موافق جسم اور دماغ کو کمزور بناتی
ہے اور کوئی خوشی قابل پسند نہیں ہے بجز اس خوشی کے کہ بہادرانہ نیکی سے سرفراز ہوں اور بزرگانہ نیکی
سے ممتاز بہت وقت معرکہ صرف مرگ کو حقیر سمجھنا نہیں ہے بلکہ اس دولت کو جو فضول ہو اور اس فرحت کو بھی
جس سے شرمندگی حصول ہو تو کریٹ میں ان تین جرموں پر سزا دی جاتی ہے جو اور ملکوں میں نہیں دی جاتی
وے یے ہیں ناسپاسداری زیاکاری طمعداری۔

مہندر

کیر

کیر

شاید کوئی خیال کرے کہ زیادتی حشمت و دولت کا بھی قانون چاہئے کریٹ میں زیادتی حشمت و دولت
کوئی جانتا ہی نہیں ہر ایک آدمی محنت کرتا ہے اور کوئی دولت مند ہونا نہیں چاہتا ہے جانتے ہیں کہ محنت کا جو جز
کافی راحت و فراغت سے جینا ہے جس میں سب خواہشات طبعی بکثرت اور باسانی حاصل ہو سکتی ہیں مکان
عالی اور سامان قیمتی اور لباس فاخرہ اور ضیافت عیاشانہ ممنوع ہیں فی الحقیقت کپڑے عمدہ اون کے

باب پنجم

ٹیلی میکس کا کرٹ میں بچہ سنا وہاں کے بادشاہ ایڈمینٹس کا ناعاقبت اندیشا
عہد کے باعث اپنے اکلوتے بیٹے کو ترپان کرنا اور اہل کرٹ کا انتقام اُسکو ملک سے
مکاننا اور مدت تک پس و پیش میں رہ کر جمع ہونا اور ایک نیا بادشاہ قایم کرنا اور
اُس مجمع میں ٹیلی میکس کا داخل ہونا اور کئی بازیوں میں جیتنا اور سیناس نے جو سوالات
اپنی قانون کی کتاب میں لکھے تھے اُنکا جواب دینا اُن بزرگوں کا جو اُس سباحہ کے
منصف تھے اور دوسرے سب لوگوں کا اُسکی عقل دیکھا اُسکو اپنا بادشاہ کیا چاہنا
بعد اسکے جلد ہی یہودی اور اُسکی سواری غائب ہوئی ہکو کرٹ کے پہاڑ نظر آنے لگے اگرچہ اب تک سنا

کے بادلوں اور دریا کی لہروں سے بھی طرح شناخت میں نہیں آسکتے تھے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں پہلے
کوہ ایڈا کی بلندی اُس پاس کے پہاڑوں پر اُٹھتی ہوئی نظر آئی جیسے بارہ سنگے کے پھیلے ہوئے سنگ
گرد اگرچہ ٹوٹے ہر نوں پر نظر آتے ہیں رفتہ رفتہ ہم نے اُس جزیرے کا کنارہ زیادہ تر صفائی سے دیکھا جیسی
سیکس کی جنگی اور ناکاشتہ زمین ہر ویسی پہہ کرٹ کی زمین سیراب اور زرخیز ہو اپنے باشندوں کی
محنت سے ہر قسم کے مہوجات دیتی ہو۔

ہم نے بہت سے دیات دیکھے جو خوش تعمیر تھے اور قصبے جو شہروں سے کچھ کم تھے اور شہر جو عظمت میں درجہ
اعلیٰ رکھتے تھے وہاں کوئی ایسا کھیت نہ تھا جسکو مزاج کے ہاتھ نے اپنی محنت و مشقت کے نقش سے نقش نکلیا
ہو قلبہ رانی کی علامات ہر کہیں معلوم ہوتی تھیں یہاں جھڑ بیری اوکٹیلے درخت دیکھنے کو بھی نہ تھے ہم نے
فرحت کے ساتھ اُن درونکو دیکھا جنہیں موشیوں کے بیشمار گٹے اُن چشموں کے درمیان چرتے تھے جسے
وہاں کی زمین سیراب تھی اور اُن پہاڑیوں کو جسکے آتار پر بھڑیاں چرتی تھیں اور اُن وسیع میدانوں
کو جنہیں سرسبز یعنی کھیت کی دیسی کی طلائی فیاضی چھا رہی تھی اور اُن پہاڑوں کو جو انگور کی خوشنما سبزی
سے سرسبز تھے اور اُن خوشہ ماے انگور کو جو پہلے سے نیلگوں اور بیکس یعنی ملک الصہبا کے فیضان سے

ٹیلی میکس، کیر
ایڈمینٹس

ٹیلی میکس
میں

کیر

ایڈا

میں
کیر

سیجی

بیکس

اور شاعرون اور زبان راستی یعنی ست جگ کا پھر طوفان عام کا اور اس دریا سے فراموشی کا جس میں ارواح مردگان ڈوبتی ہیں اور اس دوائی سزا کا جو جہنم کے تاریک ظلمت کدہ میں گنگار و نکو و سجاتی ہو اور اس عمدہ راحت کا جو باغ بہشت کے سبزہ زار میں نیکو انکی ارواح کو ملتی ہو اور ہمیشہ پائدار سمجھی جاتی ہو مذکور کیا۔

جب ہینر ایل اور میٹر اس طرح کی گفتگو کر رہے تھے ہننے کئی مچھلیاں ایک قسم کی جنگو تو الفن کہتے ہیں دیکھیں جیکے پر نیلے اور سنہرے تھے اور جنگی باز گیری سے دریا میں لہر میں اٹھتی تھیں اور جھاگ پڑتے تھے پھر ایک قسم کی دوسری مچھلیاں جنگو ٹریٹن کہتے ہیں آئین جو اپنے پیچہ ارسنکھون سے ترلی کی سی آواز نکالتی تھیں انکے درمیان ایمنیٹر اٹ یعنی پانی کی ویسی کار تھہ تھا جسکو برون سے بھی زیادہ سفید دو گھوڑے کھینچتے تھے جو لہر و نکو چہرتے ہوئے اور چہر کی علامت دریا پر چھوڑتے ہوئے چلتے تھے ان کی آنکھوں میں آگ چمکتی تھی اور نتھنوں سے دھوین کے بادل نکلتے تھے رتھہ ایک سنکھ کی صورت تھا جو ہاتھی دانت سے زیادہ سفید اور روشن اور عجیب طرح کا تھا سونے کے پئے اُسین لگے تھے اور پانی کے سطح پر اڑتا ہوا نظر آتا تھا بہت سی جوان آبی پر بیان رتھہ کے پیچھے پیرتی جاتی تھیں اور انکے بال پھولوں سے سنوارے اور کھلے ہوئے پیچھے کو بکھرے تھے اور ہوا سے لہراتے تھے اُس ویسی کے ایک ہاتھ میں سونے کی چھڑی تھی جس سے وہ لہر و نکو اطاعت کے لئے ڈراتی تھی دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹے دیوتا یعنی اپنے بیٹے ہیلیمین کو لئے ہوئے چھاتی سے دودھ پلاتی تھی اسکی صورت میں ایسی عذوبت و عظمت عیان تھی کہ ہوا سے باغی اُسکو دیکھ کر پریشان ہوتی تھی کالی آندھی دور سے نالان تھی ٹریٹن نامی مچھلیاں طلائی لگام پکڑ کے اُسکے گھوڑوں کی رہنما تھیں ایک بڑا سرخ بادبان اُسکے اوپر تھا جسکو صبا بھر رہی تھی اور اپنے دم سے پھلا رہی تھی درمیان میں ایوولس مصروف و بیقرار اور سرگرم تھا اُسکا چہرہ شکن اور بلول تھا اور آواز سخت اور صیب بھوین اتنی لمبی و ڈاڑھی تک لگتی تھیں آنکھوں میں سخت تندہی چمکتی تھی جسکے عرب سے صحر شمالی خاموش ہوتی تھی اور ابراہن کو آٹے بھاگتے تھے بڑے بڑے طویل القفا چمچہ اور آبی خوشخوار جو اپنے نتھنوں کے دم سے دریا کو گھٹاتے بڑھاتے ہیں اپنے مقامات مخفی سے اُس ویسی کے دیکھنے کو بے تابانہ اور شتابانہ چلے آتے تھے۔

ہیڈا ایل، ہینر
ڈالین

ٹریٹن

ایمنیٹر اٹ

ہیلیمین

ٹریٹن

ایوولس

ڈانڈون نے لہر و ٹکڑیاں اور ہوا سے ملایم جو بادبانوں کے ساتھ بازی کرتی تھی گویا ہمارے جہاز کو جان بخشی تھی اور یہ آسانی آگے چلاتی تھی سپر س جلد نظر سے غائب ہوا اور ہیزائل جو میری رائے سننے کا مشاق تھا مجھ سے پوچھنے لگا کہ اس جزیرے کی رسم و رواج کی نسبت تیرا کیا خیال ہے میں نے زیر کاہ وہ آفت جو میری جوانی پر آئی تھی اور وہ مجاہدیت جس سے میرا سینہ مضطرب تھا اس سے ظاہر کی وہ بدی سے میری نفرت دیکھ کے متاثر ہوا اور بولا ای وینس میں تیری اور تیرے لڑکے کی طاقت کا قائل ہوں اور میں نے تیری محرابوں پر خوشبوئیں جلائی ہیں تو بھی اس بدنامی زانا مردی سے جو تیری حدود میں غالب ہے اور اس پُر اذیت شہوت سے جو تیری مہمانیوں میں ظہور پاتی ہے نفرت کروں تو معاف فرما۔

پھر آسنے میں سے اس اولین قدرت کا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور اس نامحدود اور غیر متغیر حکمت کا جو سب میں جاتی ہے اور تقسیم نہیں پاتی اور اس سلسلہ اور غالب صداقت کا جو قوت فائزہ کو روشن کرتی ہے اور اس آفتاب کا جو عالم موجودات کو روشنی دیتا ہے ذکر کیا اور کہا کہ جس شخص نے قدرت کا مظہر پاک نہیں دیکھا سو آنکی مانند اندھا ہے جو بے نظر پیدا ہوئے ہیں وہ زندگی بھر تاریکی میں چلتا ہے جیسے وہ جو شمالی اطراف میں پھرتا ہے جہاں رات چھ مہینے کی ہوتی ہے اور خود کو عاقل سمجھتا ہے لیکن حقیقت محض جاہل ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ میری آنکھ ہر ایک شے کو دیکھتی ہے تاہم کوئی شے دیکھے بغیر جیتا ہے اور مرنے والا بہت سے بہت تو جھلکانے والی اور دھوکہ دینے والی روشنی سے صرت ناپائیدار خیالات یا بے اصل تجاواں دیکھتا ہے جو ہر وقت رنگ ڈھنگ بدلتے ہیں اور آخر کو بالکل تاریکی میں نیست ہو جاتے ہیں ہر ایک ایسے شخص کا یہی حال ہے جو خواہشما سے نفس امارہ پر فریفتہ ہے یا خیال کی صورت ہمارے رنگ پر شیفہ فی الحقیقت نہیں سے کسی آدمی کو کننازیبا نہیں ہے لیکن آنکو جو عقل پائدار کی ہدایت پر چلتے ہیں اور اس شعاع رہنما کے چنے والے اور پیروی کرنے والے ہیں جو آسمان سے آتی ہے اسی عقل سے جب ہمارے خیالات نیک ہوتے ہیں ہم الہام پاتے ہیں اور حبیب بد ہوتے ہیں بدن تیر ملام بنتے ہیں اور اسی سے ہوش و توان حاصل کرتے ہیں یہ ایک دریا ہے جسکی ہم صرف چھوٹی چھوٹی نہریں ہیں جو جلد اس پانی میں مل جاتی ہیں جس سے نکلتی ہیں۔

یہ کلامات فی الحقیقت میں اچھی طرح نہیں سمجھا لیکن معلوم ہوا کہ انہیں کوئی بات بہت معلیٰ اور مضفا ہے اور میرے دل میں وہ نور شعاع صداقت پیدا ہوا جو میرے فہم کی حد تک چمکا پھر آسنے دیوتاؤں اور بہادروں

جسکو محبت نے میرا پناہ بنا یا ہے ساحل بساحل پھر اہوں لیکن آخر کار میرے نصیب نے اُسکو مجھ سے چھیننے کی آفت کو کامل کیا ہے اب یہ تیرا غلام ہے اسلئے مجھکو بھی اپنا غلام بنا اگر تو فی الحقیقت دوست انصاف ہے اور سیناس کے قوانین سے واقف ہونے کے واسطے کریٹ کو جاتا ہے تو میری اس تکلیف کی درخواست کو رد نہ کرے گا تو دیکھتا ہے کہ ایک تو انا بادشاہ کا بیٹا تجھ سے غلامی کی درخواست کرتا ہے اور صرف اُسکو اپنی راحت سمجھتا ہے ایک وقت ایسا تھا کہ سسلی میں مجھکو غلامی سے مرگ پسند تھا لیکن جو تکلیفات میں نے وہاں پائی تھیں سو میرے نصیب کی برہمی کی علامات اولین تھیں اور اب میں ڈرتا ہوں کہ بادامیری اس حالت کی درخواست منظور نہو جس سے دور رہنے کے لئے اُسوقت مرگ چاہتا تھا دیوتا میری مصیبتوں پر نظر فرمائیں اور ہیزائیل سیناس کو یاد کرے جسکی عقل کا وہ مداح ہے اور جسکا عدل پلویٹو کی سلطنت میں ہم دونوں پر حکم نافذ کرے گا۔

مڈناس، جیو

سیناس

ہیزائیل، مڈناس
پلویٹو

ہیزائیل نے بڑی مروت و ادب سے میری طرف دیکھا اور مجھکو ہاتھ پکڑ کے زمین سے اٹھایا اور کہا کہ میں یوکیسیر کی عقل اور نیکی سے ناواقف نہیں ہوں میں نے مینٹر سے بارہا سنا ہے جیسا نام اُسے یونانیوں میں پیدا کیا ہے اور نیکنامی نے اُسکو تمام مشرقی اقوام میں مشہور کیا ہے اسی یوکیسیر کے بیٹے میرے ساتھ چلے جب تک تیرا باپ جس سے تو پیدا ہوا ہے ملیکا تک میں تیرا باپ رہوں گا اگر میں یوکیسیر کی بزرگی یا تیری مصیبت سے واقف نہ ہوتا تو صرف مینٹر کی دوستی مجھکو تیری خبر داری پر آمادہ کر لی حقیقت میں نے اُسکو مثل غلام خریدا ہے لیکن اب وہ عمدہ تر نسبت سے اُس روپیہ کے واسطے جو میں نے اُسکے لئے دیا ہے میرے سب دوستوں سے زیادہ عزیز و مفتخر دوست ہے جو عقل میں تلاش کرتا تھا سو میں نے اس میں پائی ہے اور جو محبت نیکی مجھکو حاصل ہے سو اُس سے ہاتھ آئی ہے اسواسطے اسی وقت میں اُسکو آزاد دی دیتا ہوں اور تیری آزادی قائم رکھتا ہوں میں تجھ سے خدمت نہیں چاہتا صرف قدر دانی چاہتا ہوں ایسی سخت پریشانی اب ایک لحظہ میں ظاہر نہو سکے والی شادمانی کے ساتھ بدل گئی میں تباہی تارہ سے آزاد ہوا اور اپنے ملک کو پہنچنے والا تھا ایسی مدد ملی تھی کہ اپنے ملک کو پہنچ جاتا اور ایسے شخص کی قربت سے تسلی یاب تھا جسکی محبت میرے ساتھ سوائے محبت نیکی کچھ بنیاد نہ رکھتی تھی اور جو کچھ آرام کے واسطے ضرور تھا سو ملاقات مینٹر سے کہ پھر علیحدہ رہنے کا خون نہ ہاتھ چاہتا تھا۔

ہیزائیل

پلویٹو، مینٹر

پلویٹو

پلویٹو

مینٹر

مینٹر

ہیزائیل، مینٹر

ہیزائیل سیدھا اس بندر کو چلا مینٹر اور میں اُسکے پیچھے چلے اور ہم سب ساتھ سوار ہوئے ہمارے

میری، ہینڈل

ہاتھ پیچیدیا ہوئے تشریہ میں دمشق کو تجارت کی واسطے گئے ہیں انکا ارادہ تھا کہ جھکو بڑی قیمت پر ہینڈل کے ہاتھ فروخت کریں وہ ایک ایسے یونانی غلام کی ملاش میں تھا جو اسکو یونان کے رسم و رواج سے واقف کرے اور یونان کا علم سکھائے یہ ارادہ انکا غلط تھا کیونکہ بہت بڑی قیمت پر اسے جھکو خریدا کر لیا ہی ہستی یونانی مدبری کا علم جلد حاصل کر کے سیناس کے قوانین سیکھنے کے لئے کریٹ کو جانیکا قصد کیا اور چلد یا لیکن ہوا سے مخالف ہوا کی سیس میں لے آئی وہ اس مندر میں قربانی کو گیا ہی ابھی آتا ہوگا ہوا سے موافق ہمارے بادبان بھر چکی ہو اور ہجو جہاز پر بھاتی ہو ایٹلیکس تو خوش رہ جس غلام کو دیوتاؤں کا ڈر ہو سواپنے مالک کی خدمت میں حاضر رہنے کا فرض چھوڑ نہیں سکتا دیوتاؤں نے جھکو اسکا مملوک کیا ہو اور وے جانتے ہیں کہ اگر جھکو مجھ پر کچھ اختیار ہو تا تو وہ اختیار میں جھکو دیتا خوش رہ اور یوکیس کی تحصیل اور پتیلوپ کی گریہ و زاری یا درکھ اور یہ بھی یاد رکھ کہ دیوتا نصف ہیں ای دیوتاؤں تم جو بیگناہ کے بچا نیوالے ہو جانتے ہو میں کیسے ملک میں ٹیلیکس کو چھوڑتا ہوں میں نے کہا ای عزیز مینٹر تو جھکو یہاں چھوڑ نہیں سکتا میں مرونگا مگر جھکو بے اپنی ہمراہی کے جانے نہ دینگا لیکن کیا تیرا سر پائی مالک رحم نہیں رکھتا جو اتنی سختی کر گیا کہ جھکو میری آغوش سے جدا کر گیا وہ میری جان لیگا یا جھکو تیرے ساتھ چلنے دینگا تو نے خود جھکو یہاں سے بھاگنے کی نصیحت کی ہو پھر جھکو اپنے ساتھ بھاگنے سے کیوں منع کرتا ہو میں خود ہینڈل سے کونگا شاید وہ میری جوانی اور پریشانی پر رحم لائے جو عقل کا ایسا شایق ہو کہ اسکی تلاش دور دور کے ملکوں میں کرتا ہو بیشک ایسا وحشیانہ اور جنگلیانہ دل نہیں رکھتا ہوگا کہ بے اثر ہو میں اسکے قدموں پر گر دینگا اسکے زانو پکڑ دینگا اور جب تک مجھے تیرے ساتھ لچلنے کا اقرار نہ کرے گا تب تک اسے چھوڑا خود کو اسکی نذر کر دینگا اگر وہ قبول نہ کرے گا تو پھر جہاں میرا نصیب لیجا لیگا وہاں جا کر اپنی قبر میں جاؤنگا۔

میں نے یہ کلام کہہ چکا ہی تھا کہ ہینڈل نے مینٹر کو بلا یا میں اسکے آگے زمین پر ساجدا نہ جھکا ہینڈل نے مجھ اجنبی شخص کو اس حالت میں دیکھ کر پوچھا تو کیا چاہتا ہو میں نے کہا کہ اپنی زندگی چاہتا ہوں کیونکہ اگر جھکو مینٹر کے ساتھ جو تیرا نوکر ہو چلنے کی اجازت نہوگی تو مجھے مرنا پڑے گا میں اس یوکیس کا جو عقل میں سب یونانی بادشاہوں پر فضیلت رکھتا ہو اور جسے تیرے کو جو تمام ایشیا میں مشہور شہر ستانج کیا ہو بیٹا ہوں مگر تم سمجھ کہ اس بیان سے میں اپنی پیدائش کی بزرگی ظاہر کرتا ہوں اور اپنے غرور کا خراج چاہتا ہوں لیکن اپنی مصیبت کے دعویٰ کو مضبوطی دیتا ہوں تاکہ جھکو رحم آئے میں اپنے باپ کی تلاش میں اس شخص کے ساتھ

میرا، کیر

ہینڈل

ہینڈل

ہینڈل

ہینڈل، ہینڈل

میری

ہینڈل

ہینڈل، ہینڈل

ہینڈل، ہینڈل

ہینڈل

وہ زیادہ آرام سے کھڑا رہا اور ایک قدم بھی نہ بڑھا لیکن صرف دیوتا جانتے ہیں جس خوشی سے میں نے
 اسے دیکھا اور ہنسنے لگا اور کہا کہ نہیں نہیں یہ خیال نہیں ہے میں اسکو خوب پکڑے ہوئے ہوں اور
 مل رہا ہوں اس طرح پر میں نے ٹوٹے ہوئے لفظوں میں اپنی دل کی بے قراری ظاہر کی یہاں تک کہ رو دیا
 اور زیادہ بولنے کی طاقت ناپاک اس کے گلے سے لپٹ گیا وہ جھکورت اور بلائمت اور شفقت کی نظر سے
 ستقلانہ دیکھتا رہا آخر میں نے بولنے کی طاقت باقی اور پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے تیری عدم موجودگی
 میں مجھ پر کیا آفتیں آئی ہیں اور اب تیرے بغیر میرا کیا حال ہوتا میٹر میرے سوالات پر کچھ خیال نہ کر کے
 ایسی آواز سے کہ میں ڈر گیا بولا کہ یہاں سے بھاگ بھاگنے میں توقف نہ کر اس سرزمین کا سیوہ صرف
 نہر ہی یہاں کی ہوا و باکی بھری ہے یہاں کے باشندے و باکے مارے ہیں اور بولنے میں صرف
 اس مملکت نہر کو پھیلاتے ہیں ناپاک اور خراب شہوت جو سب زیادہ خوفناک بدی ہے اور جو پینڈورا
 یعنی بدی کے صندوق سے نکلتی ہے سب کے دلوں کو بد حال اور نیکی کا استیصال کرتی ہے بھاگ
 کسو اسطے دیر کرنا ہی بھاگ پھر کے ایک نظر نہ دیکھ اس جزیرے پر پھر ایک سخطہ اپنا خیال متوجہ نہ کر۔
 ابھی تک وہ بول رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ وہ ایک گہرے بادل سا غائب ہوا اور میری آنکھیں
 پھر ایک بار روشنی متواترہ کی شعاع سے روشن ہوئیں اور میرا دل ایک بار راحت مگر با طاقت خوشی
 سے بڑھا جو خواہش کی شور و شر انگیز خوشیوں سے برخلاف ہی ایک خوشی دیوانگی و خرابی کی ہے جو غریب
 جوش کو ہمیشہ تیز تر افسوس سے بدلتی ہے اور دوسری خوشی عقل کی پرسکین اور ستوی راحت ہے
 جو برکت عالیہ رکھتی ہے اور بادل بہ کثرت ہی نہ بقلیت یہ خوشی میرے سینہ میں بھری اور آنسو کے آنکھوں
 سے نکلی دنیا میں اس طرح پروانے سے زیادہ کوئی خوشی نہیں ہے مینے کہا وہ لوگ بڑے خوش
 نصیب ہیں جنکو نیکی اپنی سب خوشیوں کے ساتھ دکھلائی دیتی ہے اس طرح دیکھنا اسکو چاہنا ہی اور
 اسکو چاہنا خوش ہونا ہی۔

میں

پینڈورا

میں

میتروپولیس
ہیڈوپی

باپ کی تشیل کو یاد کر سکا اُس خواب نے بھی حسین میں نے مینٹر کو باغ ایلینیم یعنی بہشت میں دیکھا تھا میری نیکی کی اخیر کمزور کوشش کو دبایا اور امداد کی ہر ایک امید کو منقطع کر دیا ناگاہ ایک فرحت بخش سستی مجھ پر چھائی اور معلوم ہوا کہ جسکو میں زیر سمجھتا تھا سو میری رگ رگ میں سماتا ہی اور تسکین باطن کے ساتھ میرے عضو عضو کو فرحت پر لاتا ہی تاہم یکایک ہوش میں آ جانے سے میں اپنی قید پر روتا اور آہ بھرتا اور اشک بہاتا تھا کبھی ندامت سے شرماتا تھا اور کبھی نفرت سے بخود بوجھاتا تھا کہتا تھا کہ یہ جوانی زندگانی کا کیسا بڑا وقت ہی دیوتا جو آدمیوں کی آفتوں کے ساتھ ظالمانہ کھیل کرتے ہیں انکو جہالت کے کھیلوں اور شہادت کی تکلیفوں میں کس واسطے ڈالتے ہیں میرا سر پہلے سے ہی سنبھل گیا کیونکہ میں ہوا اور میرے پانوں لب گور کیونکہ میں نہیں پھلتے ہیں میں کیڑا نہیں سا جو میرے باپ کا باپ تھا پہلے سے کیونکہ میں نہیں ہو گیا مجھکو اس شرم انگیز کمزوری سے کہ واقف ہوں موت زیادہ پسند ہی ہے کلام ابھی میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ میرا غصہ گھٹا اور میرا ہوش افیون شہوت سے مغلوب خواب ہوا پھر شرم کا پابند نہ رہا جب تک ایک دوسرے ناگہانی خیال نے مجھے خواب غفلت سے نہ جگایا اور سخت تر افسوس کا بیشتر نہ لگایا میں اس ہیچ و تاب کی حالت میں اُن پاک درختوں کے درمیان بار بار دوڑنے لگا جیسا وہ ہرن دوڑتا ہی جسکو شکاریوں نے زخمی کیا ہی اُسکی سرعت اُسکو ایک لمحہ میں دور کے جنگل میں لیجاتی ہی مگر تیر تکلیف زرا اُسکے پہلو میں لگا رہتا ہی اس طرح بیفائدہ میں آپ سے بھاگتا تھا کیونکہ میرا غصہ تبدیل جاسے کم نہ ہوتا تھا۔

ایک دن میں اس حالت میں تھا کہ تھوڑے فاصلہ پر مجھ سے اُن درختوں کے تاریک مقام میں بیٹے دیکھا کہ مینٹر ہی لیکن نزدیک تر گیا تو اُسکی صورت زرد معلوم ہوئی اور اُس سے ایسا سختی آمیز افسوس ظاہر ہوا کہ مجھے اُسکے دیکھنے سے خوشی ہوئی بیٹے کہا اسی میرے پیارے دوست اور جاسے امید کیا یہ تو ہی فی الحقیقت یہ تو ہی یا تیرا جلد غایب ہو نیوالا خیال ہی جو میں دیکھتا ہوں یہ مینٹر ہی یا مینٹر کی روح جو اب تک میرے مصائب پر افسوس کھاتی ہی کیا تو اُن خوش نصیب روعوں میں شمار نہیں کیا گیا جو اپنی نیکی کا پھل پانے سے سرور میں اور جسکو دیوتاؤں نے بہشت کی پاک اور پامدار خوشیوں سے سرفرازی بخشی ہی اسی مینٹر بتا کہ تو زندہ ہی اور مجھے اپنی صلاح سے پھر خوش نصیب کر گیا تو میرے دوست کا صرن ایک خیال ہی ہے الفاظ کہتا ہوا میں اُسکی طرف خوش اور پیہم دوڑا

ویسے اس بندر میں نہیں جلائی جاتی اور نہ رسوبات خوشی اس کے خون سے ناپاک کیجاتی ہیں جو چار باسے
 بیان چڑھائے جاتے ہیں سو صرف محراب کے آگے چڑھائے جاتے ہیں اور ریسے ہی قبول ہوتے ہیں جو
 جوان اور سفید اور بے عیب ہوتے ہیں وے سرخ اور طلائی بندوں سے باز رہ جاتے ہیں اور تھکے
 سینگ طلائی رنگ اور کھپڑوں سے سجائے جاتے ہیں جب وے نذر ہو چکے ہیں تب انکو مناسب
 فاصلہ پر ایک مکان ہی اس میں لیجا کر وہاں کے پوجاریوں کے لئے کھانا بنانے کے واسطے قتل
 کرتے ہیں۔

خوشبو دار عرق بھی چڑھایا جاتا ہے اور عمدہ عزمہ دار شراب بھی پوجاریوں کا لباس ایک لبا اور
 سفید چوغہ ہی جس کے دامنوں میں طلائی گوٹہ لگا رہتا ہے اور کمر پر طلائی بنگہ سے باندھا جاتا ہے مشرق کی
 عمدہ دھوپ محرابوں پر رات دن جلائی جاتی ہے جس کا دھواں خوشبو کا بادل جس کے اثر تاہی مندر کے
 سب توں پھولوں کے ہاروں سے آراستہ رہتے ہیں اور پوجا کے تمام برتن طلائی ہوتے ہیں کل
 مندر کے اس پاس خوشبو دار لوہان کے درخت لگے ہیں اچھے خوبصورت لڑکے اور لڑکیوں کے سوا
 نہ دوسرا کوئی پوجاریوں کی نذر کرنے پاتا ہے نہ آتشکدہ میں آگ جلا سکتا ہے مگر یہ مندر اگرچہ کیسا ہی
 بڑا ہی تو بھی مریدوں کے بد طریقوں سے بدنام ہے۔

پہلے میں بیان کا حال دیکھ کر گھبرا یا لیکن رفتہ رفتہ عادی ہو گیا اور ظہور گناہ سے مجھے ڈر نہ معلوم
 دیا وہاں کے لوگوں کے طریقوں سے ایسا سخت متاثر ہوا وے میری پاکیزگی پر ہنستے تھے اور میری
 حیا و کمالت پر گستاخانہ اور مخمکانہ طعنہ کستے تھے میرا شوق پیدا کر نیکی واسطے طمع سے مجھے اپنے جال میں
 پھنسانے اور میرے سینہ میں آتش عشق بھڑکانی کی ہر طرح کوشش کرتے تھے میں نے دیکھا کہ میں ہر
 مزاحمت نہیں کر سکتا میری تعلیم کی تاثیر مغلوب اور میری پاکی ارادہ پست ہونے لگی اور جو بدی طریق
 سے میری طرف آتی تھی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا بلکہ گناہ سے خوف کھانیکے بدلے نیکی سے شرمانے
 لگا تھا میں اس شخص کی مانند تھا جو ایک عمیق اور تیز رو دریا میں پیرا چاہتا ہے لیکن اگر اس کے کنارے
 ڈھالو ہوتے ہیں اور انہر قرار نہیں پاسکتا تو رفتہ رفتہ اکتا کر آخر تھک جاتا ہے اس کے اعضا مکان سے بیحرکت
 ہو جاتے ہیں اور دھار پانی کی اسکو بہا لیجاتی ہے اس طرح گناہ کی بدنامی پر میری آنکھیں اندھی ہونے
 لگیں اور نیکی کی تکلیف سے میرا دل گھبرانے لگا پھر قوائے عقلی کو اپنی مدد پر نہ بلا سکا اور تقلید اپنے

مگر سیکو یہ اوسان نہ آتا تھا کہ جہاز کو چلائے یا دوسروں کو اسکا چلانا بتائے اس حالت میں بیٹے اپنی جان بچانے سے اپنے رفیقوں کی جان بچانا اپنا کام سمجھا اسلئے بیٹے پتو اور سنبھالی ناخدا ایسا مخمور تھا کہ اسے جہاز کے خطرے کی کچھ خبر تھی بیٹے ڈرے ہوئے جہازیوں کو تقویت دی اور بادبان اتروائے ڈائریکٹور نے زور سے ڈائریکٹور چلائے آخر ہم اُن چٹانوں سے باہر نکل آئے زمین مرگ کے سوا کچھ نہ سوچتا تھا۔ یہ وقت جہازیوں کو ایک خواب سا معلوم ہوا اپنی زندگی کے واسطے میرے بہت ممنون ہوئے اور میری طرف حیرت سے دیکھنے لگے ہم جزیرہ سٹیپرس میں اُس بہار کے مہینے میں پہنچے جو وینس کے واسطے مخصوص ہے یہ وہ موسم ہے جسکو اہل سٹیپرس اُس دیہی کی تاثیر سے متعلق جانتے ہیں کیونکہ اس وقت ہر ایک نباتات جان تازہ پاتی ہے اور گھماے سبزہ زار سے ہر طرف ایک ساتھ فرحت چھاتی ہے۔ جیون ہی میں کنارے پر گیا میں نے ہوا میں ایک طرح کی ملائی دیکھی جو اگرچہ جسم کو مست و سحر کر تھی تاہم طبیعت پر ایک طرح کی فرحت و مسرت لاتی تھی فی الحقیقت وہاں کے باشندے محنت سے ایسے نافرتھے کہ وہ ملک اگرچہ بہت سیراب و خوشنما ہے تو بھی اکثر ناکاشتہ بڑا ہی میں ہر کوچہ میں عورتوں سے دوچار ہوا جو بے احتیاطی سے کپڑے پہنے ہوئے تھیں وینس کی تعریف کے گیت گاتی تھیں اور پوچھنے کیواسطے آئے مندر کو جاتی تھیں خوبی اور خوشی اُنکی صورت پر عیاں تھی لیکن اُنکی خوبی میں بناوٹ تھی وہ شرم آگین سادگی تھی جس سے علی الخصوص خوبی زنان میں طاقت تسخیر پیدا ہوتی ہے اُنکی سندھ ادا اور نگارہ نظر اور سحر کیلی پوشاک ستانہ رفتار اور دجویا نہ کرشمہ اور شوق انگیزانہ سبقت جوئی وغیرہ نے میرے دل میں نفرت اور کراہت پیدا کی جو کچھ میری خوشی کے واسطے وئے ناز و سحر نے ظاہر کرتی تھیں اُن سے میں ناخوش ہوتا تھا۔

مجھ کو اُس دیہی کے ایک مندر میں لینگے جو اُس جزیرے میں کہی ہیں کیونکہ ستھیر اور ایڈیلیا اور پیفاس میں اُسی کی پرستش ہوتی ہے جس مندر میں میں گیا تھا سو ستھیر والا تھا اُسکی عمارت سنگ مرمر کی ہے دور اور ستوندار اور ستون ایسے موٹے اور اونچے ہیں کہ اُنکی صورت ہر ایک جانب سے نہایت عالیشان معلوم ہوتی ہے ستونوں کے اوپر محرابیں لگی ہیں اُنکے اوپر اُس دیہی کی دلچسپ حقیقت لکھی ہے دروازے پر چڑھاوا چڑھا نیوالو کا جھوم ہمیشہ رہتا ہے لیکن مندر کے احاطہ کے اندر زمین پاک پر کوئی قربانی نہیں چڑھائی جاتی بلکہ اون اور بچھڑوں کی چربی جیسے دوسرے مندروں میں

سدراس، وینس

سدراس

وینس

سیئورا، سدراس

سیئورا، سیئورا

حالت میں اُسکی گردن پر اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کو بڑھنا چاہا مگر زمین سے پانوں اٹھانیکی کوشش نہ کرنے کی ہیرے پانوں ہیرے نیچے رہے اور ہیرے ہاتھ ایک خالی سایہ پر پڑے گرفت میں نہ آیا اس کوشش میں جاگ پڑا اور سمجھا کہ یہ کراماتی خواب ایک الہام غیبی ہے ایک ایسا زبردست ارادہ مانع عیاشی و اعتبار نیکی ذاتی پیدا ہوا کہ مینے اہل سیرس کے نامزدانہ اور عیاشانہ طریقوں سے نفرت کی لیکن میں اس خیال سے کہ مینٹر مگر گیا ہے اور اب دریاے سٹکس سے پار جا کے مقام پاکان میں مقیم ہو گیا ہے بہت متاسف اور آشفتہ ہوا۔

سڈپرس

مینٹر، سٹکس

میں اس خیالی نقصان سے اس قدر گھبرا یا کہ رو دیا ملاعون نے دیکھ کر پوچھا کہ تو کیوں رویا میں نے جواب دیا کہ تم باسانی قیاس کر سکتے ہو کہ مجھ سا بخت جو اپنے ملک کو واپس جانے سے مایوس ہے کیسے روتا ہے مگر اس اثنائیں سب اہل سیرس جو جہاز پر تھے ایک عجیب خوشی میں مصروف ہوئے فی الحقیقت ڈانٹر چلائیوالے جنکو صرف التوائے محنت آرام تھا ڈانٹر چلاتے چلاتے سو گئے اور ناخدا نے پتو اچھوڑ کر پھولونکاتاج پہنا ایک بڑی صراحی لی اور بہت کسی شراب سے خالی کی باقی دوسروں کو پلائی دے بھی ویسے ہی مخمور ہوئے اور وینس اور کیو پڈ کی تعریف کے ایسے گیت گانے لگے کہ کوئی آدمی جو بالکی کا کچھ بھی پاس رکھتا ہے بلاخوف نہیں سن سکتا۔

سڈپرس

وینس، کیو پڈ

جب وہ خطرے سے اس قدر بخوف تھے ایک ناگمانی طوفان دریا کو بغیر اور آسمان کو سیاہ کرنے لگا ہوا گویا آزادی غیر مترقبہ کے دہقانی شوق میں آ کے بادبانوں میں شور کرنے لگی اور موجیں جہازوں کے پہلوؤں سے ٹکرانے اور جہاز انکے صدموں سے رونے اور چلانے لگے اب ہم ایک پہاڑ کی بلندی پر ترنے لگے سو کبھی ہمارے نیچے پھسل جاتا تھا اور سبکو پانی میں ڈبا تھا اور بکنے کسی چٹان بھی پاس ہی دیکھے جنہر لہرن ایک عجیب شور کے ساتھ ٹکراتی تھیں مجھ سے اکثر مینٹر کہا کرتا تھا کہ عیاش و نامزد کبھی دلیر نہیں ہوتے اور اب مجھ کو تجربہ دریافت ہوا کہ اسکا بہہ کہنا صحیح تھا کیونکہ سیرس والے جو خوشی سے اتنے بخود ہو رہے تھے اور شور و غل کر رہے تھے اب خطرہ دیکھ کے گھبرا گئے اور عورتوں کی طرح رونے لگے غم سے چیخ مارنے اور ہر پاس تکلیف سے پکارنے لگے شور و غل کے سوا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا بعض اُس خوشی کے نقصان سے روتے تھے جو پھر آئینوالی تھی اور بعض دیوتاؤں کے ساتھ یہ سست عہد کرتے تھے کہ اگر ہم اپنے بندر کے کنارے پر سلامت سے پہنچ جائیں گے تو قربانی چڑھائیں گے

مینٹر

سڈپرس

کللی تھی تب خود ملک الزعد اسکو برابر نہ دیکھ سکا ہو گا یمن نے دیکھا کہ وہ عجب سرعت سے اتری اور آنا فانا
 ویاں پہنچی جہان میں کھڑا تھا اسنے سسکا کے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھا اور یہ کلام کہا اے جوان
 یونانی تو اب میری حدود میں داخل ہو گا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس جزیرہ مبارک میں پہنچے گا
 جہان میرے قدموں میں ہر ایک خوشی پیدا ہوتی ہے ویاں تو میری محراب پر دھوپ یا لو بان چڑھائیو
 میں تجھ کو بے انتہا خوشی بخشوں گی اسلئے اپنے دل کو بہت امید وار رکھ اور اس خوشی کو مت چھوڑ جو سب سے
 زیادہ زبردست دیوی اب تجھ کو دیا چاہتی ہے۔

کروپڈ

اسی عرصہ میں مینے طفل کیو پڈ یعنی ملک العشق کو دیکھا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے پروں سے اپنی ما کے
 گرد اڑ رہا تھا دلربا ملائچی اور طفولیت کی شبیہ سادگی اس کے چہرے سے ظاہر تھی لیکن اسکی
 آنکھوں میں جو سینہ سوز روشنی سے افروزان تھیں کچھ چیز ایسی تھی کہ میں بلا خوف نہیں دیکھ سکتا
 تھا فی الحقیقت اسنے میری طرف تبسم سے دیکھا مگر یہ چڑانے اور ستانے کا ظالمانہ تبسم تھا اس نے
 اپنے ترکش زرین سے تیز ترین تیر چننا اور اپنی کمان چڑھائی ابھی چلے سے تیر چلنے نہ پایا تھا کہ یکا
 تنروانے ظاہر ہو کے اپنی سپر بے ریاں میرے آگے کی اسکی صورت میں ویسی شائقانہ ملائچی اور
 عاشقانہ کمزوری تھی جیسی مینے وینس کی طلعت و ہیئت میں دیکھی تھی تنروا کی خوبی سادہ اور پاکیزہ
 اور بے ساختہ تھی ہر ایک بات اسکی اصلی و قدرتی تھی مگر ایک طرح کی جان اور توان اور شان
 رکھتی تھی کیو پڈ کا تیز و زور کافی نہ رکھنے سے اس سپر کے آگے بے اثر تھا زمین پر گر پڑا تب اسنے شرم
 وغیرت سے متاثر ہو کے اپنی کمان اتاری اور آہ سے اپنی ناسیدی ظاہر کی تنروانے کہا امی مغرور
 لڑکے یہاں سے جاتھکو صرف ان لوگوں پر اختیار ہی جو عقل و نیکی و عزت کی بڑی فرحتوں کو چھوڑ
 کے شہوت کی بکینہ خوشیوں کو پسند کرتے ہیں وہ غصہ ممنوعہ سے شرمائے بے جواب واپس اڑا اور وینس
 پھر واپس پر چڑھی مینے اس کے رتھ اور فاختہ کو نیلے اور سنہری بادلوں میں بہت دیر تک جاتے ہوئے
 دیکھا لیکن پھر شناخت نہ کر سکا اور جب مینے اپنی آنکھیں کھلیں تب تنروا ابھی غایب ہو گئی۔

مینو

وینس، مینو

کروپڈ

مینو

وینس

جولیمپس

مینو

ہولی میٹم

مینو

مینو

پھر مینے خود کو ایک فرحت افزا باغ میں دیکھا جسے مجھے ایلینزیم یعنی بہشت کے باغ کی یاد دلائی یہاں
 جھکھوینٹر ملا اور یہ بات بولا اس مہلک ملک اور جزیرہ و با سے بھاگ یہاں کی ہر ایک ہوا میں شہوت
 بھری ہے اور بہادرانہ نیکی ڈرتی ہے اور سلامت صرف بھاگنے سے ملتی ہے جو وقت مینے مینٹر کو دیکھا خوشی کی

ایکلیئر پر فضیلت دی تھی بلکہ تھیسس پر جس نے دنیا کو اپنی نیکیوں سے معمور کیا ہو اور ہر کوئی لیز پر بھی
جنے آسمانوں پر جگہ پائی ہو کیا تو نے اس ستائش کی زیادتی پر خیال نہیں کیا اور اُسکی توصیف کو درست
سمجھا کیلپسو خود ایسی بوجب جھوٹھ پر ہستی ہو جو اسے صرف اس واسطے کہی ہو کہ اُسکو یقین ہو کہ تو ایسا غریب
ہو کہ ایسی بے بنیاد خوشامد سے خوش ہوگا اور ایسا کمزور ہو کہ ایسے ناممکن مبالغہ سے مغلوب ہوگا۔

پھر وہ دہان کے جہان وہ وہی اُنکی نظر تھی جیون ہی اُسے انکو دیکھا مجبور تبسم کیا اور اظہار
خوشی سے اُس خوف و اضطراب کو جس سے اُسکا جگر پر اثر تھا چھپانا چاہا کیونکہ وہ پیش بینی سے جانتی تھی
کہ مینٹر کی ہدایت سے ٹیلی میکس یو کیسز کی طرح اُسکے جالوں سے نکل جائیگا اُسے کہا کہ اے عزیز ٹیلی میکس
اور مجھ کو شوق کی بھڑائی سے بچا میں تمام رات خواب میں دیکھتی رہی ہوں کہ تو نے فیثیہ سے تیس
میں جا کر ساختا جدید ہم پہنچائے ہیں اسلئے زیادہ وقت نہ کہو اور مجھ کو اُنکے علم سے جلد آگاہ اور تیار
کے انتشار کو آخر کرتب وے ایک سبزہ زار پر بیٹھے جسکے بیچ بیچ میں جا بجا گلہاے ہنشتہ دہان اور اوپر
ورختہاے گنجیدہ سایہ کنان تھے۔

کیلپسو نہ بار بار مجھانہ محبت کے ساتھ ٹیلی میکس کی طرف نظر کرنے سے خود کو روک سکتی تھی اور نہ بلاغیت
دیکھنے سے کہ میری آنکھ کے ہر ایک غمزے کو مینٹر بے دیکھے نہیں رہتا اُسکی سب پر بیان نصف حلقہ دار
صف باز دھے ہوئے خاموش کھڑی تھیں اور توجہ کی نہایت بھڑائی کے ساتھ آگے کو جھکی ہوئی
تمام جماعت کی آنکھیں بلا حرکت ٹیلی میکس پر متوجہ تھیں وہ نیچے کو دیکھتا ہوا اور خوشنما حیا سے متاثر ہوتا
ہوا اپنی داستان اس طرح بیان کرنے لگا۔

اب تک ہمارے بادبان ہوائے موافق کے دم سے پورے نہ بھرے تھے کہ فیثیہ کے ہوا رکنارے
نظر آنے سے رہ گئے اب میں تیسپرس والونکا ہم صحت ہوا اُنکے طریقوں سے بالکل ناواقف تھا ارادہ کیا کہ
خاموش رہوں تاکہ سبکی باتیں سنوں اور نہایت مشتبہ شائستگی سے اپنے رفیقوں کا شریک بنوں ناگاہ
ایک ایسا پُر زور خواب مجھ پر غالب ہوا کہ میرے تمام اعضا سے اختیاری حرکت جاتی رہی کثرت راحت میں
ڈوب گیا اور دل فرحت سے اُمنڈ آیا میں نے سوچا کہ یکا یک بادل پھٹے اور روئیں یعنی ملکہ حسن یعنی
زہرہ کو اُسکے رتھ پر جسکو دو وفاختہ کپھختی تھیں دیکھا وہ اپنے سن کی تمام نورانیت اور جوانی کی تمام
بشاشت اور تبسم کی تمام ملائمت اور دلربائی کی تمام قوت کے ساتھ ایسی نظر آئی کہ جب وہ پہلے دریا سے

ہیکیلیون
ٹیلی میکس

کیلپسو

مینٹر
ٹیلی میکس
ٹیلی میکس
ٹیلی میکس
ٹیلی میکس

کیلپسو
ٹیلی میکس
مینٹر

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

پولیسی

وہ جانے دیگی تجھ کو تیری نخوت نے بے تمیز کر دیا ہے اسنے کچھ قصہ سنانے کا اور پولیسز کے سوانح اور مسکلی عاقبت بتانے کا اقرار کیا ہے مگر اسین اسنے ایسے وسائل حاصل کر لئے ہیں کہ تجھ کو بہت کچھ کہیگی اور کچھ نہ بتائیگی اور جو دریافت کیا جا رہی ہے سو تجھ سے دریافت کر لیگی خوشامدیوں اور خود مطلبوں کے ایسے ہی کام ہوئے ہیں ای ٹیلی میکس تو اتنا عقلمند کہ ہوگا کہ نخوت کے صدمے روک سکیگا اور جس بات سے عزت بڑھتی ہے اسکا نہ کہنے کے وقت کہنا دبا سکیگا فی الحقیقت دوسرا اس عقل کی تعریف کرتے ہیں جو تو اس عمر میں کتنا ہے جس عمر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بیوقوفی معاف ہو سکتی ہے لیکن میں تجھے کچھ معاف نہیں کر سکتا تیرے دلوں صرف میں جانتا ہوں اور ایسا دوسرا کوئی نہیں ہے جو تجھ کو اتنا چاہتا ہو کہ تیرے عیب تجھ کو بتائے اب تک تیرا باپ تجھ سے عقل میں کتنا ہی بڑھکر ہے۔

ٹیلی میکس

لی میکس، کالیپو
مندرسیسیلی
میتز

ٹیلی میکس نے کہا کیا پھر میں اپنے مصائب کا بیان کرنے سے کیلپسو کو انکار کرتا مینٹر نے جواب دیا نہیں لیکن صرف ایسے حالات بیان کر کے جو اسکا رحم پیدا کرتے تو اسکے شوق کو پورا کرتا تو اسکو کہتا کہ فلان فلان جگہ مدت تک بٹھکنے کے بعد میں سسلی میں قید ہوا اور پھر میں غلام بنا اتنا کہنا کافی تھا اسکے سوا جو کچھ کہا ہے اسنے اس زہر کو زیادہ اثر دیا ہے جواب اسکے دل میں زور کر رہا ہے یہ وہ زہر ہے کہ میں دیوتاؤں سے دعا مانگتا ہوں کہ تیرے دلوں اس سے بچائیں۔

ٹیلی میکس، مینٹر

کالیپو

ٹیلی میکس نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے مینٹر نے جواب دیا کہ اب تو اپنی داستان کا اخیر نہیں چھپا سکتا کیلپسو بہت ہشمار ہے جو جانتا چاہتی ہے اسکے چھپانے میں دہوکہ نہیں کھائیگی اور ایسی کوشش صرف اسکی ناخوشی پیدا کر لیگی اسلئے کل تو اپنے حال میں وہ سب باتیں بیان کر جو دیوتاؤں نے تیرے واسطے کی ہیں اور آئندہ زیادہ تر احتیاط کے ساتھ اپنے وہ حالات بیان کر جو قابل تعریف مقصور ہوں یہ نصیحت مشفقانہ ٹیلی میکس نے ایسی الفت کے ساتھ قبول کی جیسی الفت کے ساتھ اسنے کسی بھی بھروسہ والے نے جھٹ پٹ آرام کیا۔

ٹیلی میکس

مینٹر، کالیپو

ٹیلی میکس

کالیپو

پولیسی

جیون ہی آفتاب کی شعاعاے اولین پہاڑوں پر چلے گئے مینٹر نے کیلپسو کی آواز سنی جو پاس کے جنگل میں اپنی پر پونکو بلاتی تھی تب ٹیلی میکس کو جگایا اور کہا کہ اب خواب کی دست درازی روکنے کا وقت ہے اسٹھ اب کیلپسو کے پاس چلے لیکن اسکی بات پر اعتماد نہ کیجیو اپنا دل اسکی طرف سے روکیو اور اسکی ستائش کے مزہ دار زہر سے ڈر کر کل اسنے تجھ کو تیرے باپ وانا پولیسز پر اور مغلوب نہو سکنے والے

سنتی تھی اب اسکو روکا تاکہ وہ کچھ آرام کرے اور کہا کہ اب وقت ہے کہ تو اتنی تکالیف کے بعد کچھ شیرینی خواب کا مزہ پائے اس جزیرے میں تجھے کسی بات کا ڈر نہیں ہے ہر ایک چیز تیرے تابع ہے اس لئے اپنا دل خوشی کیونٹے کشادہ کر اور اسکو آرام کی تمام برکتوں کا جو دیوتا تیرے لئے تیار کر رہے ہیں مقام بنا اور کل تب صبح کی گھنٹہ انگلیان مشرق کے دروازہ زرین کا تالا کھولینگی اور آفتاب کے گھوڑے دریائے دن کی شعلوں کو پھیلاتے ہوئے اور آسمان سے ستاروں کو آگے سے ہٹاتے ہوئے مکھین گے تب امی عزیز ٹیلی میکس تیری تکالیف کی داستان پھر سنوں گی تو عقل اور محبت میں اپنے باپ سے بھی سبقت لیگیا ہے اور نہ ہیگٹر کو نفع کر نیوالا ایکلیئر اور نہ دوزخ سے پھر آنیوالا تھیسٹس اور نہ بہت سے دیوون سے زمین کو چھڑانیوالا ایلنسیڈیز تیری سی ثابت قدمی یا نیکی رکھتے تھے گہرا اور پورا خواب تیری رات کو گھٹائے اگرچہ وہ مجھ کو بہت لمبی اور ٹھکانیوالی ہوگی اور کیسی ہیصبری کے ساتھ میں تجھ کو پھر دیکھنا اور تیری آواز کو سنا اور جو سن چکی ہوں سو تجھ سے دہراؤنا اور جو نہیں سنا ہے سو تجھ سے کھانا چاہوں گی پس امی عزیز ٹیلی میکس اپنے اس دوست کے ساتھ جسکو دیوتاؤں کی مہربانی نے تجھ سے پھر ملایا ہے اس مکان میں جا جو تیرے خواب کیواسطے تیار کر رکھا ہے مارفیس یعنی ملک النوم تیری ہلکوں میں جواب کھلی رہنے سے بھاری ہو رہی ہیں اپنا مہربانہ اثر اور تیرے اعضا میں جو محنت سے ٹھک گئے ہیں فرح بخش سستی پیدا کرے اور سرور و فراخواب کو تیرے گرداگرد بازی کرائے اور تیرے دماغ کو نفیس خیالات سے بھرے اور جو کچھ انکو جلد ہٹا سکے اسکو تجھ سے دور رکھے۔

تب وہ دیوی ٹیلی میکس کو اس دوسرے علیحدہ مکان میں لیگی جو کم دہقانی اور باعث شادمانی تھا اس کے ایک حصہ میں ایک چشمہ آب کی نیند لانے والی سرسراہٹ ہارے ماندے کے واسطے خواب کی طالب تھی اور دوسرے حصہ میں اسکی پر یون نے ایک قسم کی ملائم گاہ کے دو بستر لگا رکھے تھے انپر دو بڑے چمڑے بچھائے تھے ایک شیر بر کا ٹیلی میکس کے لئے اور دوسرا بچھ کا میٹر کے لئے۔

اب وہ تنہا تھے لیکن میٹر نے اپنی آنکھ کو خواب کے حوالہ کرنیکے پہلے ٹیلی میکس سے کہا کہ تیرے سوانح کے بیان کی خوشی نے تجھ کو جال میں پھنسا یا ہے کیونکہ ان خطروں کے اظہار سے جنہر تو اپنی بہت اور حکمت سے غالب آیا ہے تو نے کیلپسو کو تسخیر کیا ہے اور جس قدر تو نے اس کے اشتیاق کو اشتعال دیا ہے اسقدر خود کو اپنی قید کا یقین کیا ہے کیا اس سے ایسی اسید ہو سکتی ہے کہ جسے خوش کرنیکی ایسی طاقت ظاہر کی ہے اسکو

دیلی میکس

ہیوٹر

دیلی میکس
ٹیلی میکس

دیلی میکس

دیلی میکس

مارفیس

دیلی میکس

دیلی میکس
میٹر
میٹر
دیلی میکس

کیلپسو

نارینل

ان رنجماں دوستدارانہ اور فرح بخش دروہا سے نکو کارانہ کو کم سے کم ایک لفظ اپنے دل میں بار و بخیو اور حجبہ کیمخت نارینل کو آہ کے ساتھ یاد کیجیو جس سے میری مصیبت اور تیری محبت ایک ساتھ ظاہر ہو۔ جب اسے یہ کہہ میرا دل اندر سے پھلا وہ جواب کا منتظر تھا کہ میں اس کے گلے سے لپٹ گیا اور میری آنکھوں نے اس کو اشکوں سے تر کیا لیکن منہ سے ایک لفظ بھی نہ بول سکا اسلئے چپ چاپ بہکنا رہوئے پھر وہ مجھ کو اس جہاز پر لگیا جب پہنے لنگڑا اٹھایا وہ کنارے پر کھڑا رہا اور جب بادبان چڑھایا اور جہاز چلنے لگا ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے جب تک مطرح نظر کم ہوتے ہوتے نظر سے گم نہوا۔

باب چہارم

کیلیپسو کا ٹیلی میکس کو بیان کرتے ہوئے روکنا کہ اب جا کے آرام کرا اور مینٹر کا تنہائی میں اس کو اپنا سب حال ظاہر کر نیکی واسطے ملاست کرنا اور چونکہ اس نے اس کا ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اسلئے صلاح دینا کہ اب چھپا اور ٹیلی میکس کا بیان کرنا تیرے سیپرس کو جاتے ہوئے اپنا یہ خواب دیکھنا کہ تمروانے اس کو وینس اور کیو پڈ سے بچایا اور پھر خیال میں مینٹر کو دیکھنا اور اس کا اس کو دھمکانا کہ اس جزیرہ سیپرس سے بھاگ اور اس کے بیدار ہونے پر یقین کرنا کہ اگر وہ پتوار نہ سنبھالے گا تو طوفان سے جہاز ڈوب جائیگا کیونکہ سیپرس والے سب شراب سے مست تھے اور ساحل پر پہنچنے کے بعد عیاشی کے نہایت خراب نظائر دیکھے ڈرنا لیکن ہیزائل کا جس کے ہاتھ مینٹر فرخت ہوا تھا اس عرصہ میں سیپرس کو آنا اور ان دونوں دوستوں کا باہم ملنا اور اس کا ان کو اپنے ایک جہاز پر جو کرپٹ کو جاتا تھا سوار کرنا اور اس سفر میں ایملیفٹرائٹ (وریائی دیہی) کو اپنے ساتھ پرچمین دو گھوڑے جتے تھے سوار دیکھنا جو بہت بڑا اور وچپ تماشا تھا۔

کیلیپسو نے جو اب تک یحکرت بیٹھی تھی اور نہیں ظاہر ہو سکنے والی خوشی کے ساتھ ٹیلی میکس کے سوانح

کیلیپسو
ہیلی میکس
مینٹرہیلی میکس، رگر
سدرمسمینوا، وینس
کیو پڈمینٹر
سدرمس

سدرمس

ہیلی میکس
مینٹر

سدرمس

کیو
ہیلی میکسکیلیپسو
ہیلی میکس

اس ملازم کو اسکے پاس بہت جلد بھیجا اسنے اسکا پیغام اسطرح پڑا کہ ایسا رلی کی یہ خوشی ہو کہ جو یہیں
کو تو ریان لایا ہو اسکو بادشاہ سے ظاہر کر اور تجھے یہ سدا ادا خوشی کے اور کچھ نہیں پتا نہی ہو اور جو کام
تیرے ذمہ ہی آسکی ہو اب یہی اپنے ذمہ لیتی ہو اور اپنے دوست کو اہل سچہرے کے ساتھ فوراً سوار ہو کر
وے تاکہ وہ پھر اس شہر میں نظر نہ آئے تا ریل نے یہ پیغام نہایت خوشی سے سنا اور اسکی سیارا رلی کا
فوراً اقرار کیا اور وہ ملازم اپنی کامیابی سے خوش ہو کر ایسا رلی کو اطلاع دینے کیواستے واپس گیا نہی
اس موقع پر ہم نے اس عنایت غیبی کا شکر کیا کہ چاکر چار ہی راستبازی کا انعام بخشا اور جو راستبازی
کے واسطے ہر ایک چیز نقد کی چاہتے تھے انکو اپنا اعجاز دکھایا ہم اس بادشاہ سے ڈرے بہت خود کو
طمع اور شہوت کا استدر پابند کر رکھا تھا ہم نے کہا کہ جو فریب سے اتنا شک رکھتا ہو سو فریب کھانے کا مستحق
ہو اور درحقیقت جس سزا کا مستحق ہو سو پاتا ہی کیونکہ وہ جیسا صادق کو کاذب سمجھتا ہو ویسا وہ خود کو ایسے
کلمتوں کے ہاتھ میں رکھتا ہو جو ظلم پیشہ ہیں اور ظلم کرتے ہیں اور وہ ان کا برا کیا آدمی دیکھتا ہو جس فریب
میں وہ پھنستا ہو جب پکلیں اس بجا تھجہ کا وسیلہ بدکاری تھا تب دیوتاؤں نے بدکاروں کے کذب کو
ملکو کاروں کے لئے جو جھوٹ بولنے سے مرنا کم مہیا جانتے ہیں ذریعہ حفاظت بنایا۔

جب ہم یہ خیالات کر رہے تھے تب ہم نے دیکھا کہ ہوا بدلی اور سچہرے کے سمیر کو موافق ہوئی تا ریل
بولاکہ اسی میرے عزیز ٹیلیکس دیوتا تھجہ ہر بان میں اور تیری مخلصی کامل کیا چاہتے ہیں اس ظلم کے ملعون ساغر
سے بھاگ ہر ایک سر زمین میں زلیست و مرگ کے ساتھ تیری پیروی باعث فرحت و عزت ہو مگر افسوس
ہو کہ مجھ کو قسمت نے اس کمخت ملک کے ساتھ متعلق کیا ہو میں اس ملک میں تکلیف پانے کو پیدا ہوا ہوں
اور شاید اسکی تباہی میں ہی تباہ ہونگا لیکن اگر میری زبان پھر بھی راستبازی کے ساتھ وفادار
رہیگی اور میرا دل صفائی کے ساتھ مستقل رہیگا تو اسکا کچھ مضائقہ نہیں ہو لیکن اسی عزیز ٹیلیکس
تیرے واسطے میری یہ دعا ہو کہ جو دیوتا اپنی عقل سے تیری رہنمائی کرتے ہیں سو اپنی بخشش کی حد
تک جو نیکی پاکبازانہ اور فیاضانہ اور معززانہ ہو سو تجھ کو عطا فرمائیں اور اسکو تجھ میں ہمیشہ قائم رکھیں
تو ہر ایک خطرے سے محفوظ رہے اور خیریت سے اٹھتا کہ میں ہنچے اور اپنی ہاپنیلوپ کو مدعیوں کے زعم
سے رہا کرے تیری آنکھیں تیرے باپ وانا یو لیسز کو دیکھیں اور تیرے ہاتھ اسکی گردن کے حائل ہوں
اور وہ تجھے بیٹے سے خوش ہو جو آئندہ اسکے نام کو زیادہ عزت دینے والا ہو لیکن اپنی آسائش کے دریا

رےسٹاروی

سڈمیس

نارویج

رےسٹاروی

پیمیلین

سڈمیس، نارویج

دیلی مے کس

دیلی مے کس

اڈیالہ، پینوئو

یولیسیز

اسکا طریقہ چالاکی کا تھا اور اسکا مخصوص خطاب ملایم اور موثر تھا لیکن اگرچہ خوش کرنے کی اتنی طاقت رکھتی تھی تو بھی دلرباؤں کی مانند ظالم اور کینہ کش تھی اور اپنے خراب ارادوں کو دریافت نہوسکتے والے فریب سے چھپا سکتی تھی اپنی خوبی اور عقل اور سرود کی شیرینی اور بربط کی خوش نوائی کے وسیلے سے بگلیکین پر غالب تھی اور بگلیکین نے اپنی معشوقہ کے عشق کے غلبہ میں اپنی بیگم ٹوفا کو چھوڑ دیا تھا وہ صرف اسکی خوشی کا خیال رکھتا تھا اور یہ بڑی بہتور اور حوصلہ والی تھی اور بگلیکین کی طبع باعث بدنامی ہونے پر بھی اس عورت کے بے انتہا عشق سے ہی زیادہ تر خراب تھی لیکن اگرچہ اس عورت کے ساتھ اسکو تنہا عشق تھا تو بھی یہ اسکو حقارت اور نفرت سے دیکھتی تھی اور ایسا دکھاتی تھی کہ اپنی زندگی اسکی صحبت کے واسطے رکھتی ہی تو بھی اسکا دل اسکی قربت سے بیمار تھا۔

اسوقت ٹیرین لیڈیہ کا ایک ملیکن نامی نوجوان تھا سو بہت خوبصورت تھا اسکو صرف اپنے رنگ کی لطافت بچانے اور اپنے بھورے بال اپنے کاندھوں پر پھیلانے اور اپنے جسم پر عطر لگانے اور لباس درست رکھنے اور اپنے بربط کے ساتھ اپنا عشق بازارہ سرود ملانے کا شوق تھا ایٹاربی اس جوان کے عشق میں بیقرار تھی لیکن وہ اسکو نہیں چاہتا تھا کیونکہ جیسے یہ اس کے عشق میں ویسے وہ ایک دوسری عورت کے عشق میں مبتلا تھا اور بادشاہ کے حسد سے ڈرتا تھا ایٹاربی نے اپنی بیقدری دیکھی اور نا اسیدی کے طیش میں ارادہ کیا کہ جو اسکی محبت نہیں چاہتا ہو سکے تو اس کے انتقام کا مزہ چکے اسلئے سوچا کہ بادشاہ سے ظاہر کرے کہ وہ پردیسی جسکو اسنے سنا ہے کہ ناریل ٹیرین لایا ہے اور جس کے واسطے تحقیقات کا حکم دیا ہے لیکن اس فریب میں وہ اپنی فکر و کوشش سے اور جن سے اندیشہ تھا کہ بگلیکین کو ظاہر کر دے انکو رشوت دینے سے کامیاب ہوئی کیونکہ بگلیکین نیکی آپ چاہتا تھا نہ دوسروں میں دیکھ سکتا تھا اس کے آس پاس نالایق نر دوست رہتے تھے جو بے اندیشہ اس کے احکام کی تعمیل کرتے تھے گو کیسے ہی نا انصفا اور ظالمانہ ہوتے تھے یہ بد بخت ایٹاربی کے اقتدار سے ڈرتے تھے اور بادشاہ کو فریب دیتے تھے اسکی مدد کرتے تھے اس خیال سے کہ مبادا بیگم بادشاہ جو اسکی جاے اعتماد ہو نا خوش ہو جاوے اس طرح لیکن اگرچہ تمام ٹیرین اہل لیڈیہ مشہور تھا مجھ پر دیسی کے عوض جسکو ناریل مصر سے لایا تھا قید خانہ میں گرفتار ہوا۔

لیکن ایٹاربی نے اس اندیشہ سے کہ اگر ناریل بادشاہ کے حضور آئیگا تو میرے فریب کو ظاہر کرے گا

پیغمبلیشن

پیغمبلیشن، روفا

پیغمبلیشن

دھار، لیڈیا
میلکان

رستاربی

رستاربی

ناریل، دھار
میلکان

پیغمبلیشن

پیغمبلیشن

رستاربی

میلکان، دھار
لیڈیا، ناریل

رستاربی
ناریل

کرنا ہوگا لیکن تو بالاعتبار ثابت کیجیو کہ تو اہل سیکس ہی ایمیتھس شہر کا رہنے والا اور وینس کے بت تراش کا بیٹا ہی اور میں تیرے کلام کی تصدیق کرونگا کہ میں آگے سے تیرے باپ سے واقف ہوں شاید بادشاہ زیادہ تحقیقات نہ کر گیا اور مجھے یہاں سے جانے دیگا صرف یہی تدبیر ہی جس سے تو اور میں دونوں بچ سکتے ہیں۔

ناریل کی اس صلاح پر میں نے جواب دیا کہ مجھے کبھت کو مرنے دے تب ہی میری قسمت میں بدی ہی میں بیخوف مر سکتا ہوں تبھکو اپنی آفت میں نہیں ڈالا جاہتا کیونکہ میں بلا ممانوں جی سکتا ہوں لیکن جھوٹے نہیں بول سکتا میں اہل یونان ہوں پھر ایسا کہنا کہ میں اہل سیکس ہوں آدیت سے دور ہی دیوتا میری صفائی سے آگاہ ہیں اگر انکی رائے کے موافق ہوگا تو اپنی طاقت سے بچائینگے لیکن خون کے مارے جھوٹے بولکر اپنی جان بچانا نہیں چاہتا۔

ناریل نے کہا کہ اس جھوٹے میں کچھ گناہ نہیں ہی اور نہ اس سے دیوتا ناغوش ہو سکتے ہیں یہ جھوٹے کسیکا بُرائی نہیں کر لگی بلکہ ایک بگناہ کو بچائینگے اور بادشاہ کو بھی دھوکہ ندیگی ظلم اور بے انصافی کے گناہ سے اُسکو محفوظ رکھینگے تیری محبت نیکی عجیب ہی اور تیرا اعتقاد مذہبی وہی۔

میں نے کہا یہ جھوٹے ہی اور میرے نزدیک یہ دلیل کافی ہی کہ جو شخص دیوتاؤں کے حضور میں بولتا ہی اور راستبازی کا برابر اور ہمیشہ ممنون رہتا ہی اُسکے لائق نہیں ہی جو شخص راستی سے عدول کرتا ہی سو دیوتاؤں کو ناراض کرتا ہی اور خود کو ستاتا ہی کیونکہ عقل کی ہدایت کے خلاف چلتا ہی اسلئے مجھ سے ایسا کام نہ کر جو تجھے اور مجھے دونوں کو زیبا نہیں ہی اگر دیوتا ہمارے اوپر مہربانی کی نظر رکھتے ہیں تو سے ہمارے سانی سے مخلصی بخشیں گے اور اگر انکو ہمارا مرنا پسند ہی تو ہم راستی کے واسطے شہید ہونگے اور آدیوں کے واسطے اپنی نظیر چھوڑینگے کہ زندگی پر نیکی مقدم ہی پہلے ہی سے میں اپنی زندگی کو فضول سمجھتا ہوں کیونکہ یہ صرف ایک تسلسل مصائب ہی اور تیری زلیت کو باعث خطر ہی ای میرے عزیز ناریل مجھے اس بات کا افسوس ہی کہ کہیں مجھے کبھت پناہ پذیر کی دوستی تیری زلیت کی واسطے مہلک نہوے۔

یہ تقریر جو بہت عرصہ تک قائم رہی آخر ایک شخص کے آجانے سے بند ہوئی جو ایسا دوڑتا ہوا آیا کہ فوراً بولنے کی طاقت نہ رہی مگر جلد معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ کا ایک دوسرا ملازم تھا اور اُسکو ایسا ربی نے بھیجا تھا ایسا ربی ایسا حسن رکھتی تھی کہ کسی آدمی زاد کو میسر نہ تھا اور ایسا دل کہ طاقت تسخیر رکھتا تھا۔

سدرپرس. ریمپ
وینس

ناریل

سدرپرس

ناریل

ناریل

رستاروی

رستاروی

پڑھنا اور آندھی سے نہ ڈرنا سکھاتے ہیں اس طرح آدمی اپنی خوشی سے سرکاری کام کی لیاقت حاصل کرتے ہیں ایسے
 درست انتظام سے کہ عادت پڑ جاتی ہو اور ایسے یقینی انعام سے کہ انکی امید منقطع نہیں ہو سکتی اور حقیقت میں
 صرف حکومت سے کچھ نہیں ہو سکتا صرف اطاعت جیسی کشتی کو ناخدا کے ساتھ ہی کافی نہیں اطاعت کو شفقت
 سے تقویت چاہیئے اور آدمی کو محنت میں اپنا فائدہ متصور ہونا چاہیئے جو حکم کے حصول مطلب کو ضرور ہی۔
 بعد اس گفتگو کے نارہیل مجھ کو سرکاری اسباب خانوں اور سلخ خانوں اور دوسرے کارخانوں
 میں جو ہزار سازی سے علاقہ رکھتے ہیں لے گیا میں نے ہر ایک شے کو خوب غور سے دیکھا اور جو کچھ دریافت
 ہوا سو لکھ لیا کہ کوئی مفید بات پھر فراموش نہ ہو جائے۔

نارہیل

لیکن نارہیل بگلیٹین کے مزاج سے خوب واقف تھا اور میرے ساتھ بڑی محبت رکھتا تھا پھر بھی میری
 روانگی کے واسطے بیقرار تھا بادشاہ کے جاسوسوں کی واقفیت سے ڈرتا تھا جو رات اور دن شہر میں
 ادھر ادھر پھرتے تھے مگر ہوا مجھے سوار ہونے کی اجازت نہ دیتی تھی ایک روز جب ہم معمول سے زیادہ خیال
 کے ساتھ بندر کو دیکھ رہے تھے اور کئی سوداگری کے واقف کار سوداگروں سے کچھ پوچھ رہے تھے
 بگلیٹین کے ملازموں میں سے ایک نے آ کے نارہیل سے کہا کہ بادشاہ نے جو ہاز تیرے ساتھ مصر سے واپس
 آئے ہیں انکے کہنان سے ابھی سنا ہے کہ تو ایک شخص کو ساتھ لایا ہے سواہل سپہرس کے نام سے مشہور ہے
 لیکن درحقیقت کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے بادشاہ کی یہ مرضی ہے کہ یہ شخص ابھی گرفتار کیا جائے
 اور دریافت کیا جائے کہ درحقیقت وہ کس ملک کا باشندہ ہے اس بات کی جوابدہی تیرے سر کے ساتھ
 ہی اس وقت میں نارہیل کے پاس سے کچھ دور گیا تھا اور ایک تیر کا جواز جو بالکل نیا تھا اسکا اندازہ
 دیکھ رہا تھا لوگ کہتے تھے کہ ایسا خوش رفتار جہاز اس بندر میں اب تک نہیں آیا میں اس جہاز کے مختار
 بنے جسکے زیر حکم وہ بنا تھا کچھ سوال کر رہا تھا۔

پیرمیلین
نارہیل
سدرس

نارہیل، رتھر

نارہیل، سدرس

پیرمیلین

سدرس

نارہیل نے نہایت خوف اور دہشت سے جواب دیا کہ وہ پر دیسی حقیقت میں سپہرس کا رہنے والا ہے
 اور میں ابھی اسکی تلاش میں جاتا ہوں لیکن جبوت وہ نظر سے غائب ہوا تو وہ دوڑ کر میرے پاس آیا اور
 مجھے اس خطرے سے واقف کر کے بولا کہ میرا اندیشہ درست ہوا ہے پیرمیلین اب اپنی تباہی ظاہر ہے بادشاہ
 نے خورات اور دن بے اعتباری کی تکلیف اٹھاتا ہے شک کیا ہے کہ تو اہل سپہرس نہیں ہو اور اسلئے مجھ کو
 حکم دیا ہے کہ تجھے گرفتار کر ڈون ورنہ جان سے مارا جاؤں گا اب کیا کروں تجھے بادشاہ کے روبرو حاضر

بلکہ باہر کے سوداگر وں کو کسی نہ کسی حیلہ سے اپنے بیشتر قوانین کی شکستگی میں بچھناتا ہے تاکہ انصاف کی صورت میں ان کے اسباب کو ضبط کر سکے اور جن لوگوں کو زیادہ دولت مند جانتا ہے ان کو ہمیشہ کشمکش میں ڈالتا ہے اور کسی طرح کے محاصل لگا کے ان کو زیر بار کرتا ہے وہ آپ بھی تجارت کرتا ہے لیکن ہر ایک اسکے ساتھ تجارت کرتے ڈرتا ہے اور اس طرح پر تجارت گھٹتی جاتی ہے اور پر دیسی رفتہ رفتہ تیر کا راستہ جس سے آگے واقع تھے بھولتے جاتے ہیں اور اگر پیکلین ایسی نامدبرانہ اور مضمر عادت رکھیں تو ہماری بزرگی اور طاقت کسی دوسری قوم پر جو بہتر قوانین رکھتی ہوگی منتقل ہو جائیگی۔

دھار

پیتھینین

ناروئل دھار

لیوینن

پھر میں نے ناریل سے پوچھا کہ تیر والے کس وسیلہ سے دریا پر ایسے قوی ہو گئے ہیں کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ حکمرانی کی کوئی بات مجھ سے پوشیدہ رہے اس نے کہا کہ ہمارے یہاں لینین کے جنگل میں امنیں جہاز بنانے والے کے واسطے سال بہت ہی اور ہم اس کو اس کام کے واسطے بچانے میں اختیار رکھتے ہیں یہ عام فائدے کے کسی درخت کو کاٹنے نہیں دیتے اور بہت سے کاریگر بھی رکھتے ہیں سو اس قسم کے کام میں بہت ہوشیار ہیں میں نے پوچھا کہ ایسے کاریگر کہاں مل سکتے ہیں اس نے کہا کہ انہوں نے آہستہ آہستہ ہمارے ہی ملک میں ترقی پائی ہے کیونکہ جو لوگ کسی علم میں ترقی کرتے ہیں سو برابر فیاضانہ انعام پاتے ہیں اور یہ بات ممکن حصول کمال کے ساتھ بہت جلد حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ جو لوگ اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں سو ہمیشہ خود کو ایسے کام میں لگاتے ہیں جس سے بہت انعام ملتا ہے بلکہ جو لوگ جہاز رانی کے علم و ہنر میں فضیلت حاصل کرتے ہیں ان کو نقد انعام کے سوا بڑی عزت بھی ملتی ہے اچھے اقلیدس دان کی بڑی قدر ہے اور قابلِ نجومی کی اس سے بھی زیادہ اور جو جہاز میں اپنے کام میں فاضل ہے اسکے واسطے ہر ایک انعام تھوڑا سمجھتے ہیں اچھے ہنرمند دروگر کو اچھی اجرت ہی نہیں دیتے بلکہ اسکے ساتھ عزت سے پیش بھی آتے ہیں اور ہشیار ڈانڈ چلانے والا اپنی محنت کے موافق انعام پاتا ہے اس کو خوراک عمدہ دے جاتی ہے اور جب بیمار ہوتا ہے واجبِ خبرداری کیجاتی ہے اور اس کی غیر حاضری میں اسکے عیال و اطفال کی مناسب خبر لی جاتی ہے اور جو کوئی جہاز کی تباہی سے تلف ہو جاتا ہے تو اسکے پس ماند و مکابند و بست مناسب کیا جاتا ہے اور جو مدت مقررہ تک نوکری کرتا ہے سو عزت کے ساتھ علیحدہ کیا جاتا ہے اور اپنے باقی ایامِ بلا محنت و مزدوری بسر کرتا ہے اس سبب کہ ہنرمند جہاز یونکی کمی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک صاحبِ اولاد اپنی اولاد کو ایسے مفید کام میں لایق کیا جاتا ہے اور ان کو جو جب پانوں سے چلنے لگتے ہیں تب ہی سے ڈانڈ چلانا اور رستوں پر

ہوئی ہو ان ہی سے وہاں ہو سکتی ہو سب مسافروں کے ساتھ مستعدی اور خاطر داری سے پیش آ
 اور اپنے بندروں میں آنکلو اسن و امان و آزادی دے اور خبر داری کر کہ تیری طمع اور رعوت سے
 متنفر نہ ہو جائیں جو شخص کسی کام میں فائدہ اٹھائے اسکو چاہئے کہ زیادہ فائدہ کا ارادہ نہ کرے بلکہ مناسب
 موقعوں پر اسکا ترک واجب جانے پر دیسیوں کا حسن ظن حاصل کرنے میں کوشش رکھے اپنا نقصان اٹھا
 لیکن اپنے فائدے کے واسطے آنکلو ناغوش نہ کر اور علی الخصوص بد مزاجی سے آنکلو دور رکھ تجارت کے
 قوانین کو بہت پیچیدہ یا باعث زیر باری نہونے دے لیکن آنکلو نہ آپ ٹوڑ نہ بے سزا دے اور وں کو
 ٹوڑنے دے ہمیشہ و غابازی کی واسطے سزا سخت دے ہر ایک تاجر کی غفلت یا زیادتی سے درگزر نہ کر
 کیونکہ جہالت و شرارت سے فی الحقیقت تجارت کرنے والے خراب نہیں ہوتے بلکہ خود تجارت خراب ہو جاتی
 ہے لیکن سب سے زیادہ یہ خیال چاہئے کہ تو تجارت کو اپنے فائدے کی تابع کر کے اسکی آزادی نہ مٹائے
 تجارت کے نقدی فوائد بالکل انکے واسطے چھوڑ جنگی محنت سے اسکا قیام ہی تاکہ مطلب کافی کی کمی سے
 یہ محنت موقوف نہ ہو جائے اسکے عوض دوسرے بہت فوائد ایسے ہیں جو آزادانہ تجارت کی دولت ملک
 میں آنے سے بادشاہ کو بالضرور عاید ہو سکتے ہیں تجارت ایک قسم کا چشمہ ہے جو اسکے اصلی راستہ سے پھرنے
 سے بند ہو جاتا ہے صرف دو باتیں ہیں یعنی نفع اور آرام جسے ساکڑا تے ہیں اگر تو تجارت کو کم آرام یا کم فائدہ
 کر گیا تو دے تیرے یہاں آنا چھوڑ دینگے اور جو ایک ذمہ آنا چھوڑ دینگے تو پھر نہیں آئینگے اور پھر آنکلو بے تیرے تجارت کر نیکی
 عادت پڑ جائیگی یہ بات فی الحقیقت قابل اقبال ہے کہ تیر کی بزرگی بھی کچھ مدت سے بیرونق ہو گئی ہے
 اسی سلیپیکس اگر تو نے اسکو پکلیٹین کی سلطنت کے پہلے دیکھا ہوتا تو بہت ہی تعجب کرتا اب جو دیکھتا ہے سو
 اس بزرگی کا بقا یا یعنی بربادی ہی سو بھی اب تک بزرگی کی صورت رکھتی ہے مگر کچھ روز میں یہ بھی خاک
 میں مل جائیگی اسی کم نصیب تیر تو کیسے کجنت کے تابع ہی تو وہ ہی جسکو دربانے بادشاہ عالم سمجھ کر ہر ایک قوم
 سے خراج دلایا تھا۔

دھار
 بلی میکانکس
 فیمیلین

دھار

فیمیلین

لیکن پکلیٹین دیسیوں اور پریسیوں سے برابر ڈرتا ہے اور اپنے بزرگوں کی طرح بہت دور کے
 سودا گروں کے لئے اپنے بندر بلا شرط و تحقیق کھلے رکھنے کے بدلے جو جہاز آتے ہیں انکے شمار کا درست حساب
 اور جن ملکوں کے ہوتے ہیں انکے اور جو آئیں سوار ہوتے ہیں انکے نام اور انکی تجارت کے دستور اور
 انکے مال کی قسم اور قیمت اور اپنے بندروں پر انکے رہنے کی مدت دریافت کرتا ہے مگر یہی خرابی نہیں ہے

میں نے اس بڑے شہر کو نہایت شوق سے دیکھا جہاں ہر ایک شے متحرک ہو اور جہاں ایسا سنت و شخص آدمی کوئی نظر نہیں آتا تھا جیسے یونان میں عام مقامات پر خبر کے واسطے پھرتے رہتے ہیں اور جو مسافر بندر پر آتے ہیں انکو دیکھتے رہتے ہیں مرد و ہزاروں پر سے اسباب چڑھانے یا بیچنے میں یا اسباب کو ترتیب کے ساتھ رکھنے میں یا باہر کے سوداگروں سے قابل الوصول کا حساب کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور عورتیں ہمیشہ اُن کا متی ہیں یا زردوزی کے نمونے بناتی ہیں اور قیمتی کپڑے بنانے میں مشغول رہتی ہیں۔

میں نے نازہیل سے پوچھا کہ اہل فنیشیہ نے کس وسیلہ سے دنیا کی تجارت حاصل کی ہے اور دوسرے فوائد سے خود کو مالدار کیا ہے نازہیل نے کہا کہ تو دیکھتا ہے کہ طیر کا موقع طیر کی تجارت کے واسطے بہ نسبت دوسری ہر ایک جگہ کے بہت موافق ہے اور جہاز رانی کا ایجاد کرنا ہمارے ملک کی خاص بزرگی ہے جو حالات ہم زمانہ قدیم سے سنتے آتے ہیں اگر سچ ہیں تو اہل تیر نے لہرون کو اپنی خواہش کا مطیع کر لیا ہے پہلے اسوقت سے کہ یونان میں ٹیفی اور آرگونٹا باعث فخر ہوئے اہل تیر ان لوگوں میں اول ہیں جنہوں نے تھوڑے ترے ہوئے تختوں پر جا کے موج اور ہوا کے زور کو پیچ سمجھا اور قعر دریا کی تھاہ پائی ہے اور اہل مصر اور اہل بابل کے علم کو زیب عمل بخشا ہے جہاں نشان زمین تھا وہاں تارون سے اپنا راستہ درست کیا ہے اور جن لوگوں کو دریائے علیجہ رکھتا تھا انکو باہم ملا دیا ہے اہل تیر عقل اور استعداد اور محنتی ہیں علاوہ اسکے وے لیاقت دستی بہت رکھتے ہیں اور میانہ روی اور کفایت شعاری میں نامی ہیں ہشیاری سے قوانین کی برابر تعمیل کرتے ہیں سب آپس میں اتفاق کامل رکھتے ہیں اور مسافروں کے ساتھ اور ونکی نسبت زیادہ دوست اور خلیق اور وفادار ہیں۔

یہ وسیلے ہیں جن سے دریا کو فرمانبردار اور ہر ایک قوم کو اپنی تجارت میں شریک کیا ہے اور وسیلوں کی کیا ضرورت ہے لیکن اگر حد اور عناد انہیں ظہور پائے یا عیاشی اور سستی فتور لائے یا بڑی محنت اور کفایت کو حقیر سمجھیں یا دوستی ہنروں کی قدر نہ کریں یا مسافروں کے ساتھ اعتماد عام نہ ہے یا تجارت آزاد کے قواعد توڑ دئے جائیں یا دستکاری چھوڑ دی جائے اور جو قوم ہر ایک قسم کی اشیاء کی تکمیل کے واسطے ضرور ہیں خرچ نہ کی جائیں تو یہ اختیار جو بھکوا باعث تعجب ہے فوراً آخر ہو جائے۔

میں نے پوچھا کہ ایتھا کہ میں ایسی تجارت کس طرح قائم ہو سکے اسنے جواب دیا کہ جن قواعد سے یہاں قائم

نارہیل، ۳۸

نارہیل، دھار

دھار

دھار، آدھار

دھار

دھار

لیبیس

اور دہات کو جو اکثر ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں اور اسکی آب و ہوا کو جو عمدہ اعتدال رکھتی ہے سراسر باجو
ہوائے سوزان جنوبی جانب سے آتی ہے اس سے یہ شہر ایک پہاڑی قطار سے سایہ دار ہے اور جو شمالی ہوا
دریا سے آتی ہے اس سے فرحت آ رہی ہے یہ شہر کوہ لینینس کے دامن میں آباد ہے جسکا سر باد لون میں چھپا ہوا
اور برف دائمی سے سفید ہو رہا ہے گردا گرد کے ناہموار پہاڑوں سے سیج آمیز پانی کی نہریں بہتی ہیں اور
چھپے تھوڑے فاصلہ پر صنوبر کا ایک وسیع جنگل ہے سواتنا پڑانا ہی جتنی پڑانی یہ زمین ہے اور اتنا اونچا ہی جتنا
اونچا یہ آسمان ہے اس جنگل کے تلے پہاڑ کے اتار پر سبزہ زار ہے جہاں ہمیشہ بہت سی مویشی اور بھیر پان
صاف پانی کی نہروں کے درمیان چرتی پھرتی ہیں اور سبزہ زار کے تلے پہاڑ کے پانوں کے پاس میدان
ہے سو صورت باغ بن رہا ہے وہاں بہار و خزان اپنا اثر ایک ساتھ دکھاتی ہیں کہ بھول اور سچل ایک ہی
ساتھ آتے ہیں جو جنوبی صحر کی حرارت حرقہ سے کبھی نہیں مرجھاتے اور شمالی تند باد کی برودت موخرہ
سے کبھی نہیں جلنے پاتے۔

تھر

اس فرح افزا کنارے کے پاس وہ جزیرہ جسپر تھر کا شہر بنا ہے دریا سے نکلتا ہوا ہے یہ شہر پانی پر
ثرتا ہوا نظر آتا ہے اور دریا کا بادشاہ سامعلوم دیتا ہے ہر ایک قوم کے سودا گروں سے بھر ہے اور اسکے
باشندے خود دنیا میں مشہور سودا گر ہیں بادی النظر میں یہ شہر کسی ایک خاص قوم کا نہیں معلوم ہوتا
ہے بلکہ کل کامرج تجارت ہے وہاں دوپشتے ہیں سود و باز و کی طرح دریا میں پھیلے ہوئے اس بڑی
بندر گاہ کو گھیرتے ہیں جو ہوائے مصون جگہ ہے اس بندر گاہ میں جہازاتے رہتے ہیں کہ جس پانی پر
ٹھہرتے ہیں سو ان سے چھپ جاتا ہے اور انکے ستول دور سے ایک جنگل سے نظر آتے ہیں شہر کے سب
باشندے تجارت پر نایل ہیں اور اپنی دولت مندی پر بھی اس محنت سے نہیں اکتاتے جس سے دولت
پیدا کرتے ہیں وہاں مصر کی عمدہ ملل بہت ملتی ہے اور وہ شرخ کپڑا جو وہاں بہت گہرا رنگا جاتا ہے جسکی
چمک کو وقت بھی کم نہیں کر سکتا ہے اور اسکو وہاں کے رہنے والے طلائی و نقرہ گوٹہ لگا کر اور بھی چمک دا
کر لیتے ہیں فیثقیہ کی تجارت آبنائے گیلڈیز تک جاری ہے بلکہ یہ لوگ اس وسیع دریا میں بھی جاتے ہیں
جس سے یہ زمین گھری ہوئی ہے اور ریلوئی یعنی دریا سے سرخ تک سفر کرتے ہیں ایسے ایسے جزیروں
میں کہ دوسرے آدمیوں کو نامعلوم ہیں وہاں سے سونا خوشبو اور کئی قسم کے جانور لاتے ہیں
جو اور جگہ نہیں ملتے۔

فرنیسیا
میدی
میدی

اور اس سچ کو تلاش کرتا تھا جسکو تخت کے آس پاس رہنے والے چھپانا چاہتے ہیں تو میں نے اپنے دل سے کہا سیز اسٹرس کسی سے نہیں ڈرتا تھا اور نہ کوئی اس سے ڈرتا تھا وہ اپنی رعایا سے اپنے فرزندوں کی طرح ملتا تھا لیکن پگمیلیئن ہر ایک سے ڈرتا ہی اور ہر ایک اس سے ڈرتا ہی یہ ملعون ظالم اگر یہ دشوار گزار محل کے اندر رہتا ہی اور چاروں طرف پہرہ رکھتا ہی تو بھی ہمیشہ موت کے دائمی خطرے میں ہی لیکن نیک سیز اسٹرس اپنی رعایا کے درمیان پوری بخوفی رکھتا تھا جیسے کوئی باپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کے درمیان رکھتا ہی پگمیلیئن نے سیزرس والی فوج کو جسے ایک عہد نامہ کے موافق مصر کے حملہ میں اسکی فوج کی مدد کی تھی واپسی کا حکم دیا ناریل نے اس موقع کو میری آزادی کا وسیلہ سمجھا اور مجھے سیزرس کے سپاہیوں کے ساتھ ملاحظہ کے واسطے بھیجا کیونکہ بادشاہ چھوٹی چھوٹی بات بھی نہایت شک کے ساتھ آپ تحقیق کرتا تھا غافل اور کاہل بادشاہوں کی عادت ہو کہ دغا باز اور نالایق پر مہربانی رکھتے ہیں اور بے انتہا اور پورے اعتبار کے ساتھ اسکی ہدایت پر چلتے ہیں لیکن پگمیلیئن کی عادت تھی کہ نہایت عقیل اور راست باز پر بھی شک کرتا تھا اور راستی کی اصلی صورت کو فریب کے حجاب سے باہر نہیں لاسکتا تھا کیونکہ راست بازی جو ایسے خراب بادشاہوں کے قرب سے نفرت رکھتی ہی اسے کبھی دیکھی نہ تھی اور اتنی بار دھوکہ کھایا تھا اور فریب دیکھا تھا اور جو اسکے پاس رہتے تھے انہیں اتنی بار ہر قسم کی بدی نیکی کے بھیس میں دیکھی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ ہر ایک آدمی فریب کا جامہ رکھتا ہی نیکی صرف ایک خیال ہو اور سب آدمی ایک سے ہیں جب اسنے ایک آدمی فریبی اور رگزار پایا تو اسکی جگہ پر دوسرا نہیں رکھا اس خیال سے کہ دوسرا بھی ایسا ہی خراب ہوگا اور جن آدمیوں میں کچھ لیاقت پائی جاتی تھی ان کو ان سے بھی خراب جانتا تھا جو ظاہر خراب تھے کیونکہ وہ آنکو بھی ویسا ہی شریر اور رگزار مانتا تھا لیکن اب اپنا ذکر کرتا ہوں کہ بادشاہ نے اپنے اشتباہ کی رسائی پر بھی جھک سیزرس کے سپاہیوں میں نہیں سچپا ناگزیر ناریل ڈرتا تھا کہ کہیں ظاہر نہ ہو جاؤں جو اسے اور مجھے دونوں کو مہلک تھا اسواسطے برصغیر کا کہ کبھی طرح جلد سوار ہو جاؤں لیکن ہوا سے ناموافق سے مجھے پیر میں بہت دنوں تک ٹھہرنا پڑا۔

اس عرصہ میں میں نے اہل فنیشیہ کے طریقوں سے واقفیت حاصل کی یہ لوگ تمام دنیا میں مشہور تھے میں نے انکے شہر کے موقع کو جو دریا کے درمیان ایک جزیرہ پر بنا ہی اور جسکے آس پاس کا کنارہ اپنی مخصوص سیر اہل سے نہایت خوشنما ہی اور اسکے میوجات کو جو نفیس مزہ رکھتے ہیں اور اسکے بہت سے قصبے تھے

سیزاسٹریس

پیرمیلیئن

سیزاسٹریس

پیرمیلیئن، سیز

سڈسٹ

پیرمیلیئن

سڈسٹ

ناریل

دیار

فرینیٹیا

خانگی آدمیوں میں سے کوئی اسکے طمع کرنے اور شک رکھنے سے ڈر کر دنیا کو ایسے مہیب ظالم سے بچا بیگا اور
میرا حال یہ ہے کہ مین دیوتاؤں سے ڈرتا ہوں اور جھکو دیوتاؤں نے میرا بادشاہ کیا ہے مین اسکے ساتھ
چاہے سو ہو و فادار رہوں گا وہ چاہے میری جان لے لیکن مین اسپر اپنا ہاتھ ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اور
دوسروں کے ہاتھ سے اسکو بچانے میں ہرگز پہلو تہی نہ کروں گا مگر ایسی ٹیکمیکس تو اسکو اپنے باپ کا نام بت
بتائیو ورنہ بیشک وہ تجھ کو قید رکھیں گا اس امید سے کہ یو کیسیز ایتھا کہ مین واپس آنے پر تیری رسائی کے
واسطے بہت تلا فی دیگا جب ہم تیر مین داخل ہوئے مین تار بیل کی صلاح پر چلا اور جلد مجھ کو ثابت ہوا کہ
جو کچھ اسنے کہا تھا سو سچ تھا اگرچہ پہلے یقین نہ ہوتا تھا کہ کوئی آدمی آپکو اس درجہ تک ذلیل کھے
جیسا پگلیلین رکھتا ہے۔

مین اسکی سختی اور بدبختی سے کہ نہی بات تھی بہت متعجب ہوا اور اپنے دل سے بولا کہ یہی شخص ہے جو
خوشی کی تلاش کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ سجد طاقت اور بے انتہا دولت میں ملیگی اسلئے اسنے طاقت اور
دولت حاصل کی ہے مگر اس تحصیل نے اسکو ذلیل کر رکھا ہے اگر یہ گڈ رہ رہتا جیسا ابھی مین رہا ہوں تو
وہ جتنی خوشیوں کے حصول سے بھی ایسا ہی خوش رہتا کیونکہ وہ بے آزار ہیں اور کبھی افسوس
کی باعث نہیں ہوتی ہیں نہ یہ فخر سے نہ زہر سے ڈرتا بلکہ آدم زاد کو پیار کرتا اور دوسرے آدم زاد
اسکو پیار کرتے حقیقت میں یہ اتنی بے انتہا دولت نہ رکھتا مگر قدرت کی بخشش پر جس سے ہر ایک ضرورت
رفع ہوتی ہے خوش رہتا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف اپنے دل کی صلاح پر چلتا ہے لیکن فی الحقیقت ہوا و ہوس
کا بندہ ہے اور طمع کی اطاعت کرتا ہے اور وحشت اور اندیشہ کے تانے بانوں سے کراہتا ہے ظاہر اور دوسرے
پر حاکم ہے لیکن اپنی جان کا بھی مالک نہیں ہے کیونکہ ہر ایک غیر واجب خواہش میں اپنے سطلے ایک مالک ہی نہیں
بلکہ ایک ظالم بھی رکھتا ہے۔

پگلیلین کے حال پر میرے بے دیکھے ایسے خیالی تھے کہ چونکہ کوئی اسکو دیکھ نہیں سکتا اسکی رعایا بھی دل میں
ڈرتی ہوئی صرف اُن اونچے اونچے بر جو نکو دیکھ سکتی تھی جگے گرد رات اور دن پہرے کھڑے رہتے تھے
اور جگے اندر وہ خود مع خزانہ ایسے رہتا تھا جیسے کوئی قید خانہ میں رہتا ہو مین نے اس نظر نہ آئیو
بادشاہ کا سیز اسٹرس کے ساتھ مقابلہ کیا جو بلا ہم مزاج اور خلیق اور نیک تھا اور رعایا کو باسانی اپنے حضور
باز دیتا تھا اور سافروں کے ساتھ بات کر نیکاشوق رکھتا تھا اور سب نالشیوں کی نالش سنتا تھا

ٹیلی مہکس
یولی سیز
آدیا کا
نا ریل

پگلیلین

پگلیلین

سیزاسٹرس

بہت سے نیکی اور آزادی چاہنے والوں کے ساتھ کئی جہازوں میں سوار ہو کر تیر سے بھاگ گئی ہو اور
 اس نے ایفریکہ کے کنارے پر ایک عمدہ شہر کی بنیاد ڈالی ہو اور اس کا نام کارٹیج رکھا ہو دولت کی بے انتہا
 طمع سے پمیلیئن دن بدن زیادہ تباہ اور قابلِ اکراہ ہو رہا ہو اس کی عملداری میں دولت مند ہونا ایک
 قصور ہی کیونکہ طمع اس کو فساد و ظالم اور شکی کر دیتی ہو وہ دولت مند و نکوستانا ہو اور غریب و نکو ڈرتا ہو
 لیکن پیر میں دولت مند ہونے سے نیک ہونا زیادہ تر گناہ ہی کیونکہ پمیلیئن سوچتا ہو کہ نیکی عادت ناممکن
 و بدنامی کی متحمل نہیں ہو سکتی اور چونکہ نیکی پمیلیئن کی دشمن ہو اور پمیلیئن نیکی کا دشمن ہو ہر ایک بات پر تردد
 و تفکر و خوف سے گھبراتا ہو بلکہ اپنے سایہ سے ڈرتا ہو اور خواب اس کی آنکھوں سے نا آشنا ہو دیوتاؤں نے
 اس کے آگے خزانہ جمع کر کے اس کو سزا دی ہو کہ اس کو خرچ نہیں کر سکتا اور باعثِ راحت سمجھتا ہو لیکن حقیقت میں
 باعثِ آفت ہی ہو دیتا ہو اور سپر افسوس کرتا ہو اور جمع ہی اس کے نقصان سے ڈرتا ہو اور زیادہ جمع کرنے
 کو مڑتا ہو وہ کبھی نظر آتا ہو ورنہ اپنے قصر کے سب اندرونی مکان میں تنہا و دردمند و بیدل بیٹھا رہتا
 ہو اس کے دوست اس کے پاس نہیں جاتے کیونکہ اس کے پاس جانا اس کا دشمن بننا ہو اس کے رہنے کے مکان کے گرد پہرہ والے
 سنگی ٹلو اور برجی سیدھی کئے کھڑے رہتے ہیں اور سخت حفاظت رکھتے ہیں اور جس مکان میں وہ
 پوشیدہ رہتا ہو اس میں تیس کمرے ہیں ایک دوسرے میں راستہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں لوہے کے
 گواڑ اور بیلن لگے ہیں کوئی نہیں جانتا کہ وہ رات کون سے کمرے میں آخر کرتا ہو اور کہتے ہیں کہ قتل سے
 محفوظ رہنے کے واسطے وہ ایک کمرے میں دو رات کبھی نہیں سوتا صحبت کی فرحت اور الفت کی پاک و صفا
 مسرت سے بالکل ناواقف ہو اگر اس کو خوشی کی ترغیب و سجاتی ہو تو خوشی نہیں پاتا ہو اور غم سے گھبراتا ہو
 اس کی آنکھیں عمیق و تیز و تند ہیں ہمیشہ اپنے چاروں طرف مضطرب و مخوف سادیکھتا رہتا ہو ہر ایک آواز پر
 کیسی ہی ادنیٰ ہو چونکہ اٹھتا ہو سنتا ہو ڈرتا ہو اور کانپتا ہو پیلا اور ڈبلا ہو رہا ہو اس کے چہرے پر تاریکی
 فکر عیان ہو اور پیشانی پر شکن ہی بہت کم بولتا ہو مگر آہ اکثر کھینچتا ہو اس کے دل کا رنج و بیقراری اس کے گرد
 وزاری سے اگرچہ اس کے دبانے میں بہت کوشش رکھتا ہو ظاہر ہو جاتے ہیں وسترخان پر سب اچھے کھانے
 بیعزہ لگتے ہیں اور اس کے اطراف کے جنگو اس نے اپنا نہایت خطرناک دشمن بنا رکھا ہو اس کے واسطے جاے اسد
 نہیں ہیں بلکہ جاے خوف ہیں وہ خود کو ہمیشہ خطرے میں جانتا ہو اور جس سے ڈرتا ہو اُن سب کو قتل کرنے
 سے اپنا بچاؤ مانتا ہو نہیں جانتا کہ ظلم میں وہ اپنے واسطے بچاؤ سوچتا ہو ایک دن اس کو تباہ کر دیا اور اس کے

دیار

ایفریکہ، کارٹیج

پمیلیئن

دیار، ۱۶۰

پمیلیئن

پمیلیئن

اپنے اندیشے ظاہر کیا کرتے تھے جو انکو آن مغرور رقیبوں کی طرف سے تھے جنہوں نے میری والدہ سے درجوع
 نکاح کی تھی اسوقت وہ مجھکو بچہ نہیں جانتے تھے بڑا جانتے تھے ایسا کہ اسکی رائے سے مدد پاتے اور اسکی
 ثابت قدمی پر اعتبار لاتے وہ تنہائی میں مجھ سے بڑے کاموں میں صلاح کرتے تھے اور جو تدبیریں چاہتے
 کو اسکے امیدواروں کے ہاتھ سے چھڑانیکے واسطے سوچتے تھے سو ظاہر کرتے تھے میں اس اعتبار میں فخر
 سمجھتا تھا کیونکہ میں اسکو اپنی اصلی بزرگی اور ضرورت کی دلیل جانتا تھا اسلئے اپنی طبیعت کو روکتا تھا
 اور کوئی بات جو مجھ سے بطور راز کے کہی جاتی تھی ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا وہ امیدوار اکثر مجھکو باتوں
 میں لگاتے تھے ایسی اسید سے کہ سچے جو کچھ ضروری حال دیکھتا ہی یا سنتا ہی سو بلا احتیاط بے ارادہ ظاہر
 کر دیتا ہی لیکن میں اسطرح کے جواب دینا سیکھ گیا تھا جس سے نہ میری راستبازی میں فرق آئے نہ راز
 پوشی میں تب ناریل نے مجھ سے یہ کلام کہ ایٹلی میکس تو دیکھتا ہو کہ اہل فینیشیہ کیسی طاقت رکھتے ہیں
 اور اس پاس کے لوگ انکے بشمار ہجیر سے کیسے ڈرتے ہیں جو تجارت انہوں نے ہر کیونکر کے ستونوں تک
 پھیلانی ہو اس سے انہوں نے اتنی دولت پیدا کی ہے کہ اچھے اچھے سیراب ملک والے اپنے واسطے نہیں
 پیدا کر سکتے بڑا سیزاسٹرس بھی دریا میں انپر غالب نہیں آسکتا تھا اور جن بہادر وں سے اس نے تمام
 شرق فتح کیا تھا انکو بھی میدان میں انکا مفتوح کرنا مشکل معلوم ہوا تھا سیزاسٹرس نے انپر خراج لگایا تھا
 سو انہوں نے بہت دنوں سے دنیا بند کر دیا تھا کیونکہ یہ اپنی دولت اور طاقت سے ناواقف نہ تھے
 کہ دوسروں کی اطاعت کے جوئے کے تلے صابرا نہ سر جھکاتے اسلئے انہوں نے اطاعت نہ کی اور جو جنگ
 سیزاسٹرس نے انکے ساتھ شروع کی تھی سواب اسکی وفات پر آخر ہوئی تھی حقیقت میں سیزاسٹرس کا خنبیا
 اسکی تدبیر سے بہت محیب ہو رہا تھا لیکن جب وہ اختیار اسکی تدبیر بغیر اسکے بیٹے کو ملتا تب ویسا محیب
 نہ رہا اور اہل مصر کو فینیشیہ میں فوج لیجا کے باغیوں کو مطیع کرنیکے بدلے اس ناپاک ظالم کے ظلم سے اپنی
 حفاظت کے واسطے اہل فینیشیہ سے مدد مانگنی پڑی یہ مدد اہل فینیشیہ نے دی اور اپنی آزادگی میں
 نئی بزرگی اور اپنی دولت میں نئی طاقت شامل کی۔

اگرچہ ہم دوسروں کو آزاد کرتے ہیں لیکن خود غلام بن رہے ہیں ایٹلی میکس تو جلد ہی میں اگر اپنی
 جان کو ہمارے بادشاہ پگلیہن کے ہاتھ میں نہ پھنسا یو پہلے ہی اسکے ہاتھ اسکی بہن ڈیڈو کے خاوند
 مسیحی میکس کے خون سے آلودہ ہو رہے ہیں اور ڈیڈو اسکے خون کے انتقام کی واسطے بے صبر ہو کے

ہینی لوی

نارویک

ہاروی لیز

سی جاسٹرس

سی جاسٹرس

سی جاسٹرس

سی جاسٹرس

فرینی شیا

فرینی شیا

فرینی شیا

ٹیلی مکس

پیمیلین

ڈیڈو

ڈیڈو

پیارے بچانے جاتے ہیں وہ بالطبیعت سخی اور صاف دل تھا میری صیبتوں پر رحم لایا مجھ کو تسلی دی سو شاید دیوتاؤں نے اس قدر مرہب خطرہ لاحقہ سے بچانیکے لئے اُس سے دلائی تھی۔

اُس نے کہا ایٹلی میکیس جو کچھ تو نے کہا ہے مجھ کو اُسکی صداقت میں کچھ شک نہیں ہے تیرے چہرے پر فی الواقع راستی اور صفائی کے آثار ایسے دیکھتا ہوں کہ تجھ پر جھوٹھ کا گمان نہیں لاسکتا ہدایت غیبی سے بلا مزاحمت مجھ کو یقین ہے کہ جن دیوتاؤں کو میں نے مانا ہے تو انکا پیارا ہی اور انکی خوشی یہ ہے کہ میں بھی تجھ کو اپنے بیٹے کی طرح پیار کروں اس واسطے میں تجھ کو مفید صلاح دیتا ہوں اور اُسکا کچھ عوض نہیں چاہتا بجز اسکے کہ اُسکو پوشیدہ رکھے میں نے کہا اندیشہ مت کر اور ست سمجھ کہ میں چپ نہ رہ سکوں گا کیونکہ کتنا ہی کم عمر ہوں مگر یہ بات کہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرنا نہ چاہئے میں نے بہت دنوں سے سیکھی ہے پھر دوسرے نکاراز کیسے فاش کر سکتا ہوں اُس نے پوچھا کہ لڑکا راز پوشی کی عادت کیسے سیکھ سکتا ہے میں جانتا چاہتا ہوں کہ یہ عادت لڑکپن میں کیسے سیکھتے ہیں اُسکے بغیر عادت بزرگانہ ناممکن ہے اور ہر ایک لیاقت بیفائدہ میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ جب یو لیسز ٹراے کے محاصرے پر جانے لگا تب اُس نے مجھے زانو پر بٹھایا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میری محبت سے میرا بوسہ لیکے اگرچہ تب مجھے مطلب سمجھنے کی طاقت نہ تھی یہ لفظ کہ ای بیٹے تجھے کسی دن خراب ہونا اور نیکی سے بہکنا ہے تو پہلے اس سے کہ میں تجھے پھر دیکھوں دیوتا تجھ کو موت دین یا تیری زندگی کا رشتہ جو اب تک چھوٹا ہی قطع کرین جیسے کاٹنے والا اُس ملائم پھول کو کاٹ ڈالتا ہے جسے ابھی کھلنا شروع کیا ہے یا میرے دشمن تجھے میری اور تیری مائی آنکھوں کے سامنے اوپر سے گرا کر پرزہ پرزہ کرین ای میرے دوستوں میں اس لڑکے کو جسکو اتنا چاہتا ہوں تمہارے حوالہ کرتا ہوں اگر شکو میرے ساتھ کچھ محبت ہے تو اُسکے لڑکپن پر نظر رکھنا اور خوشامد کو اُسکے پاس نہ آنے دینا اور جب تک یہ درخت تازہ کی مانند جھک سکتا ہے اسکو سیدھا رکھنا لیکن سب سے زیادہ یہ خیال رکھنا کہ کوئی بات فرو گذاشت نہ کیجاوے جس سے یہ انصاف پسند اور فیاض اور صاف دل اور راز دار ہو سکے جو جھوٹھ بولتا ہے سو آدمی کا نام رکھنے کے قابل نہیں ہے اور جو چپ رہنا نہیں جانتا سو بادشاہی کے درجہ کے لائق نہیں ہے میں نے یو لیسز کے لیے اصل لفظ تجھ سے کہے ہیں کیونکہ بار بار سننے میں اسلئے ہمیشہ یاد آتے ہیں بلکہ دل میں دہراتا رہتا ہوں میرے باپ کے دوستوں نے اول ہی سے مجھ کو راز پوشی کی تعلیم کی اور اکثر اُسکی تعمیل کے موقع دئے اور میں نے اس علم میں ایسی جلد ترقی کی کہ میں بچہ تھا تب ہی سے وئے مجھے

تیلی میکس

یولیسیز
ہاٹھ

یولیسیز

مہندر

دیلی مہکس

دیلی مہکس
سڈ پراس
فینی شیا

بات جاننے کے واسطے بیقرار ہوں کہ کس وسیلہ سے تو مصر سے بچا اور مجھے مینٹر کمان ملا جس کے نقصان کا مجھ کو اتنا افسوس تھا اٹلی میکیس نے اپنی داستان پھر کہتی شروع کی۔

جو مصر یو بکا گروہ اپنی نیکی اور وفاداری پر قائم رہا تھا سو باغیوں سے بہت کم تھا اسلئے جب بادشاہ کام آیا مجبور مطیع ہوا دوسرا بادشاہ جس کا نام ٹریوٹس تھا اسکی جگہ مقرر ہوا فینیشیہ اور سیپرس کی فوج اس کے ساتھ عہد قائم کرنے کی بعد واپس ہوئی اس عہد نامہ کی رو سے فینیشیہ کے سب قیدی قابل رہائی تھے اور چونکہ میں بھی انہیں سے ایک سمجھا گیا تھا اسلئے مجھ کو بھی آزادی دی اور دوسروں کے ساتھ جہاں پر سوار کیا اس انقلاب زمان سے ایک بار پھر ناسیدی کا اندھیرا دور ہوا اور امید کی روشنی میرے سینہ میں چمکی اب ہمارے بادبان ہوا سے موافق سے پھولے اور ہمارے ڈانڈوں سے جھاگ لاتی ہوئی لہریں پھٹیں دریائے وسیع جہازوں سے چھا گیا جہازی خوش ہوئے مصر کے کنارے ہم سے بھاگے اور پہاڑی اور پہاڑ درجہ بدرجہ برابر ہوئے ہماری نگاہ صرف دریا اور آسمان سے رکتی تھی اٹھتے ہوئے آفتاب کی چمکتی ہوئی آگ قعر آب سے نکلنے لگی اسکی شعاع آفتاب کے نزدیک کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو طغائی کرتی تھی اور گہرائیوں رنگ جس سے کل آسمان رنگا ہوا تھا سفر کی تیاری کا نیک شگون ہوا۔ اگرچہ مجھ کو اہل فینیشیہ کے نام سے رخصت دی تھی تب بھی جنکے ساتھ سوار ہوا تھا سو مجھ کو نہیں جانتے تھے اور نارہیل نے جو جہاز کا حاکم تھا میرا نام اور ملک پوچھا اور کہا کہ تو فینیشیہ کے کس شہر کا رہنے والا ہے میں نے جواب دیا کہ کسی شہر کا نہیں لیکن دریا میں فینیشیائی جہاز پر گرفتار ہوا ہوں اور شل اہل فینیشیہ مصر میں قید رہا ہوں اسی نام سے بہت عرصہ تک غلام رہا اور آخر اسی نام سے رہا ہوا ہوں نارہیل نے پوچھا پھر تو کس ملک کا ہے میں نے کہا میں ٹیلی میکیس ہوں تو لیسٹر کا بیٹا ہوا تھا کہ کا بادشاہ ہی جو یونان کا ایک جزیرہ ہے میرے باپ نے ان معاون بادشاہوں میں بڑا نام پیدا کیا ہے جنہوں نے مراے کا محاصرہ کیا تھا لیکن دیوتاؤں نے اسکو پھر اپنے دارالریاست میں نہیں لوٹنے دیا میں نے اسکو بہت ملکوں میں ملاش کیا اور اسی کی طرح سخت ناموافق نے مجھ کو بھی آوارہ کیا ہے میں بڑا کم نصیب ہوں اگرچہ غریبانہ گذر کرتا ہوں اور رہو سن کم رکھتا ہوں بیشک میں کم نصیب ہوں اگرچہ کچھ خوشی نہیں چاہتا سب جراسکے کہ اپنے گھر والوں سے ملوں یا اپنے باپ کی پناہ میں رہوں۔

فینی شیا

نارہیل

فینی شیا

فینی شیا

فینی شیا

نارہیل

اڈیا کا

ڈای

نارہیل

لیکن آخر کو ایک اہل فنیسیہ کا تیرا سکی چھاتی میں لگا عنان اُسکے ہاتھ سے گر گئی اور میں نے دیکھا کہ وہ اپنے رتھ سے اپنے گھوڑوں کے پانوؤں میں گرائیپرس کے ٹاپو کے ایک سپاہی نے فوراً اُسکا سر اتارا اور بال پکڑ کر اہل ملک کو شل علامت فتح دکھایا کسی ساعت یا حالت کی طاقت نہیں جو اس سر کا خیال دل سے دور کر سکے میں سوچتا ہوں کہ اب بھی اُس سے خون ٹپک رہا ہی آنکھیں بند اور اندر کو بیٹھی ہوئی ہیں چہرہ زرد اور بیرونی ہیستہ آدھا کھلا ہوا ہو گیا یار کا ہوا کلام پورا کیا چاہتا ہی اور اُسکی نگاہ حالت موت میں بھی ویسی ہی مغرور اور خطرناک تھی اگر بعد اسکے دیوتا مجھ کو تخت پر بٹھائینگے تو اس عبرت افزا نصیحت کو کبھی نہیں بھولونگا کہ کوئی بادشاہ حکمرانی کے لائق اور اپنی طاقت کی تعمیل میں خوش نہیں ہو مگر جتنی عقل کی اطاعت رکھتا ہی اتنی ہی لایقی اور خوشی پاتا ہی افسوس اُسکا حال کیسا افسوس مال ہی جو اُس اختیار کی تخریب سے جو دیوتاؤں نے اُسکو خوشی عام کا وسیلہ بننے کے لئے بخشا ہی جن لوگوں پر حکمرانی کرتا ہی انہیں تکلیف پیدا کرتا ہی اور جو برائے نام بادشاہ ہی ورنہ صرف ایک مور و لعنت ہی۔

باب سوم

ٹیلیمیکس کا بیان کرنا ہو کورس کے جانشین کاٹریا کے سب قیدیوں کو چھوڑنا اور اپنا ناریل کے جہاز پر جوڑیا کے بحیر کا حاکم تھا ٹیر کو بھیجا جانا اور ناریل کا یعنی بادشاہ کیلیکین کا حال کہنا اور اُسکی طمع سے ظلم کا خطر نظر آنا اور پھر اُسکو ٹریا کی تجارت کے فوائد سکھانا اور سیرسی جسا زپر چڑھ کے جزیرہ سیرس ہو کر ایتھا کہ جانے کا ارادہ کرنا اور کیلیکین کا اُسکو غیر ملکی سمجھنا اور اُسکی گرفتاری کا حکم دینا اور یوں اُسکی جان پر آفتِ عظیمہ آنا لیکن اُس ظالم کی آشنا ایسارلی کا ایک اہل لیڈیہ کو جس پر وہ عاشق تھی اور جو اُس سے نا فر تھا اُسکے عوض گرفتار کر کے اُسکو بھیجا نا۔

دیلیمیکس
نوکورس، تیریا

ناریل، تیریا
تیر، نواریل، تیر

تیریا

سدراس، سدراس
سدراس، تیر

تیریا، تیریا

تیریا، تیریا

تیریا

فینی شیا
سد پر س
بو کو ریس

جنگل سے دیکھے دریا ہوا سے بچھو لے ہوئے بادبانوں سے چھا گیا اور لہریں بیشمار ڈانڑوں کی ضرب سے کفن
لانے لگیں ہر طرف سے گھبراہٹ کی آواز سنائی پڑتی تھی دریا کے کنارے پرین نے ایک گروہ مصریوں
کا دیکھا کہ دوڑتا اور گھبراتا ہتھیاروں پر دوڑا اور ایک دوسرا گروہ چپ چاپ اس بحیر کا منتظر تھا
جو اسکی طرف جاتا تھا میں نے جلدی ہی معلوم کیا کہ ان جہازوں میں بعض فینیشیہ کے تھے اور بعض
سیپر س کے کیونکہ اپنی مصیبت کے سبب میں بہت کسی باتوں سے جو جہاز رانی سے علاقہ رکھتی ہیں وقفہ
ہو گیا تھا مصری آپس میں بٹے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس سے مجھ کو یقین ہوا کہ بو کو ریس کن ہو تو فی اور
سمتی نے اسکی رعایا میں بغاوت پیدا کی ہو اور ملکی لڑائی افروختہ بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ میں اپنے برج کے
اوپر سے ایک سخت مقابلہ ہوتا ہوا دیکھا جن مصریوں نے باہر کے رکیوں سے ملک منگائی تھی سو پہنچی اترنے
کے بعد وے اس دوسرے گروہ پر حملہ آور ہوئے جو بادشاہ کا زیر حکم اور سپہر و تھا بادشاہ اس وقت ملک الجزائر
معلوم ہوتا تھا خون کے دریا اس کے گرد روان تھے اس کے رتھ کے پہلے ابو سے جو سیاہ جما ہوا اور جھاگدار
تھا تر تھے اور شکل سے مردونکے ڈمیریوں پر آنکھوں پکلتے ہوئے جاتے تھے اسکی صورت خوشنما تھی اور جسم قوی
تھا اسکا چہرہ مغرور اور تند تھا اور اسکی آنکھیں یاس اور قر سے افروختہ تھیں تیز ناکنہ بچھیرے کی طرح
اپنی بہت سے خطرے پر ٹوٹا مگر اپنے زور کا عقل سے استعمال نہ کیا نہیں جانتا تھا کہ کس طرح غلطی کو رفع کرے
یا درستی کافی کے ساتھ حکم دے نہ اسنے ان بلاؤں کا خیال کیا جو اس پر آنیوالی تھیں اور نہ اپنی فوج
کو موقع سے لڑایا اگرچہ زیادہ فوج کا زیادہ تر محتاج تھا اور اگرچہ لیاقت کا محتاج تھا کیونکہ اسکی سمجھ اسکی
بہمت کے برابر تھی لیکن اسنے کبھی مصیبت سے تعلیم نہ پائی تھی جنگ اور اسکی تربیت پر مقرر کیا تھا انہوں نے
اسکی اصلی عمدہ طبیعت کو خوشا بد سے خراب کر دیا تھا وہ اپنی طاقت کی واقفیت سے اور اپنے موقع کی منفعت
سے محذور تھا یقین کرتا تھا کہ ہر ایک چیز کو میری خواہش کے غلبہ کا مطیع ہونا چاہئے اور ذرا سی مزاحمت بھی
نظر آتی تھی تو غصہ میں بھر جاتا تھا تب عقل کی فہمائش نہیں سنتا تھا اور طاقت حافظہ نہیں رکھتا تھا
اپنے غرور کے زور میں حیوان درندہ بن گیا تھا نہ آدمی کی سمجھت تھی نہ درایت اس کے وفادار نوکر بھی اس کے
حضور سے بھاگتے تھے اور صرغ کمینوں کی سی غلامی اور گنگار و کی سی اطاعت پر راضی ہوتا تھا
اس طرح پر اسکا مزاج ہمیشہ تند رہتا تھا اور ہمیشہ ضاٹ اپنے فائدے کے برخلاف اور جو صلاح دینے کے
لائق تھے سو اس سے نفرت کرتے تھے اسکی بہادری نے اسکو دشمنوں کے گروہ کے مقابل بہت ٹھہرایا

اُسکے ساتھ اُسکی قبر میں دفن ہونا چاہا۔

نیز اسٹرس کا نقصان بہت معلوم ہوا کیونکہ اُسکا بیٹا بوکورس سافرون کیواسطے محبت اور علم کے واسطے شوق اور لیاقت کیواسطے قدر دانی اور عظمت کے واسطے الفت نہ رکھتا تھا جیسی اُسکے باپ میں بزرگی تھی ویسی ہی اُس میں کمینگی تھی اُسکی تعلیم نے اُسکو نہایت عیاش اور سخت مغرور کر دیا تھا وہ آدیونکو مٹا دیا کتر جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میرے آرام کے واسطے میں صرف اپنی ہوا و ہوس بر لانے کا شوق اور جو خزانہ اُسکے باپ نے اپنی کفایت شعاری سے فائدہ عام کے واسطے جمع کر رکھا تھا اُسکو اڑانے کا ذوق رکھتا تھا بلکہ اپنی فضول خرچی کیواسطے بہت ظالمانہ طمع سے مالدار و نکو کنگال بنانے اور غریبوں کو ستانے اور ہر ایک طرح کا فساد اُٹھانے سے جو اُسکے بے ریش خوشامدی جبکو حضور میں آنیکی اجازت تھی اُسکو سکھاتے تھے زیادہ روپیہ بھی چاہتا تھا اور سفید ریش فضلا کو چننے اُسکے باپ کو اعتبار تھا اپنے حضور میں آنے نہ دیتا تھا بوکورس ایسا تھا بادشاہ تھا ایک شیطان تھا مصر اُسکے ظلم کے تلے کراہتا تھا اور اگرچہ لوگ اوسکو نیز اسٹرس کا یادگار سمجھ کر اُسکی حکومت میں صابر تھے گو کیسی ہی خراب اور ظالمانہ تھی تو بھی وہ اپنی بربادی کا آپ طالب ہوا اور حقیقت میں ناممکن تھا کہ جس تہمت کے لائق وہ تھا اُسپر بہت روز ٹھہر سکے اب مجھے ایتھا کہ کولوٹنے کی امید نہ رہی میں ایک برج میں بند تھا جو دریا کنارے پر پٹیو زیم کے نزدیک تھا جہاں سے اگر نیز اسٹرس کی موت مانع نہ ہوتی تو ہم جہازوں پر سوار ہو جاتے کیونکہ ٹیٹوفس کا کسی فریب سے رہائی اور اُس جوان بادشاہ کے حضور میں رسائی پیدا کر کے پہلا کام جو کیا یہ تھا کہ مجھکو یہاں قید کرایا اُس بہتک کا بدلہ چاہا جو میرے سبب اُسکو اُٹھانی پڑی تھی یہاں میں مایوسی کی ٹکلیفوں میں تمام رات اور دن پورے کرتا تھا جو کچھ ٹرموزس نے بطور پیشگوئی کہا تھا اور میں نے اُس غار میں سنا تھا سو اب مجھکو مثل خواب نظر آتا تھا کبھی اپنی مصیبت کے خیال میں کھڑا ہوں کہ اُن لہروں کو دیکھتا تھا جو اُس برج کے پانوں سے ٹکراتی تھیں اور کبھی اُن جہازوں پر خیال کرتا تھا جو طوفان سے لرزان اور اُن چٹانوں پر لگ کر پھٹنے سے ترسان تھے چنچر وہ برج واقع تھا لیکن جو لوگ اپنے جہاز کی تباہی سے ڈرتے تھے میں اُنہر رحم لانیکی بدلے حد کھاتا تھا میں نے اپنے دل سے کہا کہ انکی مصیبت اور زندگی دونوں جلد آخر ہو گئی یا یہ سلامت سے اپنے ملک کو پہنچیں گے لیکن مجھکو دونوں میں سے ایک بھی نصیب نہیں ہو۔

سیزاسٹریس

بوکوریس

سیزاسٹریس

سیزاسٹریس

دیموفریس

ایک دن جب میں رنج لا حاصل میں مضطرب تھا میں نے یکایک ٹھوڑے فاصلہ پر جہازوں کے ستون

ظلم اور زیادتی سے جمع کی تھی اپنے قبضہ میں کر لی اور کہا دے کیسے کمبخت ہیں جنگو دیوتاؤں نے دوسرے آدمیوں پر بزرگی دی ہے دے کوئی شربے وسیلہ دیکھ نہیں سکتے ہیں اور اس سے دھوکہ پاتے ہیں اُنکے گرد ایسے کمبخت رہتے ہیں جو بیچ کو پاس آنے سے روکتے ہیں ہر ایک یہی سوچتا ہے کہ اُن کو دھوکہ دینے میں فائدہ ہے اور ہر ایک اپنے ارادے کو خدشہ گذار سی کی صوتوں میں چھپاتا ہے یہ بادشاہ کا یہ خیال صرف اس غرض سے رکھتے ہیں کہ اُس سے دولت اور عزت پاتے ہیں اور وہ اپنے فائدے سے ایسا غافل ہے کہ اُن سے خوشامد سنتا ہے اور دھوکہ کھاتا ہے۔

سیژاٹریس
آدیا کا
پینیلوپ

اس وقت تیز اسٹرس نے میرے ساتھ محبت مرہبانہ کی اور چاہا کہ مجھے ایتھا کہ کو بیچے اور جہازوں کا ایک بحیرہ ساتھ کرے اتنی فوج کے ساتھ کہ پینیلوپ کو اسکے چاہنے والوں سے بچانے کے لئے کافی ہو الغرض یہ بحیرہ وانگی کی واسطے تیار تھا صرف ہمارے سوار ہونگی دیر تھی میں انقلاب زبان پر حیران تھا کہ جنگو ایک دم پہلے نہایت گراتا ہے اکثر اُنکو بغایت اٹھاتا ہے اور اس بات کے تجربہ سے تقویت پا کے اسید کی کہ پولیسینز کیسی ہی تکلیف پائیگا لیکن آخر اپنے دارالریاست میں جایگا مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ تینٹر ایتھینو پہ کے کسی حصہ میں ہو مجھ کو ضرور لیگا اس واسطے چلنے میں تھوڑی اور دیر کی کہ اسکی کچھ تلاش کروں لیکن اس اثنائ میں تیز اسٹرس جو بہت بڑا تھا یکایک مر گیا اور اُسکے مرنے سے میں ایک بلا سے تازہ میں مبتلا ہوا۔

یولیسیز

مہندر، ڈیٹھوپیپا

سیژاٹریس

سیژاٹریس

سیژاٹریس

سیژاٹریس

سیژاٹریس

اس واقعہ سے تمام مصر میں افسوس ہوا اور رنج غالب ہوا تیز اسٹرس کی واسطے ہر ایک خاندان اُسکو اپنا نہایت عزیز دوست محافظ اور والد سمجھ کر روتا تھا بڑے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا نہایت رحم زاپکار کرتے تھے کہ اسی مصر تو نے تیز اسٹرس سا بادشاہ نہ گزرے وقوں میں پایا ہے اور نہ آئینوالے وقوں میں پایگا اے دیوتاؤں تمکو آدمیوں کے واسطے تیز اسٹرس نہیں دینا تھا اور دیتا تھا تو واپس نہیں لینا تھا تیز اسٹرس کے بعد ہم کو کیون زندہ رکھتے ہو چھوٹے پکارتے تھے کہ مصر سے اسید جاتی رہی ہمارے بزرگوں نے اس بادشاہ کی حکومت میں بہت آرام پایا تھا ہم نے صرف اُسکو پشیمانی کھانے کی واسطے دیکھا ہے اُسکے نوکر برابر روتے تھے اور چالیس روز تک دور دور کے اضلاع کے باشندوں کے گروہ کے گروہ اسکی تجہیز و تکہیز کو آئے ہر ایک اپنے بادشاہ کا جسم ایک دفعہ دیکھنے کی درخواست کرتا تھا اور اسکی صورت اپنے خیال میں رکھا چاہتا تھا اور بعضوں نے

جھینپڑون اور بھٹریوں کو بھول جاتے تھے اور رورت سے ہجرت میرے گرد کھڑے رہتے تھے وہاں کی جنگلی اور وحشیانہ باتیں بمعلوم کم ہوتی چلین ہر ایک چیز نے زیادہ تر خوشنما صورت اختیار کی اور ملک خود لوگوں کے چال چلن سے سدھرنے لگا۔

ہم ایسا لو کے مندر میں قربانی چڑھانے کو اکثر جایا کرتے تھے وہاں کا ٹرموفرس پوجاری تھا گڈریے اس دیوتا کے نام سے لاریل کے پتوں کے ہار پہنتے تھے اور گڈریان پھولوں کے مالے پہنا کرتی تھیں اور پوجا پاڈالیوں میں بھر کر اپنے سر پر رکھ کر ناجتی گاتی آتی تھیں بعد قربانی کے ہم دھقانی کھانا طیار کرتے تھے عمدہ چیزوں میں ہماری بکری اور بھٹریوں کا دودھ تھا اور کچھ ٹھہارے انجیر انگور وغیرہ میوہ تازہ جو اپنے ہاتھ سے چنکر لاتے تھے سبزہ ہمارا فرش تھا اور درختوں کے پتے قصر کی طبع دار چھتوں سے زیادہ تر خوشنما سائبان تھا مگر گڈریوں میں میرا نام یکایک اتفاق سے کمال کو پھونچا وہ یہ تھا کہ ایک بھوکھا شیر میرے گلے پر ٹوٹا اور میری غوریزی کرنے لگا میں اوسپر دوڑا میرے ہاتھ میں ایک بھٹری ہانکنے کے کانٹے کے سوا اور کچھ نہ تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اپنی گردن کے بال کھڑے کئے دانت پیسنے اور پنجہ پھیلانے لگا اسکا سنہ خشک اور شعل نظر آیا اور آنکھیں سرخ اور آتشیں میں نے اس کے حملہ کا انتظار نہ کیا لیکن اُسپر جھپٹا اور اسکو زمین پر گرا دیا اور مجھے کچھ ضرب نہیں آئی کیونکہ میں ایک چھوٹا گڑیہ آہنی جال کا جیسا مصری گڈریے پہنتے ہیں پہنے ہوئے تھا اس سے اس کے پنجوں سے بگلیا میں نے اسکو تین دفعہ گرایا مگر یقیناً دفعہ اٹھک میرے اوپر آیا ایسا دھاڑتا ہوا کہ دور کے پہاڑوں سے اسکی گونج آتی تھی مگر آخر کار میں نے اسکو اتنا دبا یا کہ اسکا دم مگلیا جو گڈریے میری اس فتحیابی کے گواہ تھے اس بات پر مصر ہوئے کہ مجھے اسکا چمڑا مثل علامت فتحیابی پہننا چاہئے۔

اس کام کا اور گڈریوں کے طریقے بدل جانیکا شہرہ تمام مصر میں پھیلا اور آخر کار سیزاسٹرس کے قانون تک پہنچا اسنے سنا کہ جو دو قیدی اہل فینیشیہ کے نام سے گرفتار آئے ہیں انہیں سے ایک نے ایسے جنگوں میں جنگی آبادی کی امید نہ تھی ست جنگ یعنی زمانہ نکلوی بنا رکھا ہو اور مجھے دیکھنا چاہا کیونکہ وہ میوزیز کا دوست تھا اور جو لوگ تعلیم کے وسیلے معلوم ہوتے تھے انکے ساتھ مہربانی اور قدردانی کے ساتھ پیش آتا تھا اسکی محکمہ اس کے سامنے لیگئے اسنے میرا حال خوشی سے سنا اور جلد معلوم کر لیا کہ میٹوفس نے طعہ ارمی سے اسے دھوکہ دیا تھا اسنے اسے وایم بھس کیا اور جو دولت اسنے

रेपासो, ८०११

सीनासिस

म्यूजिन

मिटोफिस

فرگذاشت کیا جن سے کاشتکار کو محنت کا انعام ملتا ہو اور نہ موسم سرما کی فرحت انتہا سستی کو جب آگ آفتاب کا کام دیتی ہو اور جو ان ناپختہ ہیں اور خوشی کرتے ہیں اور ان اندھیرے جنگلوں کی بھی تعریف کی جو پہاڑوں پر سایہ کنان ہیں اور ان دریاؤں کی جو اس درہ کے کثرت دار مرغزار میں خوشنما گھاؤں سے روان ہیں اس طرح تھیلی کے گڈریہ اس خوشی سے واقف کئے گئے جو وہ ہسانی حالت میں انکو حاصل ہو چہر زمین کی فیاضی بیفائدہ نہیں وے اپنے حقہ کی بدولت بادشاہ سے خوشتر ہیں یا جو ناخرابی آلودہ خوشیاں بادشاہ کے فعل سے برآمد ہوتی ہیں سو انکو اپنے جو پیڑوں میں میسر ہیں ان کی گڈریاں بازی اور قسم اور خوبی سے پیراستہ ہیں اور سادگی اور بیگناہی سے آراستہ دن بھر خوشی میں گذرتا تھا اور درختوں کی شاخوں پر طائر و نکلے چھانے اور ہوا کے قانون میں سنسانے یا چٹانوں سے پانی گرنے کی آواز یا ان گیتوں کے سوا جو ایسا لو کے ساتھ جانیوالوں کو میوزیریدی نے سکھائے تھے کچھ سنائی نہ دیتا تھا ان کو جو لان بازی اور تیر اندازی کی بھی تعلیم دی خود دیوتا آہنکی خوشنما پر رشک کھانے لگے اور سمجھے کہ گڈریوں کی تاریکی دیوتاؤں کی روشنی سے بہتر ہو اور آہن کو کو اولپس پر بلا لیا۔

اگر میرے لڑکے تو اس داستان سے نصیحت لے کہ اب تو ایسی حالت میں ہی جیسی حالت میں وقت جلا وطنی ایسا لو تھا اسلئے اسی کی طرح سے اس زمین ناکاشتہ کو سیراب اور جنگل کو برکت بابر کران گنواروں کو گانے بجانے کی طاقت دے انکے سخت دل کو ملائم کر کے ہوش میں لا اور جادو کی نیکیوں سے ان وحشیوں کو بس کر انکو عصمت اور عزت کی خوشیوں کے مزے چکھا اور انکا آرام یہ سمجھا کر بڑھا کہ آرام بخت کے ہاتھ میں نہیں اپنے ہاتھ میں ہی اگر میرے لڑکے وہ روز نزدیک آتا ہی جب تجھے دے شیخ و فکر جو سخت کے اس پاس رہتے ہیں ان وحشیوں کی یاد پشیمانی کے ساتھ دلائیں گے۔

پھر ٹرموفرس نے مجھے ایک ارغنون دیا جسکی آواز ایسی سُرہلی تھی کہ پہاڑوں کی گونجون سے جو اسی آواز کی نقلیں تھیں اس پاس کے گڈریے گروہ گروہ گروہ آئے اور میری آواز میں بھی کچھ قدرتی الحان پیدا ہو گیا اور میں بھی تاثیر غیبی سے متاثر ہوا قدرت کی خوبیاں بڑے شوق اور اعتقاد سے گانے لگا اکثر ہم ملے گاتے تھے اور کبھی رات کو بھی گاتے تھے جب میں وعظ کرتا تھا تب گڈریے اپنے

تھیلی

ہیپالو میز

ہیپالو میز

ہیپالو

ہیپالو

مانند وہ امام پاتا تھا اکثر اوقات اپنے بنائے اشعار پڑھتا تھا سوا اور بہت سے دوسرے۔

عزیز تھے اونکے بنائے ہوئے مجھے دئے جب وہ اپنا لمبا سفید چوغہ پہنتا تھا اور اپنا عاجی بربط بجاتا تھا تب جنگل کے ریحہ شیر اور گھیرے باہر آکے اسے پیار کرتے تھے اور اس کے چاروں طرف ناچتے تھے اور بار بار ایسا یقین ہوتا تھا کہ درخت اور چٹان بھی اس کے سرود کی تاثیر سے متاثر ہوتے تھے جن سرودوں میں وہ دیوتاؤں کی بزرگی کی اور بہادری کی نیکی کی اور جو فرحت پر عظمت کو پسند کرتے ہیں اونکی عقل کی تعریف کرتا تھا۔

ٹرموفرس نے مجھ کو بار بار ہمت دی اور کہا کہ دیوتا یولیسز کو یا اس کے بیٹے کو کبھی نہیں بھولیں گے اور تجھے بھی ایسا لو کی مانند چاہئے کہ ان گڈریو نکو میوزیز سے واقف کرے اسنے کہا کہ ایسا ہونے اس بات سے ناخوش ہو کر کہ جو پیڑ اچھے دنوں کی آسائش کو اکثر عدد سے بگاڑتا ہی سکلا پون سے دشمنی کی جو اس کے تیر بناتے تھے اور اونکو اپنے تیروں سے تباہ کیا فوراً کوہ آئینہ کا آتشی جوش موقوف ہوا اور اون بھاری ہتھوڑوں کے صدمے جیسے زمین اپنے وسط تک تھر تھراتی تھی پھر سننے میں نہ آئے جو لوہا اور پتیل سکلا پ صاف کیا کرتے تھے سواب مورچہ کھانے اور بگڑنے لگے اور وکٹین عداوت کے غصہ میں اپنی بھٹی چھوڑ کے پانون سے لنگڑا ہونے پر بھی جھٹ اٹھیں اور گرد اور عرق سے آلودہ دیوتاؤں کے دربار میں جا کر عداوت کی تمام تلخی کے ساتھ اپنی انڈا کا ناشی ہوا جو پیڑ نے اس طرح پر ایسا لو سے ناخوش ہو کے اسکو آسمان سے نکالا اور سرنگوں زمین پر ڈالا لیکن اسکا رتھ اگرچہ خالی تھا تب بھی اپنا معمولی دورہ کرتا رہا اور قدرت غیبی سے رات اور دن کا توازن اور موسموں کا تبادلہ باقاعدہ ہوتا رہا ایسا لو اپنی شاعریوں سے نصیب ہو کے ایک گڈریو بناؤ تھسیلی کے بادشاہ ایڈمیٹس کی بھیڑیان چرانے لگا۔

ہرمیوٹیرس
یولیسیس

ہیپالو
مپوئے، ہپالو

یوپیٹر

ہیڈرا

سینکاپ

ولکین

ہولیمپس

یوپیٹر، ہپالو

ہپالو

ہیسیلی
ہیڈمیٹس

جب اس طرح وطن چھوڑ کر بیعت ہوا تب اپنے دل کو درختوں کے سایہ میں جو ایک ندی کے صاف کناروں پر آگے ہوئے تھے علم موسیقی سے جی بہلانے لگا اس سے اس پاس کے گڈریو جنگلی زندگی تب تک وحشی اور جنگلی کی تھی اور جنگلی واقفیت صرف بھیڑیوں کے بندوبست پر موقوف تھی اور جنگ کے ملک کی جنگ کی سی صورت تھی اس کے پاس آنے لگے ایسا لو نے اپنے راگ کا مضمون بدل کر ان جنگلیوں کو سب بہتر سکھائے جن سے زندگی کا آرام بڑھتا ہی کبھی وہ اون پھولوں کو سراہتا تھا جو موسم بہار کی خوبیاں بڑھاتے ہیں اور اس خوشبو کو جو اسے انتشار پاتی ہے اور اس سبزہ کو جو اس کے زیر پا اگتا ہے اور کبھی موسم گرما کی فرحت آگین شاموں کو اور اسکی ہوا کو جو آدمی کو فرحت بخشی ہے اور شبنم کو جو زمین کی بنیائیں بھجاتی ہیں نہ فصل خریف کے میوہ جات طلائی کو

ہپالو

میں اپنی حالت سے صرف اس واسطے گھبراتا تھا کہ کوئی چیز اپنے دل کو تفریح اور تقویت دینے کی اپنے پاس نہ رکھتا تھا میں نے کہا وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو فتنہ انگیز خوشی کا ذوق نہیں رکھتے اور جو عورت اور مصوخی کی فرحت بخش راحت پر قانع ہیں وہ خوش نصیب ہیں جنکی تفریح علم سے ہو اور جنکی فرحت اعلیٰ و باغ کی تربیت ہی بخت کی ناموافقت سے ایسے آدمی کہیں جاتے ہیں تب ہی یہ دل لگی کے وسیلے اپنے ساتھ پاتے ہیں اور جو کتابوں کی سیر کرتے ہیں سو اس اندوہ زاستی سے بچے رہتے ہیں جس سے عیاش اور سست آدمی کو زندگی بھاری معلوم ہوتی ہو وہ خوش نصیب ہیں جنکو ایسا شغل خوش لگتا ہو اور میری طرح سست نہیں رہتے جب میرا دل ایسے خیالات سے پریشان ہوا تب میں ایک گھنے جنگل میں چلا گیا اور یکایک اوپر کو دیکھنے سے میں نے اپنے آگے ہاتھ میں کتاب لئے ہوئے ایک پیر مرد دیکھا اور اسکی پیشانی پر کچھ چھتری پڑی ہوئی اور سر کے بال اڑے ہوئے تھے ڈاڑھی برف سی سفید نان تک لنگتی تھی اور سکا قد بلند تھا اور گالوں پر سرخی باقی تھی آنکھیں اسکی رساتھیں آواز اسکی بہت شیریں تھی اور لباس اگرچہ سادہ تھا مگر دلکش تھا میں نے کبھی ایسا شخص نہ دیکھا تھا جسکی سیرت و صورت زبردستی سے دل میں تعظیم اور رعب پیدا کرتی تھی اسکا نام ٹرموفرس تھا وہ ایسا لوکا پوجاری تھا ایک سنگ مرمر کے مندر میں جو مصر کے بادشاہوں نے اس دیوتا کے لئے جنگل میں تعمیر کرایا تھا کام کرتا تھا جو کتاب اس کے ہاتھ میں تھی سو دیوتاؤں کے بھجنوں کا مجموعہ تھی وہ مجھ سے دوستانہ پیش آیا اور بکلام ہوا وہ حالات ماضی کو ایسی طاقت فصاحت سے بیان کرتا تھا کہ حال کے معلوم ہوتے تھے اور ایسے قریب الفہم اختصار سے کہ خیال سامع تھکتا تھا وہ ایسی دور بینی کے ساتھ آئندہ کو دیکھتا تھا کہ آدمی اسکی واقعی طبیعت و عادت بتا سکتا تھا اور جو باتیں اس سے ظہور میں آئیں وہ سچ سچ سکتا تھا لیکن یہ بزرگی معنوی حاصل ہونے پر بھی وہ خوش اور مہربان تھا غایت جوانی میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی جو ٹرموفرس کو اس عمر میں حاصل تھی وہ نوجوانوں سے جب دیکھتا تھا کہ وہ تعلیم کی طبیعت اور نیکی کی رغبت رکھتے ہیں پورا نہ محبت رکھتا تھا۔

اس نے جلد ہی مجھ سے بڑی محبت کی اور دل کی بیقراری کے ہٹانے کے واسطے مجھے کتابیں دین وہ مجھے بتا کہنے لگا اور میں اسے اکثر باپ کہہ کر بولنے لگا میں نے کہا جن دیوتاؤں نے مجھے مینٹر سے جدا کیا ہے انہوں نے ہی رحم کھا کر مجھ کو تیری دوستی کا سہارا دیا ہے بلا شک آریٹس اور لیکٹس کی

صدی

رموفیرس
ہیپالیا

۱۸۴۹ء

رموفیرس

نہر
۱۸۴۹ء
لکھنؤ

کین سبزہ زار ہی پہاڑ ڈھالو اور نیچے اونچے ہیں اور جو درے اونکے در میان ہیں سو آفتاب کی شعاعوں کو بھی دشوار گزار ہیں اس خوفناک جگہ میں کوئی صحبت کا انتہا سوا گڈ ریون کے جو شل اوس ملک کے جنگلی اور بے تربیت تھے یہاں میں رات اپنی مصیبت پر رونے میں تمام کرتا تھا اور دن اپنی بھیڑ پونے کے پیچھے پیچھے پھرنے میں تاکہ اوس مقدم غلام کی ظالمانہ گستاخی سے محفوظ رہوں جسکا نام بیوٹس تھا اور جو اپنی رہائی کی امید کر کے اپنے مالک کے فائدے کے واسطے اپنا شوق اور تعلق خاطر دکھانے کے لئے ہمیشہ دوسروں پر اہتمام رکھتا تھا مصیبت کے اس هجوم سے میں اکتا گیا اور اپنے دل کی بیقراری میں اپنے گلے کو بھول گیا اور ایک غار کے قریب زمین پر گر پڑا اس امید سے کہ جس تکلیف کو میں زیادہ نہیں اٹھا سکتا اوس سے مجھکو موت بچائیگی مگر اس ناامیدی کے عین وقت میں مجھکو پہاڑ کا نیپتے ہوئے نظر آئے اور بلوط اور صنوبر اور پر سے جھکتے ہوئے ہوا بند ہو گئی اور ایک گہری آواز اس مضمون کی اوس غار سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی کہ اے وانا یو کیسر کے بیٹے تجھکو اوس کی مانند صبر سے بزرگ ہونا چاہیے جن بادشاہوں نے مصیبت میں دیکھی ہو وے آرام کے لائق نہیں وے عیاشی سے پست اور غرور سے مست رہتے ہیں ان مصیبتوں پر غالب آ اور انکو یاد رکھ پھر تو خوش ہو تو ایتھا کہ کو واپس جا بیگا اور تیرا نام دنیا میں مشہور ہو گا جب تو دوسروں پر حکومت پائے تب ست بھولیو کہ تو بھی اون ہی کی طرح بیکس اور بے بس اور دکھی ہو گا ہر اسلئے اونکو تسلی دینا اپنی خوشی سمجھو اپنی رعایا سے محبت رکھو خوشی سے نفرت کیجیو اور یاد رکھیو وہی آدمی بڑا ہی ہوا اپنے غصہ کو روکتا اور دباتا ہے ان کلاموں نے مذاے غیبی کی طرح مجھکو الامام دیا فوراً خوشی سیری رگون میں پھر کئے لگی اور بہت میرے سینہ میں پیدا ہوئی مجھے ایسی دہشت نہ معلوم ہوئی کہ جب دیوتا دکھائی دیتے ہیں تب بدن پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں اور خون جم جاتا ہے میں آرام سے اٹھا اور زمین پر سجدہ کر کے بیٹھے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور منہ کو جسکا میں آپکا اس الامام کے واسطے ممنون سمجھتا تھا شکرانہ ادا کیا اس اثنائیں بیٹھے اپنے دل کو عقل سے نورانی پایا اور ایک ملائم مگر غالب اثر سے متاثر ہوا جس سے میرا غصہ وبا اور جوانی کا جوش ٹھاٹھنے اوس جنگل کے سب گڈ ریون سے دوستی پیدا کی اور ملائی اور شکیبائی اور محنت سے خود جیوٹس کی حیرانی حاصل کی جو پہلے میرے ساتھ نا آدمیت سے پیش آیا تھا۔

بھارت

بھارت

بھارت

بھارت

اسیری اور تنہائی کی اندوہگین ساعتوں کے گھٹانے کے لئے بیٹھے کچھ کتابیں ہم پوسچانی جاہن کو بچو

اور غوغناک تھی جیسا صدمہ رعد لیکن میٹوفس نے اسید کی کہ ہم سے علمدہ علمدہ سوال کرنے سے ہمارے بیان میں کچھ برخلافی پائی جائیگی بلکہ جو بات میٹوفس نے چھپائی تھی سو میں قول و قرار پانے پر ظاہر کروں گا اوس کا خاص مطلب سچ بات کا دریافت کرنا تھا مگر یہ تھا کہ کوئی بہانہ ایسا ہاتھ آئے جس سے بادشاہ کے نزدیک ہو کہ وہ اہل فینیشیہ ظاہر کرے اور شل غلام ہکو اپنی ملک بنائے چنانچہ ہماری بیگناہی اور بادشاہ کی رسائی پر بھی وہ کامیاب ہوا بادشاہی کیسا خطرناک مقام ہے جہاں سب سے زیادہ عقلمند اکثر فریب کے مطیع بنتے ہیں تخت شاہی کے گرد مکر اور خود غرضی کی صف حاضر رہتی ہے اور راستبازی دور رہتی ہے کیونکہ خوشامد کے وسیلہ سے وہاں پر پہونچنا نہیں چاہتی اور نیکی اپنا درجہ سمجھ کر جب تک یاد نہیں ہوتی روبرو نہیں آتی بلکہ ایسے بہت کم بادشاہ ہیں جو جانتے ہیں کہ نیکی فلان جگہ دستیاب ہوگی بلکہ بدی اور اوسکے فرمانبردار بادشاہ کی خوشی پوری کرنے کے واسطے حسب ضرورت گستاخ و مکار و مغوی و کار ساز دہو کہ دینے کو ہتھیار اور سب قوانین چھوڑنے اور سب آئین توڑنے کو تیار رہتے ہیں وہ آدمی کیسا بد نصیب ہے جسکی طرف ہمیشہ اسطرح پر گناہ کرائیگی کوششیں ہوتی رہتی ہیں اگر وہ چاہلوسی کے باجہ سے نفرت کرنا اور راستبازی کی صفائی سے آزر دہ نہونا نہیں سیکھتا تو ضرور اوسکے سبب مارا پڑتا ہے اپنی تکلیف کے وقت میں میرے ایسے خیال تھے اور جو کچھ میٹوفس نے مجھ سے کہا تھا سو میرے دل پر نقش ہو رہا تھا۔

جب میں اسطرح کے خیالات میں مصروف تھا تب مجھ کو میٹوفس نے آفس کے جنگل کے پہاڑوں کی طرف بھیجا تاکہ وہاں اوسکے بیشمار گلوں کی نگرانی میں اوسکے غلاموں کی مدد کروں یہاں پر کیلیپس کو ٹیلیمیکس کو روکا اور کہا کہ تسلی میں تو تو نے غلامی سے مرنا پسند کیا تھا ٹیلیمیکس نے کہا اس وقت میں میرا حال زیادہ خراب تھا اور ویسی بات پسند کر نیکی بہت تر ہی تھی غلامی جبراً میرے اوپر ڈالی گئی اور مجھے قسم ہے اوسکے پیالے کی تلچٹ خالی کرنی پڑی مجھے کچھ اسید نہ رہی تھی اور رہائی کا ہر ایک دروازہ بند نظر آیا تھا اس عرصہ میں میٹوفس کو مینے پیچھے سے اوس سے سنا تھا کہ ایتھیوپیہ کے کسی باشندے کے ہاتھ بیچ پاتا تھا سو اوس کو ایتھیوپیہ میں لگیا۔

میری قید کا مقام ایک جنگل تھا اوسکا میدان ایک جلتا ہوا ریگستان ہے اور پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں نیچے نہ سہی جانے والی گرمی ہے اور اوپر نہ گھٹنے والی سردی چٹانوں کے درمیان کہیں

میریوٹس

آفیس

کلیپس

ٹیلیمیکس

سیمیسی

ٹیلیمیکس

میر

ہیپوپیٹا

ہیپوپیٹا

اوسکے دن کے ایسے کام تھے اور کسی علمی مسئلہ کا استفہام کرنا یا جسکو اپنی صحبت کے قابل سمجھتا تھا اوس سے ہم کلام ہونا اوسکے شام کے کام تھے اوسکی زندگی کی رونق کسی عیب سے نہ گھٹی تھی بلکہ اون بادشاہوں پر فقیاب ہونے سے بڑی ہی تھی جنکو نہایت دہوم و دہام سے فتح کیا تھا اور اپنے سرداروں سے ایک پر نہایت اعتبار رکھتا تھا اوسکی عادت کا ابھی آگے بیان کرونگا جب اوسنے مجھے دیکھا تو میری جوانی نے اوسکے رحم کو حرکت دی اوسنے میرا ملک اور نام پوچھا ہم اوسکی تقریر کی درستی اور چستی سے متحیر ہوئے بیٹے کہا اسے نامور ترین بادشاہ نہ توڑاے کے محاصرے سے نا واقف ہی جو دس برس تک رہا ہوا اور نہ اوسکی تباہی سے جسکے سبب تمام یونان اپنی عمدہ ترین نسل سے خالی ہوا ہی تو لیسیر بادشاہ ایتھنا کہ جو میرا باپ ہوا اس بڑی لڑائی کے خاص افسروں میں سے ایک تھا لیکن اب اپنی بادشاہت کی تلاش میں دریا پر آوارہ ہو اور اوسکی تلاش میں ویسی ہی بدبختی کے وسیلہ سے میں ملک مصر میں اسیر ہوں مجھکو ایک دفعہ پھر میرے باپ اور ملک سے ملا دو تا مجھکو تیرے بچوں پر سلامت رکھیں اور وے تجھے جیسے نیک باپ کے سایہ میں خوش رہیں سیز اسٹرس نے پھر بھی مجھکو رحم سے دیکھا لیکن جو کچھ میں نے کہا تھا سو جھوٹ تھا یا سچ ایسا شک کر کے بہکو اپنے ایک عمدہ دار کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ جن لوگوں کے ساتھ یہہ جہاز پر گرفتار ہوئے تھے اون سے استفسار کرو کہ یہہ اہل یونان ہیں یا اہل فینیشیہ اور کہا کہ اگر اہل فینیشیہ ہیں تو ضرور نہ صرف دشمنوں کی طرح بلکہ ایسے کبھتوں کی طرح سزا یاب ہونگے جو کمینوں کی طرح جھوٹ بول کر بہکو دہوکہ دیا جاتے ہیں لیکن بالکس اہل یونان ہیں تو میری یہہ خوشی ہو کہ انکے ساتھ مہربانی سے پیش آؤں اور اپنے جہاز وں پر انکو انکے ملک میں پہونچاؤں کیونکہ میں یونان کو پسند کرتا ہوں جس میں دانشمند ہی مصر کے بہت سے قوانین پہونچے ہیں میں ہر کیولینز کی خوبی سے نا واقف نہیں ہوں ایکیلینز کی بزرگی کا حال مجھے تک پہونچا ہی گو کتنی ہی دو ہونین کم نصیب یولیسینز کی عقلندی کو سراہتا ہوں اور نیک کی تکلیف دوڑ کیا چاہتا ہوں۔

میتوفس وہ عمدہ دار تھا جسکو بادشاہ نے ہماری تحقیقات کے واسطے مقرر کیا تھا سو جیسا سیز اسٹرس سخی طبیعت اور صاف نیت تھا ویسا ہی وہ خراب اور خود مطلب تھا اوسنے بہکو پھنسانے کے سوالات کر کے وق کرنا چاہا اور دیکھا کہ مینٹر کے جواب میرے جوابوں سے زیادہ معقول تھے اوسکے ساتھ دشمنی و بدظنی سے پیش آیا کیونکہ نالایق جتنے اہانت کے متحمل ہوتے ہیں اوتنے لیاقت کے نہیں ہو سکتے اسلئے اوسنے بہکو علیحدہ کر دیا اور اوس وقت سے مجھے نہیں معلوم ہوا کہ مینٹر کا کیا حال ہوا یہہ علیحدگی میرے حق میں ایسی ناگہانی

ڈاٹ

یولیسیز
بھڑکا

میس

سیناٹیس

فینیسیا

ہکولیون
ہکولیون

یولیسیز

میتوفس
سیناٹیس

مینٹر

مینٹر

اور جسکی نیکی عمدہ ترغوشی ذاتی کا چشمہ ہو اور سکا ملک محفوظ ہو نہ رعیت سے بلکہ محبت سے اور اسکے حکم اٹھائے جاتے ہیں نہ صرف اطاعت سے بلکہ خوشی سے اور وہ رعایا کے دلون میں ریاست کرتا ہی نہیں چاہتے کہ اسکی حکومت آخر ہو بلکہ اسکی فائیت پر افسوس کھاتے ہیں اور سب اپنی زندگی کے عوض اسکی زندگی چاہتے ہیں۔

میں نے پیشتر کا یہ کلام غور سے سنا اور جب وہ اس کلام کو بولتا تھا مجھ کو اپنے سینہ میں نئی ہمت کی نورانی سی معلوم ہوتی تھی جب ہم تھمفیس میں پھونچے جو ایک شہر ہے اپنی دولت اور رونق کے واسطے مشہور تھا وہاں کے حاکم نے ہکو تھیبیز میں بھیجا کہ وہاں سینر اسٹریس ہم سے استفسار کرے سو اگر اپنی حکومت کے انتظام میں کم مصروف ہوتا تو ضرور خود ہم سے تحقیقات فرماتا کیونکہ وہ ٹراے والون سے نہایت رنجیدہ تھا اس واسطے ہم دریائے نیل کے اوپر کی جانب اس مشہور شہر کو روانہ ہوئے جس میں ایک سو دروازے ہیں اور یہ تو انابا دشاہ رہتا ہی تھیبیز بڑی وسعت کا اور گریس یعنی یونان کے ہر ایک شہر سے زیادہ تر سرسبز نظر آتا تھا جو قوانین راستون کو میلہ سے صاف اور نہرو نکو درست اور حوضون کو قابل آسائش رکھنے کے لئے اور علوم کی تعلیم اور عوام کے آرام کے واسطے جاری کئے ہیں سو ایسے عمدہ ہیں کہ ان سے بہتر خیال میں نہیں آسکتے صحن ہائے مربع قواریون اور مینارون سے آراستہ ہیں مندر سنگ مرمر کے اور عمارات اگرچہ سادہ ہیں مگر عالیشان قصر شاہی وسعت میں ایک شہر کی برابر ہے اور اس میں سنگ مرمر کے ستون اور مربع اور گاؤڈم مینار اور بڑی بڑی صورتیں اور نفقہ و طلائی سامان بہت ہیں۔

جو شخص ہکو لینگے تھے انہوں نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ یہ فینیش یا بی جہاز پر دستیاب ہوئے ہیں اس بادشاہ کا دستور تھا کہ جسکو کچھ نالش کرنی یا خبر دینی ہوتی تھی اسکو ہر روز ایک مقرر ساعت پر اپنے حضور میں بار دیتا تھا اور اسکے بیان کوئی منقول یا مودود نہ تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میں بادشاہی اختیار صرف اس واسطے رکھتا ہوں کہ اپنی رعایا کی واسطے جسکے ساتھ محبت پورا نہ رکھتا تھا بھلائی کا وسیلہ بنوں یہ بادشاہ سافون ملتا تھا اور نہایت مہربانی کے ساتھ پیش آتا تھا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ دور کے ملکوں کی رسم و رواج سے آگاہی ہونیکے سبب ہمیشہ کچھ نہ کچھ فائدے کی بات حاصل ہوتی ہے اسلئے ہکو اسکے حضور میں حاضر کیا وہ ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھا تھا اور اپنے ہاتھ میں ایک سونے کی چھڑی رکھتا تھا اگرچہ عمر میں زیادہ تھا تاہم اسکا بدن خوشما تھا اور اسکی صورت پر ایک طرح کی عذوبت اور عظمت پائی جاتی تھی وہ ہر روز اپنی رعایا کی داد بخشی کرتا تھا اسکے منصفانہ تحمل و تامل دلیر ترین مداح کو خوشامد کی تمثیل سے بچاتے تھے

مندر

میں

پہلی

سی

ہا

پہلی

رکھیں اور اپنی شکر گزاری کے نذرانہ سے جھکو معزز کریں جو ظالم اپنا عیب پیدا کیا چاہتے ہیں اور اپنی رعایا کو ظلم سے عاجزی سکھاتے ہیں سو آدم زاد کے واسطے آفت ہیں حقیقت میں وہ باعث خون ہیں مگر باعث کراہت اور حقارت بھی ہیں اتنا خوف رعایا کو اون سے نہیں ہے جتنا اون کو رعایا سے ہے۔

میں نے جواب دیا افسوس اب ہم کو حکومت کی نصیحتوں سے کیا کام ہے ہم کو اب اتنی تھا کہ میں نہیں جانا نہ اب جینیلوپ کو دیکھنا ہی نہ اپنے ملک کو کیسے ہی جاہ کے ساتھ یو کیسینز آخر کار واپس آئے مگر وہ اپنے بیٹے کی ملاقات کا مزہ کبھی نہیں چکھنے کا اور حکمرانی سیکھنے تک اس کی اطاعت کرنیکی خوشی تجھے کبھی نصیب نہیں ہونگی اسے عزیز میسٹر اب ہم کو مرنا ہی موت کے سوا سب خیالات و اہیات ہیں آمرین کیونکہ دیوتاؤں نے ہم پر رحم کرنا چھوڑ دیا ہے میں افسوس سے ایسا مجبور تھا کہ میری تقریر بار بار کی آہ سے رکنے کے سبب سمجھ میں آئیے تامل نہ تھی لیکن میسٹر اگرچہ آئیوالی بلاؤں پر مغرور تھا تو بھی بلا سے حال میں بخوف تھا مجھ سے بولا کہ اسے بڑے یو کیسینز کے نالایق بیٹے تو بلامرأحت مصیبت کی اطاعت کرتا ہے جان کہ وہ دن نزدیک آتا ہے جس دن تو اپنی والدہ اور اپنے ملک کو پھر دیکھیں گے اور تو اس کو یعنی مغلوب نہ ہو سکتے والے یو کیسینز کو جس کو تو نے اب تک نہیں پہچانا اس کی بزرگی کی بلندی پر دیکھیں گے جس کو تقدیر کبھی نہیں مغلوب کر سکتی اور جس کی تیری جیسی مصیبت سے بھی زیادہ تر متعجب مصیبت میں کبھی نا امید نہ ہونا سکتا سکتی ہے اگر وہ اون دور و دراز ملکوں میں جن میں اس کو ہواے ناموافق لیگئی ہوئے گئے گا کہ میرا لڑکا نہ میرا صاحب رکھتا ہے نہ میری سی طاقت تو اس خبر وحشت اثر سے گھبرا جائے گا اور اتنی تکلیف پائے گا جتنی عمر بھر کی سب تکلیفوں سے پایا ہوگا۔ پھر میسٹر نے میرا خیال اوس فرحت اور برکت پر متوجہ کیا جو تمام مصر پر چھا رہی تھی جس سے بائیس ہزار شہر علاقہ رکھتے ہیں اوس نے اوس رائے کی جس سے وہاں انتظام حکومت جاری تھا اور اوس انصاف کی جو زبردست کوزیر دست پر ظلم کرنے سے مانع تھا اور اوس تعلیم کی جس سے اطاعت و محنت و اعتدال اور علم و ہنر کا اشتیاق طبیعت پر جاگیر ہوا تھا اور امور مذہبی میں استقلال رکھنے کی اور عالی ہمتی اور خواہش عزت اور آدمیوں کے ساتھ راست باز اور دیوتاؤں کے ساتھ باعجز و نیاز ہونے کی تعریف کی جو باتیں ہر ایک کے مان باپ نے ان کے دل میں جمائی تھیں اوس نے اس خوشنما انتظام کو زیادہ خوشی سے پسند کیا اور بار بار آواز دے تھیں بلند کیا کہ وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جو ایسے مقلدانہ طور سے محکوم ہیں مگر زیادہ تر خوش نصیب وہ بادشاہ ہیں جس کی بخشش ایسی وسعت کے ساتھ دوسروں کو باعث راحت

یادداشت
پہلی سیر

پہلی سیر

میسٹر

میسٹر

پہلی سیر

پہلی سیر

میسٹر

خارج سیز اسٹریس نے مصر کو واپس آتے ہوئے اونپر لگایا تھا ادا کرنے سے انکار کیا اور اس کے بجائی کی لک کے واسطے فوج بھیجی جو واپس آنیکی خوشی کی ضیافت کے اندر اس کو مارا جا رہا تھا۔

سیز اسٹریس نے اونکی تجارت روکنے سے اونکو دباناجا یا اور اس لئے بہت سے مسلح جہاز روانہ کئے اور حکم دیا کہ جہان کین فینیشیائی جہاز ملین پکڑ لو یا ڈوبادو جیون ہی تسلی ہماری نظر سے غائب ہوا ہم مصر یون کے بحر سے مقابل ہوئے بندر اور زمین ہمارے پیچھے جاتے ہوئے اور خود کو باد لون میں چھپاتے ہوئے نظر آتے تھے یہ بحر تر تے ہوئے شہر سا ہماری طرف چلا آتا تھا فینیشیہ والوں نے فوراً اپنا خطرہ دیکھا اور بچنا چاہا لیکن وقت نہ ہا تھا مصری جہاز ہمارے جہاز سے اچھے چلتے تھے ہوا اونکے موافق تھی اور اونکے پاس ڈانڑ چلانے والے بھی زیادہ تھے اونہوں نے سختے لگائے اور بلا مزاحمت ہکو پکڑ لیا اور اسیر کر کے مصر کو لیکے فی الحقیقت مین نے اون سے کہا کہ نہ مین فینیشیہ کا رہنے والا ہوں نہ مینٹر ہے مگر اونہوں نے حقارت سے میری بات پر گوش نہ دیا اور ہکو غلام سمجھ کر کیونکہ فینیشیہ والے بروہ فروشی کا پیشہ رکھتے تھے صرٹ بڑے فائدے کے ساتھ بیچنے کا خیال کیا اسی عرصہ میں جنہ دیکھا کہ آب نیل سے دریا سفید ہوتا ہی اور ساحل مصر اُفق میں ابرسا معلوم دیتا ہی اور نو شہر کے پاس فیر اس کے ٹاپو مین پھونچے وہاں سے نیل کے اوپر کیٹرن میٹفس کو گئے۔

اگر رینج اسیری ہکو خوشی سے بیہوش نکرتا تو ہم اس سیراب ملک کے معائنہ سے ضرور خوش ہوتے یہ ملک ایک وسیع باغ کی صورت رکھتا تھا اور بیشمار نالوں سے شاداب تھا دریا کی ہر ایک جانب پر مالدار شہر اور فرحت افزا قصبے تھے اور کشت زار تھے جو ہر سال فصل طلائی پیدا کرتے تھے اور سبزہ زار جنہر گلہ چرتے تھے زمین زمیندار و نکواتن میوے دیتی تھی کہ وے اونکے بوجھ سے جھکے جاتے تھے اور صدائے صدا خوش ہو کر گلہ بانوں کے دیہاتی راگ کا جواب دیتی تھی مینٹر نے کہا وے لوگ خوش نصیب ہیں جو ایسا بادشاہ عاقل اپنا حاکم رکھتے ہیں وے فرحت پائدار مین رہتے ہیں اور جس سے وہ فرحت حاصل ہی اس کو چاہتے ہیں اے ٹیلی میکس آخر کار روپو تا تجھے تیرے باپ کے تخت پر سرفرازی دین تو ایسے ہی تجھے اپنی حکومت میں اپنی رعایا کی حفاظت رکھنی چاہئے اپنی رعایا کو شل اپنے فرزندوں کے پیار کر اور اونکے پیار سے جو تیرے ساتھ رکھتے ہیں وہ خوشی حاصل کرنی سیکھ جو باپ کو ہوتی ہی اور اونکو اپنے بادشاہ کی خوشی کے خیال کے ساتھ اپنی خوشی کا خیال شامل کرنا سکھاتا کہ جب کبھی آرام کی برکتوں سے خوش ہوں تو اپنے محسن کو یاد

اس فتح سے جس سے تھوڑی دیر پیشتر سب ناامید تھے سب کی آنکھیں بیشتر کی طرف متوجہ ہوئیں کہ یہ دیوتاؤں کا پیارا ہوا اور اہام اتھی سے ممتاز ایستیز نے اپنی مخلصی سے ممنون ہو کر ہم سے کہا کہ اگر انیس کا بھیر سلی کو لوٹ آوے گا تو پھر تمہارا بچانا میرے اختیار میں نہ رہے گا اور اسلئے تم کو ایک جہاز دیا کہ ہم اپنے ملک کو واپس جائیں اور تم کو بہت تحائف دیکر جھٹ پٹ روانہ ہونے کی تاکید کی کہ صرف اسی وسیلہ سے آتی ہوئی بلائیں سکتی تھی مگر اس نے تم کو اپنی رعایا سے کوئی ڈانٹ بھانے والا یا ملاح نہیں دیا کیونکہ یونان والوں کا اعتبار نہ ہونے سے ان کو یونان کے ساحل پر بھیجنا نہیں چاہتا تھا لیکن اوسنے فیثیشیا کی سوداگر ہمارے ساتھ لئے جو چونکہ سوداگری پیشہ ہیں اور ہر ایک بندر میں آتے جاتے ہیں وہاں جانے میں کچھ خوف نہیں رکھتے تھے یہ لوگ تم کو آیتھا کے کنارہ پر پہنچا کر ایستیز کے پاس واپس آئیوالے تھے لیکن دیوتاؤں نے جو آدمیوں کے ارادوں کے ساتھ کھیلے ہیں تم کو دوسری بلا میں ڈالا ہے

باب دوم

سیلیس کا بیان کرنا سیزاسٹرس کے بحیر میں اپنا ٹریائی جہاز پر گرفتار ہونا اور مصر کو جانا اور ملک کی غولی اور خوشنمائی اور اس بادشاہ کی عاقلانہ فرمانروائی اور عظیم کا بطور غلام ایتھیسوپیہ کو بھیجا جانا اور اس کے صحرائین اپنا بھیڑیاں چرانا اور اس حالت میں ٹرموفرس کا اوسکو تسلی دینا جو ایسا لو کا پوجاری تھا اور اس دیوتا کی پیروی سکھانا جو ایک بار ایڈٹس کا چوپان بنا تھا اور آخر کو سیزاسٹرس کا اوس اثر کو سہنا جو اوسکی تاثیر و تقلید سے چوپایوں میں پیدا ہوا تھا اور اوسکی ملاقات چاہنا اور اوسکی بیگناہی سے واقف ہو کر اوس سے ایتھا کہ پہنچانے کا اقرار کرنا لیکن سیزاسٹرس کی وفات سے اوسکا آفت تازہ میں مبتلا ہونا اور ایک برج میں جو دریا پر واقع تھا قید رہنا اور وہاں سے نئے بادشاہ جو کورس کو ایک جنگ اپنی رعایا کے ہاتھ سے جو باغی ہو گئی تھی اور جس نے ٹریا والوں کو اپنی مدد پر بلایا تھا مارا جاتے ہوئے دیکھنا ہے

سیزاسٹرس مصر کا بادشاہ ٹراسے والوں کے غور سے ناخوش تھا اوسنے بہت سی ریاستیں فتح کر کے اپنی حد و دہائی تھیں ٹراسے والے اوس دولت کے سبب جو تجارت سے پیدا کی تھی اور اوس شہر کے جو دریا کے درمیان واقع تھا دشوار گزار ہونے سے ایسے گتلیخ اور مغرور ہو گئے کہ انہوں نے جو

مینر

ہیسٹریک
ہینریک
سیسیلی

ہینریک

ہینریک
ہیسٹریکہینریک
ہیسٹریک
ہینریک
ہیسٹریک

ہینریک

ہینریک
ہیسٹریک

ہینریک

ہینریک

ہینریک

ہینریک

ہینریک

ہینریک
ہیسٹریک

ہینریک

کہ ایک خبار کا بادل پاس کے پہاڑوں کی ڈھال پر نظر آیا اور تھوڑی دیر کے بعد بیٹھا جنگلی آدمیوں کی جماعت دیکھنے میں آئی یہ بیٹھنے والے اور دوسرے جنگلی تھے جو نبر و ڈیر کے پہاڑوں پر اور ایک گھاس کی چوٹی پر بستے ہیں یہ وہ ملک ہیں جہاں جاڑے کی شدت نسیم بہار ان سے کہنی کم نہیں ہوتی جو لوگ بیٹھنے کی پیشین گوئی پر بستے تھے انکو اب یہ سزا ملی کہ اپنے غلاموں اور مویشیوں کا نقصان اٹھایا اور بادشاہ نے ایسا فرمایا کہ اب سے آگے میں بھول جاتا ہوں کہ تم یونان والے ہو کیونکہ اب تم دشمن نہیں ہو دوست ہو اور چونکہ تمکو دیوتاؤں نے ہماری مخلصی کے واسطے بھیجا ہی جیسی بددین نے تمہاری عقلندی سے پائی ہی ویسی ہی امید تمہاری بہادری سے رکھتا ہوں اسلئے دیر نہ کرو اور پہلو اپنی بددو۔

اسوقت بیٹھنے کی آنکھوں میں ایسا کچھ نظر آیا جسے شیر و ن کو بڑا دکھایا اور مغرور و ن کو ڈرایا اس نے ایک ڈھال اور غودھیں کر چھنا اور ایک تلوار کر سے باندھی اور ایک برچھی ہاتھ میں لی اور ایسٹینز کے سپاہیوں کی صف بنا کر دشمنوں کی طرف بڑھا ایسٹینز جسکی بہت تب بھی بلند تھی لیکن بدن عمر سے کمزور ہو گیا تھا صرف کچھ دور اس کے پیچھے جا سکا لیکن میں اس کے بدن کی برابر گیا مگر اسکی طاقت کے برابر نہیں لڑائی کے وقت اسکا جوشن تن و اک کی ڈھال سا معلوم ہوتا تھا اور اچل اسکی تلوار کا اشارہ چاہتی ہوئی صف بصف اس کے ہمراہ جاتی تھی جیسے نیوٹریڈ کا شیر جسکو جو کچھ زیادہ بہادر کر دیتی ہے گلہ پر گرتا ہے اور بے روک ٹوک مار کر مار دیتا ہے اور گلہ بان اپنی بھیڑیوں کو بچانے کے بدلے اپنی جان بچانے کو خوف اور ہراس سے بھاگتے ہیں۔

جنگلی لوگ جو شہر کو گھبرا یا جاتے تھے آپ ہی گھبرا گئے اور ایسٹینز کی رعایا نے بیٹھنے کی مثال اور مثال سے جان پا کے ایسی طاقت دکھائی کہ ان کے خیال سے باہر تھی بادشاہ کا لڑکا جو حملہ آور و ن کا حاکم تھا میرے ہاتھ سے کام آیا عمر میں برابر تھا لیکن قد میں مجھ سے بہت زیادہ تھا کیونکہ یہ جنگلی دیو و ن کی نسل سے ہیں جنگلی اصل فسی ہی ہے جیسی سگلاب کی ہی ہیں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن اسکی سختی اور طاقت کی زیادتی پر خیال نہ کر کے میں نے برچھی اسکی چھانی پر ماری سو بہت گھری گھسکی اس کے منہ سے خون بہا اور مر گیا لیکن جب وہ گرا تو مجھ کو خوف ہوا کہ اس کے بوجھ کے تلے دب سجاؤں اسکی زہر کی آواز سے دور کے پہاڑ گونج اٹھے اس کے بدن کا اسباب ٹوٹ کر میں ایسٹینز کے پاس گیا اور بیٹھنے والے دشمنوں کا انتشار پورا کیا جنہوں نے مقابلہ کیا انکو ٹکرے ٹکرے کیا اور مغرور و ن کا جنگل تک بچھا لیا۔

نیرودیا
ریویگا
مندر

مندر
سیسی
سیسی

مین
نیرودیا

سیسی مندر

سیسی

سیسی
مندر

چڑھانے سے عین انکار نہیں کر سکتا تو مارا جا بیگا اور تیرے ساتھ تیرا رہنما بھی مر گیا اس اثنا میں ایک پیر مرد نے
 بادشاہ سے کہا کہ انکو اینٹیکسز کی قبر پر قربان کیا جائے ایسا کرنے سے اوس بہادر کی ریح خوش ہوگی اور
 بڑا ایسا بھی جب ایسی قربانی کا حال سنے گا تب مطلب عظیمہ کے واسطے تیرا شوق دیکھ کر بہت راضی ہوگا۔
 تجویز سب سے صدائے آفرین کے ساتھ پسند کی اور فوراً اوسکی تعمیل شروع کی یہو اینٹیکسز کی قبر پر لگے جہان دو
 محراب تیار کی تھیں اور آتش پاک جل رہی تھی اور قربانی کی چھری ہمارے آگے رکھی تھی یہو قربانی کے جانور
 کی طرح پھولوں کے ہار پہنائے مذہبی شوق کے غلبہ سے درخواست رحم پست تھی لیکن اس خوفناک آفت کے
 وقت میں میٹر نے آرام کی سی دلچسپی کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں بار جا با اور ایسا کہا اے ایسٹیز اگر ٹیلیکس
 کے مصائب پر جو ابھی نوجوان ہوا ورجسنے ٹرا سے پرکھی ہتھیار نہیں اٹھائے تیرے دلو رحم نہیں آتا تو تو
 اپنے ہی خطرے سے دلو بیدار کریں نے پیشگوئی کا جو علم حاصل کیا ہو جس سے دیوتاؤں کی مرضی پائی جاتی
 ہو اوسکی رو سے کہتا ہوں کہ تین روز کے اندر ایک جنگلی قوم پہاڑوں سے تیرے اوپر ٹوٹے گی تیرے شہر
 کو لوٹے گی اور تیرے ملک کو برباد کر دے گی اسلئے جلد اس طوفان کو روک اپنے لوگوں کو مسلح کر اور جو کچھ میدان
 میں قیمتی چیز ہو اوسکو شہر پناہ کے اندر لا اگر تین روز گزر جانے کے بعد میری پیشگوئی غلط معلوم ہو تو ہمارے
 خون سے اون محرابوں کو آلودہ کر لیکن اگر برخلاف ثابت ہو تو یاد رکھ کہ تجھکو اونکی جان نہ لینا چاہئے جبکا تو
 خود اپنی جان کے لئے قرضدار ہو گا یہ کلام خیال کے اعتبار سے نہ کہ تھے بلکہ علم کی ضمانت داری سے کہے تھے
 ایسٹیز سنکر تعجب ہوا اور بولائے مسافر میں دیکھتا ہوں کہ جن دیوتاؤں نے تجھکو نصیب کا اتنا چھوٹا حصہ
 بخشا ہو اونہوں نے تجھکو عقل کا زیادہ ذخیرہ دیا ہو پھر اوسنے اوس قربانی کی تیاری کے التوا کا حکم دیا
 اور جھٹ پٹ اوس حملہ کے مقابلہ کی تیاری کی جو میٹر نے پیشگوئی سے ظاہر کیا تھا ہزار ہا عورتیں جو خون سے
 لرزان اور ہزار ہا مرد عمر سے خمیدہ بچوں کے ساتھ جو اسن المام سے ڈرتے اور روتے تھے ہر طرف سے شہر میں
 گتے ہوئے نظر آتے تھے بھیڑی اور مویشی چراگاہ سے اس کثرت سے دوڑے آئے کہ انکو راستوں میں بیٹا
 کھڑا رہنا پڑا اور جو لوگ ہیقرینہ اور بے شناخت پکار کے ساتھ ایک دوسرے کو دہکاتے تھے اور غیر کو اپنا
 سمجھتے تھے اور اگرچہ نہیں جانتے تھے کہ کمان جاتے ہیں تو بھی نہایت شوق سے آگے بڑھتے تھے خاص شہری
 جو حقیقت میں آپکو دوسروں سے زیادہ عقلمند مانتے تھے میٹر کو مکار جانتے تھے کہتے تھے کہ اپنی زندگی
 بڑھانے کے واسطے بات بناتا ہو لیکن تیسرا دن آخر ہو نیلے پہلے جب وہ اپنی دوراندیشی کی تعریف کر رہے تھے

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

ہینکیسیج

اسطرح اونکے بحیر کے درمیان ہو کر چلے اور ٹرے والون نے ہمارے جہاز کو اپنا بچھا دیا اور جہاز سمجھ کر آواز دے
 فرحت بلند کیا تھوڑے عرصہ تک مجبور اونکے ساتھ رہنا پڑا لیکن آخر موقع پا کر پیچھے رہ گئے وہ ہوا کی تیزی سے
 افریقہ کی طرف گئے اور ہم نے اپنے ڈائروں پر محنت کی اور تسلی کے متصل او ترنے کی کوشش کی حقیقت میں
 ہماری کوشش اور محنت کام آئی لیکن جس بندر پر ہم پہنچے سو اس بحیر سے جس سے بچنے کی کوشش کی تھی
 کم خوفناک نہ تھا کیونکہ تسلی کے ساحل پر ٹرے کے دو سکر پناہ پذیر نظر آئے وہ ایسٹینز کی حکومت میں
 آکر آباد ہوئے تھے اور وہ خود ٹرے والون کی نسل سے تھا ہم اس پر او ترے ہی تھے کہ اون لوگوں نے
 یہ سمجھ کے ہم اس ٹاپو کے دو سکر حصہ کے رہنے والے تھے اور اوپر حملہ آور ہوئے تھے یا یہ کہ ہم اونکے
 بیرونی غنیمت تھے اور اونکے ملک پر چڑھ کر آئے تھے اس غصہ کے اول اشتعال میں ہمارا جہاز جلا دیا اور ہمارے
 سب رفیقوں کو نہ تیغ کیا صرف مینٹر کو اور مجھے بچا یا اس واسطے کہ ہکو ایسٹینز کے روبرو پیش کریں اور وہ ہم
 سے دریافت کرے کہ ہمارے کیا ارادے تھے اور ہم کہاں سے آئے تھے ہم شہر میں گئے ہمارے ہاتھ پست
 پر بندھے ہوئے تھے اس بچاؤ سے کچھ امید نہ تھی سو اسکے کہ جب ہمارا یونانی ہونا اونکو ظاہر ہو جائے تو ہمارا
 مرگ اون ظالموں کے لئے تماشہ بنے ہکو ایسٹینز کے روبرو حاضر کیا وہ سونے کی چھڑی ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھا
 ہوا اپنے لوگوں کا انصاف اور ایک پاک قربانی کی تیاری کرتا تھا اسے ہم سے تیز آواز سے ہمارے ملک کا نام
 اور ہمارے سفر کا مرقم دریافت کیا مینٹر نے فی الفور جواب دیا کہ ہم بڑے ہی سپیریہ کے کنارے سے آئے ہیں اور
 وہاں سے ہمارا ملک و وز زمین ہی اس بیان سے اسنے ہمارا اہل یونان ہونا چھپا یا تھا لیکن ایسٹینز نے
 نہ یادہ کچھ نہیں سنا اور یہ سوچ کر کہ ہم پر ویسی ہیں اور کچھ ارادہ تباہ رکھتے ہیں سو چھپا یا جاتے ہیں حکم دیا
 کہ انکو قریب کے جنگل میں جو غلام میری مویشی چراتے ہیں اونیں بھیج دو اس حالت میں جینا محکومرنے سے کم پسند
 نہ تھا اسلئے بول اٹھا اسے بادشاہ ہکو ہلاک کر مگر بعزت نہ کر جان کہ میں ٹیلیکس ایتھا کہ کے بادشاہ یولیسز کا
 بیٹا ہوں اپنے باپ کی تلاش میں ہر ایک ساحل پر پھرا ہوں لیکن اس تلاش میں اگر کامیاب نہیں ہونا اور اپنے
 ملک کو نہیں پھرنا یا غلام ہونے کے سوا زیادہ نہیں جینا ہی تو میری زندگی کو آخر کر اور مجھ کو اس بارے سے آزادی دے
 جسکا میں متحمل نہیں ہو سکتا اس بیان نے لوگوں کو اشتعال دی اونہوں نے فوراً دعویٰ کیا کہ یولیسز کی ظالمانہ
 عادت سے ٹرانے تباہ ہوا ہی اسلئے اس کے بیٹے کو قتل کیا جائے تب ایسٹینز نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے
 یولیسز کے بیٹے جن ٹرے والون سے تیرے باپ نے ایکیرن کے کنارے بھرے ہیں اونکی ارواح کو تیرا خون

ہوا

ہماری
سبیلیہماری
سبیلی
ہواہماری
سبیلیہماری
سبیلیہماری
سبیلیہماری
سبیلیہماری
سبیلی
ہواہماری
سبیلیہماری
سبیلیہماری
سبیلیہماری
سبیلی

خوف سے اس نے ٹیلیفون کو کہا کہ میرا اشتیاق پورا کرنے کے لئے آگے بڑھ اور مطابق اس کے ٹیلیفون اپنی داستان بیان کرنے لگا۔

ہم نے کچھ عرصہ تک موافق ہوا چلنے سے سسلی کیٹرن اپنا ہمارا روانہ کیا لیکن آخر ایک آندھی اٹھی جس نے آسمان ڈھانپ لیا اور ہکویکا ایک اندھیرے میں گھیر لیا بجلی کی ناپائدار چمک سے ہم نے دوسرے جہاز دیکھے وہ بھی اسی خطرے میں پڑے تھے اور جلد دریافت ہوا کہ وہ ٹرے والے بحیر کا ایک حصہ تھے جو پایاب آب اور چٹانوں سے ہمارے واسطے کم ہیبت ناک تھے تب اگرچہ وقت نہایت تھوڑا تھا تو بھی جو بات پہلے جوانی کی خوشی نے مجھے غور کافی کے ساتھ سمجھنے ندری تھی مینے ابھی طرح سمجھی اس خوفناک آفت میں مینٹر صرف بیوقوف اور پرتسکین ہی تھا بلکہ معمول سے زیادہ سرور تھا اس نے مجھے امید کیواسطے تقویت دی اور جیون ہی اس نے یہ کلام کیا تو مضبوطی نامعلوم میرے دل کو بہت کا الہام دیا جب وہ نہایت طمانیت کے ساتھ جہاز رانی کی ہدایت کر رہا تھا اور ملحق ڈراور خوف سے گھبراہٹا تھا تب مینے کہا اے میرے پیارے مینٹر مینے تیری صلاح کیون نہیں مانی اس سے زیادہ تر بلا میرے اوپر کیا آئی ہو کہ ایسی عمر میں جس میں تجویز مستقبل نہیں کر سکتے اور تجربہ ماضی نہیں پاسکتے اور استعمال حال نہیں جانتے مین نے اپنی عقل پر اعتبار کیا اگر ایسے طوفان سے بچیں گے تو مین آپکو اپنا خطرناک دشمن سمجھ کر اپنا اعتبار نہ کرونگا اور مینٹر پر دوست سمجھ کر اعتماد رکھوگا مینٹر نے مسکرا کے جواب دیا کہ مین نہیں چاہتا تھا کہ جو قصور تو نے کیا ہو اس کے واسطے تجھے ملامت کروں اگر تجھکو اسکا اتنا خیال ہو تو مین خوش ہوں کہ یہ خیال تجھکو آگے تیری خواہش کی تندی روکنے میں کام آئے گا لیکن شاید جب یہ خطرہ جاتا رہیگا تب وہی غور و پھر آئیگا مگر اب صرف بہت سے بچ سکتے ہیں پہلے اس سے کہ خطرے میں پڑیں ہکویکا چاہئے کہ اسکو مہیب مائنیں لیکن جب موجود ہو تب چاہئے کہ اسکو حقیر جانیں مینٹر کی صفائی اور توانائی نے مجھے بہت فرحت بخشی لیکن جس فریب سے اس نے ہکویکا بچایا اس سے مجھکو تعجب اور سرور ہوا جب بدل پھٹے قریب تھا کہ تھوڑے عرصہ میں ٹرے والے جو بہت نزدیک تھے ہکویکا روشنی سے پہچان لین مگر مینٹر نے دیکھا کہ انکے جہازوں میں ایک جہاز ہمارے جہاز سے بہت ملتا ہوا تھا صرف اتنا فرق تھا کہ اسکا پچھلا حصہ پھول کے ہاروں سے آراستہ تھا سو آندھی مین اور جہازوں سے علیحدہ ہو گیا تھا اس لئے اس نے ویسے ہی ہمارے جہاز کے پچھلے حصہ پر رکھے اور ویسے ہی رنگ کے بندوں سے بندھوائے جیسے رنگ کے ٹرے والوں کے تھے ڈانڈ چلانے والوں سے کہا کہ اپنی جگہ پر اتنے نیچے جھک جاؤ جتنے جھک سکو تاکہ ہمارے دشمن نہ پہچانیں کہ ہم یونانی ہیں

تیلیفون
تیلیفون

تیلیفون

تیلیفون

تیلیفون

تیلیفون

تیلیفون
تیلیفون

تیلیفون

تیلیفون
تیلیفون

تیلیفون

کیٹپسونے دیکھا کہ اب اسکو زیادہ دبانے میں فائدہ نہیں ہے تو فریب سے اس کے غم کی شریک ہوئی اور یوکیسیر کے حال پر غم کھانے لگی لیکن اسکی محبت چھل کر نیکی وسیلوں کی پوری واقفیت پیدا کر نیکی واسطے اسے اس کے جہاز کی تباہی کے حالات اور اپنے ٹاپو کے کنارے پر پہنچنے کے اتفاقات دریافت کئے ٹیلیمیکس نے کہا میرے مصائب کی داستان بہت طویل ہے کیٹپسونے کہا کیسی ہی طویل ہو میں اسکو سننے کی مشاق ہوں اسلئے بلا توقف مہربانی فرمائی ٹیلیمیکس نے بار بار انکار کیا لیکن وہ اپنے اصرار سے باز نہ آئی آخر کار اسے قبول کیا اور کہا میں ایتھا کہ سے ٹرا سے کے محاصرے سے جو بادشاہ لوٹے تھے انہیں سے اپنے والد یوکیسیر کی تلاش میں روانہ ہوا میری والدہ پینلیوپ کے اسید وار میری روانگی سے حیران ہوئے کیونکہ انکو میں بیوفا جانتا تھا اسلئے میں نے ان سے اپنا ارادہ پوشیدہ رکھا تھا لیکن نہ نیٹر جسکو میں پلاس میں دیکھا تھا اور نہ پینیلکس جو لیسیڈیمن میں میرے ساتھ محبت سے پیش آیا تھا جانتے تھے کہ میرا باپ زندہ نہیں ہے بلکہ میرا والدین میں آخر کار ہمیشہ کی سبب تحقیقی اور بے یقینی سے گھبراہ اور اسواسطے سسلی میں جانے کا ارادہ کیا یہاں کہتے تھے کہ میرا والد ہوا مخالف سے گیا ہے لیکن نیٹر کی دانائی نے جو مہربان میری مصیبتوں میں میرا ساتھی ہے یہ جہاں کہ اُدھر سکھاپ سے جو بڑا مردم خوار بن خطرہ ہی اور اُدھر آئینہ اور ٹرا سے کے بحیرون سے جو ان ساحلوں پر پھرتے ہیں خوف ہی ایسے بے سوچے ارادے کی تعمیل سے باز رکھا اسنے کہا کہ ٹرا سے والے سب یونانیوں سے ناراض ہیں بلکہ سب سے زیادہ یوکیسیر سے اسلئے اس کے بیٹے کو ہلاک کرنے سے خوش ہونگے پس ایتھا کہ کو لوٹ شاید تیرا باپ جو دیوتاؤں کا پیارا ہے آگیا ہو مگر اسکا مرگ اگر منظور خدا ہے اور اس کے مقصوم میں ایتھا کہ کا دیکھنا نہیں بہا ہے تو مناسب ہے کہ تو لوٹ کر اسکا انتقام لے اور اپنی ماکو آزادی دے اور سب اقوام منظور کو اپنی گیارہ ظاہر کر اور سب یونان کو خود میں ایسا بادشاہ دیکھا جو تخت کے لائق یوکیسیر سے کم نہ ہو یہ صلاح مقصدا سے دانش تھی میں نے مالی اور صرف اپنی طبیعت کی تجویز پر عمل کیا الا میرے دوست کی شفقت میرے حال پر ایسی تھی کہ وہ میرے ساتھ اس سفر میں بھرا ہوا جو میں نے نادانی کے زعم میں اسکی صلاح کے برخلاف اختیار کیا اور شاید خدا نے بھی یہ مقصود مجھ سے ہونے دیا تاکہ جو آفت اس سے آئینوالی تھی سو مجھ کو عقل سکھائے۔

جب ٹیلیمیکس یہ بیان کر رہا تھا کیٹپسونے غور سے نیٹر کو دیکھا اور یک بیک حیرت سے سرد ہوئی دیکھا کہ اس میں کوئی چیز انسانیت سے زیادہ ہے مگر اپنے خیالات کی پیچیدگی سے ممکن الحصول نتیجہ نہ نکال سکی پر اس دریافت نہ ہونے والے شخص کی موجودگی سے اسکا دل شک اور خوف سے ہرقرار رہا لیکن اپنے دل کا انتشار ظاہر ہو جانیکے

کے لیسو

یوکیسیر

ٹیلیمیکس

کے لیسو

ٹیلیمیکس

ایڈیٹور

یوکیسیر

پینیلکس

نیکٹر

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

پینیلکس

دیکھا کہ اوسنے متاثر ہو کے کہا نا چھوڑ دیا ہی تو اپنی پریوں کو اشارہ کیا اور اونہوں نے اوس مضمون کو سینٹارس اور لپیٹھی کی لڑائی کے اور وزن سے یورپس کو واپس لانے کے واسطے آرفیس کے نیچے آئیے ساتھ بدل دیا۔

ہینارہ، لپیٹھی
پریڈس،

ہینارہ
ہینارہ
ہینارہ

جب کھانا بڑا بنایا تب کیلیپو ٹیلیمیکس کو ایک طرف لیگئی اور اس طرح بولی کہ اے بڑے یوکیسز کے بیٹے تو دیکھتا ہی کہ بیٹے کیسی مہربانی کے ساتھ تیرا استقبال کیا ہی جان کہ میں لافانی وہی ہوں کوئی انسان اس ناپوکو بے سزا پائے اپنے قدموں سے ناپاک نہیں کر سکتا اگر میرے دلپر تیری مصیبت سے بھی کوئی بات زیادہ سوثر نہیں ہوتی تو یہ تیرے جہاز کی تباہی بھی میرے غصہ کو جو تجھ پر تھا کم نہیں کر سکتی تیرا باپ بھی میری ایسی ہی مہربانی سے ممتاز تھا لیکن افسوس کہ اوسنے اس فائدہ کا زیادہ کرنا نہ جانا میں نے اوسکو اس ہشت میں بہت ٹھہرایا اور یہاں وہ لافانیت کی حالت میں ہمیشہ رہ سکتا مگر اپنے کم سخت ٹابو کو لوٹنے کے شوق نے اوسپر غالب ہو کر اوسکو عمدہ تر آرام کی اسید سے اندھا بنایا تو دیکھتا ہی کہ اوسنے ایتھا کہ کے واسطے جس ملک کو وہ

ہندو کا

ہرگز آٹا نہیں جاسکتا کیا نقصان اٹھایا ہو اوسنے مجھے چھوڑنا چاہا اور جلد یا لیکن ایک طوفان نے اس ہتک کا بدلہ لیا اور وہ جہاز جسپر وہ سوار تھا بہت عرصہ تک آندھی کا کھلونہ بنکر آخر دریا کا نوالہ ہو گیا اس مثال سے عبرت لے تیری سب اسیدین اپنے باپ کو پھر دیکھنے کی اور اس کے سخت پریشانی کی اب آخر میں لیکن اس نقصان کے واسطے بہت افسوس دکھا کیونکہ تو نے ایک دیہی پائی ہی جو تجھے حکومت عالی اور زیادہ تر راحت

کے لپیٹھی

پولیسیز، پالیسیز

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

پاندار دیتی ہو اس اظہار کے بعد کیلیپو نے اپنی تمام فصاحت کو اوس آسائش کے اظہار میں خرچ کیا جو اوس یوکیسز کو دی تھی اوسکا پالیفیمی اور سکلاپ اور لیسٹریو نیز کے بادشاہ اینٹیفیٹیز کے ملک کو جانا بھی بیان کیا اور سرسی دختر آفتاب کے ٹاپو میں جو کچھ اوسپر گذر تھا اور سلا اور چیر بڈس کے درمیان کی راہ میں جو کچھ پیش آیا تھا سو بھی عیان کیا اور اپنے یہاں سے جانے کے بعد ٹیٹیون یعنی ملک البحر نے جو پچھلا طوفان

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

ہینارہ، لپیٹھی

اوسکے برخلاف برپا کیا تھا سو بھی ظاہر کیا اور اوسکا فیٹیشیہ والون کے ٹاپو میں پہنچ جانا چھپا کے یہ کہنا کہ وہ اس طوفان میں مارا گیا ٹیلیمیکس نے جو کیلیپو کی بخشش کا بہت جلد شاکر ہوا تھا اب اوسکی نیت کی بدی اور جو صلاح میٹر نے اوسکو ابھی دی تھی اوسکی خوبی معلوم کی اسلئے اوسنے اوسکو یہ مختصر جواب دیا کہ اے دیہی یہ رنج ناخو استہ معاف فرما میرا دل اب صرف پشیمانی قبول کرتا ہی لیکن شاید پھر آئندہ آرام پاسکے اب مجھے کم سے کم تھوڑے اشک اپنے باپ کی یاد میں بہانے دے کیونکہ تو مجھ سے بہتر جانتی ہی کہ وہ اس نذرانہ کا کیسا مستحق ہے۔

ہینارہ، لپیٹھی

کیا چاہتا ہی سو عقلمندی و بزرگی دونوں کا دعویٰ چھوڑتا ہی بزرگی صرف اونکو لایق ہی جو مصیبت اوٹھاتے ہیں اور خوشی کو اپنے پانوں کے تلے دباتے ہیں۔

ٹیلی میکس، پرتی سون

ٹیلی میکس نے آہ کھینچی اور کہا یا خدا مجھے تباہ کر لیکن عیاں نہ نکالت کا بندہ نہونے دے نہیں نہیں یوئیسز کا بیٹا زور گھٹائیوالی اور بدنامی لائیوالی آسایشوں کے فریوں میں کبھی نہیں آنیکا لیکن آسمان کیسا مہربان ہی کہ ہم سے بیکسوں اور جہاز کی تباہی اوٹھائے ہوؤں کو ایسی دبی یا بی بی کے پاس پہنچایا ہی جسے ہکو ایسے فوائد بخشے ہیں مینٹر نے جواب دیا خوش ہو بلکہ شاید اسکے فریب تجھ کو تباہی میں ڈالیں اون چٹانوں کی نسبت جنہر تیرا جہاز تباہ ہوا ہی اسکے فریب آمیز نازوں سے زیادہ اندیشہ کر کیونکہ تباہی جہاز سے اور موت سے اتنا خوف نہیں ہی جتنا ان خوشیوں سے جو نیکی کو دباتی ہیں جو باتیں وہ کہے اوپر اعتبار نہ لا مغرور جوانی جانتا ہی کہ سب باتیں میری ذات سے ہیں اور کیسا ہی ناتوان ہو تا ہم یقین کرتا ہی کہ مجھ کو ہر ایک واقع کا اختیار ہی خطرہ کے اندر رہا سوچتا ہی مگر کہ بلا شک مان لیتا ہی کیلپسو کی دلربا فصاحت میں شرارت چھپی ہوئی ہی جس طرح پھولوں میں سانپ اسکے پڑا اثر زہر سے ڈر اپنا اعتبار نہ کر لیکن سیری صلاح پر بیچوں و چرا یقین لا۔

کلیپسو

کلیپسو

پھر وے کیلپسو کے پاس آئے وہ اونکی منتظر تھی اوسکی پیروں نے جو سفید کپڑے پھنے ہوئے تھیں اور بالوں کا جوڑا پیچھے باندھے ہوئے اُنکے آگے کھانا رکھا سو اگرچہ سادہ تھا اور صرف ایسے شکار سے بنایا تھا جو اون نے خود اپنے خیال سے پکڑا تھا یا ہاتھ سے مارا تھا تاہم بہت لذیذ تھا اور بڑی نفاست سے چٹا تھا شراب آب حیات سے زیادہ مزہ دار سو نقرہ ضراحیوں سے بھول لپٹے ہوئے طلائی پیالوں میں تابان تھی اور ایسے سب طرح کے میو جات کی جو بہار میں لگتے اور خزان میں پکتے ہیں بھری ہوئی ڈالیاں بکثرت رکھی تھیں اس عرصہ میں چار حاضر باش پیروں نے گانا شروع کیا پہلے اونوں نے فرشتوں اور دیویوں کی لڑائی گائی پھر جو پیڑ اور سمیلی کا عشق بیکس کا تولد ہونا اور سلیفس نامی پیر سے اوسکی تربیت اور ایشیلینٹا کی نسل ہیو مینیز سے جسکو اوسنے طلائی سیبوں سے مغلوب کیا تھا جو ہیو مینیز کے باغوں سے توڑے تھے آخر کو ٹراے کی لڑائی اور یوئیسز کی طاقتوری اور عقلمندی کو تعریف کے تمام مبالغہ کے ساتھ طول دیا اور خاص پر ہی جسکا نام لیو کو تھوئی تھا اوس مجمع کے احسان کے ساتھ اپنے برہم کی آواز کو لا یا جو وقت ٹیلی میکس نے اپنے باپ کا نام سنا تو آشک اس کے رخساروں پر بہہ آئے اور اوسکے حسن کی رونق تازہ کے باعث ہوئے لیکن کیلپسو

سپریٹر

سیمیلی، بیکس
ٹیلی میکس، ہیلوینا
ہیو مینیز، ہیو مینیز
ہیو مینیز

یوئیسز

ہیو مینیز

ہیو مینیز

ہیو مینیز

ہیو مینیز

کی نوا اور پانی گرنے کی صدا کے یہ پانی چٹان کے اوپر سے آتا تھا اور نیچے گر کر جھاگ سے اٹھاتا تھا اور چھوٹی سی نہر بن کر اوس مرغزار میں جاتا تھا۔

کیلیپسو کا مکان ایک پہاڑ کی ڈھال پر واقع تھا اور دریا اوس کے نیچے تھا سو کبھی صاف و بہرکت و شفاف تھا اور کبھی پہاڑوں سا پھولتا اور غصہ بنیفاکدہ کے ساتھ اوس ساحل سے ٹکراتا تھا پھر نگاہ کی تو ایک دریا نظر آیا جس میں بہت سے ٹاپو تھے اونسے پاس لیمون کے درخت تھے سو پھولوں سے لدے تھے اور چنار کے درخت تھے جنکے سر بادلوں سے لگے تھے جن نہروں سے یہ ٹاپو بنے تھے سو کھیتوں میں بہتی ہوئی جاتی تھیں بعض چمکتی ہوئی لہریں بن کر پشور سرعت کے ساتھ لڑکھتی تھیں بعض نامعلوم حرکت کے ساتھ چپ چاپ سرکتی تھیں اور بعض بڑا چکر دینے کے بعد پھر لوٹی تھیں گویا اپنے سر شپہ سے پھر نکلا چاہتی ہیں اور اوس بہشت کو چھوڑا نہیں چاہتی ہیں جس میں ہو کر آئی تھیں دور کی پہاڑی اور پہاڑوں کی چوٹیاں نیلے بخارات میں پنہان تھیں جو اونسے اوپر چھا رہے تھے اور آفت کو ابری صورتوں سے جو برابر خوشنما اور دلربا نظر آتی تھیں رنگارنگ بنا رہے تھے جو پہاڑ کم دور تھے اونپر انگور کے درخت چھا رہے تھے جنکی ڈالیاں باہم پیچان اور حلقہ دار آویزان تھیں انگور جو چمک میں عمدہ زرد وزی سے بڑھ کر تھے اس کثرت سے تھے کہ پتوں کے اندر چھپ نہ سکتے تھے بلکہ اونکی ڈالیاں اونسے بار سے جھکی جاتی تھیں انخیز میتون انار اور دوسرے اشجار بیشمار میدان پر چھا رہے تھے ایسا کہ کل ملک ایک رنگ برنگ کے بے انتہا باغ کی صورت نظر آتا تھا۔

کے لیسو

اوس وہی نے ٹیلی میکس کو خوبی کی یہ زیادتی دکھلا کر رخصت دی اور کہا کہ اب جا اور آرام پا اور اپنا لباس بدل جو بھیگ رہا ہو میں تجھ سے پھر ملونگی اور ایسی باتیں کہوں گی کہ صرف تیرے کان کو ہی خوش نہ لگیں گی بلکہ تیرے دل پر بھی اثر کریں گی پھر اوسکو اور اوسکے دوست کو اپنے مکان سے ملا ہوا جو ایک دوسرا مکان تھا اوسکے ایک نہایت پوشیدہ کمرے میں بھیجا یہاں پیشتر سے اوسکی پرپون نے صنوبر کی لکڑیوں سے آگ جلا رکھی تھی جس سے مکان خوشبودار ہو رہا تھا اور مہمانوں کے لئے تبدیل کیواسطے لباس بھی رکھا تھا ٹیلی میکس وہاں ایک کمرہ بہت عمدہ برن سے بھی زیادہ تر سفید اٹون کا اور ایک زرد وزی چوغہ اچھے طلائی حاشیہ کا اپنے واسطے رکھا ہوا دیکھ کر اوس لباس کی خوبی پر ایسی خوشی سے خیالی کرنے لگا جیسی خوشی اکثر نوجوانوں کے دل کو بھگاتی ہے۔

پیشتر نے اوسکی رائے کی کمزوری دیکھ کر ملامت کی کہ اے ٹیلی میکس یہ خیالات ایسے نہیں جیسے یو لیسز کے بیٹے کو زیبا بین اپنے باپ کی پیروی کر اور زنجت کی برخلافی پر غالب ہو جو جوان عورت کی طرح اپنے جسم کو آراستہ

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

مینڈر ٹیلی میکس
یو لیسز

پہیلیو
بھیاکا

پہیلیو
بھیاکا

پہیلیو

پہیلیو

پہیلیو

پہیلیو
پہیلیو

اور سکا ملک اور اسکے آگے بھاگتا نظر آتا ہے اور اسکی بیگم پٹیلا پتھر ایتھا کہ مین اسکی مراجعت کی منتظر ہے اور مین بھی اگرچہ
ولیا ہی مایوس ہوں تاہم جو بلائیں اوسنے اٹھائی ہیں اور سب مین اور سکا متعاقب اور ہر ایک ساحل پر اور سکا
طاقت ہو کر ڈھونڈتا ہوں مگر افسوس ہے کہ شاید سمندر نے ہمیشہ کے لئے اوسکو اپنے اندر چھپا لیا ہے اور وہی ہماری
تکلیفوں پر رحم کرے اور اگر قسمت کا لکھا جانتی ہے تو اوسکے بیٹے ٹیلی میکس کو بتا کہ یو لیسز زندہ ہی یا مردہ۔
قصاحت کی ایسی طاقت اور فراست کی ایسی بلاغت اور جوانی کی ایسی ہدایت نے کیلیسو کے دل کو تعجب اور
ترحم سے بہرہ دیا اور اسکی طرف غور سے دیکھا مگر تاہم اسکی آنکھیں سیر نہوئیں اور وہ کچھ دیر تک خاموش رہی عاقبت
اوسنے کہا کہ مین تجھکو تیرے باپ کے سوانح سناؤں گی مگر یہ قصہ بہت طویل ہے اور اب وہ وقت ہے کہ تو اپنی طاقت
کو جو آلام سے نائل ہوئی ہے آرام سے پھر حاصل کرے مین تجھکو اپنے مکان میں مثل اپنے فرزند کے رکھوں گی اور تجھکو
اپنی تنہائی میں باعث تسلی سمجھوں گی اگر تو بال طبیعت تباہ ہوا نہیں چاہتا ہے تو مین تیرے لئے موجب راحت ہوں گی۔
ٹیلی میکس اوس یہی کہے پیچھے پیچھے چلا جو نوجوان پر یون کے درمیان تھی اور اسکی درمیان وہ اپنے قد کی بلندی سے
ایسی معلوم ہوتی تھی جیسی درخت بلند بلوط کی شاخاے بلند جنگل میں آس پاس کے درختوں پر معلوم ہوتی ہیں
وہ اوسکے حلق کا جلوہ اور لمبے اور پلٹے ہوئے لباس کے واسطے ترین کی جھلک اور اوسکے بال جو خوشنما ساوگی کے
ساتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور اوسکی آنکھوں کی ملی ہوئی تیزی اور نرمی دیکھ کر متحیر ہوا مینٹر شرم سے چپکا اور
نیچے دیکھتا ہوا ٹیلی میکس کے پیچھے روان ہوا جب وہ اوس مکان کے دروازے پر پہنچے تب ٹیلی میکس وہ خوبی
جو وہ مقامی ساوگی میں نظر کو تسخیر کر سکتی تھی دیکھ کر تعجب ہوا فی الحقیقت وہاں سونا تھا نہ چاندی نہ سنگ مرمر نہ
سب تو نہاے نقش نہ تصویریں نہ صورتیں لیکن وہ ایک مکان تھا جو چٹان میں درجہ بدرجہ کئی محرابیں کاٹ کر بنایا
تھا اور اسکی چھت میں سپی اور سنگ لگے تھے اور جالی کے بدلے انگور کے درخت تازہ کی کثرت تھی جسکی شاخیں ہر طرف
کو برابر پھیل رہی تھیں یہاں پر آفتاب کی حرارت ہواے سرد کی طراوت سے معتدل تھی چٹھماے آب با صد اے
ولا سا گلہاے بنفشہ ہمیشہ بہار کے ملے ہوئے مرغزار میں جاتے تھے اور بلور سے صاف و شفاف حوضہاے بیشمار
بناتے تھے فرش سبز رنگ جو اوس مکان کے گرد و فراز قدرت نے بچھایا تھا ہزار ہا قسم کے پھولوں کی آراستہ
تھا اور قریب ہی ایک جنگل اور درختوں کا تھا جو ہر موسم میں ایسے نئے شگوفہ لاتے ہیں جسے خوشبوے فرح افزا
انتشار پاتی ہے اور جو پکنے پر شمار طلبائی بن جاتے ہیں اس جنگل میں جو آفتاب کی شعاعوں کو دشوار گزار تھا
اور وہ پتوں اور سایہ کے موافق مقابلہ سے پاس کے مرغزار کی خوبی کو بڑھاتا تھا کچھ سنائی نہ پڑتا تھا سوا طائر

نہ گونجتا تھا اور اسکی پر یان ڈر سے دور اور چپ چاپ رہتی تھیں وہ اکثر اپنے جزیرے کی اطراف میں پھر ا کرتی
 تھی جہاں سدا بہار کی کثرت تھی لیکن یہ بہار جو اس کے آس پاس نمودار تھی اس کے رنج کو نہ گھٹاتی تھی بلکہ یو لیسز
 کے خیال کو اس کے دل پر زیادہ جماتی تھی کیونکہ وہ اکثر وقت سیر اس کے ساتھ رہا کرتا تھا کہ یہی ساحل دریا پر ہجرت
 کھڑی ہو جاتی تھی اور جب اسکی نظر آفت کے اوس جانب کو جاتی تھی جہاں سے اوس بہادر کا جہاز روانہ آخر کا
 غائب ہوا تھا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے ایک روز وہ یہاں پر ایک جہاز کی ناگمانی تباہی
 دیکھ کر بہت متحیر ہوئی کہ اس کے ٹوٹے تختے اور ڈانڈ ریت پر ادھر ادھر پڑے تھے اور ایک پتوار اور ایک ستول
 اور کچھ رستے متصل ساحل تر رہے تھے اوسنے توڑے عرصہ کے بعد کچھ فاصلے پر دو آدمی دیکھے اونہیں سے ایک
 ویرینہ معلوم ہوتا تھا اور دوسرا اگرچہ جوان تھا یو لیسز کی بہت سی شبابہت رکھتا تھا اسکی صورت سے یہی
 ہی نیکی اور بزرگی پائی جاتی تھی قامت ویسا ہی بلند تھا اور رفتار ویسی ہی ارجمند تھی دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ
 ٹیلی میکس ہی لیکن اپنی فراست قادرانہ کی رسائی پر بھی نہیں پہچاننا کہ اسکا ہمراہی کون تھا کیونکہ بڑے دیوتاؤں
 کو یہ اعتبار حاصل ہے کہ جو چاہتے ہیں سو چھوٹے دیوتاؤں سے چھپا سکتے ہیں اور تینروا کی جو تینر کی صورت میں
 ٹیلی میکس کے ہمراہ تھی یہ خوشی تھی کہ کیلیپسو سے پوشیدہ رہے مگر کیلیپسو اس جہاز کی تباہی مبارک سے خوش ہوئی
 کیونکہ اس کے سبب یو لیسز اپنے بیٹے کی صورت پر اوس سے پھر دو چار ہوا وہ اسکی ملاقات کے واسطے آگے بڑھی
 اور اوس سے ناواقف بنکر پوچھنے لگی کہ تو نے اس جزیرے پر اترنے کی کیونکر جرأت کی کیا تو نہیں جانتا ہے کہ جو
 کوئی اس جزیرہ میں بے اجازت آتا ہے سو بے سزا پائے نہیں جاتا اس دیکھی سے وہ اوس خوشی کو چھپایا چاہتی تھی
 جو اس کے سینہ میں پیدا ہوئی تھی اور جب کو اپنے چہرے پر عیان ہونے سے نہیں روک سکتی تھی ٹیلی میکس نے کہا کہ تو فی حقیقت
 کوئی دیوی ہے یا سب طرح صورت قادرہ رکھنے پر بھی کوئی آدمی ہے خیر تو کوئی ہے لیکن ایسے لڑکے کے مصائب پر رحم نہ
 لاسکتی جسے اپنے باپ کی تلاش میں اپنی جان کو ہواؤں اور موجوں کی طمع پر تصدق کیا ہو اور ان چٹانوں پر
 جہاز کی تباہی اٹھائی ہو اوس دیوی نے پوچھا کہ وہ تیرا باپ کون ہے جسکو تو تلاش کرتا ہے ٹیلی میکس نے جواب دیا
 کہ وہ اون مددگار بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہے جسے دس برس کے محاصرہ کے بعد ٹرائے کو خاک
 میں ملایا ہو اور جسکا نام یو لیسز ہی یہ نام اوسنے اپنی طاقت سے بلکہ زیادہ تر اپنی گیاست سے صرف تمام یونان میں
 نہیں بلکہ ایشیا کی دوز و راطراف میں مشہور کیا ہے یہ تو انا اور وانا یو لیسز اب دریا پر آوارہ ہو اور ایسے
 طوفانوں کا تماشہ ہو جنکو کوئی طاقت دفع نہیں کر سکتی اور ایسے خطروں کا شکار ہو جنکو کوئی گیاست دفع نہیں کر سکتی

یو لیسز

یو لیسز

ٹیلی میکس

مینو، مینور

ٹیلی میکس، کال

کال

یو لیسز

ٹیلی میکس

ٹیلی میکس

ٹرائے

یو لیسز

ایشیا

یو لیسز



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

دیلی میکس
مینٹر
کلیسیا
پولیسی

پلیاس
لیسیا
مینٹر
پولیسی
مینٹر
پولیسی
مینٹر
پولیسی

ٹیلیمیکس کا مہر واکے ساتھ جو مینٹر کے بھیس میں تھی جانا اور جہاز کی تباہی اٹھانا اور کیلپسو وی کے
جزیرے کے کنارے پر جو تب تک یولیسیز کے چلے جانے کے رنج میں مبتلا تھی پہونچنا اور اس میں
کا اوسکے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور اس پر عاشق ہونا اور اوسکو حیات جاودانی دیا چاہنا
اور اوسکی سرگزشت پوچھنا اور اوسکا ظاہر کرنا اپنا پیکاس اور لیسیڈمین کو جانا اور تسلی کے ساحل پر
جہاز کی تباہی اٹھانا اور اینکیسیز کی قبر پر بطور صدقہ اپنا اور مینٹر کا چڑھانے جانے کی آفت میں آنا
اور جنگلیوں کے ساتھ مقابلہ میں ایسیٹیز کو مینٹر کا اور اپنا مدد کرنا اور اس بادشاہ کا شکر ادا کرنا
اور اپنے وطن میں پہونچانے کے واسطے ایک ٹریائی جہاز دینا

پولیسی

یولیسیز کے چلے جانے کے رنج سے کیلپسو کی طرح کل نہیں پاتی تھی اور اپنی عمر جاودانی پر افسوس کھاتی تھی کہ
اس سے صرف تکلیف کی دائمی اور ناامیدی سے تشویش کی قائمی ہو اوسکا مکان اوسکی صدا کی اداسے میں رہتی

آنکی تقلید سے خود کو کامیاب کریں اور اپنی تقلید سے آنکوں نامیاب اور شائقین جو قسمت نصرت دے
اسکی سیر سے دلکش اور فرمائیں اور بہت رخصت دے تو دعار خیر سے مجھ کو یاد فاضلوں سے یہ رجائی
اور کاموں سے یہ التجا کہ جہاں سہو و خطا نظر فرمائیں وہاں عفو و عطا اثر پر لائیں کیونکہ جو دانا
ہو اسکا جانا ہی اور جبکا جانا ہی اسکا مانا ہی شہم

جو مصنف ہی سو نشانہ ہی اور مصنف ہی سو یگانہ ہی

اس قصے کا آغاز درمیان سے ہی یعنی جزیرہ کیلپسو میں ٹیلیمیس کی واروی کے زمان سے
بچھلا آگے بیان ہی اور اگلا آگے عیان والسلام بجز تمام فقط



میں نگہبان جب تھرا سے کا شاہزادہ پیرس بونان کے ایک بادشاہ سینٹلاس کی بیگم ہیلن کو جو بہت خوبصورت تھی اڑائی گیا اور تمام یونانیوں کی پیشانی پر یہ داغ بیعزتی کا دے گیا تب وہ ان کے سب بادشاہ اس کے مددگار اور یار ہو گئے اور ترقی ہو کر تھرا سے پر حملہ آور ہوئے۔ ایتھنا کہ کا بادشاہ یولیسیز بھی تھا یہ جیسا صاحب شجاعت و شہامت تھا ویسا صاحب عقل و تمیز بھی تھا وہیں برس تک تھرا سے کا محاصرہ کیا اور بہادرانہ دشمن کا مقابلہ آخر فتح پائی لیکن پھر بلاتحہ آئی وقت واپسی طوفان نے تقاضہ کیا جہاز و لوگوں کا تماشہ کیا کہیں سے کہیں پہنچے منزل مقصود کو نہیں پہنچے ایتھنا کہ میں دوسرے یولیسیز کی بیگم پینیلوپ کے خواستہ کار ہو گئے اور یولیسیز کو مردہ ظاہر کر کے اُس سے نکاح کے اہتمام وار۔

یہ حال دیکھ کر یولیسیز نے راز اور راز پتہ کی تلاش میں چلا اس حالت میں صرف بیٹے اسکا ہمراہ ہوا اور ہر ایک آفت و مصیبت میں اسکا غمگاہ تجربہ جو طریقے بادشاہوں کو زیب دیتے ہیں دکھائے اور حکمت جو سیکھنے والوں کو شکیب دیتے ہیں سکھائے اس طرح اسکو جہان کے نشیب و فراز میں بچا گیا اور زمان کے ناز و نیاز میں بچا آخر اسکو ایتھنا کہ کے نزدیک آ کے اپنا جملہ دکھایا اور اسکو بخیر و عافیت وطن پہنچا کے اس کے باپ سے ملا یا۔

پس یہ نصیحت یونان کی دیوی امن و امان کی تعلیم میں سب یونانیوں کو اور انکی عقل کے مقدر و ن کو واجب التعليم میں اثر میں بے ضرر میں بے اثر سبحان اللہ کیا کتاب ہی کو پا حکمت و تجربت کا انتخاب ہی جو نوجوان اسکو شوق دل سے عالمانہ پڑھتے ہیں سو بیشک سر پر بزرگی پہل مشکل سے کا ملانہ پڑھتے ہیں یہ آپ بکھرے کی تصنیف ہی اور اہل یورپ کے نزدیک باعث تشریف کہ سب نے اسکا ترجمہ اپنی اپنی زبان میں کیا ہی اور اسکو زب تر و ج اپنی اپنی زبان میں دیا ہی انگلستان میں اسکا ترجمہ پانچ بار کیا ہی گچھٹی بار سطر جان کا کسور تھ صاحب اسکو یہ افتخار دیا ہی کہ فصاحت پر بلاغت ہی اور بلاغت پر فصاحت کتب اخلاق میں اسکا درجہ بلند ہی اور ہر ایک صاحب اخلاق کی پسند۔

اسلئے میں نے اردو میں اسکا ترجمہ فقرہ فقرہ کا کیا ہی اور کسی فقرے کو مقدم و رجحان وار سے نہیں کرنے دیا تاکہ روسا وادگان بلند وقار اور ارمزادگان دلپسند شعار اس سے استفادہ کریں اور آئین ملک ستانی اور قوانین حکمرانی سے واقف ہو کر جو حاصل ہی اسکو زیادہ اور اطفال علم

درا، پیرس
مینیلا، ہیلن

درا، اڈیاس
یولیسیز

نار

ہیلن

اڈیاس

یولیسیز

پینیلوپ

یولیسیز

درا، پیرس

مینیلا

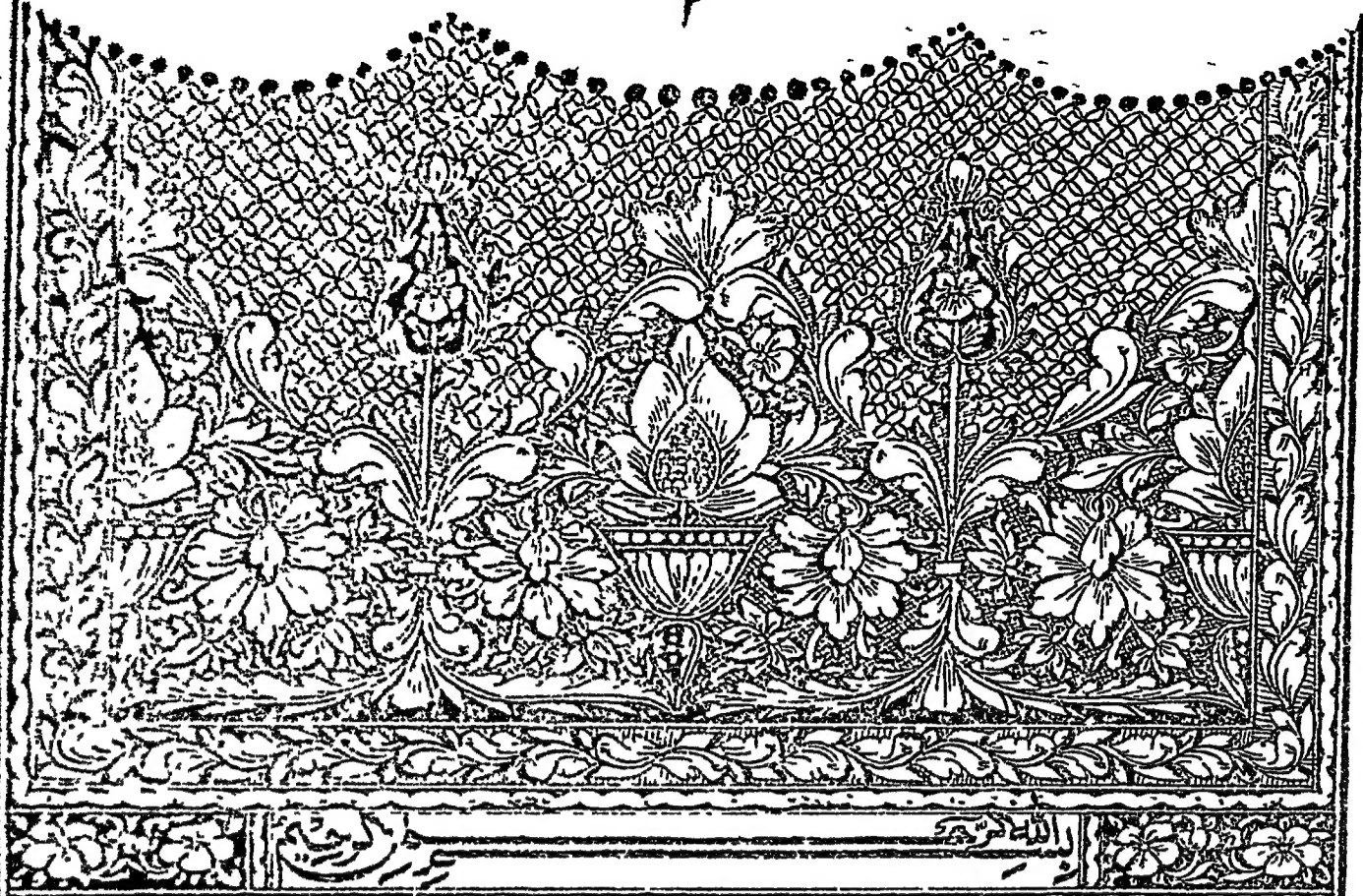
اڈیاس

مینو

کین

یورپ

ہاک



بعد محمد مجید جو آفریدگار عالم ہی اور آفریزگار مینی آدم دیر اسے ظاہر و باطن ہی اور پارسے سائر و ساکن
سب میں ظاہر ہی اور سبک باہر یعنی وجود ہی بے نمود اور نمود ہی بے وجود و شعور

جو ہی سو ہی اسکی قدرت جو نہیں ہی سو ہی وہ | اسکی ہستی اسکی قدرت سے نہیں ہی جو ہی وہ

ہزار ہزار زبان سے اپنے آقا سے نامدار شہور نزدیک و دور جناب مہاراجہ دھراج مہاراجہ بنید
سوالی چوٹ سنا صاحب بہادر بہادر جنگ والی بھرپور کاشکر گزار ہون اور ہزار ہزار جان
تی شان و شوکت کلیل و نہار درگاہ قادر و والاقتدار سے خوشگوار

کت سے یہ افتخار حاصل ہو کہ راجپوتانہ کے جناب ایجنٹ گورنر جنرل

سے راجپوتانہ کے سب صفار و کبار قدردان ہیں اور بے غیر خواہی

مہربانی کا عوض اگر ہو سکے مناسب ہی اسلئے سوانح ٹیلیکس

وہ کہ سوانح ٹیلیکس ایک یونانی داستان ہی تصاح شامانہ

اسکے والد یو لیسٹر کو اپنی خاندانی دینی سزا کا

بھی اور اسکی غیر حاضری میں اسکے بیٹے کی منظر کی صورت